نہیں ہے مہلت - اس سے پہاڑ بادل کیطرح حرکت کرینگے اور سراب ہوجاینگے اور زمین مع اہل زمین کے جنبش
کریگی - اور ایسی ہوجاویگی جیسی دریامیں گرانبار کشتی - جسکو موجیں گہاتی ہیں - یا جیسے قندیل جو عرش میں معلق ہے
اور ہوائیں اسکو جنبش دیتی ہیں - اسیکے متعلق خدا فرماتا ہے یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ - جب
کانپنے والی (زمین) کانپیگی - اور دوسری اُسکے بعد ہوگی - اور زمین اپنی پشت کے بل پہیل جاویگی - دودہ پلانے
والی بچہ سے غافل ہوجاویگی اور حاملہ عورتوں کا حمل ساقط ہوجاویگا بچے بوڑہے ہوجاوینگے - اور گہبراہٹ
کی وجہہ سے بہاگ کر شیاطین اُڑتے پہرینگے - جب وہ اطراف زمین کی قریب آوینگے تو فرشتے اُن سے ملینگے
اور شیاطین کے موکہہ پر طمانچہ مارینگے اُن سے شیاطین لوٹ جاوینگے اور لوگ بہی لوٹینگے اور ایکدوسرے کو
پکارینگے اسکی نسبت خدا فرماتا ہے یوم التناد پکارنے کا دن - اسی حالت میں زمین پہٹیگی
اس جانب سے دوسری جانب کو پہٹتی چلی جاویگی - لوگ ایک عظیم الشان حالت کا نظارہ کرینگے - اور لوگ
جب آسمان کی طرف نظر اُٹہاوینگے اور اُسکو دیکہینگے کہ زرد آب کی مانند ہے - اسکے بعد زمین
پہٹ جاویگی - ستارے گرجاوینگے - سورج اور چاند گرہن کی حالت میں ہونگے - رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اُس روز مردوں کو اُن امور میں سے کسی امر کا علم نہوگا - میں نے کہا یا رسول اللہ! خدا نے
اپنے قول الا من شاء اللہ میں کن لوگوں کو مستثنےٰ کیا ہے - آپ نے فرمایا یہہ لوگ شہدا ہیں - اس
نفخہ کا خوف اُن لوگوں کو پہنچیگا جو زندہ ہونگے اور شہدا زندہ ہیں - اُن کو خدا کے پاس رزق دیا
جاتا ہے - اُس روز کے خوف سے خدا تعالےٰ نے اُن کو محفوظ رکہا ہے - یہہ نفخہ ایک عذاب ہوگا
جسکو خدا اپنی بدمخلوقات پر بہیجیگا - خدا تعالےٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ
شئ عظیم - شدید تک " ای لوگو! خدا سے ڈرو! بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے " لوگ
جب تک خدا چاہیگا اسی حالت میں رہینگے - اسکے بعد خدا اسرافیل کو حکم کریگا کہ نفخہ الصعق کو پہونکیں -
اس سے آسمان اور زمین کے باشندے تمام الا ما شاء اللہ مرجاینگے - ملک الموت کہیگا کہ آسمان اور زمین
کے باشندے سب مرگئے - صرف وہی زندہ ہیں جنکا تو نے زندہ رکہنا چاہا - خدا کو حالانکہ معلوم ہوگا - لیکن وہ
پوچہیگا کہ کون کون باقی ہیں - وہ کہیگا اے پروردگار تو باقی ہے جسکی زندگی فنا پذیر نہیں ہے - اور
حاملین عرش باقی ہیں - اور جبرئیل اور میکائیل اور میں باقی ہوں - خدا فرمائیگا جبرئیل اور میکائیل کو
مرجانا چاہیے - اور وہ دونوں مرجاینگے - پہر ملک الموت خدائے جبار کے پاس آکر عرض کریگا کہ جبرئیل
اور میکائیل دونوں مرگئے - اور خدا باوجود جاننے کے فرمائیگا - کون کون باقی ہے - وہ عرض کریگا تو باقی ہے
جسکی زندگی کو اختتام نہیں - اور حاملین عرش اور میں باقی ہوں - خدا تعالےٰ فرمائیگا حاملین عرش کو بہی

مرجانا چاہیے - اور وہ مرجائینگے - اور خدا عرش کو حکم دیگا کہ اسرافیل سے صور کو لیلے - اور ملک الموت
خدائے جبار کے پاس حاضر ہوکر عرض کریگا - اے پروردگار! حاملین عرش مرگئے - خدا جانتا ہوگا لیکن
پوچھیگا اب کون باقی ہیں؟ وہ کہیگا کہ تو باقی ہے کہ تیری زندگی زوال پذیر نہیں ہے - اور میں باقی ہوں
خدا فرمائیگا میری مخلوقات میں سے تو بھی ایک مخلوق ہے - جب میں نے تیرے پیدا کرنے میں مصلحت
دیکھی تھی تو پیدا کیا تھا - اب تو بھی مرجا - اور وہ بھی مرجائیگا - اور اب سوائے وحدہ لاشریک لہٗ اور کسیکا
کے کوئی باقی نہ رہیگا - تو وہ زمین اور آسمان کو ایسے لپیٹ دیگا جیسے کتابوں کو طومار لپیٹتا ہے - اور خدا
فرمائیگا میں جبار ہوں لمن الملك الیوم "آج کسکا قبضہ ہے"؟ - تین بار وہ یہی کہیگا - کوئی اسکا جواب
نہ لیسکیگا - وہ خود ہی جواب دیگا الله الواحد القھار "خدائے غالب کا ہے" - اور خدا اس زمین کو
ایک دوسری زمین سے بدل دیگا - اور آسمانوں کو وہ پھیلا کر ادیم کیطرح بچھا دیگا - لا ترٰی فیھا عوجا ولا امتا
نہ دیکھیگا تو اس میں کجی نہ فراز - پھر خدا لوگوں کو ہانک کر اس بدلی ہوئی زمین پر پہلی مرتبہ کی طرح لے آئیگا
جو لوگ زمین کے شکم میں تھے وہ شکم میں رہینگے - اور جو اسکی پشت پر تھے وہ پشت پر رہینگے - پھر خدا اُن پر
عرش کے نیچے سے پانی آتا لیگا - اور آسمان کو خدا حکم دیگا کہ پانی برسا دے - اور چالیس روز تک پانی برستا رہیگا
یہاںتک کہ دس دس گز پانی اُن پر ہو جائیگا - پھر خدا بدنوں کو حکم دیگا کہ جیسے طراثیث گھاس اُگ آتی ہے
ایسے ہی وہ بھی اُگیں - جب لوگوں کے بدن مکمل ہو جائینگے اور جیسے تھے ویسے ہی ہو جائینگے - خدا فرمائے گا
میرے عرش کے حاملین کو زندہ ہونا چاہیے وہ زندہ ہو جائینگے - پھر خدا تعالےٰ حضرت اسرافیل کو حکم دیگا
کہ صور کو لیں - اور وہ صور کو لیکر اپنے موںہہ میں رکھینگے - پھر جبرئیل اور میکائیل کے زندہ ہونے کا
نامہ دیگا - وہ دونوں زندہ ہو جائینگے - پھر خدا تمام روحوں کو بلائیگا - وہ حاضر ہونگے - مسلمانوں کی
روحیں نورانی درخشاں اور دوسروں کی تاریکی میں ہونگی - خدا اُن سب کو لیکر صور کے ثقبوں میں
ڈالدیگا - اسکے بعد خدا حکم دیگا کہ دوسرا نفخہ نفخۃ البعث پھونکیں - اُس کے پھونکتے ہی روحیں شہد کی
مکھیوں کیطرح پھیلیں گی - زمین آسمان کا مابین اُن سے پر ہو جائیگا - خدا تعالےٰ فرمائیگا میری عزت
اور جلال کی قسم - ہر ایک روح اپنے اپنے جسم میں چلی جائے - روحیں زمین میں ناک کی نتھنوں سے
ہوکر بدنوں میں ایسی سرایت کر جائینگی جیسے زہر مار گزیدہ میں سرایت کرتا ہے اور اب زمین شق
ہوگی - اور سب سے پہلے میری زمین شق ہوگی - اور تم سب کے سب تینتیس ۳۳ سال کی عمر میں جوانی کی حالت میں
اُٹھوگے - اُس روز زبان سریانی ہوگی - تم خدا کی طرف جلد جلد آؤگے - مھطعین الی الداع دوڑنیوالے
بلانیوالے کی طرف یقول الکافرون ھذا یوم عسیر - کافر کہینگے یہ دن سخت ہے برہنہ پا

برہنہ بدن غیر مختون۔ پھر ستر سال تک ایک ہی مقام پر قیام کروگے خدا تمہاری طرف نہ دیکھیگا۔ اور نہ تمہارا فیصلہ کریگا۔ تم روتے رہوگے۔ یہانتک کہ خون کے آنسو ہوجائینگے۔ اور تمکو پسینہ آئیگا۔ وہاں تک کہ منہ یا ٹھوڑی کے قریب پسینہ پہنچ جائیگا۔ تم چلاؤگے اور کہوگے کہ ایسا کون ہے جو خدا سے ہماری سفارش کرے کہ وہ ہمارا فیصلہ کرے۔ لوگ کہینگے کہ تمہارے باپ آدمؑ سے شفاعت کا زیادہ مستحق کون ہے؟ خدا نے انکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اُن کی صورت بنائی۔ اور اپنی روح کو اُن میں پھونکا۔ اور بالمشافہ اُنسے گفتگو کی۔ لوگ سب اُن کے پاس آکر شفاعت کی درخواست کرینگے۔ لیکن وہ انکار کرینگے کہینگے میں اسکے قابل نہیں ہوں پھر ایک ایک نبی کے پاس آتے جاینگے۔ اور ہر ایک نبی ایسے ہی انکار کرتا جائیگا۔ رسولخدا صلعم نے فرمایا یہانتک کہ لوگ میرے پاس آئینگے۔ میں اُن کے ساتھ چلوں گا اور مقام فحص میں آؤنگا۔ اور خدا کی حضوری میں سربسجود گرونگا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ای رسولخداؐ فحص کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا عرش کی پیشگاہ کو فحص کہتے ہیں۔ خدا ایک فرشتہ پیدا کریگا اور وہ میرا بازو پکڑ لیگا۔ خدا فرمائیگا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کہونگا لبیک اے پروردگار! وہ فرمائیگا حالانکہ خود جاننے والا ہے۔ تیرا کیا حال ہے؟ میں عرض کرونگا اے پروردگار! تونے مجھسے شفاعت کا وعدہ کیا تہا۔ اپنی مخلوق کے لئے مجھکو شفیع بنا اور اُن میں اپنا حکم جاری کر۔ وہ فرمائیگا میں نے تم کو شفیع کیا۔ میں تمہارے پاس آکر فیصلہ کرونگا۔ رسول خدا نے فرمایا میں واپس ہوئے ہوئے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہونگا۔" ہم ایسے ہی قیام کی حالت میں ہونگے کہ آسمان سے ایک سخت آہٹ سنینگے۔ اور ورلے آسمان کے فرشتے زمین کے جن و انس سے دوچند اُترینگے۔ جب وہ زمین کے قریب ہونگے تو زمین اُنکے نور سے منور ہوجائیگی۔ اور اپنی اپنی صفوں میں قطاریں بنالینگے۔ ہم اُن سے کہینگے۔ کیا تم میں ہمارا رب ہے؟ وہ کہینگے نہیں! وہ آنے والا ہے۔ اسکے بعد ہر ایک آسمان کے فرشتے اسیقدر بیشی سے نازل ہونگے۔ اور انکے بعد خدائے تبارک وتعالے ابر کے سائبانوں اور فرشتوں میں نزول فرمائیگا اور اسروز خدا کے عرش کو آٹھ فرشتے اُٹھائے ہونگے۔ اور اب چار فرشتے عرش کے حامل ہیں۔ اُن کے قدم زمین کے طبقۂ زیرین کی تہ میں ہونگے۔ اور زمین و آسمان اُن کی گود میں ہونگے۔ اور عرش اُنکے کندھوں پر ہوگا اور اُن کی تسبیح سے اُن میں ایک شور ہوگا۔ وہ کہتے ہونگے "سبحان ذی العزت والجبروت سبحان ذی الملک والملکوت سبحان الحی الذی لایموت سبحان الذی یمیت الخلائق ولایموت سبوح قدوس سبحان ربنا الاعلی رب الملئکۃ والروح۔ خداتعالے زمین کے جس حصہ پر چاہیگا اپنی کرسی رکھیگا پھر غیب سے آواز آئیگی کہ ای جنوں اور آدمیوں کے گروہ جب سے تمکو پیدا کیا ہے۔ ابتک میں خاموش رہا۔ میں اب تمہاری بات سنونگا اور تمہارے اعمال کو دیکھونگا۔ تم

میرے سامنے چپ چاپ رہو۔ یہہ تمہاری اعمال اور اعمالنامے ہیں تمہارے سامنے پڑہی جاتے ہیں۔ جو
شخص انمیں نیکی کو پاوے وہ خدا کا شکر کرے اور اگر نیکی کے علاوہ بدی پادے تو وہ اپنے نفس کو ہی ملامت
کرے۔ پہر خدا جہنم کو حکم کریگا۔ اور اسمیں ایک بلند تاریک گردن نکلیگی پہر خدا تعالے فرمائیگا۔ الم اعہد الیکم
یا بنی آدم ان لا تعبد وا الشیطان۔ اے آدمیو! کیا مینے تم کو نصیحت نہ کی تہی کہ شیطان کی عبادت
مت کرو۔ اصلوھا الیوم بما کنتم تکفرون تک آج اسمیں داخل ہو اس سبب سے کہ تم کفر کرتے تہے۔
اسکے بعد خدا لوگوں کو جدا جدا کریگا۔ اور تمام امتیں اوندہی گرینگی دترے کل امتہ جاثیتہ کل امتہ
تدعی الی کتابہا اور دیکہیگا تو ہرگروہ اوندھے زانو پر گرے ہوئے اپنے نامۂ اعمال کیطرف بلائی جائیگی
اب خدا سوا ثقلین جن و انس کے تمام مخلوق کا فیصلہ کریگا۔ وحشیوں۔ چہارپایوں سب کا فیصلہ ہوگا۔
یہانتک کہ خدا سینگ والے جانور سے مونڈہی کا عوض خون لیگا۔ جب اس فیصلہ سے خدا فارغ ہوگا
کسیکا کسیکے پاس مواخذہ نہ رہیگا۔ خدا تعالے فرمائیگا سب خاک ہوجاؤ۔ اُسوقت کافر کہیگا یلیتنی کنت ترابا۔
"کاش! میں بہی خاک ہوجاتا۔ اسکے بعد خدا اپنے بندوں کا فیصلہ کریگا۔ سب سے اول خونوں کا تصفیہ ہوگا
جو جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ہونگے وہ پیش ہونگے۔ خدا کے حکم سے ہرایک مقتول کا سر اٹھایا جائیگا
اور اُسکی رگوں سے خون بہ رہا ہوگا۔ وہ مقتول کہیگا اے پروردگار! اس قاتل سے دریافت کر مجھکو کس وجہ سے
قتل کیا ہے؟ پس خدا باوجود علم کے پوچہیگا۔ تو نے اسکو کیوں قتل کیا؟ وہ کہیگا اے رب! مینے اسکو اسلئے
قتل کیا کہ تیری عزت ہو۔ خدا فرمائیگا تو سچا ہے۔ اور خدا اُسکے مونہہ کو نور آفتاب کی طرح منور کردے گا۔
اسکے بعد فرشتے جنت تک اسکی مشایعت میں ہمراہ جائینگے۔ پہر جس نے جس شخص کو اسکے علاوہ کسیلئے
مارا ہوگا وہ پیش ہوتا جائیگا۔ ہرایک مقتول کا سر اٹہایا جائیگا۔ اُسکی رگوں سے خون بہتا ہوگا۔ وہ کہیگا
اے پروردگار! اس سے دریافت کر کہ کس وجہ سے مجھکو مارا۔ خدا جان بوجھ کر دریافت کرے گا
کسلئے تو نے اسکو قتل کیا ہے؟ وہ کہیگا اے پروردگار! مینے اسکو اسواسطے قتل کیا کہ میری عزت ہو۔ خدا فرمائیگا
تو ہلاک ہوا۔ اور کوئی نفس باقی نہ رہیگا کہ جسنے قتل کیا ہو اور وہ قتل نہ کیا جائے۔ اور کوئی ظلم نہ ہوگا کہ کیا ہو
اور اُسکا مواخذہ نہ کیا جائے۔ خدا اپنی مرضی سے جسکو چاہیگا عذاب دیگا۔ اور جسپر چاہیگا رحم کرے گا۔
اسکے بعد تمام باقی مخلوق کا فیصلہ ہوگا۔ کوئی وجہہ ظلم کی ایسی نہ ہوگی کہ ظالم سے مظلوم کے لئے اُسکی
بازپرس نہو حتے کہ جس شخص نے دودہ میں پانی ملاکر بیچا ہوگا خدا اسکو مجبور کریگا کہ پانی کو دودہ سے جدا کرے
جب خدا اس سے فارغ ہوجائیگا تو ایک پکارنیوالا پکاریگا اور تمام مخلوق اُسکی آواز کو سنینگی کہ ہر شخص اپنے اپنے
معبودوں سے جاکر مل جائے۔ کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جسنے سوا خدا کے کسیکی عبادت کی ہوگی اور وہ معبود اُسکے سامنے

نذر کردیئے جائیں۔ اور خدا ایک فرشتہ کو حضرت عزیرؑ کی صورت اور ایک فرشتہ کو حضرت عیسےٰ ابن مریمؑ کی صورت
میں ظاہر کرے گا۔ تمام یہودی عزیر کے پیچھے پیچھے ہو لینگے۔ اور نصاریٰ حضرت عیسےٰؑ کے پیچھے ہو جائینگے۔
پھر اُن کے معبود اُن کو آگ کی طرف کھینچکر لیجائینگے۔ اور پھر یہود و نصاریٰ سے کہینگے لوکان ھؤلاء آلھۃ ما وردوھا
وکل فیھا خالدون۔" اگر یہ معبود ہوتے تو آگ میں نہ آتے۔ اور آگ میں سب ہمیشہ رہینگے" جب مسلمانوں کے سوا
کوئی باقی نہ رہیگا اور مسلمانوں میں منافق بھی ہونگے۔ خدا جس صورت میں چاہیگا اُن کو ظاہر کریگا۔ اور فرمائیگا اے لوگو!
لوگ چلے گئے۔ تم اپنے اپنے معبودوں سے ملجاؤ۔ جسکی تم عبادت کرتے تھے اسکے ساتھ ہو جاؤ۔ مسلمان کہینگے
سوا اللہ کے ہمارا کوئی معبود نہ تھا۔ ہم اُسکے سوا کسیکی عبادت نہیں کرتے تھے۔ جس مدت تک خدا چاہیگا
اُن سے پھر جائیگا۔ اور جتنا چاہیگا توقف کریگا۔ پھر اُنکے پاس آکر کہیگا اے لوگو! لوگ چلے گئے تم اپنے اپنے
معبودوں سے مل جاؤ۔ وہ کہینگے سوا خدا کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اور ہم اُسکے سوا کسیکی عبادت نہیں کرتے
تھے۔ خدا اسوقت اُن کے سامنے ظاہر ہوگا اور ایسی عظمت سے اُنپر تجلی فرمائیگا کہ مسلمان معلوم کر لینگے کہ یہ ہمارا
پروردگار ہے۔ اور مونہوں کے بل سجدہ کرتے ہوئے اُسکی حضور میں گر پڑینگے اور ہر ایک منافق اپنی
پشت کے بل گر پڑیگا۔ خدا اُن کی پشتوں کو بیلوں کے سینگوں کی طرح کر دیگا۔ اسکے بعد اُنکو سر اُٹھانیکی اجازت
دیجائیگی۔ اور جہنم کی پشت پہ بال کے برابر باریک اور تلوار کی طرح تیز پل صراط رکھا جائیگا۔ اُسکے اوپر لوہے کی
انکڑے ہونگے۔ اور درخت سعدان کیسے خار ہونگے اُس سے قدم لغزش کرینگے۔ اُسپر لوگوں کا گذر ایسا ہوگا
جیسے آنکھ کی جھپکی یا بجلی کا کوندنا یا ہوا کا جھونکا یا تیز گھوڑوں اور اونٹنیوں کی رفتار۔ بعض نجات پا ئینگے بعض
زخمی ہوکر بالکل محفوظ رہینگے۔ اور بعض سرنگون جہنم میں گرینگے +

جب جنتی جنت میں پہنچ جائینگے تو باقی لوگ کہینگے ہمارے پروردگار سے کون ہماری شفاعت
کرے کہ ہم بھی جنت میں داخل ہو جائیں۔ لوگ کہینگے اسکے لئے حضرت آدمؑ سے زیادہ کون مستحق ہے
خدا نے اُن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح اُن میں ڈالی اور بالمشافہ اُن سے گفتگو کی
فرشتوں سے اُن کو سجدہ کروایا۔ سب لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئینگے اور اُنسے شفاعت کی درخواست
کرینگے۔ وہ اپنے گناہ کا ذکر کرینگے اور کہینگے میں اسکے قابل نہیں ہوں۔ تم حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ۔
وہ سب پیغمبروں سے پہلے ہیں۔ وہ نوحؑ کے پاس آئینگے اور اُن سے شفاعت کی درخواست کرینگے۔
وہ بھی اپنے گناہ کو بیان کرینگے اور کہینگے تم حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔ خدا نے اُنکو خلت کا درجہ عطا
کیا تھا۔ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آکر اُن سے درخواست کرینگے۔ وہ بھی اپنے گناہ کا اظہار کرکے
معذرت کرینگے۔ اور کہینگے حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ خدا نے اُن کو اپنا مقرب کرکے اُنسے کلام کیا

توریت اُن پر نازل کی - وہ بھی اپنے گناہ کو بیان کرینگے کہ میں اس لائق نہیں ہوں - تم روح اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ بن مریم کے پاس جاؤ - لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس آکر درخواست کرینگے - وہ بھی کہینگے میں اسکے قابل نہیں ہوں تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ - لوگ میرے پاس آئینگے - اور مجھسے میرے پروردگار نے تین بار شفاعت کرنیکا وعدہ کیا تھا میں چل کر جنت کے قریب آؤنگا اور دروازہ کی کنڈی پکڑ کر کھولونگا - دروازہ میرے سے کھل جائیگا - میں اندر آجاؤنگا - اور مجھسے کہا جائیگا مرحبا! اندر آجانیکے بعد میں جب اپنے پروردگار کو دیکھونگا تو سجدہ کرتا ہوا اُسکو دیکھونگا - خدا تعالیٰ اپنی تعریف اور بزرگی کا مجھکو حکم دیگا کہ مخلوقات میں سے کسی کو اُسنے اسکا حکم نہ دیا ہوگا پھر وہ فرمائیگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھا اور شفاعت کر - تیری شفاعت قبول کی جائیگی - سوال کر - تیری آرزو تجھکو دیجائیگی - جب میں اپنا سر اٹھاونگا وہ فرمائیگا [illegible] - اے محمد! تیرا کیا حال ہے ؟ میں کہونگا اے پروردگار! تو نے مجھسے شفاعت کا وعدہ کیا تھا - اب تو جنت والوں کے لئے میری شفاعت منظور کر کہ وہ جنت میں داخل ہوں - خدا تعالیٰ فرمائیگا میں نے اُنکے حق میں تیری شفاعت قبول کی - اور اُن کو جنت میں آنیکی اجازت دی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اُس ذات کی قسم جسنے مجھکو حق کے ساتھ بھیجا ہے تم لوگ دنیا میں اپنی بیبیوں اور مکانوں کو ایسا نہیں پہچانتے جیسا کہ جنتی اپنی بیبیوں اور مکانوں کو پہچان لینگے - ہر شخص بہتر بہتر بیبیوں پر داخل ہوگا جنکو خدا نے پیدا کیا ہے - اور دو دو بیبیاں حضرت آدم کی اولاد میں سے ملینگی - جنہوں نے دنیا میں خدا کی عبادت کی تھی - اُن دونوں میں سے ایک کے پاس یاقوت کے کوشک میں آئیگا - وہاں سونیکا ایک تخت ہوگا - اُس میں موتی جڑے ہونگے اور تخت پر سندس کے ستر حلے رکھے ہونگے وہ مرد اُسکے شانوں کے بیچ میں اپنا ہاتھ رکھیگا - اور سینہ کی طرف سے کپڑوں اور جلد و گوشت کی آڑ میں سے وہ اپنے ہاتھ کو دیکھے گا - اور وہ اسکی ساق کے گودہ کو اسطرح دیکھیگا - جیسے تم میں سے ہر شخص یاقوت کی لڑی میں ڈوری کو دیکھتا ہے - عورت کا کبد مرد کے لئے اور مرد کا عورت کے لئے بمنزلہ آئینہ کے ہوگا - اُس شخص کے قریب وہ عورت بکر ہوگی کہ جانبین سے کسی قسم کا اضمحلال اور افسردگی نہوگی اسی اثناء میں آواز آئیگی کہ ہمنے جان لیا کہ عورت کو تجھسے کوئی ملال نہیں اور تجھکو اُس سے کوئی ملال نہیں ہے - تو اُسکے پاس آتا ہے - اور اُسکو کچھ ملال نہیں ہوتا - اور نہ وہ ملال دیتی ہے - اور کوئی آلودگی نطفہ وغیرہ کی نہیں ہے ہوشیار ہو جا کہ تیرے لئے اسکے علاوہ اور بھی بیبیاں ہیں - یہہ باہر نکلیگا اور ایک ایک کے پاس آتا جائیگا جب ایک ایک اُسکے سامنے پیش ہوتی جائیگی وہ کہتی جائیگی واللہ! جنت میں تجھسے زیادہ میری نظر میں

کوئی چیز زیادہ خوبصورت نہیں ہے - اور جنت میں تجھسے زیادہ کوئی چیز مجھکو محبوب نہیں ہے - اور جب دوزخی
دوزخ میں ڈالے جاوینگے تو خدا کی مخلوق کا بڑا حصہ اسمیں ڈالا جائیگا - لوگ انکے اعمال انکو دوزخ میں پکڑ لینگے
بعض لوگونکے قدموں تک آگ لگیگی - اس سے آگے نہ بڑہیگی - اور بعضوں کے نصف پنڈلی تک اور بعضوں کے
گھٹنوں تک بعضوں کے پوری ران تک - اور بعضوں کے تمام بدن کو سوا چہرہ کے پہنچیگی - خدا تعالے انکی
صورتوں کو آگ پر حرام کر دیگا - رسولخدا صلعم نے فرمایا میں کہونگا اے میرے پروردگار! میری امت میں کون کون
لوگ دوزخ میں ڈالے گئے تو خدا تعالے فرمائیگا کہ جنکو تم پہچانو اُن کو دوزخ سے نکالو - وہ لوگ دوزخ
میں سے نکالے جاوینگے حتے کہ کوئی اُن میں سے باقی نہ رہیگا - اسکے بعد خدا تعالے شفاعت کی اجازت
دیگا - انبیا اور شہدا میں سے کوئی باقی نہ رہیگا جسکی شفاعت قبول نکیجاوے - خدا تعالے فرمائیگا جسکے دل میں
بقدر دینار کے بھی ایمان تھا اُس کو دوزخ سے نکال لو - ایسے لوگ سب اُس سے نکالے جاوینگے - کوئی باقی
نہ رہیگا - پہر خدا تعالے فرمائیگا جسکے دل میں دینار کی دو تہائی یا نصف یا تہائی اور چوتہائی دینار کے برابر
بھی ایمان ہو اُسکو بھی نکالو - پہر فرمائیگا بقدر قیراط کے جس کے دل میں ایمان ہو اُسکو بھی نکال لو - پہر فرمائیگا
بقدر رائی کے دانہ کے جسکے دل میں ایمان ہو اُسکو نکالو - ایسے لوگ سب نکال لیے جاوینگے - کوئی بھی باقی
نہ رہیگا - اور ایسا شخص کوئی نہ رہیگا جسنے کبھی بھی کوئی اچھا کام کیا ہوگا - اور نہ کوئی ایسا شخص رہیگا جو شفاعت کے
قابل ہو - اور اُسکی شفاعت قبول نکیجاوے - یہانتک کہ ابلیس لعنة اللہ علیہ بھی رحمت الہی کا یہہ جوش
دیکھکر اس امید سے کہ اُسکی بھی شفاعت کیجائیگی ہاتھ بڑہائیگا - خدا تعالے فرمائیگا کہ میں حالانکہ ارحم الراحمین
ہوں - باقی رہگیا - تب وہ اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالکر بیشمار لوگونکو جو کہ سوختہ کی طرح ہونگے دوزخ سے نکالیگا -
انکو ایک نہر جسکا نام حیوان ہے میں ڈالیگا - اُن میں بالیدگی اسطرح ہوگی جیسے سیلاب کے رستہ میں
گھاس بالیدہ ہوتی ہے جو آفتاب کے مقابل میں ہوتی ہے اُسکا رنگ سبز اور جو سایہ کے قریب ہوتی ہے
اُسکا رنگ زرد ہوتا ہے وہ طرح سبز گھاس کی طرح اُگینگے اور چیونٹیوں کی طرح بکثرت ہونگے - انکی گردنوں میں
لکھا ہوگا کہ یہہ جہنمی ہیں خدا نے انکو آزاد کر دیا ہے - اُن کی گردنوں کی تحریر سے جنتی جان جاوینگے کہ انہوں
نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا - جب تک خدا چاہیگا وہ جنت میں رہینگے - اور یہہ تحریر انکی گردنوں میں ہوگی
وہ کہینگے اے پروردگار! ہماری گردنوں پر سے اس تحریر کو مٹا دے اور وہ مٹادی جاویگی - ائمہ مذکورین نے اس
طویل حدیث کو اسیطرح نقل کیا ہے - حفاظ حدیث کا قول ہے کہ اس حدیث کا مدار اسمٰعیل بن رافع قاضی مدینہ
پر ہے - اور اس حدیث کیوجہہ سے اُن کی نسبت کلام کیا گیا ہے - اور اسکے بعض بیانات میں نکارت پائی
جاتی ہے - اور بعض کا قول ہے کہ اسمٰعیل نے اسکو مختلف طریقوں اور مختلف جگہوں سے اخذ کیا ہے - اور ایک ہی

روشن ہی اسکو بیان کر دیا ہے - اور حافظ ابو موسیٰ مدنی کا قول ہے کہ اس حدیث کی اسناد میں اگرچہ وہ شخص بہی ہے جس کی حالت میں محدثین نے کلام کیا ہے - لیکن اسکے مضمون کی متفرق طور پر معتبر سندوں میں روایت کیگئی ہے۔ اور اس حدیث کی صحت اور ضعف میں لوگوں کا اختلاف ہے - ابن عربی - قرطبی - مغلطائی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے - اور بیہقی اور عبدالحق نے اسکو ضعیف قرار دیا ہے - اور حافظ ابن حجر نے ان دونوں کی تحقیق کو درست بتایا ہے -

ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور حاکم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے اور شعب بن بیہقی نے اور طبرانی نے اس روایت کی تصحیح کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے سامنے دجال کا ذکر ہوا - انہوں نے کہا - لوگوں کے تین فرقے ہو جائنگے - ایک فرقہ اسکا پیرو ہو جائیگا - اور ایک فرقہ اپنے آباد اجداد کے وطن سے جا ملیگا - اور ایک فرقہ فرات کے کنارہ کو اختیار کریگا - دجال ان سے لڑیگا اور پھر دجال سے لڑینگے یہانتک کہ مسلمان شام کے غربی جانب جمع ہونگے اور دجال کے مقابلہ کو ایک طلیعہ روانہ کرینگے - اس لشکر میں ایک شخص سیاہ رنگ یا ابلق گہوڑے پر سوار ہوگا - یہ لشکر دجال سے لڑیگا - اور انمیں سے ایک شخص بہی پہر کر شام کی طرف واپس نہ جائیگا - تب حضرت عیسیٰ ع نازل ہوکر دجال کو قتل کرینگے - اسکے بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا یاجوج ماجوج زمین پر خوب شاداں اور فرحاں پہرینگے اور فتنہ و فساد کرینگے - عبد اللہ بن مسعود نے اس فقرہ کے بعد آیۃ وہم من کل حدب ینسلون اور ایک اونچی جگہہ سے بہاگیں گے ، پڑہی - ایک عرصہ کے بعد خداتعالے یاجوج ماجوج پر ایک دابہ کرم بینی کی طرح بہیجیگا - اور یہہ دابہ ان کے کانوں اور ناک کی نتہنوں میں داخل ہوگا اور وہ سب مرجائینگے - اور زمین ان کی بو سے سڑ جائیگی - اہل زمین خدا سے التجا کرینگے اور خداتعالے پانی برسا کر زمین کو پاک کردیگا - پہر خداتعالے ایک نہایت سرد ہوا بہیجیگا - زمین پر وہ کسی مسلمان کو نہ چہوڑیگی - اور اب بدترین لوگوں پر قیامت قایم ہوگی - پہر آسمان اور زمین میں ایک فرشتہ صور لیکر کہڑا ہوگا - اور اسکو پہونکیگا - اور مخلوق الہی میں سے کوئی مخلوق باقی نرہیگی کہ مر نہ جاوے - الا من شاء ربک - مگر جسکو تیرا رب چاہے - ان دو نفخوں کے درمیان جسقدر خدا کی مرضی ہوگی ایک عرصہ گذریگا - کوئی ایسا آدم کا فرزند و نسل نہوگا جسکا کچہہ نہ کچہہ حصہ زمین میں باقی نہو - خداتعالے عرش کے نیچے سے ایسا پانی برساوے گا جیسے آدمیوں کا نطفہ - اس پانی سے لوگوں کے بدن اور گوشت ایسے بالیدہ ہوجائینگے جیسے زمین پانی سے بالیدہ ہوجاتی ہے - اسکے بعد عبد اللہ بن مسعود نے یہہ آیت پڑہی - ھو الذی یرسل الریاح فتثیر سحابا فسقناہ الی بلد میت فاحیینا بہ الارض بعد موتھا کذلک النشور خدا کی یہہ صفت ہے کہ وہ ہواؤں کو چہوڑتا ہے - ہوائیں بادل پہیلاتی ہیں - اور ہم بادل کو کہینچ کر مردہ شہر کی طرف لیجاتے ہیں

اور اُس شہر کے مرنیکے بعد پہر از سر نو زمین کو اُس سے زندہ کر دیتے ہیں۔ قیامت کو ایسے ہی اُٹھنا ہوگا۔ اسکے بعد ایک فرشتہ زمین آسمان میں کہڑا ہوکر دوسری دفعہ صور پہونکیگا۔ اور ہر ایک روح اپنے اپنے بدن میں چلی جائیگی۔ سبلوگ اُٹھہ کہڑے ہونگے۔ اور ایک شخص کیطرح سب آکر خدائے پروردگار عالم کی حضوری میں کہڑے ہوجائینگے۔ اور خدا تعالیٰ مخلوق کے سامنے متمثل ہوگا اور ان سے ملیگا۔ مخلوق آپہی میں جو شخص سوائے خدا کے جسکی پرستش کرتے ہونگے وہ شئے اُن کے سامنے بلند ہوگی۔ اور اُسکی پرستش کرنے والے اُس کے پیچھے پیچھے ہونگے۔ خدا یہود سے ملیگا اور اُنسے کہیگا تم کسکی عبادت کرتے تہے۔ وہ کہینگے عزیر کی۔ خدا اُن سے کہیگا کیا تمکو پانی اچہا معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہینگے ہاں اچہا معلوم ہوتا ہے۔ تب جہنم سراب کی طرح اُن کو دکھلائیگا۔ اسکے بعد عبد اللہ ابن مسعود نے یہہ آیت پڑہی ثم عرضنا جهنم يومئذ للكافرين عرضا۔ اسکے بعد ہم جہنم کو کافروں کے لئے پیش کرینگے۔ پہر خدا تعالیٰ نصاریٰ سے مل کر کہیگا تم کسکو پوجتے تہے۔ وہ کہینگے مسیح کو۔ خدا کہیگا کیا تم کو پانی اچہا معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہینگے ہاں اچہا معلوم ہوتا ہے۔ تب جہنم سراب کی طرح اُن کو دکھلائیگا۔ اور ہر اُس شخص کے لئے جو خدا کے سوا کسیکو پوجتا تہا ایسا ہی کیا جائیگا۔ اسکے بعد عبد اللہ ابن مسعود نے یہہ آیت پڑہی۔ وقفوهم انهم مسئولون۔ ان کو ٹہراؤ ان سے باز پرس کیجائیگی۔ ان کے بعد خدا تعالیٰ مسلمانوں سے ملیگا اور کہیگا تم کس کی عبادت کرتے تہے۔ وہ کہینگے ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے تہے۔ اور اُسکے ساتہہ کسیکو شریک نہیں کرتے تہے۔ کسی امر میں خدا ایک یا دو دفعہ تب اُن کو جہڑک کر فرمائیگا تم کسکی عبادت کرتے تہے۔ وہ یہی کہینگے کہ ہم خدا کی عبادت کرتے تہے۔ اور کسی امر میں اُسکے ساتہہ کسیکو شریک نہیں کرتے تہے۔ پہر خدا فرمائیگا کیا تم اپنے رب کو پہچان لوگے۔ وہ کہینگے سبحان اللہ جب وہ ہمارے سامنے پیش ہوگا پہچان لینگے۔ اُسوقت خدا تعالیٰ ناظر ہوگا۔ اور کوئی مسلمان نہیگا کہ سجدہ میں اُسکے سامنے گر جائینگے۔ اور منافق لوگ ایسی حالت میں ہونگے کہ اُن کی پشتیں ایک بیل ہوجائینگی۔ گویا کہ اُن میں سیخیں ہیں۔ منافق کہینگے کہ اے ہمارے رب! خدا کہیگا کہ تم صحیح سلامت تہے۔ اور تم سجدہ کے لئے بلائے جاتے تہے۔ اسکے بعد خدا پلصراط کو حکم دیگا اور وہ جہنم پر رکہی جائیگی۔ لوگ اپنے اعمال کی وجہہ سے گروہ کے گروہ اُسپر گذرینگے۔ سب سے پہلے بجلی کی طرح گذر جائینگے۔ پہر جیسے ہوا چلتی ہے اور بعض پرند کی طرح بعض چارپایوں میں سب زیادہ تیز ایسے ہی گذر جائینگے۔ یہانتک کہ دوڑتے ہوئے آئینگے۔ اسکے بعد معمولی رفتار سے۔ اخیر میں ایک ایسا آدمی اُٹہیگا جو پیٹ کے بل چلیگا۔ وہ کہیگا اے رب تونے مجہے دیر تک پلصراط پر ٹہرایا۔ خدا فرمائیگا تیرے اعمال نے تجہکو دیر تک ٹہرایا۔ پہر خدا تعالیٰ شفاعت کا اذن دیگا۔ سب سے اول حضرت جبرئیل شفاعت کرینگے۔ انکے بعد حضرت موسیٰ۔ پہر حضرت ابراہیم۔ چوتہے مرتبہ

تمہارا نبی کھڑا ہوکر شفاعت کریگا۔ اور اسکے بعد کوئی اُن امور میں جنمیں شفاعت ہوسکتی ہے کوئی شفاعت
نکریگا۔ اور اسیکا نام مقام محمود ہے جسکا خدا تعالے نے آنحضرت سے وعدہ کیا ہے۔ اور کوئی شخص ایسا نہوگا
جو ایک مکان جنت میں اور ایک مکان دوزخ میں نہ دیکھے۔ اور کہا جاویگا کاش اگر تم عمل کرلیتے۔ اور جنتی دوزخ کے
مکان کو دیکھینگے اور اُنسے کہا جائیگا اگر خدا تمپر احسان نکرتا تو تم اس پُر لطف حالت میں نہوتے۔
اسکے بعد فرشتے اور انبیاء اور شہداء اور صالحین اور دیگر مسلمان شفاعت کرینگے اور خدا اُن کی شفاعت
کو قبول کریگا۔ پہر خدا فرمائیگا میں ارحم الراحمین ہوں۔ اور اُسوقت دوزخ میں سے اُس سے زیادہ خدا کی
رحمت سے لوگ نکالے جائینگے جتنے پہلے نکالے گئے تہے۔ یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص باقی نرہیگا۔
جسنے کچہہ بہی اچہا کام کیا ہوگا۔ جب خدا ارادہ کریگا کہ کوئی دوزخ سے نہ نکلے تو اُنکے چہروں اور رنگوں کو
بدل دیگا۔ پہر کوئی مسلمان شخص آکر شفاعت کریگا اُس سے کہا جائیگا جو شخص کسیکو پہچانتا ہو چاہئیکہ اُس کو
دوزخ سے نکالے۔ وہ شخص آکر دیکھیگا اور کسیکو نہ پہچانیگا۔ پس یہہ شخص اُس شفیع سے کہیگا۔ ای فلاں شخص
میں فلاں کا بیٹا ہوں۔ یہہ کہیگا میں تجہکو نہیں جانتا۔ تب لوگ کہینگے ربنا اخرجنا منہا فان عدنا
فانا ظالمون قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون۔ اے ہماری پروردگار ہم کو دوزخ سے نکالدے۔
اگر ہم ویسے ہی کرینگے تو ہم ظالم ہیں۔ خدا فرمائیگا اسمیں ذلت سے رہو اور کچہہ گفتگو نکرو +
مجمع الزوائد میں ہیثمی کا قول ہے کہ یہہ حدیث موقوف ہے صحیح حدیث کی مخالف ہے۔ آنحضرت نے فرمایا ہے
میں سب سے اول شفاعت کرونگا۔ زوائد المسند میں عبد اللہ بن احمد نے لقیط ابن عمر سے روایت کی ہے اور طبرانی اور
حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے۔ اور ابوبکر بن عاصم نے کتاب السنۃ میں لقیط ابن عامر سے روایت کیا ہے۔ وہ
کہتے ہیں۔ میں نے رسولخدا صلعم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! آپ لوگونکو جو تعلیم فرمایا کرتے ہیں ہم کو
بہی تعلیم فرمائیے! آپنے فرمایا ایک عرصہ تک تم ٹہہرے رہوگے۔ پہر تمہارے نبی کی وفات ہو جائیگی پہر
ایک عرصہ تک تم ٹہہرو گے یہانتک کہ ایک چیخ ہوگی۔ پس تیرے پروردگار کی بقا کی قسم ہے کہ اُس چیخ کے بعد
روئے زمین پر کوئی زندہ نہوگا کہ جو مر نجائیگا۔ اور وہ فرشتے بہی مر جائینگے کہ جو تیرے پروردگار کے ساتھ ہونگے
یہانتک کہ زمین خالی ہو جائیگی۔ پہر خدا تعالے آسمان کو حکم بہیجیگا وہ عرش کے نیچے سے مینہ برسانا شروع کریگا
پس تیرے معبود کی بقا کی قسم ہے کہ اُسمیں سے زمین کی پشت پر کوئی مقتول اور مدفون ایسا نہ ہوگا
کہ قبر پہٹ کر آئیگا۔ اور خدا تعالے سر کی جانب سے اُسکو پیدا کرنا شروع کریگا۔ یہانتک کہ وہ سیدہا ہوکر بیٹہہ جاویگا
پس تیرا پروردگار فرمائیگا۔ یہاں کب سے ہے۔ وہ کہیگا کل سے۔ اور اُسکو اپنے زندہ ہونیکا خیال ہوگا۔ اور
یہہ گمان کریگا کہ میں اپنے گہر والوں سے باتیں کر رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اجب ہوائیں

اور درندے اُن کو پراگندہ کر دینگے تو پھر خدا تعالےٰ ہم کو کسطرح جمع کریگا - آپنے فرمایا اُسکے مثال میں تجھ کو
انعامات الٰہی میں دکھلاتا ہوں کہ زمین میں ایک خشک جنگل ہو جاتا ہے - اُسکو دیکھکر تو کہے یہہ کبھی نہ ہوگا
تیرا پروردگار اُسکے اوپر مینہہ برساتا ہے - پھر چند ہی روز گذر نیکے بعد جا کر دیکھے تو وہ سب سبز و نوخیز
ہوتا ہے - اور ایک حوض ہو جاتا ہے - پس قسم ہے تیرے معبود کی لقا کی - اسیطرح اور بدرجہ اولیٰ قادر ہے
کہ تم کو پانی سے جمع کرے - اور زمین کی روئیدگی کو جمع کردے - اور تم اپنی اپنی لیٹنے کی جگہہ سے قبروں میں
سے باہر آجاؤ - اور ایکساعت تک تم اپنے خدا کو دیکھو اور وہ تم کو دیکھے - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
یہہ کسطرح ہوگا حالانکہ وہ ایک ہے اور ہم سب زمین بھری ہوئی ہونگے - پھر کسطرح ہم اُسکو دیکھینگے اور وہ
ہم کو دیکھیگا آپنے فرمایا میں تمکو اسکے مثل انعامات الٰہی میں بتلاتا ہوں کہ چاند اور سورج خدا تعالیٰ
کی نشانیاں ہیں - اور چھوٹے چھوٹے ہیں تم ان دونوں کو ایکساعت میں دیکھ لیتے ہو اور وہ دونوں تمکو
دیکھ لیتے ہیں - اور اُنکے دیکھنے میں تمکو شک نہیں ہوتا - اور تیرے معبود کے لقا کی قسم خدا تعالےٰ اس بات کے
اوپر بہ نسبت اُن دونوں کے زیادہ تر قادر ہے کہ وہ تمکو دیکھے اور تم اُسکو دیکھو - میں نے عرض کیا کہ جب ہم اپنے
پروردگار سے ملینگے وہ ہمارے ساتھہ کیا معاملہ کریگا - آپنے فرمایا تم خدا تعالےٰ کے سامنے اسطرح پیش ہوگے
کہ تمہارے پہلو اُسکے لئے ظاہر ہونگے - اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات اُسکے اوپر پوشیدہ نہو گی - پس
خدا تعالےٰ اپنے دست مبارک میں ایک چلو پانی لیکے تمہاری طرف پھینکیگا - اور قسم ہے تیرے معبود کے
لقا کی وہ پانی تمہارے مونہوں سے خطا نکریگا - ہر ایک کے چہرے پر اُس پانی کا ایک ایک قطرہ گریگا -
مومن کے مونہہ پر جب وہ قطرہ گریگا تو چاندی کی طرح سفید ہو جائیگا اور کافر کے مونہہ پر جب گریگا تو اُسکے
مونہہ کو جھلس ڈالیگا - اور کوئلے کیطرح سیاہ ہو جائیگا - پھر تمہارا نبی واپس ہوگا - اور اُسکے پیچھے صلحا
لوگ جائینگے پھر تم آگ کے پل پر چلوگے - تم میں سے ایک شخص کے پاؤں کے نیچے چنگاری آجائے گی
وہ کہیگا مجھے درد معلوم ہوتا ہے - تیرا پروردگار فرمائیگا یہہ وقت آپہنچا ہے - پھر تم لوگ رسول اللہ صلعم
کے ساتھہ حوض پر تشنگی کی حالت میں آئینگے - خدا کی قسم وہ ایک ایسی نہر ہے کہ میں نے اُسکو یقیناً دیکھا
پس تیرے معبود کے لقا کی قسم تم میں سے کوئی شخص اپنے ہاتھہ نہ بڑھائیگا مگر اسکے ہاتھہ میں ایک پیالہ
آجائیگا اور شمس و قمر دونوں محبوس کردئیے جاوینگے انمیں سے تم کسیکو نہ دیکھوگے میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! پھر ہم اسروز کس چیز سے دیکھینگے - آپنے فرمایا ایسے ہی بینائی سے دیکھوگے جیسے اب
دیکھتے ہو - پس جسوقت آپنے یہہ فرمایا ہے - اُسوقت تک آفتاب نہیں نکلا تھا - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
پس اپنی برائیوں اور نیکیوں کی جزا ہم کو کس طور سے دیجائیگی ؟ آپنے فرمایا نیکی کی جزا دہ چند دیجائیگی

اور پانی کی نہریں ہیں - یا ان کی تحتانی ہوا ہوگا - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت اور دوزخ کیا چیز ہیں - آپ نے
فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں - ان میں سے ہر دو دروازوں کے بیچ میں اتنا فاصلہ ہے
کہ سوار ستر برس میں پہنچ سکتا ہے - ایسے دروازے کوئی نہیں ہیں کہ جنمیں اتنا فاصلہ ہو - اور دوزخ کے
سات دروازے ہیں - ان میں سے کوئی دروازے ایسے نہیں ہیں جنکے بیچ میں ستر برس تک سوار کے چلنے کی مسافت ہو
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت میں ہم کس جگہ جا کر ٹھہرینگے - آپ نے فرمایا شہد کی نہروں پر جس میں کسی چیز
کی آمیزش نہوگی - اور دودھ کی نہروں پر جس کے مزہ میں فرق نہ آئیگا - اور پانی کی نہروں پر جس میں تغیر نہوگا
اور شراب کی نہروں پر جس سے نہ درد سر ہوگا اور نہ پشیمانی - اور میووں پر - قسم ہے تیرے معبود کے
بقا کی کسی چیز کو تم خیال نکرنا کہ اس سے بہتر ... ہو جاتے - جنتیوں کے ساتھ پاکیزہ بیویاں
ہونگی - میں نے عرض کیا کیا ہمارے لئے جنت میں پاکیزہ نیک بخت بیویاں ہونگی - آپ نے فرمایا نیکوں کے لئے نیک
بیویاں ہونگی اور تم انسے لذتیں اٹھاؤ گے جس طرح دنیا میں اٹھاتے ہو - مگر وہاں اولاد نہ پیدا ہوگی -
میں کہتا ہوں اس حدیث میں یہہ ہے کہ حوض پر جانے سے قبل لوگ پل صراط پر جائینگے - اور اسی حدیث میں
قرطبی نے روایت کیا ہے کہ سب سے قبل انسان کا سر پیدا کیا جائیگا -

باب دوم

خدا تعالی کا قول ہے ما ینظرون الا صیحۃ واحدۃ تاخذہم وہم یخصمون فلا
یستطیعون توصیۃ ولا الی اہلہم یرجعون - وہ نہ دیکھینگے مگر ایک شور جو ان کو پکڑ لیگا - اور
حالتیں کہ وہ جھگڑ رہے ہونگے نہ وصیت کر سکینگے اور نہ اپنے اہل کیطرف لوٹ سکینگے - اور خدا تعالے کا قول ہے
لا تاتیکم الا بغتۃ قیامت فوراً ہی آجائیگی
ابن ابو حاتم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ صور کو ایسی حالت میں پھونکینگے کہ لوگ بازاروں اور
مجلسوں میں موجود ہونگے - یہاں تک کہ دو شخص کپڑے کی خرید فروخت میں مصروف ہونگے - اپنے ہاتھ سے
ابھی انمیں سے کوئی شخص نہ چھوڑنے پائیگا کہ صور پھونکا جائیگا - اور وہ مر جائیگا - ابن عمر نے کہا کہ
ما ینظرون الا صیحۃ واحدۃ کی دونوں آیتوں میں اسکا بیان ہے -

غریابی نے ابوہریرہؓ سے اسی آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے - قیامت ایسی حالت میں برپا ہو جائیگی کہ لوگ بازاروں میں کپڑے کی خرید فروخت میں مصروف ہونگے - کپڑوں کو ناپ رہے ہونگے - اونٹنیوں کو دوہ رہے ہونگے - اپنے اپنے کام کاج میں لگے ہونگے - فلا یستطیعون توصیۃ ولا الی اھلہم یرجعون -

عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں زبیر بن عوام سے روایت کی ہے کہ کوئی آدمی کپڑا ناپ رہا ہوگا - کوئی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا کہ قیامت برپا ہو جائیگی - اسکے بعد انہوں نے پڑھا فلا یستطیعون توصیۃ الخ

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قیامت ایسی حالت میں برپا ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے بیچ میں کپڑا پھیلایا ہوگا - ابھی خرید فروخت پوری نہ ہوگی اور اسکے لپیٹنے کی نوبت نہ آئیگی - اور حوض کی مٹی سے مرمت کرتے ہونگے اور پانی پینے کی نوبت نہ آئیگی - اور دودھ دوہ کر آدمی واپس آ رہا ہوگا قیامت آجائیگی - اور اسکے پینے کی نوبت نہ آئیگی - موہنہ کی طرف لقمہ لایا جائیگا ابھی کھانے کی نوبت نہ آئیگی کہ قیامت برپا ہو جائیگی ::

ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اور طبرانی نے بہ سند معتبر عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قیامت سے پیشتر ایک سیاہ بادل مغرب کی جانب سے ڈھال کی طرح اٹھیگا پھر وہ اٹھ کر تمام آسمان پر پھیل جائیگا - اور آسمان اس سے بھر جائیگا - پھر منادی کرنیوالا پکاریگا اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ خدا کا حکم آگیا - اب تم اس میں جلدی نکرو - رسول خدا نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دو آدمی کپڑے کو پھیلا رہے ہونگے - ابھی تک وہ اسکو لپیٹنے نہ پائینگے اور ایک شخص حوض کی لپائی کر رہا ہوگا اور اسمیں سے بالکل پانی نہ پئیگا - ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا اور اسکو نہ پی سکیگا

بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ سب سے اخیر میں مزینہ کے دو چرواہوں کا حشر ہوگا مدینہ کے قصد سے وہ جا رہے ہونگے - بکریوں کو وہ ہانکتے جا رہے ہونگے چلتے چلتے وہ دیکھ پائینگے کہ وہ وحشی ہو گئی ہیں - جب وہ دونوں چلتے چلتے ثنیۃ الوداع کے قریب پہنچینگے منہ کے بل زمین پر گر پڑینگے - اسی حدیث کو حاکم نے بروایت ابوذر غفاری کے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ جب وہ ثنیۃ الوداع گھاٹی کے قریب پہنچینگے - دفعتہً وہاں دو فرشتے ہونگے - وہ دونوں ان دونوں آدمیوں کے پاؤں گھسیٹکر زمین محشر کی طرف گھسیٹکر لے آئینگے - اسلئے ان دونوں کا حشر سب سے اخیر میں ہوگا -

کتاب البعث میں ابن ابی داؤد نے ابوسعید سے اور انہوں نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ صیحہ کی حالت میں منادی ندا کریگا اے لوگو! قیامت تمہارے لئے آگئی - اور اپنی آواز کو وہ اتنا بڑھائیگا کہ سب زندے اور مردے اسکی آواز سنینگے

اور خدا آسمان کی طرف نزول کریگا - پھر منادی پکاریگا - لمن الملك اليوم - لله الواحد القهار - آج
ملک کس کا ہے یہ خدا سے یگانہ تاب کا ہے -

مسلم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا میری امت میں دجال نکلیگا
چالیس تک وہ ٹھہریگا میں نہیں جانتا چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال تک تب خدا تعالی عیسیٰ ابن مریم کو مبعوث
کریگا گویا وہ عروہ بن مسعود کی ہمشکل ہونگے - عیسیٰ اسکو تلاش کرکے ہلاک کرینگے سات سال تک لوگ
اپنے حال پر ٹھہرے رہینگے - دو شخصوں میں بھی باہم عداوت نہوگی - پھر شام کی جانب سے خدا ایک سرد ہوا بھیجیگا
اور روئے زمین پر کوئی شخص ایسا نہ رہیگا جسکے دل میں ذرہ برابر نیکی اور ایمان ہو اور خدا اسکی جان نہ قبض کرے - اگر
تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے جگر میں چلا جائیگا تو ہوا وہیں پہنچکر اسکی جان قبض کریگی - اور بدکار لوگ سبک
بہت جیسے پرندوں کی عقل رکھینگے اور درندوں کی صفت رکھینگے وہ نیکی کو کچھ نہ پہچانینگے اور کسی برائی سے نہ بچینگے - شیطان
مجسم ہوکر انسے کہیگا کیا تم زندہ رہنا نہیں چاہتے - وہ کہینگے تو ہم کو کس بات کا حکم کرتا ہے - تب شیطان
انکو بت پرستی کا حکم دیگا - وہ لوگ بت پرستی کی حالت میں بہت خوش و خرم رہینگے - اسکے بعد صور
پھونکا جاویگا - کوئی شخص اسکو نہ سنیگا مگر اپنی گردن کی ایک جانب کو جھکا کر اٹھا لیگا - سب سے اول صور کو وہ شخص
سنیگا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی مرمت کر رہا ہوگا - سنتے ہی وہ مر جائیگا - اور سب لوگ مر جاوینگے - اسکے بعد
خدا آسمان سے مینہ برساویگا جیسے کہ شبنم - اس سے تمام لوگوں کے بدن اگ آوینگے - دوبارہ پھر صور پھونکا جاویگا
فاذا هم قيام ينظرون - دفعتہ لوگ اٹھکر دیکھنے لگینگے - پھر کہا جاویگا اے لوگو اپنے رب کی طرف
آؤ - وقفوهم انهم مسئولون - انکو ٹھہراؤ بیشک انسے باز پرس کیجاویگی - پھر کہا جاویگا دوزخیوں کو
نکالو - پھر کہا جاویگا کہ کتنوں میں سے کتنے نکالے جاویں - انسے کہا جاویگا کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے
نکالو - ابن عمرؓ نے کہا فذلك يوم يجعل الولدان شيبا - یہ ایسا روز ہوگا کہ جو بچوں کو بوڑھا کر دیگا -
وذلك يوم يكشف عن ساق - اور وہ دن ایسا ہوگا کہ اسمیں خدا کا پورا ظہور ہوگا -

مسلم نے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو سب لوگ بدکار ہونگے -
اور ابو الشیخ ابن حیان نے کتاب العظمت میں عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ رسولخدا
نے فرمایا ہے کہ خدا کا ایک مرغ ہے جسکے دونوں پر زبرجد اور موتی اور یاقوت سے جڑے ہوئے ہیں - اور
اسکا ایک پر مشرق میں ہے - اور ایک مغرب میں ہے - اور اسکے پاؤں سب سے نیچی زمین میں ہیں اور سر عرش کے
نیچے ہے - جب پہلا تہائی رات کا ہوتا ہے تو وہ اپنے پر پھڑپھڑاتا ہے - اور کہتا ہے سبوح قدوس ربنا
الله لا اله غيره اسی وقت تمام مرغ اپنے پروں کو پھڑپھڑا کر خدا کی تسبیح کرتے ہیں - جب قیامت کا دن

ہوگا تو

ہوگا تو خدا تعالیٰ فرمائیگا اپنے سر بیٹ لی اور اپنی آواز روک لی - اس آسمان اور زمینوں کے رہنے والے جان لینگے کہ قیامت قریب ہوئی..

جمعہ کے روز مرنے اور صور پھونکنے کا بیان

احمد ابو داؤد - ابن خزیمہ ابن حبان نسائی - حاکم نے اوس ابن اوس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا روز افضل ہے اسمیں آدم پیدا ہوئے اسمیں انکی روح قبض کی گئی اسی روز صور پھونکا جاویگا اور اسی میں لوگ مرینگے - ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ سوائے جن اور آدمیوں کے زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں ہو کہ جمعہ کے روز صبح سے طلوع آفتاب تک قیامت کے خوف سے نہ چلاتا ہو - ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب میں ابو لبابہ بن عبد المنذر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ کوئی مقرب فرشتہ اور آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں ہے کہ جو جمعہ کے روز سے خوف نہ کرتے ہوں - سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں مجاہد سے روایت کی ہے کہ جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو سوائے آدمی اور جنوں کے تمام بر و بحر اور تمام مخلوق چیزیں جمعہ کے روز خوف زدہ رہتی ہیں۔

باب

خدا تعالیٰ کا قول ونفخ فی الصور الخ

شیخین اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں مدینہ کی بازار میں ایک یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جسنے حضرت موسیٰ کو سب آدمیوں پر برگزیدہ کیا - یہہ سنکر ایک شخص انصاری نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اسکے تمانچہ مار کر کہا کہ تو یہہ بکتا ہے حالانکہ ہمارے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں - یہہ قصہ رسول خدا سے ذکر کیا گیا - آپنے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخری فاذا ہم قیام ینظرون - صور پھونکا جاویگا اور

سب لوگ آسمانوں اور زمین کے مر جاوینگے مگر جسکو خدا چاہیگا۔ اسکے بعد دوبارہ صور پھونکا جاویگا تو دفعتہ وہ کھڑے ہوکر دیکھنے لگینگے۔ سب سے پہلے میں سر اُٹھاونگا۔ دفعتہ میں موسیٰ سے ملونگا کہ وہ عرش کے ایک پایہ کو پکڑے ہونگے میں نہیں جانتا کہ موسیٰ نے اپنے سر کو مجھسے پہلے اُٹھایا ہوگا یا وہ اُن میں سے ہونگے جنکو خدا تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا ہے ابو یعلیٰ نے اور حاکم نے اور بیہقی نے بروایت ابو ہریرہ رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے اور حاکم نے اسکی تصحیح بھی کی ہے رسولخدا نے فرمایا کہ میں نے حضرت جبرئیل ع سے آیت ونفخ فی الصور کی بابت سوال کیا کہ وہ کون ہیں جنکی موت خدا کو منظور نہوگی۔ جبرئیل نے کہا کہ یہہ لوگ شہدا ہیں جو عرش کے آس پاس اپنی تلواریں حمایل کئے ہوئے ہیں۔ ہناد ابن سری اور بیہقی اور معانی القرآن میں نحاس نے سعید ابن جبیر سے خدا کے قول الا من شاء اللہ الخ کے متعلق روایت کی ہے کہ یہہ لوگ شہدا ہیں۔ اپنی تلواریں عرش کے آس پاس حمایل کئے ہونگے

غریابی نے اپنی تفسیر میں حضرت انس رض سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے یہہ آیۃ پڑہی تو لوگوں نے کہا کہ یہہ لوگ کون ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے موت سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت اور اسرافیل اور حاملین عرش جب خدا تعالیٰ مخلوق کی روحوں کو قبض کریگا تو ملک الموت سے فرماویگا کہ کون کون باقی ہیں؟ وہ کہینگے اے میرے رب! تو پاک ہی برکت والا ہے برتر ہے اور نہایت بزرگ ہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت باقی ہیں۔ خدا فرماویگا کہ اسرافیل کی جان قبض کر۔ تو ملک الموت اسرافیل کی جان قبض کر لیگا۔ تب خدائے برتر فرماویگا اے ملک الموت کون کون باقی ہیں۔ وہ کہینگے اے میرے پروردگار! تو پاک ہے برکت والا اور برتر ہے اور بزرگ ہے جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت باقی ہیں۔ خدا کہیگا کہ میکائیل کی جان قبض کر۔ اور وہ میکائیل کی جان قبض کرینگے۔ اور میکائیل بڑے پہاڑ کی طرح گر پڑینگے۔ خدا پھر کہیگا اے ملک الموت کون باقی ہیں۔ وہ کہینگے اے پروردگار جبرئیل اور ملک الموت باقی ہیں۔ تب خدا کہیگا اے ملک الموت تو مر جا اور وہ مر جاوینگے۔ اور خدا کہیگا اے جبرئیل کون کون باقی ہیں وہ کہینگے تیری بزرگ ذات ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور جبرئیل جو مردہ اور فنا پذیر ہے خدا فرماویگا کہ جبرئیل کا مرنا ضروری ہے۔ اسی جبرئیل سجدہ کرتے ہوئے اور اپنے پر مارتے ہوئے گر جاوینگے۔ اور رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل کا جسم میکائیل کے جسم سے ایک بڑے پہاڑ کی برابر بڑا ہے۔ بیہقی نے انس رض سے مرفوعاً آیت ونفخ فی الصور کے متعلق روایت کی ہے کہ خدا نے جنکو مستثنیٰ کیا ہے اُنمیں سے تینوں جبرئیل میکائیل ملک الموت ہیں۔ خدا حالانکہ خوب جاننے والا ہے کہے دیگا اے ملک الموت! کون کون باقی رہے۔ وہ کہینگے تیری بزرگ ذات باقی ہے اور تیرا بندہ جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت۔ خدا فرماویگا کہ میکائیل کی جان وفات پاوے۔ پھر خدا جان بوجھکر فرماویگا کون کون باقی ہے وہ کہینگے تیری ذات باقی اور بزرگ ہے اور تیرا بندہ جبرئیل اور ملک الموت۔ خدا فرماویگا کہ جبرئیل وفات پاوے۔

پہر فرمائیگا دیا اانکا یہ وہ عالم ہوگا - اے ملک الموت! کون کون باقی ہے - وہ کہینگے تیری ذات باقی اور بزرگ - اور تیرا بندہ ملک الموت اور وہ بندہ مرنیوالا ہے - خدا فرماویگا کہ تو بہی مرجا - پہر آواز دیجاویگی کہ جنت مخلوق کو شروع کیا - اب میں پہر اُن کو لوٹاتا ہوں - کہاں ہیں اکڑنے والے مغرور - اسکا کوئی جواب نہ دیگا خدا کہیگا هو الله الواحد القهار یعنے خدا ہی ہے یگانہ بڑا غالب - پہر دوبارہ صور پہونکا جاویگا اور دفعۃً لوگ کہڑے ہوکر دیکہنے لگینگے -

بیہقی نے زید ابن اسلم سے روایت کی ہے کہ جنکو خدا نے مستثنے کیا ہے وہ بارہ ہیں جبرئیل میکائیل اسرافیل ملک الموت - اور آٹہہ عرش کے اُٹہانے والے - بیہقی نے مقاتل ابن سلیمان سے خدا کے قول ونفخ فی الصور کے متعلق روایت کی ہے کہ صور ایک سینگ ہے - اسرافیل اُس صور پر جو قرنا کی صورت ہے اپنا منہہ رکہے ہوئے ہیں - اور اُس سینگ کے سر کی گولائی آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے - اسرافیل اپنی نگاہ عرش کی طرف اُٹہائے ہوئے انتظار کر رہے ہیں کہ کب صور پہونکنے کا حکم پایا جاوے - وہ پہلی مرتبہ صور پہونکینگے - آواز کی سختی اور خوف کی شدت سے آسمانونکی چیزیں اور زمین کے سب حیوانات مرجاوینگے - مگر خدا جسکو زندہ رکہنا چاہیگا وہ زندہ رہیگا - خدا نے جبرئیل میکائیل اسرافیل اور ملک الموت کو مستثنے کیا ہے - اسکے بعد ملک الموت کو خدا تعالےٰ حکم کریگا کہ میکائیل کی روح کو قبض کرے - اور پہر جبرئیل کی روح کو قبض کریگا - پہر اسرافیل کی - اسکے بعد خدا ملک الموت کو حکم دیگا - اور وہ مرجاوینگے - پہر پہلی بار صور پہونکنے کے بعد چالیس برس تک لوگ برزخ میں ٹہہرے رہینگے - اسکے بعد دوسری بار صور پہونکا جاویگا - خدا اسرافیل کو زندہ کرکے اُن کو حکم دیگا کہ دوبارہ صور پہونکیں - اسکے متعلق خدا فرماتا ہے ثم نفخ فیه اخری فاذا هم قیام علی ارجاءها ینظرون الی البعث لوگ کہڑے ہوکر اپنے چاروں طرف بعث کی طرف دیکہینگے - ابو شیخ نے کتاب العظمت میں وہب سے روایت کی ہے کہ یہہ چاروں جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت کو خدا نے سب سے پہلی مخلوقات میں سے پیدا کیا ہے اور پہر سب سے اخیر میں انکوماریگا - اور پہر سب سے پہلے انکو زندہ کریگا - یہی چاروں ہر کام کی تدبیر کرنے والے اور ہر ایک کام کی تقسیم کرنیوالے ہیں

فائدہ - ان روایتوں میں ظاہرا مخالفت معلوم ہوتی ہے بعض میں یہہ ہے کہ شہدا مستثنے ہیں - اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کا گروہ مستثنے ہے - واقع میں منافات نہیں ہے جائز ہے کہ یہہ سب مستثنی ہوں - اور شہدا کا مستثنے ہونا اسلئے صحیح ہے کہ وہ سب زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں - بعض کا قول ہے کہ حور اور غلمان اور جنت اور دوزخ کے خازن اور دوزخ کے سانپ بچہو مستثنے ہیں - اور حلیمی نے شہدا کے علاوہ اورونکے استثنا کو ضعیف کہا ہے اسلئے کہ آیۃ میں استثنا صرف اُن کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کے رہنے والے ہیں اور حاملین عرش اور وہ فرشتے کہ جنکا حاملین عرش کے ساتہہ ذکر کیا گیا ہے - آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں سے نہیں ہیں - اسلئے کہ عرش اور

حاملِ عرش آسمانوں کے اوپر ہیں - اور جبرئیل اور تینوں فرشتے اُنکے ساتھ عرش کے آس پاس صف بستہ ہیں
اور جنت اور دوزخ مستقل عالم ہیں ہمیشہ رہنے کے واسطے پیدا کئے گئے وہ اُنسے جدا ہیں جو فنا ہونیکے لئے
پیدا کئے گئے ہیں اسلئے جنت اور دوزخ کے رہنے والے آیت میں داخل ہی نہیں ہیں اور نیز سب جنتیں
آسمانوں کے اوپر اور عرش کے نیچے ہیں اسلئے وہ آیت میں داخل نہیں - اور حور و غلمان اور خازنوں کا نہ مرنا
کچھ عجیب نہیں - اسلئے کہ جنت دار الخلد ہے جو اسمیں داخل ہوگا وہ گو موت کے قابل ہو لیکن کبھی وہ
نہ مریگا - اور جو اسمیں پیدا ہی ہوا ہے وہ اسکا زیادہ مستحق ہے کہ کبھی نہ مرے اور نیز موت مکلف
لوگوں کے معذب کرنے کے لئے اور اُنکو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف نقل کرنیکے لئے ہے - اور جنت والے
مکلف نہیں ہیں اسلئے وہ بھی موت سے معاف کئے گئے اور قرآن میں فرمایا ہے کل شیءٍ ھالکٌ الا وجھہ یعنی
خدا کی ذات کے سوا سب چیزیں ہلاک ہونے والی ہیں - اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ ہلاکی کے قابل ہیں - جو چیز حادث ہوگی
وہ اگرچہ ہلاک نہو لیکن ہلاکی کے قابل ہوگی - صرف قدیم ازلی کی وہ شان ہے کہ وہ ہلاک نہیں ہوتا اور اُن
چیزوں کے ہلاک نہونیکی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ عرش کے متعلق کوئی ایسی حدیث نہیں آئی ہے جس سے
اُسکا فنا ہونا معلوم ہو - اور ایسے ہی جنت کا حال ہے اور صاحب مفہم کا قول ہے کہ تحقیق یہ ہے کہ صعق سے مراد
محض موت نہیں ہے بلکہ موت سے ایک معنی عام مراد ہیں یعنی اُن لوگوں کے لئے کہ جو نہیں مرے ہیں موت ہے
اور مرے ہوؤں کے لئے غشی ہے جب دوسری بار نفخ صور ہوگا وہ مرنے والے زندہ ہو جائینگے اور غش میں آنے والے
ہوش میں آجاوینگے - انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی غشی ہوگی لیکن حضرت موسیٰ کی حالت میں تردد ہے - اگر
اُنکے اوپر غشی طاری نہیں ہوگی تو طور کی غشی اُنکے واسطے کافی سمجھی گئی اور حضرت موسیٰ کے حق میں یہ ایک بڑی فضیلت
ہے لیکن اس سے یہ ضروری نہیں ہے کہ حضرت موسیٰ ہمارے رسول صلعم افضل الصلوٰۃ والتحیات سے افضل ہوں اسلئے کہ
ایک خاص چیز کسی امر کلی کی موجب نہیں ہوا کرتی - انتہے - بیہقی کا قول ہے کہ خدا انبیاء کی روح قبض کرنیکے
بعد اُن کی روحوں کو اُنکے بدنوں میں واپس کر دیتا ہے - اور وہ شہیدوں کی طرح اپنے پروردگار کے پاس
زندہ رہتے ہیں - جب پہلی بار صور پھونکا جاویگا تو اوروں کی طرح انبیاء پر بھی موت طاری ہوگی - لیکن اس موت
میں موت کی تمام اوصاف نہونگے - صرف اتنا ہوگا کہ شعور نہ رہیگا - اگر موسیٰ اُن لوگوں میں سے ہیں جو مستثنےٰ
ہیں - تو اس حالت میں اُنکا شعور نہیں جاویگا - اور طور کے روز کی مدہوشی اُنکے لئے کافی ہو جاویگی - میں کہتا ہوں
کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر صعق سے موت مراد ہو تو آیۂ مذکور میں مستثنےٰ سے مذکور فرشتے مراد ہیں -
اور اگر صعق سے غشی مراد ہو تو مستثنےٰ سے حضرت موسیٰ مراد ہونگے - اسواسطے کہ صعق میں جب دونوں احتمال ہیں
تو دونوں مراد ہو سکتے ہیں - اور دونوں صورتوں میں استثنا صحیح ہو سکتا ہے - اور جب استثناء کو غشی ہوگی تو شہداء کو

اس سے مستثنیٰ نہیں کر سکتے - **فائدہ** نسفی نے بحر الکلام میں لکہا ہے کہ اہل سنت والجماعۃ کا قول ہے سات چیزیں فنا نہونگی عرش کرسی - لوح محفوظ قلم جنت - دوزخ - اور اُن دونوں کے باشندے یعنے عذاب کے فرشتے اور حور اور روحیں ✤

باب

صُور اور جو فرشتہ اُسکے لئے مقرر ہے ترمذی نے اُسکو حسن لکہا ہے اور نسائی ابن ماجہ [illegible] اُسکو صحیح لکہا ہے - اور بیہقی نے کتاب البعث میں اور ابن مبارک نے کتاب الترغیب میں [illegible] کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول خدا صلعم سے صور کا حال پوچہا آپنے فرمایا کہ صور [illegible] پہونکا جاویگا - احمد اور طبرانی نے معتبر سند کے ساتہہ زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ [illegible] میں ایسی حالت میں کیسے آرام لے سکتا ہوں کہ سینگ والا اُسکو اپنے مونہہ میں لئے ہوئے ہے - [illegible] اور کان جہکا لئے ہیں کہ کب حکم دیا جاوے - رسول صلعم کے اصحاب نے جب آپکا یہہ ارشاد سنا تو سب کو [illegible] ہوئی کہ رسول صلعم نے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا کہو - ترمذی اور حاکم [illegible] نے ابو سعید سے اسی قسم کی حدیث روایت کی ہے - اور ابو نعیم نے جابر کی حدیث سے اسی قسم کی حدیث [illegible] کی ہے - اور حاکم نے تصحیح کر کے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ صور لینے والے کی آنکہہ جب سے وہ اس کام پر مقرر کیا گیا ہے مستعدی کے ساتہہ عرش کی طرف ٹکٹکی باندہے ہوئے ہے کہ کہیں آنکہہ جہپکنے سے پہلے صور پہونکنے کا حکم نہ دیدیا جاوے - اُسکی دونوں آنکہیں ایسی ہیں جیسے روشن ستارے - سعید ابن منصور اور بیہقی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل داہنی طرف میں اور میکائیل بائیں طرف - اور صور لئے ہوئے اسرافیل ہیں - قرطبی کا قول ہے کہ ہمارے علماء نے کہا کہ تمام گروہ متفق ہیں کہ صور کو اسرافیل پہونکینگے بزار اور حاکم نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ کوئی صبح نہیں ہوتی کہ دو فرشتے جو صور پر مقرر ہیں اسکا انتظار نکرتے ہوں کہ اُن کو کب حکم ملے اور صور پہونکیں ابن ماجہ اور بزار نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ صور والوں کے ہاتہہ میں دو سینگ ہیں وہ برابر دیکہہ رہے ہیں کہ کب اُن کو حکم ملے - احمد نے ایسی سند سے کہ جسکے سب راوی ثقہ ہیں بروایت ابو مراۃ کے رسول خدا صلعم سے اور بروایت عبد اللہ ابن عمر رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ صور پہونکنے والے دوسرے آسمان میں ہیں - اُنمیں سے ایک کا سر مشرق میں ہے اور پیر مغرب میں ہیں یا یہ فرمایا کہ اُنمیں سے ایک کا سر مغرب میں ہے اور پیر مشرق میں ہیں - اور وہ دونوں انتظار کر رہے ہیں کہ

انکو صور پھونکنے کا اب حکم دیا جاوے کہ وہ صور پھونکیں میں کہتا ہوں حاکم نے ابن عمر کی حدیث سے بلا شک و شبہہ روایت
کی ہے - قرطبی کا قول ہے کہ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسرافیل کے ساتھ دوسرا فرشتہ بھی ہوگا جو صور
پھونکیگا میں کہتا ہوں ابن ماجہ کی حدیث میں جو ابو سعید سے مروی ہے اسکی تصریح کیگئی ہے - طبرانی نے اوسط میں
عبد اللہ بن حارث سے حسن اسناد سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں میں عایشہؓ کے پاس تھا اور حضرت عایشہ کے پاس
کعب احبار بھی تھے - کعب نے اسرافیل کا ذکر کیا تو حضرت عایشہ نے کہا مجھکو اسرافیل کے حال سے خبر دو - کعب نے کہا
آپ کو معلوم ہے - حضرت عایشہ نے کہا ہاں مجھکو معلوم ہے لیکن تم بھی بیان کرو - کعب نے کہا اسرافیل کے چار بازو ہیں
دو بازو ہوا میں ہیں اور ایک کو اپنے بدن پر وہ لپیٹے ہوئے ہیں - اور ایک بازو انکے شانہ پر ہے - اور
عرش ان کے شانہ پر ہے - اور قلم انکے کان پر ہے - جب وحی نازل ہوتی ہے تو وہ قلم سے اسکو
لکھتے ہیں - اور فرشتے اسکو پڑھتے ہیں - اور صور کا فرشتہ ایک گھٹنے کے بل اپنا پاؤں ٹیکے ہوئے ہے اور دوسرا قدم
اٹھنے کو اٹھا لیا ہے - صور منہہ میں لئے ہوئے ہے اسکی پشت جھکی ہوئی ہے اسکو حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ
اسرافیل کو دیکھے کہ انھوں نے اپنے پر سمیٹ لئے ہیں تو صور پھونکے - حضرت عایشہ نے کہا میں نے رسول خدا سے
ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے - ابن حجر کا قول ہے - اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صور پھونکنے والا فرشتہ
علاوہ اسرافیل کے کوئی دوسرا ہے - اسلئے حدیث کو اسپر حمل کرنا چاہیئے کہ اول بار یہی صور پھونکیگا - جب
دیکھیگا کہ اسرافیل نے اپنے پر سمیٹ لئے ہیں - اسکے بعد دوسری مرتبہ اسرافیل صور پھونکینگے جس کو نفخہ بعث
کہتے ہیں - ابو الشیخ ابن حبان نے کتاب العظمت میں ابو بکر ہذلی سے روایت کی ہے کہ صور کا فرشتہ جسکو صور
پھونکنے کا حکم دیا گیا ہے اسکا ایک قدم ساتویں زمین میں ہے - اور وہ گھٹنے کے بل ٹھہرا ہوا ہے -
اسرافیل کی طرف اپنی آنکھ اٹھائے ہوئے ہے - جب سے خدا نے اسکو پیدا کیا ہے اسکی آنکھ نہیں جھپکی -
وہ برابر دیکھ رہا ہے کہ کب اسکو اشارہ کیا جاوے اور وہ صور پھونکے - مسدد نے اپنی مسند میں صحیح اسناد
کے ساتھ عبد اللہ ابن عمرو سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ صور کی صورت سینگ کیسی ہے وہی پھونکا جائیگا - ابو الشیخ نے کتاب العظمت
میں وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ خدا نے صور روشن موتی سے پیدا کیا جسمیں صفائی شیشہ کی سی ہوگی - صور پیدا کرکے خدا نے عرش سے کہا صور کو
لے لے تب صور اسمیں معلق ہوگیا - اسکے بعد کہا موجود ہوجا تو اسرافیل پیدا ہوگئے اور انکو حکم دیا کہ صور کو لے - اسرافیل نے اسکو لیلیا - جتنی روحیں پیدا
کی گئی ہیں ان کے شمار کے موافق اسمیں سوراخ ہیں - دو روحیں ایک سوراخ سے نہیں نکل سکتیں اور صور کے
وسط میں ایک دائرہ ہے آسمان زمین کی گولائی کے برابر - اسرافیل اپنا منہہ اسی دائرہ پر رکھے ہوئے ہیں پھر
خدا نے ان سے کہا میں نے تجھکو صور پر مقرر کیا نفخہ اور صیحہ تیرے متعلق ہے - تب اسرافیل عرش کے سامنے آئے
اور اپنا بایاں پاؤں عرش کے نیچے داخل کیا اور جب سے وہ پیدا ہوئے ہیں اب تک انکی آنکھ نہیں جھپکی اس انتظار میں کہ دیکھیں انکو کب حکم ملتا ہے؟

باب

دونوں نفخوں کے درمیان کیا ہوگا؟

[illegible] ما بین النفختین ... اختلفنا ما بین ... [illegible]

[illegible] روایت کی ہے کہ ابن ذکات سے دونوں نفخوں کے درمیان مراد ہے [illegible]

روایت کی ہے ... کہتے ہیں رسول خدا نے فرمایا دونوں نفخوں کے درمیان چالیس ہیں۔ لوگوں نے [illegible]

[illegible] کیا چالیس دن ؟ ابوہریرہ نے کہا ابیتُ۔ لوگوں نے کہا چالیس ماہ۔ انہوں نے کہا ابیتُ۔ لوگوں

نے کہا چالیس سال۔ انہوں نے کہا ابیتُ۔ اسکے بعد خدا تعالے آسمان سے پانی نازل کریگا۔ اس سے لوگ

ایسے اُگ آئینگے جیسے ترکاری اُگتی ہے۔ اور آدمی کے تمام اعضا بوسیدہ ہوجاتے ہیں سوا ایک ہڈی کے

اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ قیامت کے روز اس سے لوگ بنائے جاینگے۔ احمد نے باسناد حسن [illegible]

ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ خاک آدمی کی ریڑھ کی ہڈی کے سوا آدمی کے

تمام بدن کو کہا جاتی ہے۔ وہ مثل رائی کے دانہ کے ہوگی۔ اسی سے تم اُگوگے۔ ابن مبارک نے سلیمان سے

روایت کی ہے کہ بعث سے پیشتر چالیس روز تک لوگوں پر گاڑھا مینہ برسیگا۔ ابن ابوداؤد نے بعث میں

بروایت ابوہریرہ رسول خدا سے روایت کی ہے کہ صور پھونکا جائیگا اور صور ایسا ہے جیسے سینگ۔ اُس

آسمان اور زمین کے رہنے والے مرجاینگے۔ دونوں نفخوں میں چالیس سال کی مدت ہوگی۔ ان چالیس سال میں برابر

مینہہ برسیگا۔ اور زمین سے تم ایسے اُگوگے جیسے ترکاری اُگتی ہے۔ اور انسان کی ایک ایسی ہڈی ہے

جسکو زمین نہیں کہاتی۔ اور وہ اُسکے ریڑھ کی ہڈی ہے قیامت کے روز اُسی سے آدمی کا بدن بنایا جائیگا۔

ابو عاصم نے کتاب السنتہ میں ابوہریرہ کی روایت سے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آدمی کے تمام بدن کو

سوائے ریڑہ کی ہڈی کے زمین کہاجاتی ہے اُسی سے لوگ اُگینگے اور خدا آبحیات بہیجیگا جیسے سبزہ

اُگتا ہے ایسے ہی لوگ اُگینگے جب بدن باہر آوینگے تو خدا روحوں کو بہیجیگا۔ ایک روح اپنے روح والے

بدن کی طرف نگاہ سے زیادہ جہپٹیگی۔ اسکے بعد صور پہونکا جاویگا۔ فاذا ھم قیام ینظرون

ابن ابوحاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ دونوں نفخوں کے درمیان میں عرش کے نیچے سے

پانی کی ایک ندی بہیگی۔ اور دونوں نفخوں میں فاصلہ چالیس سال کا ہوگا۔ اُس سے بوسیدہ مخلوق آدمی پرند

چارپائے سب اُگینگے۔ اسکے بعد روحیں چہوڑی جائینگی۔ اور بدنوں سے مل جائینگی۔ خدا کے قول

و انا الی فوز مر [illegible] کے یہی معنے ہیں۔ ابن جریر نے سعد بن ابن زبیر سے روایت کی ہے کہ عرش کے نیچے سے ایک نالہ بہیگا۔ اس سے روئے زمین کی سب چلنے پہرنے والی چیزیں اُگینگی۔ اسکے بعد روحیں پرواز کرینگی تو اُنکو حکم ملیگا کہ بدنوں کے اندر آجاویں۔ خدا کے قول یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ سے یہی مراد ہے۔ احمد۔ ابو یعلی۔ بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ ایسی حالت میں اُٹھینگے کہ اُن پر آسمان آہستہ آہستہ برستا ہوگا **تنبیہ** قرطبی کا قول ہے کہ حضرت ابوہریرہ کے قول ابیت کے دو معنے ہیں ایک یہہ کہ میں اُسکے بیان سے منع کیا گیا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوہریرہ کو اسکا علم تہا جو رسول خدا صلعم سے سنا تہا۔ دوسرے معنے یہہ ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم سے سوال کرنیکا انکار کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوہریرہ کو اسکا علم نہ تہا۔ قرطبی نے کہا ہے کہ پہلے معنی ظاہر ہیں۔ اور ابوہریرہ نے اسکو غیر ضروری سمجھکر بیان نہیں کیا۔ اور دوسرے طریقے سے حدیث میں آیا ہے کہ دونوں نفخوں میں فاصلہ ۴۰ سال کا ہوگا۔ انتہے۔ ابن حجر کا قول ہے کہ کئی طریقوں سے حدیث میں آیا ہے کہ ابوہریرہ نے صاف بیان کر دیا کہ اُن کو معین تعداد کا علم نہ تہا۔ ابن مردویہ نے کامل اسناد کے ساتہہ روایت کی ہے کہ جب لوگوں نے ابوہریرہ سے کہا چالیس کے عدد سے کیا مراد ہے؟ تو اُنہوں نے کہا کہ میں نے ایسے ہی سنا ہے۔ اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ لوگ سمجہتے تہے کہ اس عدد سے چالیس سال مراد ہیں۔ حلیمی کا قول ہے کہ سب روایتیں متفق ہیں کہ دونوں نفخوں میں فاصلہ چالیس سال کا ہوگا۔ ابن مبارک نے مرسل حسن کے طور پر [illegible] کی ہے کہ دونوں نفخوں میں ۴۰ سال کا فاصلہ ہوگا۔ پہلے نفخہ سے خدا ہر ایک زندہ چیز کو مُردہ کردیگا۔ اور دوسرے سے ہر ایک مُردہ چیز کو زندہ کردیگا **تنبیہ** صُور کی حدیث میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ خدا کا قول لمن الملک الیوم دونوں نفخوں کے بیچ میں واقع ہوگا اور کوئی اسکا جواب نہ دیگا۔ نحاس نے معنے قرآن میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ قول دو مرتبہ واقع ہوگا۔ اور بعض کا قول ہے کہ خدا اُسکو جنت میں کہیگا۔ اور جنت کے لوگ جواب دینگے للہ الواحد القہار۔

نفخہ بعث کا بیان

تمام مخلوق۔ چوپائے۔ وحوش۔ پرندہ اور چیونٹیوں کا زندہ ہونا خدا کا قول ہے نفخ فیہ اخریٰ فاذا ہم قیام ینظرون یعنے پہر دوبارہ صور پہونکا جاویگا۔ دفعتہ لوگ کہڑے ہوکر انتظار کرنے لگیں گے اور

خدا کا قول ہے یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا جس روز صور پھونکا جاویگا تم گروہ گروہ آؤ گے
اور خدا نے فرمایا ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون - تب صور پھونکا جاویگا پس وہ لوگ اپنی
قبروں سے اپنے رب کیطرف جلدی دوڑینگے - اور خدا کا قول ہے یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ
اور خدا کا قول ہے ما من دابۃ فی الارض ولا طایر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم - جو چیز زمین پر چلتی پھرتی ہے
یا کوئی پرند اپنے پروں سے اڑتا ہے وہ تمہاری طرح گروہ گروہ ہیں - بیہقی نے شعب الایمان میں کئی ذریعہ سے
عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ترجف الراجفۃ سے پہلی بار پھونکنا مراد ہے اور تتبعھا الرادفۃ
سے دوسری بار پھونکنا مراد ہے طبرانی نے حسن اسناد کی ساتھہ مقدام بن معدیکرب سے روایت کی ہے کہ [illegible]
کہ ساقط الحمل بچے سے لیکر بوڑھے فانی تک قیامت کے روز اٹھینگے - حلیمی و قرطبی کا قول ہے کہ ساقط الحمل [illegible]
وہ بچہ مراد ہے کہ جن کی پیدایش پوری ہوگئی اور ان میں جان پڑ گئی تھی وہ مراد نہیں ہیں کہ جنمیں جان نہیں [illegible]
ابن ابو حاتم نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خدا کے قول واذ الوحوش حشرت کی تفسیر [illegible]
نے کہا ہے کہ قیامت کو ہر چیز اٹھیگی یہانتک کہ مکھی بھی اٹھیگی - ابو نعیم نے حلیہ میں عکرمہ سے روایت کی ہے
کہ جو لوگ دریا میں غرق ہو جاتے ہیں اور اُن کے گوشت کو مچھلیاں تقسیم کر لیتی ہیں - اور سوا ہڈیوں کے
اونکی کوئی چیز نہیں رہتی اور موجیں اُن ہڈیوں کو خشکی کیطرف پھینکدیتی ہیں - اور مدت تک یہہ ہڈیاں [illegible]
بوسیدہ ہو جاتی ہیں تو اُن پر اونٹوں کا گذر ہوتا ہے اور اونٹ اُن کو کہا لیتے ہیں اور کہا کر سفر کرتے ہیں - اور
ہڈیاں مینگنیاں بنجاتی ہیں - اسکے بعد لوگ آکر اُن موقعوں پر اُترتے ہیں اور مینگنیوں کو اُٹھا کر جلاتے ہیں
اور وہ آگ بجھہ جاتی ہے - اور ہوا اُس راکھہ کو اُڑا کر جگہہ جگہہ پھینکدیتی ہے جب صور پھونکا جاویگا تو جیسے
قبروں سے لوگ نکلینگے ویسے ہی یہہ بھی نکلینگے - ابو الشیخ نے کتاب العظمت میں [illegible] روایت کی ہے
کہ بحر مسجور کی ابتدا خدا کے علم میں ہے اُسکا اخیر خدا کے ارادہ میں ہے - اسمیں [illegible] پانی بہتا تہا [illegible]
موج پر موج گذرتی جاویگی - اور ایک موج دوسری موج کو نہ پکڑ سکیگی اسمیں سے چالیس سال تک متواتر
پانی برساویگا یہہ بارش نفخ راجفہ اور نفخ رادفہ کے بیچمیں ہوگی اور لوگ ایسے اُگینگے جیسے سیلاب کی زمین میں
دانہ اُگتا ہے - جنت میں سے مسلمانوں کی روحیں اور دوزخ میں سے کافروں کی روحیں جمع کی جاوینگی اور
سب صور میں کر دیجاوینگی - پھر خدا اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم دیگا اور ہر ایک روح اپنے اپنے بدن میں چلی جاویگی
پھر خدا جبریل کو حکم دیگا کہ زمین کے نیچے اپنا ہاتھہ ڈالیں اور زمین کو حرکت دیں یہانتک کہ وہ پھٹ جاوے
اور لوگوں کو زمین پر پھیلا دیویں فاذا ھم قیام ینظرون - ابن عساکر نے یزید بن جابر شافعی سے خدا کے قول
واستمع یوم ینادی المناد من مکان قریب کے متعلق روایت کی ہے کہ اسرافیل بیت المقدس کے صخرہ پر

اکہٹے ہوکر بیٹہینگے اے بوسیدہ ہڈیو! اور پراگندہ کہالو! اور جداشدہ بالو! خداتعالےٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ حساب کی فیصلہ کیلئے جمع ہو -

فائدہ - اہل سنت کا اتفاق ہے کہ دنیا میں جیسے بدنوں کی ذاتیں اور رنگ اور اوصاف تہے اُسی طرح وہ آخرت میں لوٹ جائینگے - اور صور کی حدیث میں جو پہلے مذکور ہوئی ہے علی بن معبد کی اسناد میں یہہ ہے کہ تم سب جوانی کی حالت میں زمین سے باہر نکلے جاؤگے اور تم سب کی عمر تینتیس تینتیس برس کی ہوگی - اور سب کی زبان سریانی ہوگی اپنے پروردگار کیطرف لوگ جلد جلد بڑہینگے

تنبیہ - نفخات کی تعداد میں اختلاف ہے - بعض کے نزدیک تین ہونگے ایک نفخۃ الفزع - دوسری نفخۃ الصعق تیسری نفخۃ البعث اسلیئے کہ خدا فرماتا ہے ویوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ وکل اتوہ داخرین و نفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ، ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون جس روز صور پہونکا جاویگا تو سوا اُن کے جنکو خدا چاہیگا سب آسمانوں والے اور زمین والے گہبرا جائینگے اور سب ذلت کے ساتہ خدا کے پاس آئینگے - اور صور پہونکا جاویگا تو سوا اُن کے جنکو خدا چاہیگا تمام آسمانوں والے اور زمین والے مرجائینگے - پہر دوبارہ صور پہونکا جاویگا تو ناگاہ سب کہڑے ہوئے دیکہتے ہونگے - اس تعداد کو ابن عربی نے اختیار کیا ہے اور صور کی طویل حدیث میں اسکی تصریح پہلے ہوچکی ہے - اور بعض کا قول ہے کہ صور دوبار پہونکا جاویگا فزع اور صعق کے لیئے ایک ہی بار پہونکا جاویگا اسلیئے کہ گہبرانا اور مرجانا لازم وملزوم ہیں یعنے جب لوگ بہت گہبرا جائینگے تو اسی سے اُن کی جان نکلجائیگی قرطبی نے ان دوہی نفخوں کو صحیح قرار دیا ہے اور یہہ دلیل بیان کی ہے کہ خداتعالےٰ نے جیسے مرجانیکے نفخہ میں استثنا فرمایا ہے اسیطرح فزع کے نفخہ میں استثنا فرمایا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہی ہیں - اور حلیمی کا قول ہے کہ نفخۃ البعث جب واقع ہوگا کہ خداتعالےٰ لوگوں کے پراگندہ بدنوں کو درندوں اور پانی کے جانوروں کے شکموں سے اور زمین کے شکم سے جمع کریگا اور جو آگ میں جلکر اور پانی میں ڈوب کر مرگئے تہے وہ بہی جمع ہونگے ایسے ہی جنکو آفتاب نے بوسیدہ کردیا تہا اور ہواؤں نے اڑادیا تہا وہ بہی سب جمع کیئے جائینگے - پس جب خداتعالےٰ تمام ابدان کو تیار فرمائیگا اور جیسے کہ وہ مع ذرات اور عوارض کے تہے ایسے ہی مکمل کردیگا - اور سوائے روحوں کے کچہ باقی نہ رہیگا - تو صور میں سب روحیں جمع کی جائینگی - اور خداتعالےٰ حضرت اسرافیل کو حکم فرمائیگا وہ پہونک کر صور کی سوراخوں میں سے روحوں کو چہوڑدینگے اور خدا کے حکم سے سب روحیں اپنے اپنے بدن کی طرف لوٹ آئیں گی

فائدہ اور ابن حزم نے عجیب بات بیان کی ہے اور ذکر کیا ہے کہ صور چار مرتبہ پہونکا جاویگا قرطبی نے کہا ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ لوگ جب مُردہ ہونگے تو وہ اُس چیخنے کی آواز کو کسطرح سُنینگے - جو

نکلنے کے لئے ہوگی تو اسکا جواب یہہ دیا گیا ہے کہ نفخہ زیادہ دیر تک ہوگا اسکی ابتدا میں زندہ کرنیکے لیے ہوگی ۔ پہر جب
اُس سے زندہ ہو جائینگے تو اسکے بعد ہی نفخہ اُن کی حرکت دینے اور نکلنے کے لیے ہوگی ۔ پہر اُسکی ابتدا
آواز کو نہ سنینگے جو زندہ کرنیکے لیے ہوگی اور بعد کی آواز کو سنینگے جو نکالنے کے لیے ہوگی ۔ اور یہہ بہی ہو سکتا ہے
اول وہلہ میں صور کے اندر جیسے اُسکی آواز کو سنیں ؛

محشر کا موقع کہاں ہوگا ؟

حاکم اور بیہقی نے معاویہ بن حیدہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تم یہاں سے اُٹہائے جاؤگے
اور آپنے اپنے دست مبارک سے ملک شام کیطرف اشارہ فرمایا ۔ بزار اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
جو شخص اسمیں شک کرے کہ حشر شام میں ہوگا اُسکو چاہیے کہ یہہ آیت پڑہے ہو الذی اخرج الذین کفروا
من اہل الکتاب من دیارہم لاول الحشر ۔ خدا ایسا ہے جسنے اہل کتاب کافروں کو اُن کے
گہروں سے شروع حشر میں نکالا ۔ بزار اور طبرانی نے اسناد حسن سے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ
رسول خدا صلعم یہہ فرمایا کرتے تہے کہ تم بیت المقدس کیطرف اُٹہائے جاؤگے پہر قیامت کے روز کہینچے جاؤگے ۔
ابو نعیم نے کتاب الحلیہ میں وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ وہب بن منبہ نے کہا ہے ۔ خدا تعالیٰ بیت المقدس
کے صخرہ سے کہیگا میں اپنے عرش کو تجہپر رکہونگا اور تیری طرف اپنی مخلوق کا حشر کرونگا اور اُس روز داؤد تیرے اوپر
سوار ہوکر آوینگے ۔ بیہقی نے وہب سے خدا کے قول فاذاہم بالساہرۃ کے متعلق روایت کی ہے کہ ساہرہ سے
بیت المقدس سے مراد ہے ؛

باب

خدا تعالیٰ کے قول اذا الشمس کورت اور واذا السماء انفطرت اور واذا السماء انشقت اور واذا انشقت السماء فکانت وردۃ کالدہان اور یوم تکون السماء کالمہل کے بیان میں ؛

احمد اور ترمذی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے ۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے کہ
رسول خدا صلعم فرماتے تہے جس شخصکو یہہ بات پسند ہو کہ وہ قیامت کو اپنی آنکہ کے سامنے دیکہے ۔ تو

آسمان ایسا ہے کہ اذا الشمس کورت و اذا السماء انفطرت اور واذا السماء انشقت کو پڑہے - ترمذی نے
اور بیہقی نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے کہ ابو بکر
صدیق نے کہا یا رسول اللہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ بوڑہے ہوگئے - پیغمبر صلعم نے فرمایا سورہ ہود اور
واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے مجھکو بوڑہا کردیا - ابن جریر
اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے بواسطہ علی بن ابی طلحہ کے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اذا الشمس
کورت میں کورت کے یہہ معنے ہیں کہ آفتاب تاریک ہو جائیگا اور اذا النجوم انکدرت کے یہہ معنے ہیں
کہ تارے متغیر ہو جاوینگے - بیہقی نے عکرمہ کے واسطہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
اذا البحار فجرت کے معنے یہہ ہیں کہ ایک دریا دوسرے پر بہا دیا جاویگا - بیہقی نے بواسطہ عکرمہ کے
ابن عباس سے روایت کی ہے - اذا البحار سجرت کے یہہ معنے ہیں کہ دریا خشک ہو جاوینگے یہانتک کہ
وہ آگ ہو جاوینگے - ابن حاتم نے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے خدا کے قول اذا الشمس کورت
کے متعلق فرمایا کہ آسمان جہنم میں لپیٹے جاوینگے اور اذا النجوم انکدرت کے متعلق فرمایا کہ جہنم میں ستارے
متغیر ہو جاوینگے - اور سوائے حضرت عیسیٰ اور انکی ماں کے جتنے معبود سوائے خدا کے ہونگے سب جہنم میں ہونگے
اور ابن ابی حاتم نے اور ابن ابی الدنیا نے کتاب الاہوال میں اور ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ میں عبد اللہ
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خدا تعالے آفتاب اور چاند اور ستاروں کو قیامت کے روز دریا میں لپیٹ دیگا
اور خدا ایک پچھوا ہوا ڈہولنے مغرب سے بہیجیگا - وہ دریا میں پہونک ماریگی یہانتک کہ دریا آگ ہو جاوینگے - بعض علماء کا
قول ہے کہ جب آفتاب سمندر میں ڈالا جاویگا تب اسکا بعض حصہ گرم ہو کر آگ ہو جاویگا - بخاری نے بروایت
ابوہریرہ پیغمبر صلعم سے روایت کی ہے کہ آفتاب اور چاند قیامت کے روز لپیٹے جاوینگے - اسی حدیث کو
بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے - اور اخیر میں لفظ "فی النار" زیادہ کردیا ہے - ابن جریر اور ابن ابی حاتم
اور ابن ابو الدنیا نے کتاب الاہوال میں ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ روز قیامت سے پہلے چہہ نشانیاں
ہونگی - لوگ بازاروں میں پہرتے ہونگے - اور آفتاب کی روشنی جاتی رہیگی - اسی حالت میں زمین پر پہاڑ گر پڑینگے
اور اس سبب سے زمین جنبش کریگی - اور کانپ جاویگی اور گڈمڈ ہو جاویگی اور جن گہبرا کر آدمیونکی طرف اور آدمی
جنوں کی طرف آوینگے - اور تمام چوپائے پرند وحوش گڈمڈ ہو جاوینگے اذا الوحوش حشرت اسکے یہی معنے ہیں کہ
وحوش گڈمڈ ہو جاوینگے - واذا العشار عطلت کے معنے یہہ ہیں کہ اونٹنیوں کے مالک ان کو چہوڑ دینگے
واذا البحار سجرت کے معنے یہہ ہیں کہ جن آدمیوں سے کہینگے کہ ہم تمہارے پاس خبر لاتے ہیں وہ سمندر کیطرف
چلینگے اور دفعتاً وہاں بہڑکتی ہوئی آگ ہوگی - اسی اثنا میں زمین ساتویں زمین تک برابر پہٹتی چلی جاویگی اور

آسمان ... آسمان کیسا پھٹتا ہے ... دنیا میں ایک ہوا چلیگی اور سبکو مردہ کر دیگی۔ سعید ابن منصور اور فریابی

اور ابن جریر اور طبرانی اور حاکم ... ابن مسعود سے خدا کے قول لترکبن طبقا عن طبق کے متعلق یہ

روایت کی ہے کہ پہلے آسمان میں شگاف ہوگا پھر پھٹ جاویگا اسکے بعد سرخ ہو جاویگا۔ بیہقی نے ابن مسعود سے روایت

کی ہے کہ آسمان کئی رنگ بدلیگا ... پگھلے ہوئے تانبے کیطرح ہو جاویگا۔ اور سرخ ہو جاویگا جیسے سرخ گھوڑا۔ اور

پگھل جاویگا ... پھٹ جاویگا ... اسکے بعد دوسرے حال سے بدلجاویگا۔ محمد بن کعب قرظی سے بیہقی نے

روایت کی ہے کہ قیامت کے روز ... پہاڑ اٹھائے جاوینگے۔ آسمان لپیٹا جاویگا۔ تارے جھڑ جاوینگے

اور آفتاب اور ماہتاب بے نور ہو جاوینگے۔ اور پکارنیوالا پکاریگا اور لوگ اسوقت آواز کے پیچھے پیچھے ہونگے۔ خدا کے قول

یومئذ یتبعون الداعی لا عوج له کے یہی معنے ہیں ؎

باب

خدا کا قول یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا للہ الواحد القہار۔ جس روز

زمین دوسری زمین سے بدل دی جاویگی اور آسمان اور لوگ خدائے یگانہ غالب کے سامنے ظاہر ہونگے۔ اور خدا کا

قول ہے والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ۔ اور تمام زمین قیامت

کے روز خدا کی مٹھی میں ہوگی۔ اور آسمان اسکے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہونگے اور خدا کا قول ہے یوم نطوی السماء

کطی السجل للکتب۔ جس روز ہم آسمان کو لپیٹینگے جیسے کہ مہر شدہ چک خطوں کو لپیٹتی ہے اور خدا کا قول ہے

واذا الارض مدت اور جب زمین پھیلائی جاویگی اور خدا کا قول واذا نفخ فی الصور نفخۃ واحدۃ اور جب ایکبار

صور پھونکا جاویگا اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جاوینگے اور ایکدفعہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے اور خدا کا قول ہے

واذا دکت الارض دکا دکا اور جب زمین ٹکڑے ٹکڑے کیجاویگی۔ عبد الرزاق اور عبد ابن حمید اور

ابن جریر اور ابن ابو حاتم نے اپنی تفسیروں میں اور بیہقی نے بسند صحیح ابن مسعود سے خدا کے قول یوم تبدل

الارض غیر الارض والسموات کے متعلق روایت کی ہے کہ زمین ایسی زمین سے بدلجاویگی کہ گویا وہ چاندی

ہوگی جسپر کوئی حرام خون نہ بہا ہوگا اور اسپر کوئی خطا کا کام نہ کیا گیا ہوگا۔ اور اسکو بیہقی نے دوسرے طریقے سے

ابن مسعود سے مرفوعا بھی نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ زیادہ صحیح یہی ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور

ابن جریر اور حاکم نے دوسرے طریقے سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ یہ زمین دوسری سفید زمین سے بدلجاویگی

گویا وہ کرا خالص چاندی ہوگی۔ احمد اور ابن جریر اور ابن ابو حاتم نے ابو ایوب سے روایت کی ہے کہ رسولصلعم کے پاس

ایک یہودی عالم آیا۔ اُسنے کہا کہ جب خدا کہتا ہے جسدن زمین دوسری زمین سے بدلدیجایگی۔ تم کیا
جانتے ہو کہ اسوقت لوگ کہاں ہونگے۔ آپنے فرمایا خدا کے مہمان ہونگے۔ جو چیزیں خدا کے پاس ہیں اُن کی
سبب مخلوق کو کوئی عاجزی نہو گی۔ ابن جریر نے اس آیت کے متعلق انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ
خدا اس زمین کو قیامت کے روز ایک چاندی کی زمین سے بدل دیگا جسپر کوئی کام خطا کا نہوا ہوگا۔ اور ابن جریر نے
ابن جریر کے واسطہ سے بروایت زید ابن ثابت اس آیت کے متعلق رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ یہہ زمین اس روز
چاندی کی مانند سفید ہوگی۔ ابن جریر اور ابن ابو الدنیا نے جنت کی صفت میں اس آیت کے متعلق علی ابن ابیطالب
سے روایت کی ہے کہ زمین چاندی کی ہوگی اور آسمان سونیکا۔ اور ابن جریر نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ
زمین گویا چاندی کی ہوگی اور ایسے ہی آسمان بھی عبد ابن حمید نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ہم کو خبر پہنچی
کہ یہہ زمین لپیٹی جاویگی اور اسکے پہلو میں دوسری زمین ہوگی۔ لوگ اس پہلی زمین سے اُس دوسری کی طرف
اُٹھائے جاوینگے۔ شیخین نے سہل ابن سعد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مینے آنحضرت صلعم سے سنا
آپ فرماتے تھے کہ لوگ قیامت کے روز ایک زمین پر اُٹھائے جاوینگے وہ سفید گرد آلود ہوگی۔ جیسے چھنے ہوئے
آٹے کا گردا۔ اور اُسمیں کسیکے لیے کوئی نشان نہوگا۔ بیہقی نے فاذاھم بالساھرۃ کے متعلق مجاہد سے
روایت کی ہے کہ ساہرہ سے مراد ہموار جگہہ ہے۔ بیہقی نے سدی صغیر کے ذریعہ سے کلبی سے اور
کلبی نے ابو صالح سے اور ابو صالح نے ابن عباس سے آیت یوم تبدل کے متعلق روایت کی ہے کہ زمین
بڑہائی جاویگی اور گھٹے گی۔ اور اُسکے ریگستان اور پہاڑ اور نالے اور درخت اور جو چیزیں اُسمیں ہیں محو ہو جاوینگی
اور عکاظ کی سرخ ادہوڑی کی طرح پہیلائی جاویگی۔ چاندی کی مانند سفید ہوگی اُسپر کوئی خونریزی نہوگی۔ اور کوئی
خطا کا کام اُسپر نکیا گیا ہوگا۔ اور آسمانونکے آفتاب چاند اور ستارے محو ہو جاوینگے۔ حاکم نے ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا زمین سرخ ادہوڑی کی طرح پہیلائی جاویگی اور لوگ اُٹھائے جاوینگے
حاکم نے بسند قوی بروایت جابر رسولخدا سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز سرخ ادہوڑی کی طرح زمین
پہیلائی جاویگی اور آدمی کے لئے اُسمیں بس صرف اتنی جگہہ ہوگی کہ اپنا قدم رکھہ سکے۔ سب لوگوں سے پہلے میں بلایا جاؤنگا
اور سجدہ کرتے ہوئے سر کے بل گرونگا مجھکو اجازت ملیگی تو کھڑے ہوکر کہونگا۔ اے میرے پروردگار مجھکو
اس جبرئیل نے خبر دی ہے اور جبرئیل خدا کے دائیں جانب ہونگے۔ اور خدا کی قسم اس سے پہلے جبرئیل نے
خدا کو کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ کہ تونے اسکو میرے پاس بھیجا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل بالکل خاموش
ہونگے کچہہ نہ بولینگے۔ یہانتک کہ خدا خود ہی فرماویگا کہ جبرئیل سچا ہے۔ اسکے بعد خدا مجھکو شفاعت کی اجازت
دیگا۔ میں کہونگا اے پروردگار۔ اتیرے بندے اطراف زمین میں پہیلے ہوئے ہیں اور مقام محمود یہی ہے

شیخین نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز زمین ایک روٹی کی مانند ہوگی
خدا اسکو اپنے ہاتھ سے رکھیگا جیسے کوئی شخص تم میں کا اپنی روٹی کو دسترخوان پر رکھتا ہے۔ یہہ جنتیوں کی مہمانی کے
لئے ہوگا۔ داؤدی نے کہا اس حدیث میں نزل کے معنے وہ ہیں جو کھانے سے پہلے مہمان کے لئے تیار کر
دیا جاتا ہے اور اس سے مراد یہہ ہے کہ جو لوگ جنت کی طرف منتقل ہونگے تو وہ موقف میں اسی روٹی میں سے
کھاوینگے۔ اسلئے کہ جب وہ جنت میں داخل ہونگے تو اُس روٹی کو کھا دینگے۔ ابن مرجان نے کتاب
ارشاد میں لکھا ہے کہ زمین روٹی سے بدل جاویگی۔ مومن اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاویگا۔ اور حوض سے
پانی پیئے گا۔ ابن حجر کا قول ہے اس حدیث سے یہہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ مومنین کو تمام موقف کے زمانہ میں
بھوکھ کی تکلیف نہ دیجاویگی بلکہ خدا تعالے اپنی قدرت سے زمین کی طبیعت کو بدل دیویگا یہانتک کہ مومنین
اپنے قدموں کے نیچے سے زمین میں سے جو خدا چاہے گا بغیر مشقت اور تکلیف کے کھاوینگے۔ اور اسکی
تائید کہ حدیث سے مقصود یہی اس سے ہوتی ہے کہ ابن جریر نے سعید ابن جبیر سے روایت کی ہے۔
اُن کا قول ہے کہ زمین چاندی کی مانند سپید روٹی ہو جاویگی مومن اپنے قدموں کے نیچے سے اُسکو کھاویگا
اور اسیطرح محمد بن کعب سے ابن جریر نے روایت کی ہے اور بیہقی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ زمین
روٹی کی طرح سفید ہو جاویگی اُسمیں سے اہل اسلام کھاوینگے جبتک کہ حساب سے فارغ ہوونگے۔ ابو جعفر امام باقر کے
بھی ایسی ہی روایت کی ہے خطیب نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز لوگوں کا ایسا ننگا
حشر ہوگا کہ وہ پہلی حالت سے نہایت زیادہ بھوکھ اور زیادہ برہنگی اور زیادہ تھکن کی حالت میں ہونگے
جسنے خدا کے لئے کھانا کھلایا ہوگا وہ کھانا کھاویگا۔ اور جسنے خدا کے لئے لباس پہنایا ہوگا وہ لباس
پہنے گا۔ اور جسنے خدا کے لئے کوئی کام کیا ہوگا وہ اُسکے لئے کافی ہوجاویگا۔ ابن جریر نے ابی ابن کعب سے
اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ آسمان دھواں ہوجاوینگے اور سمندر کی جگہہ آگ ہوجاویگی۔ اور زمین بھی
دوسری زمین سے بدل جاویگی۔ اور ابن جریر نے دوسری اسناد سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ قیامت
کے روز تمام زمین آگ ہو جاویگی اور ابن جریر نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ سمندر کی جگہہ آگ
ہوجاویگی۔ اور بیہقی نے خدا کے قول وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ کے معنے میں روایت
کی ہے کہ زمین اور پہاڑ کافروں کے موتھہ پر غبار ہوجاوینگے۔ مومنین کے موتھہ پر وہ غبار نہونگے۔ خدا کے قول
وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ترھقہا قترۃ کے معنے یہہ ہی ہیں۔ اور بیہقی نے خدا کے قول یوم ترجف
الراجفۃ کے متعلق مجاہد سے نقل کیا ہے کہ زمین اور پہاڑوں میں بھونچال آجاویگا اور اسکے پیچھے دوسرا
بھونچال ہوگا۔ مجاہد نے کہا کہ وہ دونوں ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے۔ مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے

کہ رسول خدا صلعم کے پاس ایک یہودی عالم نے آکر کہا کہ جس روز یہہ زمین دوسری زمین سے بدل جاویگی تو لوگ کہاں ہونگے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ پلصراط کے قریب تاریکی میں ہونگے۔ مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ مینے کہا کہ یا رسول اللہ! آپنے خدا کے قول یوم تبدل الارض غیر الارض کو جان لیا لوگ اسروز کہاں ہونگے آپنے فرمایا پلصراط پر۔ بیہقی کا قول ہے کہ آنحضرت صلعم کا قول کہ لوگ پلصراط پر ہونگے مجازی طور پر ہے۔ اسلئے کہ حقیقت یہہ ہے کہ وہ اسکے قریب ہونگے۔ اسلئے یہہ قول ثوبان کی روایت کی موافق ہوگا جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ پل صراط کے قریب ہونگے۔ یہہ روایت ابن جریر کی اور ابن جریر کی قریب ہے گی جسکا وقوع اسوقت ہوگا کہ تب لوگ دنیا کی زمین سے دوسری زمین کی طرف منتقل ہونگے شیخین نے ابو ہریرہ کی روایت سے رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ خدا زمین کو قیامت کے روز مٹھی میں لیگا۔ اور آسمان کو دائیں ہاتھ میں لپیٹیگا۔ پہر کہیگا کہ میں بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا آسمانوں کو قیامت کے روز لپیٹیگا اور انکو اپنے دائیں ہاتھ میں لیگا پہر کہیگا میں بادشاہ ہوں ظلم کرنے والے کہاں ہیں؟ اور تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پہر زمینوں کو لپیٹ کر کہیگا کہاں ہیں ظالم؟ کہاں ہیں متکبر؟ ابو الشیخ نے ابن عمر کی روایت سے رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو خدا ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اپنی مٹھی میں لیکر کہیگا میں ہوں خدا۔ میں ہوں رحمان۔ میں ہوں بادشاہ میں ہوں تقدس والا میں ہوں امان دینے والا میں ہوں نگہبان۔ میں ہوں غالب۔ اور میں ہوں قوت والا۔ اور بزرگی والا میں نے ہی دنیا کی ابتدا کی تہی اور اسوقت دنیا کچہ چیز نہ تہی۔ اور میں ہی دنیا کو لوٹاؤنگا۔ ظالم اور تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ قاضی عیاض کا قول ہے ؛

باب

(قال اللہ تعالےٰ) اذا زلزلت الارض زلزالہا واخرجت الارض اثقالہا۔ جبکہ آ جائیگا زمین پر سکا بہونچال اور نکال ڈالیگی زمین اپنے بوجہہ والقت ما فیہا وتخلت اور ڈالدیگی زمین جو کچہہ اسمیں ہے اور خالی ہو جائیگی ان زلزلة الساعة شیء عظیم قیامت کا بہونچال ایک بڑی چیز ہے اذا رجت الارض رجا وبست الجبال بسا فکانت ھباء منبثا جبکہ آ جائیگا زمین پر لرزہ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر شعاع شمس کی مانند پراگندہ ہو جائینگے یوم ترجف الارض والجبال وکانت الجبال کثیبا مہیلا جبکہ لرزیگی زمین اور پہاڑ اور ہو جائینگے پہاڑ بہتی ہوئی ریت کا ٹیلا۔ ویسئلونک عن الجبال

نقل منسوخ

فقل ینسفہا ربی نسفاً فیذرہا قاعاً صفصفاً لا تری فیہا عوجاً ولا امتاً - اور تجھسے پہاڑونکی نسبت دریافت کرتے ہیں - کہدے کہ اونکو اڑاکر بکھیر دیگا انکو میرا رب - سو چھوڑ دیگا اُن کو چٹیل میدان نہ دیکھیگا تو اُن میں نشیب وفراز یومئذٍ یتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا ہمساً اُس روز اتباع کرینگے پکارنے والے کا نہ کجی ہوگی اُسکو اور خدا کے خوف سے پست ہوجائینگی آوازیں - پس نہ سنیگا تو مگر نرم آواز ویوم نسیر الجبال وتری الارض بارزۃ وحشرناہم فلم نغادر منہم احداً - جس دن کہ چلادینگے ہم پہاڑوں کو - اور دیکھیگا تو زمین کو کھلا ہوا اور ہم لوگوں کو اکٹھا کرینگے اور اُن میں سے کسیکو نہ چھوڑ ینگے - وتری الجبال تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب اور پہاڑوں کو دیکھکر تو اُنکو جما ہوا خیال کرتا ہے اور وہ بادل کیطرح چلتے ہونگے وسیرت الجبال فکانت سراباً - اور چلائے جائینگے پہاڑ پس ہوجائینگے ریت القارعۃ ما القارعۃ وما ادریٰک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال کالعہن المنفوش - وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی اور تجھکو کس چیز نے بتلایا کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے - اُس روز لوگ ایسے ہوجائینگے جیسے پتنگے پراگندہ اور پہاڑ ایسے ہوجائینگے جیسے رنگین اون دھنی ہوئی

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے آیہ اذا زلزلت الارض کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ زمین اپنے نیچے سے حرکت کریگی اور اثقال سے مُردے مراد ہیں - فریابی نے مجاہد سے واخرجت الارض اثقالہا کی تفسیر میں روایت کیاہے کہ اثقال سے من فی القبور یعنے مُردے مراد ہیں - اور القت ما فیہا وتخلت کی تفسیر میں ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ القت یعنی سونیکے کنگن مراد ہیں - اور اذا رجت الارض رجاً کی تفسیر میں ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ زمین کو زلزلہ ہوجائیگا اور بست الجبال بساً فکانت ہباءً منبثاً - یعنے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر شعاع شمس کیطرح پراگندہ ہوجائینگے - ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ ہباء سے آگ کے پتنگے مراد ہیں کہ تھوڑی دور اُٹھکر معدوم ہوجاتے ہیں - اور کثیباً مہیلاً کے اندر انہیں سے روایت ہے کہ اسکے معنے بہتے ہوئے ریت کے ہیں - ابن ابی منذر نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہ قریش نے آپسے کہا تہا اے محمد صلعم تمہارا پروردگار بروز قیامت پہاڑوں کو کیا کریگا سو تب یہہ آیت نازل ہوئی ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفہا ربی الآیہ ابن ابی حاتم نے ایک طریقہ سے ابن ابی طلحہ سے اور اُنہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے قاعاً کے معنے ہموار جگہہ کے ہیں اور صفصفاً

جگہہ کرتے ہیں جہاں گہاس تک پیدا نہ ہو [illegible] — اور
خسفت الارض کے معنی یہہ ہیں کہ زمین [illegible]
و دوسرا [illegible] کے ساتہہ انہیں سے روایت [illegible]
کہ زمین ہموار سطح ہو جائیگی [illegible] — اور [illegible]
روایت کیا ہے کہ ہمسا کے معنی قدم رکہنے کی آہٹ ہیں - اور قتادہ سے الارض بارزۃ کی انہوں نے
روایت کی ہے کہ اسکے معنے یہہ ہیں کہ زمین میں کوئی مکان ہوگا نہ درخت - اور بزار نے ابوہریرہ رض سے
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ زمین تمہیں اس اونٹ کی طرح تہام لیگی -

ابو القاسم ختلی نے کتاب الدیباج میں حضرت ابن عمر کی سند سے رسول صلعم سے اذا السماء انشقت
کی تفسیر یہ روایت کی ہے کہ سب سے پہلے بہی زمین شق ہوگی - میں اپنی قبر میں اٹہکر بیٹہہ جاؤں گا -
اور میرے سر کے مقابلہ میں آسمان کا دروازہ کہلجائیگا - یہانتک کہ میں عرش کو دیکہونگا اسکے بعد
میرے نیچے سے ایک دروازہ کہلجائیگا یہانتک کہ میں ساتویں زمین کو دیکہونگا - اور تحت الثریٰ کے
نیچے مجہکو نظر آئیگا - پہر داہنی جانب سے ایک دروازہ کہلجائیگا اسمیں میں جنت کو اور اپنے اصحاب کے مکانات
کو دیکہونگا اور زمین مجہکو جنبش دیگی - میں اس سے کہونگا اے زمین! تیرا کیا حال ہے - وہ کہیگی
خدا نے مجہکو حکم دیا ہے کہ میں اسکو نکال پہینکدوں جو میرے اندر ہے اور میں ایسی ہی خالی ہو جاؤں
جیسی پہلے تہی - اسلیے کہ میرے اندر کچہہ نہ رہیگا والقت ما فیہا وتخلت کے یہی معنے ہیں ❊

(تنبیہ — ...) ان آیتوں پر جو زلزلہ کا ذکر ہے اسمیں اختلاف ہے یہہ زلزلہ دوبارہ
صور پہونکیگا - اور لوگ اپنی قبروں سے نکلے اٹہ کہڑے ہونگے بعد ہوگا یا اس سے پیشتر جب پہلی دفعہ
صور پہونکا جائیگا - حلیمی نے پہلے قول کو اختیار کیا ہے اور ابن عربی نے دوسرے کو اور قرطبی کا قول ہے کہ
دوبارہ صور کے بعد بہی ہوگا - اور پہلے صور کے قبل بہی ہوگا - یہہ پہلی دفعہ علامات قیامت سے ہوگا
جو دنیا میں ظاہر ہونگی - اسکا قرینہ یہہ ہے کہ دودہ پلانے والیاں غافل ہو جائینگی حمل ساقط ہو جائینگے
اور آخرت میں ان امور میں کوئی امر نہ ہوگا - اسکا جواب پہلے قول کے قائلوں نے یہہ دیا ہے کہ یہہ آثار
مجازاً ذکر کئے گئے ہیں حقیقت میں وہ سخت خوف اور ہولناک حالت کی تمثیل ہے - جیسے کہ
یجعل الولدان شیبا میں حقیقۃً لڑکے بوڑہے نہونگے - بلکہ سخت خوفناک حالت کی یہہ تعبیر ہے
اسپر اس روایت سے بہی دلیل قایم کی گئی ہے جس کو احمد اور ترمذی نے عمران بن حصین سے
روایت کی ہے - اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے - عمران کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا کے پاس تہے - کہ

آیت یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم ـ ولکن عذاب اللہ شدید
تک نازل ہوئی رسولخدا نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہہ روز کون ہوگا جس روز کہ خدا آدم سے کہیگا
ابعث بعث النار ـ اس حدیث کی ترمذی نے روایت کی ہے ـ اور بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری سے روایت
کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا قیامت کے دن خدا آدم سے کہیگا قم فابعث بعث النار من ذریتک
آدم کہینگے اے پروردگار بعث النار کیا ہے؟ خدا کہیگا ہزار میں سے نو سو ننانوے اور ایک
باقی رہیگا اسوقت بچہ بوڑہا ہوجائیگا اور حمل والیاں حمل گرا دینگی اور لوگ حالانکہ نشہ کی حالت میں
نہونگے لیکن نشہ والے معلوم ہونگے ـ اور خدا کا عذاب سخت ہوگا ـ لوگونکو یہہ معلوم ہونے سے سخت
دشواری ہوئی اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہزار میں سے نو سو ننانوے اور ایک باقی رہیگا ـ
پہر ایک ہم میں سے کون شخص ہوگا آنحضرت نے فرمایا یاجوج ماجوج میں سے ہزار ہونگے اور تم میں سے
ایک ہوگا ـ اور تمام مسلمان تم ایسے ہو جیسے سفید بیل میں سیاہ بال یا سیاہ بیل میں سفید بال
جو لوگ دوسرے قول کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ زلزلہ اسوقت
ہوگا جب بعث النار کا حکم دیا جائیگا ـ بلکہ اسی روز ہوگا ـ اور یہہ بعث النار کا حکم اسکے بعد ہوگا
پس گویا کہ اسکو آنحضرت صلعم نے زلزلے کی خبر دی جو کہ پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے قریب ہوگا
اور ان بڑے بڑے خوفناک امور کو ذکر کیا جو اس روز واقع ہونگے ـ اور وہ آیت بھی خدا تعالی کا
فرمانا ہوگا ابعث بعث النار تو اس روز اسکا وقوع بھی ہوگا ـ پہر آیت کو نہیں چاہتا کہ پہلے
مرتبہ صور پھونکنے کی متصل ہی ہو بعد ہو

باب

رسول خدا صلعم کا ہر ایک سے پہلے ہی قبر سے باہر تشریف لانا اور آپکے اٹھنے کی کیفیت

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ میں سب سے پہلے ان لوگوں سے اٹھونگا جن سے زمین شق ہوگی ـ اس
حدیث کی بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور نیز آپنے فرمایا کہ جب لوگ اٹھینگے تو میں سب سے پہلے
باہر نکلونگا ـ اس حدیث کو انس سے دارمی نے روایت کیا ہے ـ ابوبکر بن آثم نے کتاب السنہ
میں ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسولخدا صلعم مسجد میں تشریف لائے اور ابوبکر صدیق آپکے داہنی جانب تھے
اور آپ کا دست مبارک پکڑے ہوئے تھے ـ اور حضرت عمر بائیں جانب سے آپکا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور رسولخدا صلعم

دونوں پر سہارا دیے ہوئے تھے آپنے فرمایا کہ ہم تینوں روز قیامت کے ایسے ہی اُٹھینگے - اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنے مسند میں سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان اُٹھونگا پھر بقیہ الغرقد کے لوگوں کی طرف جاؤنگا - تب وہ میرے ساتھ اُٹھینگے - اسکے بعد میں اہل مکہ کا انتظار کرونگا - یہانتک کہ وہ میرے پاس آ دینگے - پس میں اہل زمین کے درمیان اُٹھونگا - ابو نعیم اس حدیث کو دلایل النبوۃ میں سالم [illegible] ابن عمرؓ کے [illegible] بھی متصلاً روایت کیا ہے - حارث ابن اسامہ نے ابن [illegible] روایت کیا ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ میں صور کے شور کو سنونگا - اور بقیع کی جانب آکر انہیں کے ساتھ اُٹھونگا - خطیب نے چند واسطوں کے بعد نافع سے اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے - رسولخدا صلعم نے فرمایا میں قیامت کے روز ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان میں اُٹھونگا - یہانتک کہ حرمین کے بیچمیں کھڑا ہونگا اور مدینہ اور مکہ کے لوگ آئیں گے عبداللہ بن مبارک اور ابن ابی الدنیا نے کعب بن احبار سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کوئی صبح طلوع نہیں ہوتی کہ ستر ہزار ملایکہ نازل ہوتے ہوں - اور وہ آنحضرت صلعم کی قبر پر اپنے پر مارتے ہیں - اور اسکے اردگرد پھرتے ہیں اور برابر آنحضرت صلعم کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں - اور آپ پر درود بھیجتے رہتے ہیں یہانتک کہ شام ہوتی ہے - شام کے وقت وہ آسمان پر چڑھ جاتے ہیں - اور اسیطرح ستر ہزار فرشتے اور صبح تک استغفار وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں - قیامت تک یہی سلسلہ رہیگا - جب قیامت کا دن ہوگا تو آنحضرت صلعم ستر ہزار ملایکہ کی جماعت میں باہر تشریف لائینگے

باب

لوگ جب اپنی قبروں سے اُٹھینگے تو کیا کہتے ہوئے اُٹھینگے؟

خدا تعالے فرماتا ہے یوم یدعوکم فتستجیبون بحمدہ - خدا جب تم کو بلائیگا تو تم لوگ خدا کی حمد کے ساتھ جواب دوگے - اور خدا تعالے فرماتا ہے - قالوا یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا ھذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون - لوگ کہینگے ہائے افسوس ہماری خوابگاہ سے ہم کو کسنے اُٹھایا یہ وہ ہے کہ جسکا خدا نے وعدہ کیا تھا - اور اُسکے رسول سچے تھے - طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جو لوگ صدق دل سے اللہ کہتے ہیں اُن کو موت کے وقت کسی قسم کی وحشت ہوتی ہے اور نہ اُٹھنے کے وقت اور نہ قبر میں - گویا کہ میں صور کے شور کرنیکے وقت اُن کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے سر کو خاک سے جھاڑتے جاتے ہیں - اور کہتے جاتے ہیں

خدا کا شکر ہے جسنے ہم کو غم سے نجات دی ختلی نے دیباج میں ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جبرئیل
نے مجھکو خبر دی کہ لا الہ الا اللہ مسلمان کے لئے موت کے وقت - اور قبر میں اور جسوقت وہ اپنی قبر سے نکلیگا
چین اور اطمینان ہے - اے محمدؐ! کاش تو لوگونکو دیکھے جب وہ اپنی قبروں سے اُٹھینگے اور خاک سے
اپنے سر جہاڑتے ہونگے - ایک کہتا ہوگا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - اور اُسکا چہرہ روشن ہو جائیگا - اور ایک پکاریگا
ہائے افسوس! مینے خدا کی جانب کیسی زیادتی کی - اور اُسکا چہرہ سیاہ ہو جائیگا -

باب

لوگ اپنی نیتوں اور خواہشوں اور اعمال کے موافق اُٹھینگے

ابو یعلیٰ نے حضرت ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ مینے رسولخدا صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے
کہ بیشک مسلمان اپنی اپنی نیتوں کے موافق قبروں سے اُٹھینگے طبرانی نے اوسط میں جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ ہر نفس اپنی خواہش کے موافق اُٹھیگا - جس کی کشش کفر کی طرف
ہوگی وہ کافروں کے ساتھ اُٹھیگا - پس اُسکا عمل اُسکے لئے مفید نہوگا - مسلم نے جابر سے روایت کی ہے اور
اُنہوں نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ ہر شخص جسحالت پر مرتا ہے اُسکی بعثت اُسی پر ہوگی - حاکم نے
بروایت فضالہ بن عبید کے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے - رسولخدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ اُن مرتبوں میں سے جس مرتبہ پر کوئی شخص ہوویگا قیامت کے روز اُسی مرتبہ پر اُٹھایا جائیگا شیخین نے
ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص
خدا کی راہ میں زخمی ہوا ہوگا - اور خدا خوب جانتا ہے جو اُسکے رستہ میں زخمی ہوا ہے - مگر وہ بروز قیامت ایسی حالت میں
آئیگا کہ اُسکے زخم سے خون ٹپکتا ہوگا - اُسکا رنگ خون کا سا ہوگا - اور اُسکے پسینے میں مشک کیسی خوشبو ہوگی
شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک شخص احرام باندہے ہوئے تھا اُسکی اونٹنی نے اُسکے ٹکر ماری اس سے
وہ مر گیا - رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسکو مہندی کے پانی سے غسل دیکر اسکی کپڑوں کا کفن دو - اور اسکو خوشبو مت لگاؤ
اور اسکا سر مت ڈہکو - کیونکہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اُٹھیگا - اصفہانی نے کتاب الترغیب میں جابر سے روایت
کی ہے رسولخدا نے فرمایا کہ موذن اور لبیک کرنے والے بروز قیامت اپنی اپنی قبروں سے ایسی حالت میں
اُٹھینگے کہ موذن اذان دیتا ہوگا اور لبیک کہنے والا لبیک کہتا ہوگا - اور نیز اصفہانی نے ابو ہدیہ سے اور اُنہوں
نے اشعث حدانی سے اور اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص نشہ کیحالت

خدا تعالے نے فرمایا ہے کما بدانا اول خلق نعیدہ جیسے ہم نے شروع پیدایش میں ابتداء کی تھی اسیطرح اعادہ کرینگے۔ شیخین اور ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! تم بیشک بروز قیامت خدا کیطرف اٹھائے جاؤگے برہنہ پا برہنہ بدن۔ اور غیر مختون۔ اور پھر آپنے پڑھا کما بدانا اول خلق نعیدہ آخر آیت تک۔ اور لوگوں میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائیگا۔ شیخین نے حضرت عائیشہ سے روایت کی ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ تم بروز قیامت برہنہ پا اور برہنہ بدن اور غیر مختون اٹھائے جاؤگے میں نے کہا یا رسول صلعم مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھینگے۔ آپنے فرمایا اے عائیشہ اُس روز اس دیکھنے سے زیادہ سخت حالت ہوگی۔ طبرانی اور بیہقی نے حضرت سودا بنت زمعہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ لوگ برہنہ پا برہنہ بدن اور غیر مختون اٹھائیجائینگے۔ پسینہ اُن کے مونھ میں بجائے لگام کے ہو جائیگا۔ اور کانوں کی لو تک پسینہ پہنچ جائیگا۔ میں نے کہا اے رسول صلعم ہائے افسوس! ہم میں کا ایک دوسرے کو دیکھیگا آپنے فرمایا لوگ دیکھنے سے اعراض کرینگے۔ ہر شخص سر ایک حالت میں مبتلا ہوگا جو وہ حالت اُسکو بے پرواہ کردیگی۔ طبرانی نے کتاب الاوسط میں بسند صحیح حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ مینے رسول صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ قیامت کے روز برہنہ بدن اور برہنہ پاؤں اٹھائے جاوینگے میں نے کہا یا رسول صلعم ہائے افسوس! ہم میں سے ایک دوسرے کو دیکھیگا۔ آپنے فرمایا کہ لوگ بروز قیامت دیکھنے سے پھیر دئیے جاوینگے۔ مینے کہا کیا چیز اُن کو پھیر دیگی۔ آپنے فرمایا اعمال ناموں کا پھیرنا۔ جسمیں چیونٹی اور رائی کے دانہ کے برابر جمع رہینگے۔

بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا لوگ برہنہ بدن برہنہ پا غیر مختون اٹھائے جاوینگے تب اُن کی بیوی نے کہا کہ ہم میں سے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھیگا۔ آپنے فرمایا۔ اے فلانی عورت اُس روز ہر شخص کی ایک حاجت ہوگی کہ اُسکو سب سے بے پرواہ کردیگی۔ بزار نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا تم قیامت کے دن برہنہ پا برہنہ بدن غیر مختون اٹھائے جاؤگے۔ طبرانی نے بذریعہ سہل بن سعد رسولخدا صلعم روایت کی ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ لوگ بروز قیامت پیادہ پا اور نامختون اٹھائے جاوینگے کسی نے کہا یا رسول صلعم لوگ عورتوں کو دیکھینگے۔ آپنے فرمایا ہر شخص کی حالت اُسکو بے پرواہ کرنے والی ہوگی طبرانی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ لوگ قیامت کے روز برہنہ پا برہنہ بدن حشر کیے جائینگے اُسوقت ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم میں سے
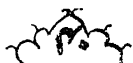
ایکدوسرے کو کیسے دیکھیگا۔ آپنے فرمایا کہ آنکھیں اوپر کو اٹھی ہونگی۔ اور اپنی اپنی نظر اوپر کو اٹھائے جائینگے۔

(فائدہ) ان حدیثوں میں جو لفظ غرلا کا آیا ہے اسکے معنے غیر مختون کے ہیں۔ وہ حصہ جلد کا جو قطع کر دیا گیا تھا وہ پھر پیدا کر دیا جائیگا۔ اور ایسے ہی جو حصہ زندگی میں جدا ہوگیا جیسے بال اور ناخون وہ بھی واپس کر دیا جائیگا تاکہ وہ ثواب کا مزہ اور عذاب کا دکھ چکھ سکے۔ قرطبی کا قول ہے کہ آپکا فرمانا کہ برہنہ بدن اٹھائے جاوینگے اس حدیث کی منافی نہیں ہے جو کہ وارد ہوئی ہے کہ مردے اپنی قبروں میں کفنوں میں ملاقات کرتے ہیں۔ اسلئے کہ یہہ حالت عالم برزخ کی ہے۔ اور جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھینگے تو پھر سب برہنہ بدن ہونگے۔

باب

ان احادیث کا جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں کہ مردے اپنے کفنوں کے ساتھ اٹھائے جائینگے

ابو داؤد اور حاکم نے اسکی روایت کی ہے اور ابن حبان اور بیہقی نے ابو سعید خدری سے کہ جب ابو سعید خدری کو انتقال کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور ان کو پہنا پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول خدا صلعم سے یہہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مردہ اپنے انہیں کپڑوں میں اٹھایا جاویگا جن کپڑوں کو پہنے ہوئے مرا ہے۔ اور ابو الدنیا نے بسند حسن معاذ بن جبل سے روایت کی کہ انکی ماں دفن کی گئیں اور انکے حکم سے انکو نئے کپڑوں کا کفن دیا گیا۔ اور آپنے فرمایا کہ اپنے مردہ کو عمدہ کفن دیا کرو اسلئے کہ وہ بروز قیامت انہیں کپڑوں میں اٹھائے جاوینگے۔ اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت عمر سے روایت کی یعنے آپنے فرمایا کہ اپنے مردوں کو پاکیزہ کفن دو۔ اسلئے کہ وہ بروز قیامت وہی کفن پہنے ہوئے اٹھینگے۔ قرطبی نے کہا ہے کہ یہہ حدیثیں اس حدیث کی معارض ہیں جس میں لوگوں کے برہنہ بدن بروز قیامت اٹھائے جانیکا ذکر ہے۔ بعض لوگ اس حدیث کو ظاہر پر حمل کرتے ہیں اور اکثر علماء نے اس حدیث کو اس شہید پر محمول کیا ہے جس کے لئے انہیں کپڑوں کے اندر دفن کرنیکا حکم ہے جنکو وہ شہید ہوتے وقت پہنے ہوئے تھا۔ اور وہ خون میں آلودہ تھے۔ اور ابو سعید نے اس حدیث کو شہید کے باب میں سنا تھا۔ مگر اسکو عموم کے طور پر محمول کیا۔ اور بیہقی نے کہا ہے کہ دونوں حدیثیں اپنے اپنے معنے پر محمول ہوکر ان میں جمع ممکن ہے بایں طور کہ بعض مردے تو برہنہ جسم اٹھائے جاوینگے اور بعض اپنے کپڑوں میں۔ یا جمع کی یہہ صورت ہے کہ اپنی قبروں سے تو انہیں کپڑوں کی ساتھ اٹھائے جاوینگے

برہنہ قبروں سے نکلینگے اور پہنے ہوئے تھے پیر شروع حشر کے وقت اُن کے کپڑے اُتار لیے جاوینگے اُس وقت برہنہ جسم محشر کیے جاوینگے یا یہہ حدیث کپڑوں کی عمل صالح پر محمول ہے۔ جیسا کہ خدا تعالی نے ارشاد فرمایا ہے ولباس التقوی ذلک خیر یعنی لباس تقوی کا بہتر ہے۔

باب

متقی لوگ سوار اُٹھائے جائینگے اور گنہگار پیدل اور کافر گھسیٹتے ہوئے

خدا تعالی نے فرمایا ہے۔ یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا یعنی جس روز کہ ہم پرہیزگاروں کو سوار کر کے جمع کرینگے اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکینگے پیاسا۔ اور خدا نے فرمایا ونحشرھم یوم القیامۃ علی وجوھھم الآیۃ اور ہم کفار کو بروز قیامت اُن کے مونہوں کے بل اُٹھائینگے اخیر آیت تک۔ اور فرمایا ہے الذین یحشرون علی وجوھھم الآیہ۔ وہ لوگ ہیں کہ اپنے مونہوں کے بل اُٹھائے جائینگے۔ حاتم اور بیہقی نے عبداللہ بن احمد سے زوائد مسند کے اندر روایت کی ہے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے اس آیت کو پڑہکر فرمایا کہ قسم خدا کی نیک لوگ پیدل نہ اُٹھائے جائینگے اور نہ وہ ہانکے جائینگے بلکہ اونٹنی پر جنت کی اونٹنیوں میں سے بلائے جاینگے ایسی اونٹنیاں خلقت نے نہ دیکہی ہونگی۔ اُن پر کجاوے سونیکے اور مہار زبرجد کی ہونگی۔ یہہ لوگ اُنپر سوار ہونگے۔ یہانتک کہ جنت کے دروازہ پر دستک دینگے۔ اور بیہقی نے بواسطہ ابن ابی طلحہ کے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے اور یحشر المتقین الی الرحمن وفدا کے اندر بیان کیا ہے کہ وہ سوار اُٹھائے جائینگے نسوق المجرمین الی جہنم کے اندر یہہ مراد ہے کہ وہ پیاسے ہونگے اور ابن جریر نے ابوہریرہؓ سے یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا کے اندر روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ متقی لوگ بروز قیامت اونٹوں پر سوار ہوکر اُٹھائے جائینگے۔ شیخین نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے اُنہوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔ آپنے فرمایا لوگ تین طریقوں پر اُٹھائے جاوینگے رغبت کرنے والے اور ڈرنیوالے اور ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار اور دس دس۔ اور باقی کو آگ اکٹھا کریگی جہاں وہ رہینگے۔ آگ اُن کے ساتھ رہیگی اور جہاں سووینگے اُنکے ساتھ سوویگی۔ حافظ ابن حجر کا قول ہے کہ آنحضرت صلعم کے قول راغبین راھبین میں پہلے طریقے کے لوگ مراد ہیں۔ اور وہ عام مسلمان ہونگے اور دوسرے طریقے کے لوگ ہونگے اور یہہ بزرگ ہونگے اور یہہ ذکر نہیں کیا کہ ایک ایک اونٹ پر ہوگا۔ اسمیں

اور ایک گواہ - اس حدیث کو ابو نعیم اور ابن ابو حاتم اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے ثابت
نعانی سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے سورہ حٰمٓ سجدہ پڑھی یہانتک کہ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
تتنزل علیہم الملئکۃ - بیشک اُن لوگوں پر فرشتے نازل ہونگے جنہوں نے کہا خدا ہمارا پروردگار ہے
پھر وہ اُسپر قایم رہے - ثابت نے اسکے بعد کہا کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ جب ایماندار بندہ قبر سے اُٹھیگا تو وہی فرشتے
جو دنیا میں اُسکے ساتھہ تہے اُس سے ملکر کہینگے کچہہ خوف مت کر اور نہ غمگین ہو - اور تجھکو اسی جنت کا خوشخبری
ہے کہ جسکا تجھسے وعدہ کیا گیا ہے - ثابت نے کہا کہ اسکے بعد خدا تعالےٰ اُسکو خوف سے مطمئن کردیگا اور اُسکی
آنکھہ ٹہنڈی کردیگا - سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں حسن سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جو حضرت
موسےٰ علیہ السلام نے کہا لے پروردگار! اُس شخص کے لئے کیا جزا ہے جو جنازہ کی ہمراہ جاوے - خدا نے
فرمایا میں اُسکی طرف علمبردار ملائکہ بہیجونگا جو اُسکی قبر سے محشر تک اُسکی ہمراہ ہونگے۔

ابو نعیم نے داؤد ابن ہلال ضبی سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعض صحیفوں میں
لکھا ہوا ہے - ای دُنیا! تو اُن لوگونکی نظر میں کیسی ذلیل ہے جنکے لئے آراستہ ہوتی ہے - یقیناً میں نے اُنکے دل میں
تیری نفرت ڈالدی وہ تجھسے اعراض رکھتے ہیں - اور کوئی چیز مینے تجھسے زیادہ ذلیل اپنی نظر میں نہیں پیدا کی
تیری ہی حالت ناچیز ہے اور نابود ہونیوالی - مینے تجھپر حکم کیا ہے جسروز تجھکو پیدا کیا ہے کہ تو کسی کیلئے
ہمیشہ نرہیگی - اور نہ کوئی اور تیرے لئے ہمیشہ تک رہیگا - اگرچہ تیرا رفیق کتنی ہی تیرے لئے حرص کرے -
خوشی ہے ابرار کے لئے جو مجھکو اپنے دلوں سے خوشنودی اور سچائی اور استقامت کے اوصاف سے جہانکتے ہیں جب
وہ میرے پاس قبروں سے اُٹھینگے تو اُن کے لئے اُس بدلہ کی خوشنودی ہوگی جو اُنکے لئے میرے پاس ہوگا -
اُن کی روشنی اُن کے سامنے دوڑتی ہوگی اور فرشتے اُن کو احاطہ کئیے ہونگے - یہانتک کہ میں اُنکو اُس
رحمت کی طرف پہنچا دونگا جسکے وہ امیدوار رہتے -

ہر گروہ کا ایک پیشوا ہوگا جو اُن کے آگے آگے ہوگا

خدا تعالےٰ فرماتا ہے یوم ندعو کل اناس بامامہم - جب ہم سب لوگوں کو اُن کے پیشوا کے ساتھہ
بلاوینگے - بعض سلف کا قول ہے کہ محدثین کے لئے یہہ بڑی بزرگی ہے - اسلئے کہ اُن کے امام رسول خدا صلعم ہونگے -
احمد نے کتاب الزہد میں ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے

نزدیک سب سے زیادہ محبوب غربا ہیں - کہا گیا غربا کون ہیں - آپنے فرمایا اپنے دین کے سبب سے بھاگنے والے قیامت
کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جمع ہونگے - ابن سعد نے طبقات میں اور سعید ابن منصور نے
اپنی سنن میں محمد ابن کعب کرظی سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ معاذ ابن جبل قیامت کے دن
اس حالت میں آئینگے کہ ایک قدم یا تیر آگے ہونگے - اور ابن سعد نے ابو عون سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ معاذ ابن جبل بروز قیامت علماء کے سامنے ہونگے ایک قدم یا ایک درجہ - ان دونوں
حدیثوں میں لفظ رتوۃ کا وارد ہوا ہے صحاح میں اسکے معنے قدم کے لکھے ہیں - اور بعض علماء نے اسکے معنے
درجہ کے بتلائے ہیں - ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل کو بروز قیامت علماء کے سامنے تقدم ہوگا
اور نیز ابن سعد نے بروایت انس رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے کہ میری امت میں سب سے زیادہ حرام
حلال کا جاننے والا معاذ بن جبل ہے - میں کہتا ہوں کہ یہی رتبہ ہے جو وہ بروز قیامت سب علماء کے آگے ہونگے
اور علماء ان کے پیچھے ہونگے - تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن علماء کے یہ امام ہونگے وہ وہی لوگ ہونگے
جو حلال و حرام کے عالم ہیں اور یہی عرش کے اٹھانے والے ہیں - ابن سعد نے حضرت عمر سے روایت
کی ہے - حضرت عمر نے فرمایا کہ جب علماء قیامت کے دن حاضر ہونگے تو معاذ بن جبل ان کے سامنے بقدر
ایک زد پتھر کے ہونگے - بیہقی نے شعب الایمان میں اور طبرانی نے بواسطہ معاذ بن جبل کے رسول خدا
صلعم سے روایت کی ہے کہ جو قرآن کو پڑھے اور اسکے احکام پر عمل کرے اور جماعت میں مر جاوے تو
خدا اسکو بروز قیامت نیک کرام کاتبین کے ساتھ اٹھاویگا - اور جو شخص قرآن کو پڑھے اور اسمیں غور و خوض
کرے - خدا اسکو دو چند ثواب دیگا - اور جو شخص قرآن کا شایق ہو اور قرآن میں غور کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو
اور اسکی تلاوت کو ترک نہ کرتا ہو تو اسکو بروز قیامت اشراف و اہل قرآن کے ساتھ اٹھاویگا - اور یہ لوگ
اوروں پر ایسی بزرگی دیئے گئے ہیں جیسے کرگس دوسرے پرندوں پر - پہر ندا کرنے والا منادی کریگا کہ وہ لوگ
کہاں ہیں جنہوں سے میری کتاب پڑہی ہے - چارپایوں کی نگہبانی غافل نہیں کرتے تھے پس یہ لوگ
اٹھینگے اور انمیں سے ایک کو بزرگی کا تاج پہنایا جائیگا اور ملک اسکے دہنے ہاتھ میں اور بہشت اسکے
بائیں ہاتھ میں دیئے جاوینگے - اور اگر اسکے والدین مسلمان تھے تو ان کو ایک سبز حلہ پہنایا جائیگا جو دنیا و مافیہا
سے بہتر ہوگا - تب والدین کہینگے کہ ہم کو یہ کہاں سے مل گیا ہے ہمارے اعمال ایسے نہ تھے کہ ہماری رسائی یہاں تک
ہوتی - تب ان سے کہا جائیگا کہ تمہارا بیٹا قرآن پڑہا کرتا تھا - ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور اصفہانی
نے کتاب الترغیب میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بلال کیا اچھا آدمی ہے
بروز قیامت تمام موذنوں کا وہ سردار ہوگا - اور بروز قیامت تمام موذنوں کی گردنیں دراز ہوں گی -

مگر وہ خدا کے سامنے آویگا جذام کی حالت میں ابن قتیبہ کا قول ہے کہ مجذوم سے مراد حقیقی معنی ہیں۔ اور اعرابی کا
قول ہے کہ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ وہ ہر چیز سے خالی ہوگا۔ اور بعض کا قول ہے کہ وہ دست بریدہ ہوگا
اور بعض علماء کا یہ قول ہے کہ اسکے پاس کچھ دلیل نہوگی۔ ابن ابو حاتم نے کتاب السنت میں بواسطہ ابو الدرداء
کے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو شخص بیعت کو توڑیگا وہ خدا سے مجذوم کی صورت میں ملیگا۔
بزار نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ روز قیامت تکبر کرنے والے چیونٹیوں
کی صورت میں اٹھائے جائینگے۔ ترمذی نے بواسطہ جابر رضہ کے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ قیامت کے
روز متکبر لوگوں کو خداتعالے چیونٹیوں کی صورت میں اٹھاویگا۔ اپنے پیروں سے لوگ اُن کو ٹیلینگے۔ اور یہ کہیگا کہ ان لوگوں کا
کیا حال ہوا کہ چیونٹیوں کی صورت میں ہوئے۔ جواب دیا جاویگا کہ یہ لوگ دنیا میں تکبر کرنیوالے تھے۔
ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ اور نسائی نے احمد بن شعیب کی حدیث
سے اور انہوں نے اپنے باپ اور باپ نے اپنے دادا کے واسطہ سے آنحضرت صلعم سے روایت کی ہے
کہ قیامت کے روز تکبر کرنے والے آدمیوں کی صورت ہونگے اور چیونٹیوں کی مانند ہونگے۔ ہر جگہ سے
ذلت ان پر ہوگی۔ اور جہنم ان کے قید خانہ کی طرف جسکا نام بولس ہے کھینچیگی۔ نار الانیار ان پر ہوگا۔
اور دوزخیوں کے عرق سے جسکا نام طینۃ الخبال ہے اُن کو پلاوینگے۔ عبد اللہ ابن احمد نے زوائد الزہد
میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ سختی کرنے والے ظالم اور متکبر اسطرح لائے جاوینگے
کہ آدمی ہونگے چیونٹیوں کی صورت میں وہ چونکہ خدا کے نزدیک ذلیل وخوار ہونگے لہذا لوگ ان کو اپنے
پاؤں سے روندینگے یہانتک کہ خدا لوگوں کا فیصلہ کرے۔ پھر ان کو نار الانیار کی طرف لیجاوینگے۔ کسی نے
عرض کیا یا رسول اللہ نار الانیار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دوزخیوں کا عصارہ ہے*
اور ابن عدی نے انس ابن مالک رضی سے روایت کی ہے۔ اور انہوں نے رسولخدا صلعم سے۔ آپ نے فرمایا کہ
خداتعالے روز قیامت متکبروں کو چیونٹیوں کی صورت میں اٹھائیگا۔ وہ لوگ چونکہ خداتعالے کی نزدیک
ذلیل وخوار ہونگے۔ لہذا انسان اور جن اور چوپائے اُن کو اپنے پیروں سے پامال کرینگے یہانتک کہ
خداتعالے اپنے بندوں کا باہم فیصلہ کرے۔ اربعہ اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ ابن مسعود نے
کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اس چیز کا سوال کرے جسکی اسکو حاجت نہیں ہے تو وہ آویگا
قیامت کے روز ایسی حالت میں کہ اسکے مونہہ میں خراش ہوگی۔ اور احمد نے ابن عمر کی حدیث سے روایت کی ہے
اور طبرانی نے کتاب اوسط کی اندر جابر رضہ کی حدیث سے یہہ روایت کی ہے کہ وہ شخص بروز قیامت اٹھایا
جائیگا اور اسکے مونہہ میں خراش ہوگی اور شیخین نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ

رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے - یہانتک کہ روز قیامت وہی (اور بیہقی) ... آئیگا کہ اُسکے منہہ پر گوشت کا ٹکڑا نہوگا ... گوشت ... اور بیہقی نے ... مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص بلا فاقہ کے سوال کرے ... روز قیامت جب وہ آئیگا تو اُسکے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا ... روایت کی ہے اُنہوں نے فرمایا کہ جو شخص قرآن عزیز کو پڑہے کہ لوگ اُسکو کہانا کہلائیں تو وہ بروز قیامت آئیگا کہ اُسکے چہرہ پر بجز ہڈی کے گوشت نہوگا - ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص قتل مومن پر ایک ذراسے کلمہ سے بہی مدد دیگا تو خدا تعالےٰ سے وہ ایسی حالت میں ملیگا کہ اُس کی آنکہوں کے مابین یہہ لکہا ہوگا (آیس من رحمۃ اللّٰہ) یعنے اپنے خدا کی رحمت سے مایوس ہونیوالا ہے اور بیہقی نے ابن عمرؓ کی حدیث سے مثل اسکے روایت کی ہے - اور ابوداؤد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حذیفہؓ سے روایت کی ہے حذیفہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی قبلہ کی جانب تہوکے تو وہ بروز قیامت اسطرح آئیگا کہ اُسکا تہوک اُسکی آنکہوں میں ہوگا - اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے اُنہوں نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قبلہ کی طرف ناک سنکنے والا بروز قیامت اسطرح آئیگا کہ اُسکے منہہ سے یہہ رینٹ پڑی ہوئی ہوگی - اور طبرانی نے ابو اسامہؓ سے روایت کی ہو اُنہوں نے آنحضرت صلعم سے - آپنے فرمایا کہ جس شخص نے قبلہ کی طرف تہوکا ہوگا اور اُسکو پوشیدہ نکیا ہوگا تو وہ تہوک بروز قیامت حد سے زیادہ گرم آئیگا - یہانتک کہ اُسکی آنکہوں کے اوپر پڑیگا۔

طبرانی نے کتاب اوسط کے اندر سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے - اُنہوں نے فرمایا کہ مینے رسول خدا صلعم سے یہہ فرماتے سنا ہے کہ جسکی دنیا میں دو زبانیں ہونگی یعنے منافق - تو بروز قیامت ایسی حالت میں آئیگا کہ اُسکے دو مونہہ آگ کے ہونگے - اور طبرانی اور ابن ابی الدنیا نے باب الصمت کے اندر اسکی روایت کی ہے - اور اصفہانی نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ذولسانین یعنے دو زبان والا ہوگا تو خدا تعالےٰ اُسکی دو زبانیں آگ کی کردیگا -

ائمہ اربعہ اور ابن حبان اور حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے - اُنہوں نے کہا کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو بیبیاں ہوں - اور اُسنے اُن دونوں میں برابری نکی - تو وہ قیامت کے روز آئیگا اور اُسکی ایک جانب مایل ہوگی - اور ایک حدیث میں بجائے مایل کے ساقط آیا ہے

اور ابن عساکر نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے پڑہا یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا کے کیا معنے ہیں ہم آپنے فرمایا کہ میری اُمت دس گروہ ہوکر حشر کئے جاوینگے

ایک گروہ بندروں کی صورت پر اُٹھایا جاویگا اور وہ قدریہ لوگ ہیں - اور ایک گروہ سوروں کی صورت پر اُٹھائے جاوینگے وہ مرجیہ لوگ ہونگے - اور ایک گروہ کتوں کی صورتوں پر اُٹھایا جاوینگے اور وہ مروریہ ہونگے - اور ایک گروہ گدہوں کی صورت پر حشر کیے جاوینگے اور وہ رافضی ہوں گے اور ایک گروہ چیونٹیوں کی صورت پر اُٹھائے جاویں گے اور وہ متکبر لوگ ہونگے اور ایک گروہ بہائم کی صورت پر اُٹھایا جاوینگے اور وہ ربٰو (سود) خوار ہونگے - اور ایک گروہ دِرندوں کی صورت پر اُٹھایا جاوینگے اور وہ فرقہ زندیقوں کا ہوگا - اور ایک گروہ اپنے مونہوں کے بل حشر کیے جاوینگے اور وہ لوگ مصور اور چغلخور اور بہتان باندہنے والے اور آنکھوں سے اشارہ کرنیوالے ہونگے - اور ایک گروہ سوار ہوکر اُٹھائے جاوینگے اور یہہ وہ لوگ ہونگے جو مقرب بارگاہ الٰہی ہونگے - اور ایک گروہ پاپیادہ (پیدل) ہوکر اُٹھایا جاوینگے اور یہہ وہ لوگ ہوں گے جو قسمیں کہاتے ہیں ؛

ابن عساکر نے کہا یہہ حدیث منکر ہے اور اسکے اسناد کی اندر راوی مجہول ہیں خطیب نے اس حدیث کی روایت یوں بیان کی ہے کہ میری اُمت کے دس گروہ متفرق ہوکر حشر کیے جاوینگے پس بعض اُنمیں سے بندروں کی صورت پر حشر کیے جاوینگے اور وہ چغلخور ہیں اور بعض اُنمیں سے سوروں کی صورتوں پر اور یہہ وہ لوگ ہیں کہ جو حرام کا مال کہاتے ہیں اور حرام کا مال جمع کرتے ہیں - اور بعض اُن میں اوندہے ہوکر حشر کیے جاوینگے کہ پاؤں اُن کے اوپر ہوں گے اور مونہوں کے بل کہینچے جاوینگے یہہ سود خوار ہیں - اور بعض اُن میں اندہے بہٹکتے ہوئے اُٹھایا جاوینگے اور یہہ ظالم لوگ ہیں جو اپنے حکم میں ظلم کرتے ہیں - اور بعض اُن میں گونگے بہرے اُٹھائے جاوینگے اور یہہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال پر اتراتے ہیں - اور ایک وہ لوگ ہوں گے کہ جو اپنی زبانوں کو چاٹتے ہونگے اور اُن کی زبانیں درازی کی وجہہ سے سینوں پر پڑی ہونگی اور اُن کے مونہوں سے پیپ بہتی ہوگی - اہل مجمع اُن کو ناپاک سمجھتے ہونگے - اور یہہ لوگ علماء اور قصہ گو اور واعظین ہونگے کہ اُن کا قول اُن کے فعل کے مخالف ہوگا - اور ایک گروہ کا حشر ایسی حالت پر ہوگا کہ اُن کے دست و پا بریدہ ہوں گے اور یہہ وہ لوگ ہیں کہ جو اپنے پڑوسیوں کو ایذا دیتے ہونگے اور ایک وہ گروہ ہوگا جو آگ کی شاخوں پر سولی دیا جاویگا اور یہہ وہ لوگ ہیں کہ جو بادشاہ سے لوگوں کی چغلخوریاں کرتے ہیں - اور ایک وہ گروہ ہوگا کہ مُردار سے بہی زیادہ بدبو کی حالت میں اُٹھایا جاویگا کہ جو اپنی خواہشوں اور لذتوں کے ساتھہ تمتع حاصل کرتے ہیں - اور اپنے مالوں میں سے خدا تعالیٰ کے حق کو روک رکہتے ہیں - اور ایک گروہ کا حشر ایسی حالت پر ہوگا کہ وہ قطران کی رنگی ہوئی چادریں اوڑہے ہوئے ہونگے (قطران ایسی گہاس ہوتی ہے کہ اسکو بدن پر ملتے ہی ایسی خارش ہوتی ہے کہ اسکی برداشت غیر ممکن ہے) اور یہہ وہ لوگ ہیں کہ جو تکبر اور فخر کرنے والے اور اترانے والے ہیں -

اور ابو الشیخ اور ابن حبان نے کتاب التوبیخ میں علاء بن حارث سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا

کہ وہ لوگ جو چغلخور اور آنکھوں سے اشارے کرنے والے اور ناحق ظلم روا رکھنے والے ہونگے خدا تعالے اُن کا حشر کتوں کی صورتوں میں کریگا اور طبرانی اور ابن ابی حاتم نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اُنہوں نے کہا کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص چغلخوری کرتا ہوا اور لوگوں سے ملتا ہوا مر جاویگا بروز قیامت اُسکی یہہ علامت ہوگی کہ اُسکی ناک رخساروں کے دونوں طرف سے داغ ہوگا۔

باب

لوگوں کا حشر اس طرح پر ہوگا کہ وہ اپنی گردنوں پر اُس چیز کو لادے ہوے ہونگے جو اُنہوں نے کسی چیز کو بغیر حق کے لیا ہوگا

خدا تعالے فرماتا ہے ومن یغلل یات بما غل یوم القیٰمۃ (جس نے خیانت کی ہوگی تو وہ بروز قیامت اُس چیز کے ساتہہ لایا جاویگا جو خیانت کی ہوگی شیخین نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص زمین کو بقدر ایک بالشت کے ظلم سے لیئیگا قیامت کے روز سات زمینوں کا طوق اُسکی گردن میں ڈالا جاویگا احمد اور طبرانی نے یعلےٰ بن مرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جو شخص ایک بالشت زمین ظلم سے لیلیگا۔ خدا اُسکو اُس زمین کے کہودنے پر مجبور کریگا۔ یہانتک کہ وہ ساتویں زمین تک پہنچ جاویگا۔ تب بروز قیامت اُس زمین کا طوق اُسکے گلے میں ڈالا جاویگا جبتک کہ خدا تعالے اپنے بندوں میں فیصلہ کرے۔ اور احمد نے یعلیٰ بن مرہ سے ان الفاظ کے ساتہہ روایت کی ہے کہ جو شخص بغیر اپنے حق کے کوئی زمین لیلیگا۔ وہ مجبور کیا جاویگا کہ قیامت تک اُسکی مٹی کو لادے۔ اور طبرانی نے اُنہیں یعلیٰ بن مرہ سے ان الفاظ کیساتہہ روایت کی ہے کہ جو کوئی ایک بالشت زمین ظلماً لیلیگا تو وہ اُسکے کہودنے پر مجبور کیا جاویگا یہانتک کہ سطح پانی تک پہنچے اسکے بعد وہ محشر تک اُسکو لادے رہیگا۔

طبرانی نے حکم بن حارث سلمی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی مسلمانوں کے رستہ میں ایک بالشت زمین بہی لیلیگا وہ شخص سات زمینوں میں سے اُسکو اُٹہا کر لاویگا حضرت انسؓ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی زمین سے بقدر ایک بالشت بہی ظلم سے لیلیگا وہ بروز قیامت اُسکو ساتھ آویگا اور سات زمینوں میں سے وہ طوق اُسکی گردن میں پڑا ہوگا۔ احمد اور طبرانی نے بسند حسن ابو اسطا ابو مالک اشتری کے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ خدا کے نزدیک زمین میں سے ایک گز بڑی خیانت ہے تم ایک شخص کو

پالی ہو کسی زمین یا مکان وہ ہمسایہ ہوتی ہیں اور اُن میں کا ایک شخص جبکہ کرتے وقت اپنے شریک کی حق میں سے ایک گز قطع کر لیتا ہے تو اُسکو بروز قیامت سات زمینوں کا ڈالیگا طوق گلے کا شیخین نے ابو حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے قوم ازد کے ایک شخص کو جسکا ابن لتبیہ نام تہا صدقہ پر عامل مقرر کیا جب وہ آیا تو اُسنے کہا کہ یہہ حصہ تمہارا ہے اور یہہ مجھکو ہدیہ میں ملا ہے یہہ سنکر رسولخدا صلعم کہڑے ہوگئے اور خدا تعالی کی حمد و ثنا کر کی پہر فرمایا اما بعد میں تم کو اُس چیز کے عمل پر جسنے مجھکو اُسکا والی بنایا ہے عامل مقرر کرتا ہوں وہ آ کر کہتا ہے یہہ تمہارا ہے اور یہہ مجھکو ہدیہ میں ملا ہے اگر وہ سچا ہے تو اُسکا بدلا اُسکے پاس اُسکے باپ یا ماں کے گہر میں بیٹہے پہنچتا ہے واللہ کوئی شخص تم میں کا بغیر اپنے حق کے کوئی چیز نہ لیگا مگر بروز قیامت اُسکو اُٹہائے ہوئے خدا سے ملیگا پس میں تم میں سے کسی شخص کو نہ پہچانوں کہ خدا سے اسحالت میں ملے کہ بلبلاتے ہوئے اونٹ اور ڈکارتی ہوئی گائے اور ممیاتے ہوئے بکرے کو اُٹہائے ہوئے خدا سے ملے۔

مسلم نے عدی بن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ مینے رسولخدا صلعم کو یہہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ہم جس کسیکو جس کام پر مقرر کریں اور وہ ہم سے ایک تاگا یا زیادہ کو چہپاوے تو وہ خیانت ہوگی اور بروز قیامت وہ اُس کے ساتہہ آئیگا۔ احمد و شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم کہڑے ہوئے اور آپنے خیانت کی حالتکو بہت برا سمجہا اور یہہ فرمایا کہ ہوشیار رہو کہ میں تم میں سے کسیکو ایسا نہ پاؤں کہ وہ بروز قیامت آوے اور اُسکی گردن پر بلبلاتا ہوا اونٹ ہو اور وہ کہے یا رسول صلعم میری فریاد رسی کرو۔ اور میں کہوں کہ میں تیرے لیے خدا سے سفارش کرنیکا مالک نہیں ہوں مینے تمکو حکم پہنچا دیا تہا کہ میں تم میں سے کسیکو نہ پاؤں کہ وہ بروز قیامت آوے اور اُسکی گردن پر ہنہناتا ہوا گہوڑا ہو۔ اور وہ کہے کہ اے رسولخدا صلعم میری فریاد رسی کیجیے۔ اور میں کہوں کہ میں تیری بابت خدا سے سفارش نہیں کر سکتا میں نے تجہکو حکم پہنچا دیا تہا کہ میں تم میں سے کسیکو بروز قیامت ایسا نہ پاؤں کہ اُسکی گردن پر ممیاتی ہوئی بکری ہو اور وہ کہے یا رسولخدا صلعم آپ میری فریاد رسی کیجیے اور میں کہوں کہ میں تیری سفارش خدا کی جناب میں نہیں کر سکتا۔ مینے تم کو حکم پہنچا دیا تہا کہ میں تم میں سے کسیکو نہ پاؤں کہ اُسکی گردن پر چلاتا ہوا شخص ہو۔ اور وہ کہے کہ اے رسولخدا صلعم آپ میری فریاد رسی کیجیے اور میں کہوں کہ میں تیری سفارش نہیں کر سکتا مینے تمکو حکم پہنچا دیا تہا کہ میں تم میں سے کسیکو نہ پاؤں کہ اُسکی گردن پر بروز قیامت پارچے پہٹکتے کپڑے ہوں اور وہ کہے یا رسولخدا صلعم آپ میری فریاد رسی کیجیے اور میں کہوں کہ میں تیری سفارش خدا سے نہیں کر سکتا کہ مینے تمکو حکم پہنچا دیا تہا کہ میں تم میں سے کسیکو نہ پاؤں کہ بروز قیامت اُسکی گردن پر مال ہو اور وہ کہے کہ اے رسولخدا صلعم آپ میری فریاد رسی کیجیے میں کہوں کہ میں تیری سفارش خدا سے نہیں کر سکتا کہ میں نے تجہکو حکم پہنچا دیا تہا۔

ابو یعلیٰ نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز تم میں سے کسی کو نہ جانوں جو ممیاتی ہوئی بکری یا بلبلاتا ہوا اونٹ یا ہنہناتا ہوا گھوڑا یا ادیم کا گٹھر اپنی گردن پر لادے ہوئے ہو۔ اور یا محمد صلعم یا محمد صلعم پکارتا ہو اور میں تم سے کہوں کہ میں نے تم کو حکم پہنچا دیا تھا۔ اب میں خدا سے تیری سفارش نہیں کرتا۔ اور اسی قسم کی حدیث امام احمدؒ کے نزدیک حضرت سعد ابن عبادہ رضؓ اور تھب سے مروی ہے اور بزار کے نزدیک حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے اور طبرانی کے نزدیک حضرت عبادہ ابن صامت اور حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے یہ سب حدیثیں عاملین صدقہ کے متعلق ہیں جب وہ صدقہ میں خیانت کریں طبرانی نے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت مقداد ابن اسود کو ایک عمارۃ عطا کیا اسوقت حضرت عرباض ابن ساریہؓ نے کھڑے ہو کر مقداد سے کہا تجھکو اسکے لینے کا حق نہیں ہے۔ اور معاویہ اسکے دینے کے مجاز نہیں ہیں۔ گویا کہ میں بروز قیامت تجھکو دیکھ رہا ہوں کہ تو اسکو اپنی گردن میں لادے ہوئے ہے اور اسکا سر تلے کو ہے یہہ حدیث اسکے متعلق ہے کہ امام کسیکو بیت المال میں سے اسکے استحقاق سے زیادہ دیدے طبرانی اور ابو نعیم نے کتاب الحلیہ میں بسند ضعیف حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضؓ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنی کفایت سے زیادہ عمارت بناویگا وہ مجبور کیا جاویگا کہ اسکو اپنے کندھے پر لادے۔

ابو داؤد واحمد ابن ماجہ اور طبرانی نے بسند معتبر حضرت انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم ایک انصاری کی قبر پر گذرے تو فرمایا کہ جو عمارت اس سے زیادہ ہو (اور اپنے ہاتھ سے سر کے اوپر اشارہ کیا) پس وہ عمارت بنانے والے کے لئے بروز قیامت وبال ہوگی۔ یہہ خبر اس قبر والے کو معلوم ہوئی تو اسنے قبر کو ڈھا دیا۔ طبرانی نے واثلہ ابن اسقع سے اسی قسم کی حدیث روایت کی ہے۔ منذری نے کہا کہ اس حدیث کے دیگر احادیث بھی شاہد ہیں طبرانی نے کتاب الاوسط میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلعم کا ایک کنوئیں پر گذر ہوا تو آپنے فرمایا کہ اس کنوئیں کا مالک اگر اسکا حق ادا نکریگا تو وہ بروز قیامت اپنے اوپر لادیگا ❖

باب

اس بیان میں کہ لوگ بروز قیامت طوق ڈالے ہوئے یا لگام ڈالے ہوئے اٹھیں گے

احمد نے بسند صحیح بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضؓ اور حضرت سعد بن ابو عبیدہ کے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو دس آدمیوں کا امیر ہو اور اسکے گلے میں بروز قیامت طوق نہو سوائے عدل کے کوئی چیز

اُس طوق کو نہ چھوڑا سکیگی ÷ طبرانی نے بسند کامل حضرت عبد اللہ ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے اس حدیث کو آنحضرت تک مرفوع کیا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ دس آدمیوں کا حاکم ہو اور بروز قیامت طوق کے ساتھہ نہ لایا جاوے۔ اُسکا ہاتہہ گردن سے بندہا ہوگا جب تک کہ اُسمیں اور محکومیں میں فیصلہ نکیا جاویگا۔

ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابو الدردار سے روایت کی ہے کہ مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو تین شخصوں پہ حاکم ہو اور قیامت کے روز خدا سے وہ اس حالت پر نہ ملے کہ اُس کا دونہا ہاتہہ بندہا ہوا ہو اور اُسکا عدل اُسکو چھوڑاویگا۔ یا اُسکا ظلم اُسکے طوق ڈالدیگا۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت بریدہ سے اور بزار نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ کوئی شخص دس آدمیوں کا حاکم نہوگا کہ قیامت کے روز خدا کی حضور میں آویگا اُسکا ہاتہہ گردن سے بندہا ہوگا۔ اگر اُسنے نیکی کی ہوگی تو آزاد کردیا جائیگا۔ اور اگر بدی کی ہوگی تو اُسکے طوق پہ ایک طوق اور رکہدیا جاویگا۔ اس حدیث کے اور طریقے بہی ہیں جنکو مینے کتاب ضم القضاۃ میں بیان کیا ہے

دینوری نے کتاب المجالست میں عبد اللہ ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ کوئی حاکم نہیں کہ لوگوں میں حکومت کرے مگر اُسکا اسطرح حشر ہوگا کہ ایک فرشتہ اُسکی گردن پکڑے ہوئے ہو یہاں تک کہ اُسکو جہنم پہ کہڑا کردیں۔ پہر وہ فرشتہ اپنی گردن خدا کی طرف اُٹھاویگا۔ اور اُس سے کہا جاویگا کہ اسکو پہینکدے۔ ایک فرشتہ اُس کو چالیس سال کے نشیب میں پہینکدیگا۔ ابو یعلی اور طبرانی نے بسند صحیح حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جس شخص سے علم کے متعلق اُس سے سوال کیا جاویگا اور وہ اسکو چہپاویگا یا قرآن شریف کے معنے اپنے دل سے بناکر سنائیگا تو قیامت کے روز وہ اسطرح آئیگا کہ اُسکے مونہہ میں آگ کی لگام لگی ہوگی ÷

باب

اسلام اور عمل اور قرآن اور امانت اور رحم اور دن اور دنیا۔ اور قیامت کے روز بصورت اشخاص اُٹھائے جاوینگے ÷

احمد اور ابو یعلی اور طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ بروز قیامت اعمال خدا کے حضور میں حاضر ہوں گے۔ نماز حاضر ہو کر یہہ عرض کریگی کہ اے میرے پروردگار میں نماز ہوں تو ارشاد ہوگا کہ تو عمدہ حالت پہ ہے۔ اور صدقہ حاضر ہو کر عرض کریگا کہ اے پروردگار میں صدقہ ہوں خدا تعالی

اُس سے بھی یہی فرمائیگا کہ تو بھی بہتر حالت پر ہے۔ پھر روزہ حاضر ہوگا اور کہیگا کہ اے پروردگار میں روزہ ہوں خدا فرمائیگا کہ تو بہتر حالت پر ہے۔ پھر دیگر اعمال بصورت انسان حاضر ہو کر یہی عرض کرینگے۔ اُن کے جواب میں خدا تعالے فرمائیگا کہ تم سب عمدہ اور بہتر حالت پر ہو۔ پھر اسلام بصورت شخص خدا تعالے کی جناب میں حاضر ہو کر عرض کریگا کہ اے میرے پروردگار۔ انت السلام ہے۔ اور میں اسلام ہوں۔ خدا فرمائیگا کہ تو خوبی اور عمدگی کی حالت پر ہے۔ آج تیری ہی وجہ سے میں لوگوں سے مواخذہ کرونگا اور تیری ہی وجہ سے میں اُن کو جزا دونگا۔ خدا تعالے نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین ۞ اور جو شخص سوائے دین اسلام کے کسی دوسرے دین کو طلب کریگا تو اُس سے خدا کی حضور میں ہرگز قبول نکیا جاویگا اور وہ شخص بروز قیامت نقصان پانیوالوں میں سے ہوگا۔ مسلم نے نواس بن سمعان سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخدا صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بروز قیامت خدا کی حضور میں قرآن پاک لایا جاویگا اور اسکے اہل جو اُس پر عمل کرتے ہیں۔ اُن کے آگے آگے سورۂ بقرا اور سورۂ آل عمران ہونگے جیسے دو بادل یا دو سیاہ سائبان کہ اُنکے اندر چمک ہوگی۔ یا وہ دونوں سورتیں اسطرح سے اپنے پڑھنے والوں کے آگے ہونگی جیسے دو گروہ جانوروں کے صف باندھے ہوئے اپنے صاحبونکی طرف سے حجت کرتے ہیں۔ اور مسلم نے ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم قرآن پڑھا کرو اسلئے کہ قرآن اپنے پڑھنے والوں کے لئے بروز قیامت فریادرسی کریگا۔ تم زھراوین (سورۂ بقرا و سورۂ عمران کا نام ہے) کو پڑھو اسلئے کہ یہ دونوں بروز قیامت اس حالت میں آونگی جیسے دو ابر یا دو قطاریں پرندوں کی کہ اپنے صاحبونکی جانب سے نزاع کرینگی۔ اور احمد نے بریدہ کی حدیث سے انہیں لفظوں روایت کی ہے (تظلان صاحبھما یوم القیمۃ) یعنے اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے روز سایہ کئے ہوئے ہونگی۔

اور احمد اور بیہقی نے شعب الایمان کے اندر بسند صحیح بریدہ رضی سے روایت کی ہے اُنہوں نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ قرآن مجید وقت قبر کے پھٹنے کے اپنے پڑھنے والے سے ملاقات کریگا۔ مثل اُس شخص کے جسکا جسم بدلا ہوا ہو۔ تو قرآن فرمائیگا کہ تو نے مجھے پہچانا۔ وہ جواب دیگا کہ نہیں تب قرآن فرمائیگا کہ میں وہی ہوں کہ تجھکو جسنے دوپہر دن کے وقت پیاسا رکھا تھا اور شب بیداری کرائی تھی۔ اور ہر تاجر بروز قیامت اپنی تجارت کے پیچھے ہوگا۔ اور میں آج تیرے واسطے ہر تجارت کے پیچھے ہوں۔ تو خدا تعالے اُسکے داہنی جانب ملک عطا فرمائیگا۔ اور بہشت بائیں جانب اور اُس روز اُسکے سر پر وقار کا تاج رکھا جاویگا۔ اور اُسکے والدین کو دو حلے پہنائے جاوینگے کہ اُن دونوں کی قیمت تمام دنیا نہوگی۔ وہ دونوں تعجب سے کہینگے کہ ہمکو یہ حلے کیوں پہنائے گئے ہم اُنکو یہ جواب دیا جاویگا کہ تمہارے بیٹے کے قرآن یاد کرنیسے یہ حلے تم کو پہنائے گئے۔

اور طبرانی نے اوسط کے اندر ابوہریرہ کی حدیث سے مثل اسکے روایت کیا ہے۔ اور نیز اسنے بسند جید ابوامامہ رضہ سے روایت کیا ہے اُنہوں نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی کتاب میں سے ایک آیت سیکھے تو وہ آیت بروز قیامت اُسکے سامنے آئیگی۔ اور اُسکے سامنے خنداں ہوگی خوشی سے۔ حاکم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے اُنہوں نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ مینے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں کہ اُن پر عمل کرنے کے بعد کبھی گمراہ نہو گے۔ اور وہ دو چیزیں یہہ ہیں کہ خدا کی کتاب اور میری سنت۔ اور یہہ دونوں آپسمیں کبھی جدا نہونگی یہانتک کہ حوض کوثر پر آکا ورود ہوگا۔ اور ابن مبارک اور احمد اور بزار اور طبرانی نے اوسط میں ابوموسی اشعری رضہ سے روایت کی ہے اُنہوں نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ نیکی اور بدی بلا شبہہ پیدا کیجاوینگی بروز قیامت نیکی تو اپنے صاحب کو خوش کریگی۔ اور بدی اُس سے کہیگی کہ پرے ہو پرے ہو۔ ہر چند کہ خدا الٰہی اختیار کریگا لیکن اُس شخص کو اپنے عمل بد کی بابت سے کچھ چارہ نہوگا۔ حاکم اور ابن خزیمہ نے ابوموسی اشعری رضہ سے روایت کی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالے ایام کو انھیں کی ہیئت پر اُٹھائے گا اور جمعہ کو زہرا اور روشن مبعوث فرمائیگا کہ اُسکے اہل خوش ہوجاوینگے اُسکو اسطرح گھیرے ہوئے ہوں گے جسطرح دُلہن اپنے شوہر کی طرف تحفتہً لائی جاتی ہے۔ جمعہ اُن کے لئے روشن ہوگا اور وہ اُسکی روشنی میں چلینگے۔ برف کی طرح اُنکے رنگ سفید ہونگے اور اُنکی خوشبو مشک کیطرح مہکیگی۔ کافور کے پہاڑوں میں وہ گھستے ہوئے چلے جاوینگے جن اور آدمی اُن کی طرف دیکھینگے اور جبتک وہ جنت میں داخل ہونگے تعجب کی وجہہ سے اُن کی آنکھہ نہ جھپے گی سوا موذنوں کے سوا جو خدا کے لئے اذان دیتے ہیں کوئی اور اُن میں شامل نہ ہوگا۔ ابونعیم نے کتاب الحلیہ میں ابوعمران جنونی سے روایت کی ہے کہ کوئی رات ایسی نہیں ہوتی کہ جو یہ پکار کر نہ پکارتی ہو۔ اور تم سے جتنی نیکی ہوسکے تم کرو قیامت تک میں تمہاری طرف تمہارے پاس واپس نہ آونگی ابونعیم نے مجاہد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کا جو دن گذر جاتا ہے وہ یہہ کہتا ہے کہ خدا کا شکر ہے کہ جسنے مجھکو دنیا سے اور دنیا والوں سے باہر نکالا۔ اسکے بعد وہ لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اور تا قیامت اُسکا خاتمہ رہتا ہے یہانتک کہ صرف خدا کی ذات ہوتی ہے جو اُسکی مُہر کو توڑتی ہے۔ اور ابونعیم نے اسی مجاہد سے روایت کی ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے جو یہہ نہ کہتا ہو کہ اے ابن آدم میں آج تیرے پاس آیا ہوں اور آج کے بعد پھر کبھی تیرے پاس واپس آونگا تو خوب دیکھہ لے کہ تو مجھہ میں کیا عمل کریگا اور کوئی رات ایسی نہیں ہوتی جو ایسی ہی نہ کہتی ہو۔

ابن مبارک نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ مسلمان کے سامنے اُسکا عمل نہایت خوشنما صورت میں اور نہایت عمدہ لباس میں اور نہایت خوشبودار خوشبو میں سامنے آکر اُسکے پہلو کی طرف آ بیٹھے گا۔ اور

اُسکو ہر ایک قسم کے خوف اور بیقراری سے بے خبر کردیگا - اور یہہ شخص اُس سے کہیگا کہ اے نیک رفیق! خدا تجھکو جزا دے تو کون ہے
وہ کہیگا کیا تو مجھکو نہیں جانتا یعنی تیری قبر میں اور دنیا میں تیری رفاقت کی ہے - میں تیرا عمل ہوں تیرا عمل
خوبصورت تہا اسلئے تو مجھکو خوبصورت دیکھتا ہے اور تیرا عمل پاکیزہ تہا اسلئے تو مجھکو پاکیزہ حالت میں دیکھتا ہے - اب تو آ
اور مجہپر سوار ہو - میں دنیا میں اکثر تجہپر سوار ہوا ہوں - اسکے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ
اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ - خدا متقیوں کو اُن کی کامیابی کی وجہہ سے نجات دیگا - یہانتک کہ وہ عمل اُس شخص کو خدا کی
حضور میں لاکر کہیگا کہ دنیا میں سب کام کرنے والے اپنے اپنے کاموں میں کامیاب ہوگئے اور سب تاجر اور دستکار اپنی اپنی
تجارت اور پیشے اپنے کام سے کامیاب ہوئے مگر میرے رفیق نے اپنے آپکو مجہمیں مصروف رکہا - پروردگار
اُس سے فرماویگا تو کس بات کی درخواست کرتا ہے - وہ عرض کریگا مغفرت اور رحمت کی - خدا تعالےٰ فرمائے گا
میں نے اُسکو بخشدیا تب اُسکو بزرگی کا حلہ پہنایا جاویگا اور عزت و وقار کا تاج اُسکے سر پر رکہا جاویگا - اُسمیں ایک
موتی ایسا ہوگا جو دو دو روز کی مسافت سے روشن ہوتا ہوا معلوم ہوگا اور اُسکے والدین کو بہی اسیطرح وقار عطا کیا جائیگا
اور کافر کا عمل نہایت بدنما صورت میں اور بدبودار بو کے ساتہہ اُسکے سامنے نمودار ہوگا - اور اُسکے پہلو کیطرف بیٹہیگا
جس چیز سے اُسکو خوف و ہراس پیدا ہوگا یہہ عمل اُسکو زیادہ کردیگا - یہہ شخص اُس سے کہیگا کہ تو میرا رفیق ہے تو کون ہے
وہ کہیگا کہ کیا تو مجھکو نہیں پہچانتا ؟ وہ کہیگا کہ نہیں - تو اُسوقت عمل کہیگا کہ میں تیرا عمل ہوں - تیرا عمل بدصورت تہا
اسلئے میں بدصورت ہوں - اور بدبودار تہا اسلئے تو مجھکو بدبودار دیکہتا ہے - اب تو اپنے سر کو جہکا دے میں تجہپر سوار
ہوتا ہوں - دنیا میں تو مجہپر اکثر سوار ہوا کرتا تہا - اسی کی متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لوگ اپنے بوجہوں کو بروز قیامت پوری طرح اُٹہاوینگے

خرائطی نے مکارم الاخلاق میں حضرت بلال رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ نیکی اور بدی
بروز قیامت لوگوں کے روبرو کہڑی کی جاوینگی - نیکی اپنے اہل کا ساتہہ نہ چہوڑیگی اور بہشت کیطرف لیجاویگی
اور بدی اپنے اہل کا ساتہہ نہ چہوڑیگی - اور دوزخ کی طرف اُن کو کہینچ لیجاویگی - نسائی اور حاکم اور بیہقی
اور طبرانی نے کتاب الصغیر میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے - اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے
اور لفظ اس حدیث کے طبرانی کے ہیں کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ آگ سے اپنی سپر کو پکڑو اور یہہ کہو
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ - اسلئے کہ یہہ کلمات بروز قیامت
نجات دینگے اور تمہارے آگے سے اور تمہارے پیچہے سے آوینگے - اور ابن ابوالدنیا نے عبداللہ
ابن عباس رضؓ سے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہے کہ بروز قیامت دنیا ایک بوڑہیا گہستی ہوئی
کی صورت میں جو نیلگوں ہوگی اور اُسکے دانت کہلے ہوئے ہونگے پس خلائق پر پیش کی جاویگی - اور اُن سے کوئی

اُسکو دالا کہیگا

کہنے والا کہیگا کہ تم نے اسکو پہچانا - وہ کہینگے کہ ہم اسکی شناخت سے پناہ مانگتے ہیں تب ان سے کہا جاویگا کہ یہہ دنیا ہے
جسپر تم فخر کیا کرتے تھے اور جسپر تم قطع تعلق کیا کرتے تھے اور جسپر تم باہم حسد و بغض کیا کرتے تھے اور جسپر تم فریب میں مبتلا تھے
وراں بعد دنیا جہنم میں ڈالی جاویگی - تب وہ پکار کریگی کہ اے میرے پروردگار! کہاں ہیں میرے تابعدار اور گروہ؟
تو خداتعالےٰ ارشاد فرمائیگا کہ اسکے اتباع اور گروہوں کو بھی اسکے ساتھہ ملحق کردو - ابن مبارک اور بیہقی نے کتاب شعب الایمان
میں عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے - انہوں نے فرمایا کہ دنیا بروز قیامت لائی جاویگی - پس انمیں سے جو اللہ والی ہیں وہ
چھانٹ دیے جاوینگے - پھر دنیا معہ باقیماندوں کے جہنم میں پھینک دیجاویگی
بیہقی نے عمرو بن عبسہؓ سے روایت کی ہے کہ جسروز قیامت کا دن ہوگا تو دنیا حاضر کیجاویگی تو اسمیں سے جو چیز خدا کے
لئے ہے علیحدہ کرلیجاویگی - اور جو چیز غیر خدا کے لئے ہے وہ جہنم کی آگ میں ڈالیجاویگی - اصبہانی نے ترغیب کے اندر جابرؓ
سے روایت کی ہے اونہوں نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ بروز قیامت کعبہ میری قبر کی طرف جمع کیا جاویگا اور وہ
مجھے کہیگا السلام علیک - میں اسکے جواب میں کہونگا وعلیک السلام یا بیت اللہ میرے بعد میری
امت نے تیرے ساتھہ کیا کیا؟ کعبہ یہہ کہیگا کہ جو شخص میری زیارت کیلئے آیا تو میں اسکے لیے کافی ہوں اور اسکے لئے
شفیع ہوں - اور جو شخص میری زیارت کیلئے نہیں حاضر ہوا تو اسکے لیے آپ کافی ہیں - آپ ہی اسکی فریادرسی کیجیے!
حاکم وغیرہ نے ابن عمرؓ کے واسطہ سے رسولصلعم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ بروز قیامت رکن خدا کی حضور میں
حاضر ہوگا - اور کوہ ابوقبیس سے بھی زیادہ بلند ہوگا اور اسکے لیے ایک زبان اور دو لب ہونگے - ابن خزیمہ نے ابن عباسؓ
سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ حجراسود ایک یاقوت سپید ہے یاقوتوں جنت سے اور
اسکو مشرکین کی خطاؤں نے سیاہ کردیا ہے - قیامت کے روز وہ مثل احد پہاڑ کے اٹھایا جاویگا - جن لوگوں نے دنیا میں اسکا
بوسہ دیا ہے ان لوگوں کیلئے گواہی دیگا - طوسی نے عیون الاخبار میں ابوہریرہ کے طریق سے انسؓ سے مرفوعاً
روایت کی ہے جس شخص نے قرآن کو سیکھکر اسکو لٹکا لیا اور اسکی محارست نکی اور اسکے اندر تفکر نہ کی تو وہ قرآن
بروز قیامت اسکے ساتھہ لٹکا ہوا آویگا اور خدا کی حضور میں آکر عرض کریگا کہ تیرے اس بندہ نے مجھکو چھوڑ دیا تھا تو میرے
اور اس کے مابین فیصلہ کر - حمید بن زنجویہ نے فضائل اعمال کے اندر عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت کی ہے انہوں نے
رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ تین چیزیں بروز قیامت عرش کے نیچے ہونگی - ایک قرآن شریف کہ
بندوں سے مخاصمت کریگا اور امانت اور رحم خداتعالی کی حضور میں پکاریگا کہ خبردار رہو کہ جس شخص نے میرے ساتھہ
وصل کیا ہے خداتعالےٰ اس کے ساتھہ ملے - اور جسنے مجھسے قطع تعلق کیا ہے - خداتعالےٰ اُس نے قطع تعلق کرے
اور حمید نے عمرو بن شعیب کے طریق سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسولصلعم نے
فرمایا کہ بروز قیامت رحم زبان فصیح و تیز اٹھایا جاویگا وہ کہیگا کہ ای میرے خدا جنہوں نے میرے ساتھہ وصل کیا ہے

تو انہیں جنت میں داخل کر اور جس جس نے میری ساتھ قطع تعلق کیا ہی تو اُن کو جہنم میں داخل کر۔

ترمذی و ابن ماجہ اور حاکم نے عائشہ رضہ سے روایت کی ہی اور انہوں نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہی کہ رسول صلعم نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کا کوئی عمل یوم نحر کے دن تمام عملوں سے خدا تعالے کے نزدیک ذبح کرنے سے بہتر نہیں ہے اور بلا شبہ بروز قیامت وہ قربانی اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ خدا تعالے کے حضور میں حاضر ہوگی اور بلا شبہہ اسکا خون قبل اسکے کہ زمین پر گرے البتہ خدا تعالے کے نزدیک اُسکا مرتبہ ہو جاتا ہے لہذا تم اپنے دلوں کو خوش کرو ❊

(**تنبیہ**) لوگوں نے کہا ہے کہ اعمال اعراض ہیں تو اُن کا حشر کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ اور اُن کا بصورت اجسام متصور ہونا کیونکر درست ہی علما کے ایک گروہ نے اسکا یہہ جواب دیا ہے کہ خدا تعالے سب اعمال کو بصورت اشخاص پیدا کریگا اور اُن کو میزان کے اندر رکھیگا اور اسیطرح سے قرآن پڑہنے کے ثواب کا حال ہوگا۔ اور اعمال سیاہ کے گناہوں کا بھی یہی حال ہوگا۔ لیکن بہتر جواب اسکے خلاف ہی۔ اسلئے کہ اعمال اور معانی سب کے سب مخلوق ہیں۔ ادراک کے لئے خدا تعالے کے نزدیک صورتیں ہیں اگرچہ ہم اُن کا مشاہدہ نہیں کر سکتے۔ اور ارباب حقیقت نے اس امر پر نص کر دی ہی کہ منجملہ اقسام کشف کے ایک قسم یہہ بھی ہے کہ معانی کے حقائق معلوم کئے جاویں اور اُن کی جسمانی صورتوں کا ادراک کیا جاوے۔ حدیثوں میں اسکی شہادت موجود ہی اور ایسی حدیثیں بکثرت موجود ہیں اور اُن سب میں قوی وہ حدیثیں ہیں جنمیں دلوں کے حشر کا بیان ہی۔ تاویل سابق اُنمیں نہیں ہو سکتی ہے صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب خدا نے رحم کو پیدا کیا تو اسنے کہڑے ہو کر کہا کہ یہہ جگہہ اُس شخص کی ہے جو تیرے سبب سے قطع رحم کے سبب سے پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث میں خبر دیگئی ہے کہ رحم مخلوق چیز ہے اور اسمیں کہڑے ہونے اور گفتگو کرنے کی صفت ہوتی ہے۔ اور یہہ سب جسمانی اوصاف ہیں۔ اور تعبیر مذکور اسمیں درست نہیں ہی۔ اسکی تحقیق میں مینے ایک جدا گانہ جزو لکھا ہے اور حدیث ذبح موت کی جو آنیوالی ہے اسی پر مبنی ہے ❊

روز قیامت کے ناموں کا ذکر ❊

معلوم کرو کہ خدا تعالے نے اپنی کتاب عزیز میں روز قیامت کے بہت سے نام لیے ہیں قریب سو کے جن سے روز قیامت کی بڑی شان معلوم ہوتی ہی۔ قرآن میں اسکے نام دو طرح سے بیان کیے گئے ہیں ایک بلفظ مذکور ہیں اور ایک بطریق اشتقاق کے مذکور ہیں منجملہ انکی روز قیامت کا نام ساعت ہی لبسبب نزدیک ہونیکے یا اسلئے کہ دفعۃً ایک گہڑی میں اسکا تحقق ہو جائیگا یا اسلئے کہ مردوں کو اپنی قبروں سے اُٹہنا ایک لمحہ سے بھی زیادہ جلدی ہوگا۔ یا اسلئے کہ اسدن تمام امور کا فیصلہ ایک گہڑی کے اندازہ میں ہو جائیگا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہی کہ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ تمام خلقت کا حساب و کتاب

کتنے عرصہ میں ہوجائیگا ہے حضرت علی نے فرمایا جسطرح خداتعالےٰ ایک صبح کے وقت تمام مخلوق کو رزق پہنچا دیتا ہے اسیطرح
ایک گھڑی میں سبکا حساب لیلیگا - اور قیامت اسلیئے اسکا نام ہے کہ تمام مخلوق اپنی قبروں سے اٹھکر خدا کی حضور میں
کھڑی ہیگی جب تک وہ چاہیگا اور روحیں اور فرشتے اپنی اپنی صف باندہے کھڑے ہونگے اور قارعہ اسکا نام اسلیئے ہے کہ
اپنی پیشتونکی وجہہ سے لوگونکے دلونمیں چوٹ ماریگی - اور صاقہ کی وجہہ تسمیہ یہہ ہے کہ اسکا وجود یعنے غیر مشکوک ہے
اور سب کام برحق ہیں - اور غاشیہ اسلیئے اسکا نام ہے کہ لوگونکو اپنے ہولوں سے ڈہانک لیگی - اور آزفہ کہنے کی وجہہ تسمیہ یہہ ہے
کہ اسکا آنا قریب ہے عرب بولتے ہیں ازف الشیئ جبکہ کوئی شئے کیطرح قریب اور نزدیک ہوجائے - اور واقعہ اور خافضہ کہ
پست کردیگی اور رافعہ یا بلند کردیگی اور طامہ کہ ہر ایک چیز پر غالب آجائیگی اور صاخہ کہ لوگونکو بہرا کردیگی یا یہہ کہ لوگونکو سخت
آذیت کی آمد سنادیگی - یا اسکے معنے زخمی کرنیوالی کے ہیں - اور یوم النفخہ کہ اسمیں صور پہونکا جاویگا - اور یوم الزلزلہ کہ زمین کو
اسمیں بہونچال آئیگا - اور یوم الراجفہ کہ زمین اور پہاڑ وغیرہ اُس روز لرزینگے - اور یوم الناقور کہ صور پہونکا جائیگا - اور
یوم الانشقاق اور یوم الانفطار کہ آسمان پہٹ جائینگے - اور یوم التکویر اور یوم الانکدار کہ سورج اور چاند اور ستاروں کا
نور جاتا رہیگا - اور یوم الانتشار کہ لوگ پریشان ہوجائینگے - اور یوم التیسر کہ مسلمانوں کے لیئے اُس روز آسانی ہوگی - اور
یوم التعطیل کہ جانور چہوٹے ہوئے پہرینگے اور یوم التسجیر کہ دوزخ جہونکے جائینگے اور یوم التفجیر کہ دریا بہادیئے جائینگے
اور یوم الکشط کہ آسمان کا پوست اُتار لیا جائیگا - اور یوم الطی کہ آسمان کو لپیٹ لیا جاویگا - اور یوم المد کہ زمین کو
پہیلا دیا جاویگا - اور یوم الدین کہ لوگونکو اُسروز جزا دیجائیگی - اور یوم البحث اور یوم النشور اور یوم الخروج اور یوم العرض
یوم الجمع اور یوم الفرق اور یوم الصدع کہ لوگ پراگندہ اور متفرق ہوجائینگے - اور یوم الصدر کہ لوگ متفرق طورپر وہاں
آئینگے چنانچہ ارشاد ہوا ہے یصدر الناس اشتاتا - اور یوم البعث اور یوم الفزع اور یہہ سب ظاہر ہیں اور
یوم التناد دیا تو یہہ ندا سے مشتق ہے یا ند سے جو بہاگنے کے معنے میں آتا ہے) اور یوم الدعا - اور یوم الحساب اور یوم السوال
اور یوم القوم الاشہاد اور یوم القصاص اور یوم الوعد اور یوم الوعید اور یوم الندامہ اور یوم الحسرۃ اور یوم التبدیل اور
یوم التلاق اور یوم المآب اور یوم المصیر اور یوم الفصل اور یوم القضا اور یوم الحکم اور یوم الوزن اور یوم عقیم
کہ اسکے بعد کوئی دن نہوگا - یوم عسیر یوم عظیم - یوم مشہود - یوم التغابن کہ لوگونکی ہارجیت کا دن ہوگا - یوم عبوس قمطریر
کہ وہ دن منہہ چڑہائے ہوئے ہوگا - اور اُسکی مصیبت سبکو گہیرے ہوئے ہوگی - اور یوم تبلی السرائر کہ دلونکی
مخفی باتیں اُسدن نکالی جائینگی اور یوم القرار اور یوم تتقلب القلوب والابصار کہ دل اور نگاہیں لوٹ پوٹ ہونگی
اور یوم الفتنہ کہ لوگوں کا امتحان ہوگا - اور یوم الاذان کہ حکم الٰہی ظالمونکے لیئے لعنت کا ہوگا صادر ہوگا چنانچہ حضرت
طاوس ایکمرتبہ ہشام بن عبدالملک کے پاس گئے اور کہا تو خدا سے ڈر اور یوم الاذان کا خوف کر ہشام بن عبدالملک نے
کہا یوم الاذان کونسا دن ہوگا - انہوں نے فرمایا جسکی نسبت خداتعالےٰ ارشاد فرماتا ہے فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُم

ان لعنۃ اللہ علی الظالمین اور یوم الخلود اور یوم الجدال اور یوم لا تملک نفس لنفس شیئا - اور یوم یدعون الی نار جہنم
اور یوم لا ینفع الظالمین معذرتہم - اور یوم لا ینطقون اور یوم لا ینفع مال ولا بنون - اور یوم لا یکتمون اللہ حدیثا - اور
یوم لا مرد لہ من اللہ - اور یوم لا بیع فیہ ولا خلال - اور یوم لا ریب فیہ - پس یہہ سب اسکے نام ہیں - واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

باب

خدا تعالے فرماتا ہے وجاء ربک والملک صفا صفا - اور آویگا تیرا رب اور فرشتے قطار قطار - اور
خدا تعالے فرماتا ہے ھل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکۃ وقضی الامر - کیا انکو
یہہ انتظار ہے کہ خدا انکے پاس ابر کے سائبانوں میں آوے اور فرشتے اور کام کا فیصلہ کیا جاوے اور خدا تعالی فرماتا ہے
وانشقت السماء فہی یومئذ واہیۃ والملک علی ارجائہا ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمانیۃ
یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ - یعنے اور پہٹ جاویگا آسمان اور سست بودا ہوگا اور فرشتے اسکے گرد ہونگے
اور لوگونکے اوپر اسروز آٹھ فرشتے تیرے پروردگار کے تخت کو اٹھائے ہوئے ہونگے - یوم یقوم الروح والملائکۃ
صفا - اسروز کہڑی ہوگی روح اور فرشتے صف باندہے ہونگے -

طبرانی نے حضرت ابن عمر سے اور انہوں نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ خدا تمام گروہونکو بروز قیامت
جمع کریگا - پھر اپنے عرش سے کرسی کیطرف نزول فرمائیگا اور اسکی کرسی آسمانون اور زمین کی وسعت کی برابر ہوگی -
معلوم کرو کہ وہ آیتیں اور حدیثیں متشابہات سے ہیں جنمیں باریتعالے کی تشریف لانے اور نزول فرمانیکا ذکر ہے -
ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان کے علم کو خدا کے سپرد کرتے ہیں لیکن ہم اسبات کا یقین کرتے ہیں کہ خدا ان کی ظاہری
معانی سے منزہ ہے اسلئے کہ خدا تعالے کا ان سے متصف ہونا محال ہے یا انکی ایسی تاویل کرتے ہیں جو اسکی
بارگاہ اقدس کے مناسب ہو یعنے اسکا حکم آویگا اور وہان نزول کریگا جیسے کہ اخیر حدیث میں آویگا کہ ہمارا پروردگار
دنیا کے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے یعنے ہمارے رب کا حکم نزول کرتا ہے - یعنی ایک فرشتہ ندا کرتا ہے - حدیث کے
بعض طریقوں میں یہی ایسا ہی وارد ہوا ہے اور ایسا ہی موقف کی حدیث میں - خدا تعالے نے ندا کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے
اور اس سے یہہ مراد ہے کہ خدا کے حکم سے فرشتہ ندا کریگا جیسے کہ بعض حدیثوں میں صراحۃً یہہ وارد ہوا ہے -
اس قسم کے اطلاق لغت اور عرف کی اعتبار سے شایع اور مشہور ہیں - لشکر کے کام بادشاہ کی طرف منسوب کردیا کرتے ہیں
اسلئے کہ بادشاہ ان کا کارفرما ہوا کرتا ہے جیسے کہ خدا فرماتا ہے یا ھامان ابن لی صرحا یعنے اے ہامان
(نام ملک ہے) میرے لئے ایک محل بنا - یعنے عمارت بنانیوالوں کو حکم دے - اور ترمذی کی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ
آنحضرت صلعم نے ایک سفر میں آذان دی - اس سے ایک فریق سمجہا کہ خود آپ نے آذان دی تہی - حالانکہ خاص اس حدیث کے

طریق میں آیا ہے کہ رسولخدا صلعم نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا تہا اور حضرت بلالؓ نے اذان دی تہی - لیکن آپ اسکی حکم دینے والے تہے
اسلئے اذان کو خود اپنی طرف منسوب فرمایا - اور ایسے ہی حدیث میں آیا ہے کہ صلح حدیبیہ میں رسولخدا صلعم نے لکہا
و محمد بن عبد اللہؐ اور اس سے مراد یہہ ہے کہ آپنے اُسکے لکہنے کا حکم فرمایا تہا - اور یہی معنے اُس حدیث کی ہیں جسمیں بیان
ہے کہ رسولخدا صلعم نے کسریٰ و قیصر کو خط لکہا - اور خدا کی طرف دعوت کی - اور حضرت عثمانؓ نے قرآنوں کو لکہا - یعنے
اُن کے لکہنے کا حکم دیا تہا - اسلئے کہ حضرت عثمانؓ نے اپنے ہاتہہ سے کچہہ نہ لکہا تہا - اور یہہ بہی مجاز کی ایک قسم ہے علم معانی
اور بیان میں وہ قرار پاچکی ہے اسکے بعد مینے شیخ بدرالدین زرکشی کی یہی تحریر دیکہی جسمیں صریحاً یہہ لکہا تہا کہ کتاب غرائب الاصول
میں سلیمے بن قاسم کا قول ہے کہ بروز قیامت خدا تعالیٰ نے اُسکی تجلی فرمانا اور اُسکے سایہ یا نور کے اندر آنیکے یہہ معنے ہیں
کہ لوگونکی بینائیوں کو خدا بدل دیگا کہ وہ اُسکو ایسی حالت میں دیکہینگے اور خدا اپنے عرش پر بدستور متمکن رہیگا
اپنی عظمت اور جبروتیت سے اُسمیں کوئی تغیر اور انتقال نہوگا۔ عبدالعزیز ماجشون نے جو ہدایت کے امام تہے یہی معنے مروی کئے ہیں
اور ایسے ہی جو حدیث نقل کے متعلق اور محشر میں دیدار خدا کے متعلق آئی ہے اُسکے یہی معنے ہیں کہ خدا لوگوں کی
بینائیوں کو بدلدیگا - وہ خدا کو نازل ہوتے ہوئے اور تجلی کرتے ہوئے اور مخلوق سے خطاب کرتے ہوئے دیکہینگے
اور خدا کی عظمت و جلال میں کوئی تغیر و تبدل نہوگا - تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا ہر شئے پر قادر ہے - ہم کو معلوم ہے کہ
حضرت جبرئیلؑ رسولخدا صلعم کے پاس کبہی اپنی اصلی صورت میں اور کبہی دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے تہے -
حالانکہ حضرت جبرئیل دحیہ کی صورت سے بہت بڑے تہے - حاکمؒ نے اور ابن ابی حاتمؒ اور ابن جریر نے اور
ابن ابی الدنیا نے کتاب الاہوال میں حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے یوم تشقق الارض
بالغمام پڑہکر فرمایا کہ خدا تعالیٰ زمین کی سطح پر تمام مخلوق جن و آدمی چوپائے درندے و پرندے وغیرہ جمع کریگا - اول
آسمان پہٹ جاویگا وہاں کے باشندے جو زمین کے تمام جنوں اور آدمیوں اور تمام مخلوق سے زیادہ ہونگے وہ نازل ہونگے
تب زمین کے رہنے والے کہینگے کیا تمہارے اندر ہمارا پروردگار ہے؟ وہ جواب دینگے کہ نہیں - اسکے بعد دوسرے آسمان کے
رہنے والے جو آسمان و زمین کے باشندوں سے زیادہ ہونگے نازل ہونگے زمین کے باشندے اُن سے کہینگے کیا تمہارے اندر
ہمارا پروردگار ہے وہ کہینگے نہیں تب یہہ فرشتے اُن فرشتوں کو جو پہلے نازل ہوئے تہے اور جن و انس اور تمام مخلوقات
کا احاطہ کرلینگے - اسکے بعد تیسرے آسمان کے باشندے نازل ہونگے جو دوسرے اور پہلے آسمان کے اور زمین کے
رہنے والوں سے زیادہ ہونگے ان سے بہی وہ کہینگے کیا تمہارے اندر ہمارا پروردگار ہے وہ کہینگے کہ نہیں ہے -
اسکے بعد چوتہے آسمان کے باشندے جو کہ تیسرے اور دوسرے اور پہلے اور کل زمین کے باشندوں سے
زیادہ ہونگے اُن سے بہی یہی کہینگے کہ تمہارے اندر ہمارا رب ہے؟ وہ بہی یہی جواب دینگے کہ نہیں - اسکے بعد پانچویں
آسمان کے رہنے والے نازل ہونگے جو اُن سب اگلوں سے زیادہ ہونگے - اسیطرح چہٹے آسمان کے رہنے والے نازل ہونگے

اور انکے بعد ساتویں آسمان کے رہنے والے ہونگے جو تمام آسمانوں و زمین کے باشندوں سے زیادہ ہونگے ان سے بھی یہی دریافت کرینگے کہ کیا تمہارے
اندر ہمارا رب ہے؟ یہ بھی یہی کہینگے کہ نہیں۔ اسکے بعد ایک سائبانوں میں ہمارا رب نزول فرمائیگا اور ان کے ارد گرد ملائکہ
کھڑے ہونگے جو تمام آسمانوں و زمین کے باشندوں سے زیادہ ہونگے ان کے سینگ ایسے ہونگے جیسے تیر کی نوکیں پھر ہر ایک کے قدم میں
اتنا اتنا فاصلہ ہوگا کہ قدم کے تلوے سے اسکے ٹخنے تک پانچسو برس کی مسافت ہوگی اور ٹخنے سے گھٹنے تک بھی پانچسو سال
کی مسافت ہوگی۔ اور گھٹنے سے کوڑی تک پانچسو سال کی مسافت ہوگی اور کوڑی سے حلقوم تک پانچسو سال کی مسافت ہوگی
اور حلقوم سے کان تک بھی پانچسو سال کی مسافت ہوگی۔ ابن جریر اور ابن مبارک نے ضحاک سے روایت کی ہے کہ جب قیامت کا
روز ہوگا تو خدا اول آسمان کو حکم دیگا اور وہ مع اپنے اہل کے پھٹ جائیگا۔ ملائکہ اسکے کنارہ پر ہونگے اور خدا کے
حکم سے وہ نازل ہونگے اور زمین اور اسکے باشندوں کا احاطہ کر لینگے۔ اسکے بعد دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا پھر پانچواں
پھر چھٹا پھر ساتواں پھٹ جاویگا۔ اور فرشتے سب آگے پیچھے صف بستہ ہونگے پھر خدا تعالیٰ نزول فرمائیگا اسکے
بائیں طرف جہنم ہوگا۔ زمین کے باشندے جب اسکو دیکھینگے تو کھسکینگے۔ اور زمین کی جس طرف جائینگے وہاں فرشتوں کی سات سات
صفیں پائینگے اسلئے وہیں واپس آجاوینگے جہاں پہلے تھے۔ اسکو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ
یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ مَا لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ عَاصِمٍ۔ میں تو تمہارے لئے روز قیامت سے ڈرتا ہوں جب تم اپنی
پشتوں کو پھیر دوگے اور خدا سے کوئی تمہارے لئے بچانیوالا نہ ہوگا۔ اور فرمایا وجاء ربک والملائکۃ صفا صفا [illegible]
اور خدا فرماتا ہے یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات و
الارض فانفذوا اے جنات اور آدمیوں کے گروہ اگر تم آسمانوں اور زمین کی طرفوں سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ
اور فرماتا ہے وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاهِیَةٌ وَّالْمَلَکُ عَلٰی اَرْجَائِهَا اور آسمان پھٹ جاویگا
تو وہ اس روز پراگندہ ہوگا۔ اور اسکے اطراف میں فرشتے ہوں گے۔ اسی اثنا میں لوگ ایک آواز سنینگے اور حساب کیلئے
سامنے لائے جاوینگے۔ ابن جریر نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ روح چوتھے
آسمان میں ہے اور وہ آسمانوں اور پہاڑوں اور فرشتوں سے زیادہ بڑی ہے بروز قیامت وہ ایک صف میں آویگی۔ اور
ابن مبارک اور ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ میں اور بیہقی نے اسکی تفسیر میں روایت کی ہے کہ قیامت کے روز پروردگار عالم کے
سامنے دو دستے کھڑے ہونگے ایک دستہ فرشتوں کا ہوگا اور ایک دستہ روح کا۔ ابو الشیخ نے ضحاک سے روایت
کی ہے اس آیت کی تفسیر میں۔ کہ روح خدا کا دربان ہے۔ خدا کے سامنے وہ کھڑا ہوگا وہ سب فرشتوں سے زیادہ بڑا ہے
اگر وہ اپنے منہ کو کھولے تو تمام فرشتے اس میں سما جاویں۔ لوگ اسکی طرف دیکھینگے اور اسکے خوف سے اوپر کو نگاہ نہ
اٹھا سکینگے۔ ابو الشیخ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے کہ جسکے ستر ہزار منھ ہیں اور ہر ایک
منھ میں ستر ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان میں ستر ہزار لغتیں ہیں اور ان تمام لغتوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے۔ اور

ابوالشیخ نے مقاتل ابن حبان سے روایت کی ہے کہ روح سب ملائکہ سے خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ و مکرم ہے۔ اور وہ صاحب وحی ہے
اور ابن ابو الشیخ نے دوسرے طریقہ سے ضحاک سے روایت یوم یقوم الروح کی تفسیر میں کی ہے۔ کہ روح جبرئیل علیہ السلام ہیں
اور انہوں نے ہی حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرئیل خدائے تبارک و تعالیٰ کی حضور میں کھڑے ہونگے
اور اُن کی پسلیاں عذاب الٰہی کے خوف سے کانپتی ہونگی۔ اور وہ کہتے ہونگے۔ سبحانک لا الٰہ الا انت ما عبدناک
حق عبادتک۔ اُن کے شانوں میں اتنی جدائی ہوگی جیسے شرق و غرب ہیں۔ اسلیئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے
یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا۔ ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ روح آدمی کی صورت میں
پیدا کیا گیا ہے ابن مبارک نے ابو صالح مولیٰ ام ہانی سے روایت کی ہے کہ روح ایک مخلوق ہے جسکی پیدائش آدمی
کیسی ہے۔ مگر وہ آدمی نہیں ہے۔ ابو الشیخ نے بواسطہ مجاہد کے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ سے مرفوعاً روایت کی ہے
کہ روح خدا کے لشکر میں سے ہیں۔ اور فرشتے نہیں ہیں۔ اُن کے سر ہیں اور ہاتھ اور پاؤں اسکے بعد انہوں نے پڑھا
یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا اور کہا کہ روح بھی لشکر ہیں اور فرشتے بھی۔ ابن جریر نے ابن زید سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ آج عرش کو چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں اور روز قیامت آٹھ اٹھائینگے۔ اور ابن جریر
نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ سے ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمانیہ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ملائکہ کی
آٹھ صفیں ہونگی جنکی تعداد سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

باب

خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ وجائی یومئذ بجہنم اور اُس روز جہنم لائی جائیگی۔

مسلم اور ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اُس روز دوزخ لائی جاوے گی
کہ اُسکی ۷۰ ہزار باگیں ہونگی ہر ایک باگ اُسکی ۷۰ ہزار فرشتے پکڑے ہوئے کھینچتے ہونگے۔ ابن وہب نے کتاب الاہوال کے
اندر زید بن اسلم سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول خدا صلعم کے پاس آئے۔ پس انہوں نے
آپ کی مناجات کی تو رسول خدا صلعم تلے کو نگاہ کئے ہوئے کھڑے ہوئے۔ حضرت علی نے آپ سے دریافت کیا کہ یہہ
کون شخص ہیں؟ آپنے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ اذا دکت الارض دکا دکا وجاء
الملک صفا صفا وجائی یومئذ بجہنم۔ جب زمین ریزہ ریزہ ہو جاویگی اور تیرا رب۔ اور سب فرشتے

صف بصف آویگی اور اسروز جہنم لائی جاویگی اسکو اسطرح لاینگے کہ ستر ہزار باگیں اسکو کہینچتی ہونگی اور ایک ایک باگ کو
ستر ستر ہزار فرشتے کہینچتے ہونگے۔ قرطبی کا قول ہے کہ لائی جاویگی کے یہہ معنی ہیں کہ اس کو اس جگہہ سے لاوینگے جہاں
اس کی پیدایش ہوئی ہے اور وہ محشر کی تمام زمین کو محاصرہ کر لیگی یہانتک کہ سوائے پلصراط کے جنت کا کوئی رستہ نہوگا اور یہ
باگیں جس سے جہنم کو کہینچیں گے کہ وہ محشر کی زمین تک نکل سکے جہنم میں سے صرف وہی گردنیں نکلیں گی جنکو حکم دیا گیا ہے کہ
وہ جنکو چاہیں پکڑ لیں۔ ابن وہب نے معاذ ابن خالد سے روایت کی ہے کہ قیامت کیدن دوزخ کو لاوینگے کہ جوش کی حالت میں
ایک حصہ دوسرے کو کہائے جاتا ہوگا جب اسکو لوگ دیکہینگے کہ اسمیں جوش اٹہیگا کوئی نبی و صدیق نہوگا کہ جو گہٹنوں کے بل نہ گر پڑیگا
خدا تعالی فرماتا ہے اذا رأتهم من مكان بعيد سمعوا لها تغيظا وزفيرا جب لوگ دوزخ کو دور سے دیکہینگے
اسکے جوش و خروش کو سنینگے تو ہر شخص کہیگا یارب نفسی نفسی اور رسول خدا صلعم فرماوینگے امتی امتی

احمد نے کتاب الزہد میں کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے ایکروز کعب سے فرمایا کہ اے کعب کوئی بات خوف کی بیان کرو
میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! معمولی آدمی کی طرح عمل کیے جاؤ اگر ستر نبیوں کے بعد بھی تم قیامت میں ہوگے تو ان حالات کو دیکہنے سے
اپنے عمل کو ناچیز سمجہو۔ حضرت عمر نے فرمایا کچہہ اور بیان کرو میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! اگر جہنم بیل کے نتہنے کے برابر مشرق میں
کہولدیجاویگی اور ایک شخص مغرب میں ہوگا تو اسکی حرارت سے اس شخص کا دماغ ایسا ابلنے لگیگا کہ بہنے لگیگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کچہہ اور بیان کرو
میں نے کہا کہ اے امیر المومنین! قیامت کیدن جہنم جوش ماریگی اسکے صدمے سے کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی بزرگ نبی نہ رہیگا کہ گہٹنے کے بل نہ
گرے اور کہیگا اے پروردگار! میری جان کو بچا۔ آج کے روز میں سوائے اپنی جان کے کچہہ درخواست نہیں کرتا۔ پہر میں نے کہا کہ اے
امیر المومنین! کیا تم یہہ مضمون کتاب الہی میں نہیں پاتے؟ خدا تعالی فرماتا ہے یوم تاتی كل نفس تجادل عن نفسها (الآیہ) یعنے
اسروز ہر نفس اپنی جان سے جہگڑا کریگا۔ (اخیر آیۃ تک)

طوسی نے عیون اخبار الرضا میں بطریق اہلبیت انس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے حضرت جبریل سے خدا کے اس کلام کے معنے
دریافت کیے کہ کالعهن المنفوش یعنے مثل دہنی ہوئی روئی کے حضرت جبریل نے کہا کہ پہاڑ دوزخ کے خوف کی وجہہ سے
پگہل جاوینگے اسکی مثل یہہ ہے کہ دوزخ بروز قیامت لائی جاویگی پس وہ خوب ابلیگی اور اسمیں ہزار باگیں ہونگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے
ہونگے یہانتک کہ وہ خدا تعالی کے سامنے ٹہہریگی۔ اور یہہ بیان کریگی لا الہ الا انت قسم ہے تیری عزت و جلال کی آج میں ضرور بدلے
ان لوگوں سے بدلہ لونگی جنہوں نے تیرا رزق کہایا ہے اور سوائے تیرے اوروں کی عبادت کی ہے وہ لوگ نہیں تجاوز کرینگے۔ آنحضرت صلعم نے
جبریل سے دریافت کیا کہ اے جبریل جواز کیلئے منع ہے؟ حضرت جبریل نے کہا کہ جو شخص یہہ کہے کہ قابل عبادت کے بجز خدا کے
کوئی نہیں۔ آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر میں ابن عباس سے من مكان بعيد کی تفسیر میں یہہ روایت کی ہے کہ مکان بعید سے
سو سال کی مسافت کی راہ مراد ہے کہ جہنم ستر ہزار باگوں سے کہینچتی ہوئی لائی جاویگی اور باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے
ہوئے ہونگے۔ کہ اگر چہوڑ دیجاوے تو ہر ایک نیک و بد پر حملہ کرے کہ وہ لوگ اسکی غصہ اور چیخ کو سنینگے اور جہنم ایک ایسی چیخ ماریگی کہ

لوگونکی

لوگوں کی آنکہوں میں خون کے آنسو ہونگے انمیں سے ایک قطرہ آنسوؤں کا بہی باقی ہوا نہ رہیگا۔ پہر دوبارہ جہنم چیخ ماریگا جس سے لوگوں کے دل ہل جائینگے۔ اور کاگ اور حنجرہ (تالو) اپنی جگہہ سے کٹ جاوینگے۔ وبلغت القلوب الحناجرہ کے یہی معنی ہیں یعنے لوگوں کے دل گلوں تک پہنچ جاوینگے۔ ہناد بن عمیر نے اسکو روایت کیا ہے اور عبید اور ضحاک نے کہا ہے کہ جہنم ایک چیخ ماریگی کہ کوئی مقرب نبی اور رسول باقی نرہیگا جو اپنی دونوں گہنیوں کے بل نہ گر پڑے۔ اور جہنم کے خوف سے اُن کے سینہ کا گوشت کانپتا ہوگا۔ اور اُسکے خوف میں نفسی نفسی کہتے ہونگے۔ ابو نعیم نے کعب سے روایت کی ہے کہ جس روز قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ سب اگلے پچہلوں کو ایک میدان وسیع میں جمع کریگا اور فرشتے جمع ہو کر صف بصف ہو جاوینگے خدا اُن کو حکم دیگا کہ جہنم کو لاؤ۔ تو لاویگے جہنم اور وہ ستر ہزار باگوں سے کہینچتے ہوئے لاویں گے۔ یہانتک کہ بقدر سو برس کی مسافت ہوگی تو اُسکی وجہہ سے لوگونکے دل اُنکر گلوں تک پہنچ جائینگے۔ اور عقل جاتی رہیگی تو ہر شخص اپنے ہی عمل کی طرف متوجہ ہوگا۔ یہانتک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کرینگے کہ قسم ہے مجھکو اپنی دوستی کی نہیں سوال کرتا میں تجہسے مگر اپنی جان کا۔ اور موسیٰ علیہ السلام یہہ عرض کرینگے کہ قسم ہے مجھکو اپنی مناجات کی کہ میں تجہسے سوائے اپنی جان کے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا۔ اور عیسیٰ یہہ کہینگے کہ مجھکو قسم اُس بزرگی کی جو تو نے مجھکو عطا کی ہے میں تجہسے سوائے اپنی جان کے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا۔ اور رسول خدا صلعم یہہ کہینگے "امتی امتی" اور آج کے دن میں تجہسے اپنی جان کے لئے کچہہ سوال نہیں کرتا۔ پس جلیل جل جلالہ آپکو یہہ جواب دیگا کہ میرے اولیا تیری امت میں سے ہیں تو اونپر نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہیں۔ قسم ہے مجھکو اپنی عزت و جلال کی اے رسول! تیری آنکہہ تیری امت کے مقابلہ میں ٹھنڈی کردوں گا۔ پہر رسول صلعم خدا تعالیٰ کی حضور میں اجابت کی منتظر کہڑے ہونگے کہ کیا حکم دئیے جاوینگے؟

قیامت کا روز کافر پر بڑا اور دشوار ہوگا۔ مومن پر آسان اور چہوٹا ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ وہ ایسا دن ہے کہ جسکی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے۔ اور فرمایا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر۔ پس جسوقت کہ صور پہونکا جاویگا تو وہ کافروں پر نہایت دشوار ہوگا نہ آسان۔ بیہقی نے بواسطہ عکرمہ کے ابن عباس سے کان مقدارہ خمسین الف سنۃ کی تفسیر میں روایت کی کہ اُنہوں نے فرمایا کہ اگر تم اُس روز کا اندازہ کرنا چاہو تو تمہارے ایام دنیا میں سے وہ دن (یعنے قیامت کا دن) پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ اور نیز بیہقی نے بواسطہ ابن ابی طلحہ کے عباس سے بشرح فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون یہ روایت کی ہے کہ اتنے بیچ دنیا کے ہے کہ فرشتہ چڑہائی کو سے بیچ اسدن کے کہ ہوگا اندازہ اُسکا ہزار سال کا۔ اور خدا تعالیٰ کا یہہ قول کہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ یعنے وہ ایسا دن ہے کہ اُس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہے تو اُس سے وہی روز قیامت مراد ہے

کہ کافر پر خدا تعالیٰ مقدار پچاس ہزار برس کے کردیگا۔ اور شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول صلعم نے
کوئی صاحب خزانہ ایسا نہ ہوگا جس نے اُسکی زکوۃ ادا نہ کی ہو۔ مگر اُس مال کو آتش دوزخ میں تپایا جائیگا اور اُسکے
پتھر بنا کر اُس صاحب خزانہ کے پہلوؤں اور پیشانی پر داغ دیئے جائینگے برابر اُسوقت تک جبتک کہ خدا تعالیٰ اُس
بندے کا فیصلہ کرے یہی حال رہیگا اُس دن میں جسکی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔ پھر وہ شخص اپنا راستہ
دیکھیگا خواہ بہشت کیطرف ہو خواہ دوزخ کی طرف۔ اور نہ ہوگا کوئی اونٹوں کا مالک جسنے اونٹوں کی زکوۃ ادا نہ کی
ہوگی۔ مگر وہ شخص اُن اونٹوں کیلئے ایک چٹیل میدان میں ڈالدیا جائیگا اور وہ اونٹ بہت موٹا اور تندرست
بنا دیا جائیگا۔ اور اُس شخص کے اوپر کودنا شروع کریگا۔ اور اسیطرح سے تمام اُسکے اونٹ اُسکو کاٹتے ہوئے چلے
جائینگے جب سب باری باری سے کاٹ چکینگے تو از سر نو پھر لوٹ کر کاٹنا شروع کرینگے اور برابر یہی سلسلہ رہیگا
جب تک کہ خدا تعالیٰ اُس دن میں اپنے بندوں کا فیصلہ کرے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔ پھر اسکے بعد وہ
اپنا راستہ جنت کی طرف خواہ دوزخ کی طرف دیکھیگا۔ اور نہ ہوگا کوئی بکریوں کا مالک جسنے اُن کی زکوۃ نہ ادا کی ہوگی
مگر اُسکو اُن بکریوں کے لئے ایک صاف میدان میں ڈالدیا جائیگا۔ اور اُن بکریوں کو خوب توانا اور تندرست
کردیا جائیگا سو وہ بکریاں اپنی کھریوں سے اُس کو رگڑینگی اور سینگوں سے مارینگی اور اُن میں کوئی ایسی نہ ہوگی
جسکے کھر تیز نہوں یا مڑے ہوئے سینگ ہوں۔ اور باری باری سے مارتی ہوئی چلی جائینگی۔ اور پھر دوبارہ
لوٹ کر اُسی ترتیب کے ساتھ مارنا شروع کرینگی جبتک کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا اُس دن میں فیصلہ کرے جسکی مقدار
پچاس ہزار برس ہے۔ اسکے بعد یہ شخص اپنا راستہ جنت کی طرف خواہ دوزخ کی طرف دیکھیگا۔

احمد نے روایت کی ہے اور ابو یعلیٰ نے اسکی صحت کی ہے۔ ابی سعید خدری سے روایت ہے اُنہوں نے
رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے۔ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ کافر قیامت کے روز کہ جسکی مقدار پچاس ہزار سال کی
ایسے کھڑا کردیا جائیگا کہ گویا دنیا میں اُسکو پیدا ہی نہیں کیا گیا تھا۔ اور کافر جہنم کو دیکھیگا۔ اور چالیس برس
کی مسافت سے معلوم کرلیگا کہ میں اُسمیں جاکر پڑونگا اور حاکم نے اسکی روایت کی ہے اور بیہقی نے
سے روایت کی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے اس آیۃ کی تلاوت کی یوم یقوم الناس لرب العالمین
اُسدن لوگ اپنے پروردگار عالم کی حضور میں کھڑے ہونگے۔ آپنے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا کہ جس روز خدا تعالیٰ
جمع کریگا تمکو جسطرح تیر اپنے ترکش میں جمع کئے جاتے ہیں۔ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا خدا تعالیٰ
تمہاری طرف نظر نہیں کریگا۔ بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بروز
قیامت تم لوگ ہزار سال تک اندھیرے میں کھڑے رہوگے اور کلام کر نہیں سکوگے۔ احمد اور ابو یعلیٰ اور ابن حبان
بسند حسن ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسولخدا سے کسی شخص نے اوس دن کا سوال کیا کہ

جسکی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی کیسا بڑا دن ہوگا۔ تو آپنے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشبہہ وہ دن مومن پر سہل ہوگا یہانتک کہ اسکی نماز مکتوبہ سے جسکو وہ دنیا میں پڑہتا ہے آسان تر ہوگا حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کی ہے کہ روز قیامت مومن پر مثل اندازہ مابین ظہر وعصر کے وقت کے ہوگا۔ ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اور انہوں نے رسولخدا صلعم سے۔ آپنے فرمایا یوم یقوم الناس لرب العالمین کہ جس روز لوگ اپنے پروردگار عالم کی حضور میں کھڑے ہونگے وہ اُس دن کا نصف حصہ ہوگا جسکی مقدار پچاس ہزار برس ہے اور وہ روز مومن پر آسان ہوگا جسطرح کہ آفتاب غروب ہونے کے لئے قریب ہوتا ہے یہانتک کہ غروب ہو جاتا ہے اور طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ وہ جناب سرور عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں آپسے تین باتوں کا سوال کرتا ہوں کہ بروز قیامت پروردگار عالم کی حضور میں لوگوں کا مقام کتنی مدت تک ہوگا۔ اور اُس قیام سے مسلمان پر کیا سختی ہوگی۔ اور جنت وجہنم کے درمیان میں کوئی اور قیام کی جگہہ ہے۔ آپنے فرمایا کہ رب العالمین کی حضور میں لوگوں کا قیام ہزار سال تک ہوگا۔ اس عرصہ میں اُن کو اجازت نہیں ملیگی۔ اور تیسرا یہہ قول کہ مسلمان پر اس قیام سے کیا سختی ہوگی؟ تو اس کا جواب یہہ ہے کہ مسلمانوں کے دو فریق ہونگے جو اُن میں سے سابقین ہونگے وہ ایسے ہونگے جیسے دو آدمی شورہ کریں اور دیر تک شورہ کر کے لوٹ جاویں اور جنت میں داخل کر دئیے جاویں تمنے کہا کیسی آسانی ہے۔ آیا جنت اور دوزخ میں کوئی قیام کی جگہہ ہے؟ آپنے فرمایا کہ ان دونوں میں ایک حوض ہے جسکے کنگرے جنت پر ہیں۔ اور انکا طول وعرض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے۔ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اسمیں چاندی کے پیالے ہیں اور شیشیاں۔ جو شخص اسمیں سے ایک جام پی لیگا وہ جبتک کہ خدا تعالیٰ لوگوں میں فیصلہ کریگا پیاسا اور غمگین نہ ہوگا۔ اور ابن مبارک اور طبرانی اور ابن حبان نے بواسطہ عبداللہ ابن عمر رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ بروز قیامت تم جمع کئے جاؤگے۔ تب کہا جاویگا۔ اس امت کے فقرا اور مساکین کہاں ہیں۔ یہہ کھڑے ہونگے تو اُن سے کہا جاویگا تمنے کیا کیا عمل کئے تہے؟ وہ کہینگے ای ہمارے پروردگار تو نے ہمارے اور لوگوں کو مال وحکومت کا ذمہ دار بنایا تہا۔ ہم بڑی گرفتاری میں رہے۔ تب خدا فرماویگا تم سچے ہو۔ اور یہ لوگ جنت میں سب لوگوں سے ایک مدت پہلے داخل کر دئیے جاوینگے۔ اور حساب کی شدت مالدار وں پر اور اہل حکومت پر قائم رہیگی۔ لوگوں نے کہا کہ اُس روز مسلمان کہاں ہونگے؟ آپنے فرمایا کہ اُنکے لئے نور کے منبر رکہے جاوینگے۔ اور نور اُن کے اوپر ابر کی صورت میں سائبان ہوگا۔ اور مسلمانوں پر یہہ دن دن کے ایک گہنٹہ سے زیادہ چہوٹا ہوگا۔ ابن جریر نے سعید صحابی سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں پر قیامت کا دن اتنا چہوٹا ہوگا جیسے عصر اور آفتاب غروب ہونیکے

درمیان کا عرصہ۔ مسلمان جنت کی باغیچوں میں قیلولہ کرینگے۔ یہانتک کہ لوگ حساب سے فارغ ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصحاب الجنۃ یومئذٍ خیر مستقرا و احسن مقیلا۔ اور اُسروز جنتیوں کی خوابگاہ اور قرارگاہ بہتر اور عمدہ ہوگی۔ ابن مبارک اور ابن ابوحاتم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نصف النہار کا وقت اُسروز نہ گذریگا۔ یہانتک کہ یہ مسلمان قیلولہ کرینگے۔ ابن ابوحاتم نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ چاشت کا وقت ہوگا۔ کہ خدا کے دوست حور عین کے ساتھ تختوں پر اور خدا کے دشمن شیاطین کے ساتھ قیلولہ کرینگے یہانتک کہ لوگ حساب سے فارغ ہوں۔ ابن مبارک اور ابونعیم نے بخانی سے روایت کی ہے کہ بروز قیامت لوگونکے حساب سے نصف روز کی مقدار میں فراغ ہوگا مومنین جنت میں اور کافر دوزخ میں قیلولہ کرینگے۔

ابن عساکر نے زیاد بن مخراق سے روایت کی ہے کہ حجاج نے حضرت عبداللہ ابن عباس کے غلام عکرمہ سے قیامت کے دن کو دریافت کیا کہ یہ دن دنیا کا ہوگا یا آخرت کا۔ اُنہوں نے کہا کہ شروع حصہ دنیا کا اور پچھلا حصہ آخرت کا ہوگا۔ ابن ابوحاتم نے قاسم بن فضل براني سے روایت کی ہے۔ قاسم کہتے ہیں کہ حجاج نے قاصد بھیجا اور پھر اسی قصہ کو ذکر کیا۔

❁ خدا فرماتا ہے جسروز لوگ خدا کے سامنے کہڑے ہونگے وہ مصائب اور پسینے وغیرہ جو موقف میں انکو ملینگے ❁

شیخین نے حضرت عبداللہ ابن عمر کے ذریعے سے رسول خدا صلعم سے یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنے پسینہ میں آدہے آدہے کان تک ڈوبے ہوئے کہڑے ہونگے۔ حاکم نے ابوسعید خدری کی حدیث سے اسی مضمون کی حدیث روایت کی ہے شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ بروز قیامت لوگونکو اتنا پسینہ آویگا کہ زمین میں ستر ہاتھ تک پہنچیگا۔ اور کانوں تک لگام ہو جاویگا طبرانی نے ابویعلی اور ابن حبان اور بیہقی نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ روز قیامت کی درازی سے کافر کے لیے پسینہ لگام ہو جاوے گا یہانتک کہ وہ کہیگا کہ اے پروردگار! مجھکو آرام دے۔ اگرچہ دوزخ میں پہنچا دیا جاوے۔ بزار اور حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ موقف میں پسینہ آدمیوں سے جدا نہوگا۔ یہانتک کہ وہ لوگ کہینگے کہ اے پروردگار! اس موجودہ حالت سے کچھ زیادہ آسان ہے کہ تو ہم کو دوزخ میں بھیجدے۔ حالانکہ وہ عذاب دوزخ سے خوب واقف ہونگے۔ بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اُنہوں نے کہا کہ لوگ بروز قیامت برہنہ پا برہنہ بدن غیر مختون اُٹھائے جاوینگے۔ چالیس سال تک آسمان کی طرف اپنی آنکھیں اُٹھائے ہوئے کہڑے رہیں گے۔ تکلیف کی شدت سے پسینہ کی لگام پہنچ جاویگی۔ اور خدا فرماویگا۔ ابراہیم کو کپڑے پہناؤ۔ جنت کے قبطی لباس سے دو قبطی کپڑے انکو پہنائے جاوینگے۔ پھر رسول خدا صلعم پکارے جاوینگے اور آپکے لئے حوض پھوٹ نکلیگی وہ مقام

ایلہ اور مکہ کے درمیان میں ہوگی۔ آپ اسمیں سے پانی پئینگے اور غسل کرینگے۔ اور اُس روز پیاس کے سبب سے لوگوں کی گردنیں ٹوٹ جاتی ہونگی۔ رسولصلعم نے فرمایا کہ جنت کا حلہ میں پہنونگا۔ اور عرش کے داہنی طرف میں کھڑا ہونگا مخلوقات میں سے کوئی ایسا نہوگا کہ سوائے میری کوئی وہاں کھڑا ہوسکے۔ تب کہا جاویگا کہ سوال کر تیرا سوال پورا کیا جاویگا۔ اور شفاعت تیری قبول کیجاویگی۔ بیہقی نے قتادہ سے یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت کعبؓ کہا کرتے تھے کہ لوگ تین سو برس کی مدت تک کھڑے رہینگے۔ مسلم نے مقداد ابن اسود سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخداؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز آفتاب لوگوں سے بقدر ایک میل کے قریب ہوجاویگا۔ مسلم ابن عامر کہتے ہیں کہ واللہ مجھکو معلوم نہیں ہے کہ میل سے زمین کی مسافت مراد ہے یا وہ میل کہ جس سے آنکھ میں سُرمہ لگاتے ہیں۔ لوگ اپنے اعمال کے اندازہ سے پسینہ میں مبتلا ہونگے۔ بعض کے ٹخنے تک ہوگا۔ اور بعض کی ناف تک اور بعض کے مثل لگام کے ہوگا۔ اور رسولخداؐ نے اسکا اشارہ مونہہ کی طرف فرمایا۔ (یعنے بعض کا پسینہ مونہہ تک مثل لگام کے ہوجاویگا)

اور طبرانی نے اس حدیث کی مثل حدیث مستدام کے روایت کی ہے علمار نے کہا ہے کہ یہ صورت یعنے پسینہ کسیکے ٹخنوں تک اور کسیکی ناف تک اور کسیکے دہن تک۔ خلاف عادت ہے بروز قیامت۔ اسلئے کہ جب لوگونکی جماعتیں اُس پانی کے اندر جو زمین کی سطح ہموار پر کھڑی ہونگی تو پانی کا ڈہلکنا برابر ہوگا۔

احمد اور طبرانی نے ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز آفتاب بقدر ایک میل کے نصب ہوگا۔ اور اُسکی گرمی اسقدر شدید اور زیادہ ہوجاویگی کہ لوگوں کے سر میں سے ایسے جوش کرینگے جیسے ہانڈی اور بقدر اپنے گناہوں کے پسینہ میں غرق ہونگے کسیکو ٹخنوں تک پسینہ پہنچیگا کسیکی رانوں تک بعض کی کمر تک اور بعض کے لئے لگام کی طرح ہوگا۔ اور طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخداؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز آفتاب زمین سے قریب ہوگا۔ لوگوں کو پسینہ آویگا بعضوں کا پسینہ ایڑی تک اور بعض کا پنڈلی تک اور بعض کا ٹخنوں تک اور بعض کا سُرین تک۔ اور بعض کا کمر تک اور بعض کا شانہ تک اور بعض کا گردن تک اور بعض کا درمیان مونہہ تک پہنچیگا۔ اور بعض لوگ پسینہ میں غرق ہوجاوینگے۔ ہناد اور طبرانی اور ابو یعلی اور ابن حبان اور بیہقی نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ زمین قیامت کے روز بالکل آگ ہوجاویگی۔ اور اسکے پیچھے سے جنت کی نوجوان عورتیں نظر آوینگی اور آدمی کو اسقدر پسینہ آویگا کہ زمین میں بقدر قامت کے نمی ہوجاویگی پھر وہ نمی اُسکے ناک تک پہنچیگی۔

اور طبرانی نے اوسط میں بسند کامل حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب سے خدا نے آدمی کو

پیدا کیا ہے۔ اسکے لیے موت سے زیادہ کوئی سخت چیز نہیں ہے لیکن موت اُس حالت کی نسبت کہ جو اُسکے بعد
آنیوالی ہے بہت زیادہ آسان ہے۔ لوگ اُس روز کے خوف سے نہایت سختی میں ہونگے۔ پسینہ اُنکی لگام کی جگہہ تک ہوگا۔
یہانتک کہ اگر اُسمیں کشتیاں جاری کی جاویں تو جاری ہوسکیں۔ بیہقی نے ابنِ عمرؓ سے روایت کی ہے کہ اوس روز
کی سختی اسقدر زیادہ ہوگی کہ پسینہ کافر کے منہ تک لگام ہوجائیگا۔ ابنِ عمرؓ سے کسی نے کہا کہ اُسوقت مسلمان کہاں ہونگے
اُنھوں نے کہا وہ سونے کی کرسیوں پر اور اُن پر ابر کا سایہ ہوگا۔ ہناد نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ
قیامت کے روز سب سے پہلے گنہگاروں کا پسینہ بمنزلہ لگام کے ہوگا۔ کسی نے کہا مسلمان کہاں ہونگے۔ اُنھوں نے
جواب دیا کہ کرسیوں پر اور ابر کا اُنپر سایہ ہوگا اونکے لیے اُس روز کی درازی صرف دن کی ایک ساعت کی برابر ہوگی
ہناد اور ابن مبارک نے سلمان سے روایت کی ہے کہ آفتاب لوگوں کے سروں سے قیامت کے روز بقدر
دو کمانوں کے ہوگا۔ اور اُسکو دس برس کی گرمی دیجاویگی۔ اور اُس روز کسی شخص پر ایک خرقہ بھی نہوگا۔ اور مسلمان مرد اور
عورت کی شرمگاہ نظر نہ آئیگی۔ اور نہ کسی مسلمان مرد اور عورت میں اسکی گرمی کا اثر ہوگا۔ اور کافروں کو اور اور لوگوں کو
وہ گرمی ایسی پکا دیگی کہ اُن کے شکموں سے پکنے کی آواز سنی جائیگی۔ قرطبی کا قول ہے کہ اس حدیث میں یہ جو بیان
کیا گیا ہے کہ کسی مسلمان کو اس گرمی کا اثر نہوگا۔ اس سے وہ شخص مراد ہے کہ جسکا ایمان کامل ہو۔ ابن ابو جمرہ کا
قول ہے کہ سب سے زیادہ پسینہ کفار کا ہوگا اور اُسکے بعد اصحاب الکبائر کا اور اسکے بعد اُن لوگوں کا کہ جو اُن سے
بعد ہونگے۔ اور نبی اور شہید اور جنکو خدا چاہیگا اُن کو مستثنے کردیگا کہ اُن تک پسینہ بالکل نہ پہنچیگا۔ ابو یعلےٰ نے
عبداللہ ابنِ عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ لوگ اسطرح اُٹھائے جاوینگے کہ برہنہ بدن ہونگے اور برہنہ پا
اور نامختون۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہائے افسوس۔ تب آنحضرت صلعم نے فرمایا اُس روز لوگ نظر کرنیسے اعراض کرینگے
اور اُن کی آنکھیں چالیس سال سے زیادہ تک اوپر کو بلند رہینگی۔ نہ وہ کہاینگے نہ پینگے۔ بعض لوگوں کا پسینہ
قدموں تک بعض کا پنڈلی تک اور بعض کا پیٹ تک پہنچیگا۔ اور بعض کا زیادہ کہڑے ہونیکے سبب سے
لگام کی جگہہ تک پہنچیگا۔ اسکے بعد خدا بندونپر رحم کریگا۔ اور وہ ملائکہ مقربین کو حکم دیگا۔ ملائکہ اُسکے عرش کو آسمانوں سے
اُٹھاکر سپید زمین تک لاوینگے اُسپر بالکل خونریزی نہوئی ہوگی۔ اور اُسمیں کوئی گناہ نہ کیا گیا ہوگا۔ اور وہ سپید
زمین چاندی کی طرح چمکتی ہوگی اور فرشتے عرش کے آس پاس کہڑے ہوکر گہیرے ہوئے ہونگے۔ اور یہہ
پہلا روز ہوگا کہ اُسمیں آنکہہ خدا کی طرف دیکھیگی پہر خدا منادی کو حکم دیگا کہ وہ ایسی آواز سے پکاریگا جس کو
ثقلین جن اور آدمی سنینگے کہ فلاں شخص فلاں کا بیٹا کہاں ہے۔ اُسکو فرشتے لیجاوینگے اور موقف سے
باہر نکال لینگے۔ پہر کہا جاویگا اسکی نیکیاں باہر لائی جاویں۔ موقف کے لوگوں کو خدا یہ نیکیاں بتاویگا جب رب العالمین
کی حضوری میں لوگ کہڑے ہونگے تو کہا جائیگا مظالم کے لوگ کہاں ہیں تو ایک ایک شخص حاضر ہوتا جائیگا۔

اور کہا جائیگا کہ تو نے فلانے پر ایسا ظلم کیا تہا وہ کہیگا ہاں اے پروردگار! اُس روز لوگونکی زبانیں اور ہاتہ اور
پیر اُن کے اعمال پر گواہی دینگے - اور اُسکی نیکیاں لیکر اُس شخص کو دیدیجائینگی کہ جن پر ظلم کیا تہا یہ دن ایسا ہوگا
جسمیں دینار ہوگا نہ درہم صرف نیکیاں ہی لیلی جائینگی اور گناہ واپس دیئے جاوینگے - اہل مظالم کی نیکیاں
پوری ہی لیجاوینگے - یہانتک کہ اُسکی کوئی نیکی باقی نرہیگی - پہر وہ لوگ باقی رہینگے جنہوں نے کچہہ نہ لیا ہوگا - اور
کہینگے کہ ہمارے غیر لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے نیکیاں پوری لیلیں اور ہم باقی رہگئے - اُن سے کہا جاویگا
کہ جلدی مت کرو - تب اُن کے گناہ لیکر اُنکو واپس دیئے جاوینگے - یہانتک کہ کوئی شخص نرہیگا جس نے
کسی قسم کا ظلم کیا ہوگا - تمام موقف والوں کو خدا یہہ بتلاویگا جب اُنکے حساب سے فراغ ہوجاویگا تو کہا جائیگا
کہ اپنی ماں دوزخ کی طرف لوٹ جا - آج کسی قسم کا ظلم نہوگا - تب اُسروز کوئی فرشتہ اور پیغمبر صدیق اور
شہید اور کوئی شخص نرہیگا جو حساب کی شدت دیکہکر یہہ گمان نہ کرلے کہ نجات صرف اوسی شخص کو ہوگی
جسکو خدا ہی محفوظ رکہے - ابن مبارک نے عبداللہ ابن ابرار سے روایت کی ہے کہ قیامت کی روز
قدم ایسے ہونگے جیسے سینگ میں تیر اور باسعادت وہ شخص ہوگا جو اپنے قدم رکہنے کے لئے جگہہ
پاویگا - اور آفتاب لوگونکے سر سے اتنا قریب ہوجاویگا کہ اُسمیں اور لوگونکے سروں میں فاصلہ ایک میل کا
ہوگا یا دو میل اور ساٹہہ اور چند حصہ اُسکی گرمی زیادہ کردیجاویگی - اور میزان کے قریب ایک فرشتہ ہوگا
جب کسی بندہ کے اعمال کا وزن کیا جاویگا تو وہ پکاریگا ہوشیار ہوجاؤ - کہ فلاں شخص فلانیکے بیٹے کی وزن
گراں ہوگئی - اور اُسکو ایسی سعادت حاصل ہوگئی کہ پہر اسکے بعد کبہی شقاوت نہوگی - اور فلاں شخص فلانی کے بیٹے کی
میزان ہلکی ہوگئی اور اُسکو ایسی شقاوت حاصل ہوئی کہ پہر کبہی اسکے بعد سعادت حاصل نہوگی - ابن ابو حاتم نے
جعفر ابن محمد سے اور اُنہوں نے اپنے باپ سے اور اُنہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ کافر کی لگام پسینہ سے دیجاویگی - پہر اُنکے چہرہ پر غبار پڑیگا - خدا تعالی فرماتا ہے وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ
بیہقی نے قتادہ سے انما یوخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ نظریں
اُسروز اُٹہینگی اور لوگونکی طرف واپس نہ آوینگی - اور مہطعین الی الداع کے معنے یہہ ہیں کہ اپنے بلانیوالے کی
طرف قصد کرینگی اور مقنعی رؤسہم کے معنے یہہ ہیں کہ اپنے سروں کو اُٹہائے ہوئے ہونگے وافئدتہم ہواء
کے معنے یہہ ہیں کہ اُنکے دل نکلکر گلوں میں ہوجائینگے نہ اُن کے منہ سے باہر آوینگے - اور نہ
اپنی جگہہ واپس آوینگے - اور بیہقی نے مجاہد سے مہطعین کے معنے نظر کے کہولنے والے اور
مقنعی رؤسہم کے معنی اپنے سروں کے اُٹہانے والے روایت کئے ہیں - اور بیہقی نے مرہ بن شراحیل سے
وافئدتہم ہواء کے معنے یہہ روایت کئے ہیں کہ وہ کسی چیز کی یادداشت نہ کرینگے - ابن مبارک نے کعب سے

روایت کی ہے کہ اگر کسی شخص کے اعمال ستر نبیوں کے برابر بھی ہوں تو بھی اسکو اُس دن کے شر سے نجات نہ پانیکا خوف ہوگا - اور نیز ابن مبارک نے حسن سے روایت کی ہے کہ تمہارے سامنے ایسے لوگوں کا گذر ہوگا کہ اگر اُن میں سے کوئی شخص ان سنگریزوں کے برابر بھی صرف کرے تو بھی اُسکو خوف ہو کہ اُسدن کی ہولناک حالت سے نجات نہ پاوے - دینوری نے کتاب المجالست میں سفیان ثوری سے روایت کی ہے کہ مجھکو خبر پہنچی ہے کہ موقف میں ایماندار اپنی جنت کا مکان اور جو جو سامان اُسکے لئے وہاں تیار کئے گئے ہیں دیکھیگا تو تمنا کریگا کہ اُس روز کے خوف کے سبب سے وہ پیدا ہی نہوتا - ابن مبارک نے بلال ابن سعد سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز لوگ پریشان پھرینگے - خدا فرماتا ہے یقول الانسان یومئذ این المفر - ابونعیم نے ابوحازم سے روایت کی ہے کہ اگر آسمان سے کوئی پکارنیوالا پکارے تو زمین کے لوگ دوزخ میں داخل ہونیسے امن میں ہو گئے تو بھی وہ لوگ اس قابل ہیں کہ اُس موقف کی خوف اور اُسدن کے معائنہ سے خوف زدہ ہوں طبرانی نے اوسط میں بواسطہ عبداللہ ابن عمر کے رسولخداصلعم سے روایت کی ہے کہ روز قیامت کے خوف سے پرند اپنی چونچیں مارتے ہیں - اور اپنی دُم ہلاتے ہیں - ابونعیم نے وہب سے روایت کی ہے کہ جب قیامت برپا ہوگی - تو پتھر عورتوں کی طرح چلائینگے اور اعضا سے خون ٹپکیگا مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسولصلعم کو فرماتے ہوئے سنا - کہ کوئی اونٹوں کا مالک ایسا نہوگا جسنے اُن کا حق ادا نہ کیا ہو مگر اُن اونٹوں کے لئے اُسکو ایک صاف میدان میں ٹھہادیا جائیگا - اور اُن اونٹوں کو خوب تندرست اور توانا کردیا جائیگا - اور وہ اونٹ اپنے پیروں اور منہ سے اُسکے اوپر کودینگے اور کوئی گائے بیل کا مالک ایسا نہوگا کہ جسنے اُن کا حق نہ ادا کیا ہوگا - مگر وہ گائے بیل خوب تندرست ہوکر اور قوی ہوکر آئینگے - اور اُس شخص کو صاف میدان میں ٹھہا دیا جائیگا اور وہ اُسکو اپنے سینگوں سے مارنا اور کھروں سے رگڑنا شروع کرینگے نہ اُنمیں سے کسی کا سینگ موڑا ہوا ہوگا اور نہ کوئی بغیر سینگ اور کھر کے ہوگا - اور کوئی صاحب خزانہ ایسا نہوگا جسنے اُسکا حق نہ ادا کیا ہو مگر اُسکا خزانہ ایک گنجے سانپ کی صورت میں ہوکر اپنا مونہہ کھولے ہوئے آئیگا - یہہ شخص اُس سے بھاگیگا - اُسوقت اہل منادی آواز دیگا کہ پکڑ لے اپنے خزانہ کو جو تو نے چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب وہ دیکھیگا کہ اس سے بچاو نہ ہوسکیگا تو اپنے ہاتھ کو اُسکے مونہہ میں ڈالدیگا - وہ سانپ اسطرح اُسکے ہاتھ کو کاٹیگا جسطرح اونٹ کاٹتا ہے ॰

ابن ماجہ اور نسئی اور ابن خزیمہ نے بواسطہ ابن مسعود کے رسولصلعم سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا - اُسکے لئے قیامت کے روز ایک گنجے سانپ کی صورت مقرر کیجاویگی کہ یہہ سانپ اُس شخص کی گردن میں طوق کیطرح ہوگا - اسکے بعد آنحضرت صلعم نے ہمارے سامنے یہہ آیت پڑھی

ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاھم اللہ من فضلہ ۔ بخاری نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ جس شخص کو خدا مال دے اور وہ زکوٰۃ ادا نکرے تو قیامت کے روز وہ ایک گنجے سانپ کی صورت بنیگا۔ اور اُسکے لیے طوق ہو جائیگا اور اپنی باچھیں پہاڑ کر کہیگا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ اسکے بعد آنحضرت نے یہ آیۃ پڑہی ولا یحسبن الذین یبخلون۔ الآیہ۔ بزار اور طبرانی اور ابن خذیمہ اور ابن حبان اور ثوبان سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بعد خزانہ چھوڑ جاتا ہے ۔ وہ قیامت کے روز گنجے سانپ کی صورت بنکر آویگا۔ اور اُسکے پیچھے پیچھے ہولیگا۔ یہ شخص کہیگا تو ہلاک ہو کون ہے تو وہ کہیگا کہ میں تیرا خزانہ ہوں جسے تو نے جمع کیا تھا۔ اور وہ برابر اُسکے پیچھے پیچھے رہیگا۔ یہانتک کہ اُسکا ہاتھ لقمہ کر کے چبا ڈالیگا۔ پہر اُسکے بدن کو اسیطرح چبالے گا۔ ابو داؤد و ترمذی اور نسائی نے ابن حیدہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے غلام سے وہ بچا ہوا مال طلب کرتا ہے اور وہ اُسکو نہیں دیتا تو قیامت کے روز وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں ہوگا۔ طبرانی نے جریر بجلی سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص قریب اپنے قرابتدار کے پاس آکر اُس بچے ہوئے مال کی درخواست کرے جسکو خدا نے دیا ہے اور یہ بخل کرے تو خدا تعالیٰ جہنم میں سے اُسکے لیے ایک سانپ نکالیگا۔ اُسکا نام شجاع ہے۔ وہ اپنا مونہہ چلاتا ہوا اور زہر دیتا ہوا آئیگا اور اُسکی گردن کا طوق بنجائیگا۔

ابو یعلیٰ نے بسند کامل ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ مینے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت مردہ پر پیٹنے والی پہلے توبہ کرنے سے مر جاویگی۔ خدا اُس کو آگ کے کپڑے پہناویگا۔ اور بروز قیامت خدا اُسکو لوگوں کے سامنے کھڑا کریگا۔ طبرانی نے اوسط میں ابو امامہ کو رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز نوحہ کرنیوالی جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک راستہ پر ہوگی اور اُسکے کپڑے قطران کے ہونگے اور اُسکا چہرہ آگ سے ڈہکا ہوا ہوگا۔ اگر وہ توبہ نہ کریگی تو اس عقوبت میں ہوگی۔ اور اسی باب میں عبد اللہ ابن عمر وغیرہ سے بہی روایت آئی ہے۔

طبرانی نے بسند معتبر حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ جس شخص کو علم عطا کرے اور وہ بخیلی کرے اور اُسکے عوض کی طمع کرے اور اُسکی قیمت کا خواہاں ہو تو خدا تعالیٰ قیامت کے روز اُسکی لگام آگ کی لگاویگا۔ اور ایک منادی ندا کریگا کہ یہ وہی شخص ہے جسکو خدا نے اپنے بندوں میں سے علم دیا تھا۔ لیکن اسنے خدا کے بندوں سے بخل کیا اور اسپر طمع کی۔ اور اسکے بدلہ میں قیمت کا خواہاں ہوا۔ اور جبتک حساب سے فراغ ہوگا برابر ایسے ہی ندا کرتا رہیگا۔

ابن ابو الدنیا اور خرائطی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ بروز قیامت بدبو دار ہوا لوگوں پر چھوڑی جاویگی سب نیک اور بدوں کو اس سے ایذا پہنچیگی۔ تو ایک منادی ندا کریگا جسکی آواز سب

سُنینگے۔ وہ لوگ اُنسے کہیگا کہ کیا تم اس ہوا کو جانتے ہو جسنے تم سب کو ایذا دی ہے۔ وہ کہینگے ہم نہیں جانتے تب کہا جاویگا کہ یہہ ہوا زانیوں کی شرمگاہونکی ہے جو اپنی بدکاری کی حالت میں خدا سے ملے تھے۔ اور اورخدا سے توبہ نہ کی تھی پہر وہ منادی اُن کے پاس سے لوٹ جاویگا۔ اور واپس ہوتے وقت جنت و دوزخ کا کچھہ ذکر نہ کیا جاویگا۔ ابن ماجہ نے بسند حسن عبد اللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں شہرت کا جامہ پہنے گا خدا تعالے اُسے بروز قیامت ذلت کا جامہ پہناویگا اور پہر اُس میں آگ بہڑکا دی جاویگی۔ احمد اور طبرانی نے جویریہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ جو شخص حریر کا جامہ پہنے گا خدا تعالے اُسے بروز قیامت دوزخمیں سے اُسکو ذلت کا جامہ پہناویگا۔

(باب)

(وہ اعمال جنکے سبب سے عرش کے سایہ میں رہنا اور موقف میں ممبروں اور کرسیوں اور ٹیلوں پر بیٹھنا ہوگا)

ہناد اور ابن مبارک اور بیہقی نے حضرت ابو موسی اشعری سے روایت کی ہے کہ بروز قیامت آدمیونکے سر پر آفتاب ہوگا۔ اور اُن کے اعمال اُنپر سایبان ہونگے۔ شیخین نے ابوہریرہ کے ذریعہ سے رسولخدا سے روایت کی ہے کہ سات آدمی وہ ہیں کہ جن پر خدا تعالے کا سایہ ہوگا۔ اور اُس روز سوائے خدا کے کسی کا سایہ نہوگا۔ امام انصاف کرنے والا۔ جوان جسنے خدا کی راہ میں اپنی جوانی کاٹی ہوگی۔ اور وہ شخص جسکا دل مسجد کے ساتہہ متعلق ہوگا۔ اور وہ دو شخص جو صرف بوجہ اللہ محبت رکہتے ہونگے۔ اسی حالت پر ملتے ہوں اور اسی حالت پر جدا ہوتے ہوں۔ اور وہ شخص جسکو ذی رتبہ اور حسینہ عورت بلاوے اور وہ کہدے کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ اور وہ شخص جو صدقہ پوشیدہ طور پر دے یہانتک کہ اُسکے بائیں ہاتہہ کو دائیں ہاتہہ کو نفقہ کی خبر نہو۔ اور وہ شخص کہ جو تنہائی میں خدا کو یاد کرے اور اُسکی آنکہوں سے آنسو بہنے لگیں۔

ابن عساکر نے ایک دوسری سند کے ساتہہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث سے اسی مضمون کی حدیث نقل کی ہے اور اس قول کے بدلہ میں کہ ایک وہ جوان کہ جسنے خدا کی عبادت میں جوانی کاٹی یہ کہا ہے کہ ایک وہ شخص جب کسی گروہ کے ساتھ لشکر میں تہا دشمن سے اُن کی مٹ بہیڑ ہوئی۔ اور اُنہوں نے شکست کہائی۔ لیکن اُسنے پامردی کی۔ یہانتک کہ اس گروہ نے اور اس شخص نے نجات پائی اور شہید ہوگیا۔ ابن شاہین نے کتاب الترغیب میں دوسری سند سے اسی قسم کی حدیث روایت کی ہے اور اسی قول اول کے بدلہ میں یہ کہا ہے کہ ایک وہ شخص کہ جو صغر سنی میں قرآن کو سیکہے اور بڑہاپے میں اُسکی تلاوت کرتا رہے۔ مسلم نے ابو الیسر سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی شخص کی تنگی کو یا کسی کے بار کو ہٹا دیوے خدا تعالے اُسپر اپنا سایہ کریگا جس روز سوائے خدا کے سایہ کے کوئی اور سایہ نہوگا۔ طبرانی نے ان لفظوں سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے وہ شخص خدا کے سامنے آویگا جو کسی شخص کی تنگی کو دفع کردے یا اُس پر صدقہ کرے۔

احمد اور حاکم نے سہل ابن حنیف سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کرنیوالے کی یا قرضدار کی تنگی کی حالت میں یا مکاتب کی اُسکی آزادی میں مدد دیگا تو خدا اُس پر اُس روز سایہ کریگا کہ سوائے اُسکے سایہ کے اور کہیں سایہ نہوگا - اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور ابو یعلی نے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ جو شخص غازی کے سر پر سایہ کریگا قیامت کے روز خدا اُسپر سایہ کریگا۔

ابو الشیخ نے کتاب الصواب میں اور اصبہانی نے کتاب الترغیب میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ جس شخص میں تین خوبیاں ہونگی اُسپر اپنے عرش کے سایہ کے نیچے خدا سایہ کریگا جس روز خدا کے سایہ کے سوا اور سایہ نہوگا - وضو کرنا ناگواریوں کی حالت میں اور تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنا اور بھوکے کو کھانا کھلانا - طبرانی نے مکارم الاخلاق میں حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بھوکے کو اتنا کھانا کھلاوے کہ وہ خوب سیر ہو جاوے تو خدا اپنے عرش کے نیچے اُسپر سایہ کریگا - اصفہانی اور دیلمی نے انس سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ قیامت کے روز سچا تاجر عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا - ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ ہم حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ قیامت کے روز امانتدار تاجر اور سچا - اُن سات درجہ والے لوگوں کے ساتھ عرش کے سایہ میں ہوگا - ترمذی نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز امانتدار سچا تاجر انبیاء اور صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا - ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سچا امانتدار مسلمان تاجر شہیدوں کے ساتھ ہوگا - طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ مینے رسول صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسیکی تنگی رفع کردے یا کسی غرق کی مدد کریگا قیامت کے روز خدا اُسکو اپنے سایہ میں لیگا - اور نیز طبرانی نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ جو شخص کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کریگا قیامت کے روز خدا اُسپر اپنا سایہ کریگا - اور اس حدیث کے شواہد اور دوسرے طریقے بھی ہیں جنکو مینے اُس کتاب میں بیان کیا ہے جو عرش کے سایہ کے بارہ میں تصنیف کی ہے طبرانی نے اور ابن عدی نے کامل میں اور کتاب الترغیب میں اصفہانی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ خدا نے حضرت ابراہیم کو بھیجی کہ اے میرے دوست! اپنے اخلاق کو پسندیدہ بنا - اگرچہ کافروں کے ساتھ ہو تو ابرار کے مقامات میں داخل ہوگا جنکے اخلاق اچھے ہوتے ہیں اُن کے لئے میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اُسکو اپنے عرش کے نیچے سایہ میں رکھونگا - اور اپنی ہمسائگی سے قریب کرونگا - احمد اور ابن منیع نے کتاب الشعب میں اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے روز خدا کے سایہ کیطرف پہلے کون لوگ سبقت کرینگے - لوگوں نے کہا خدا اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے

آپنے فرمایا کہ جب سچی بات اُنکے سامنے پیش ہو تو قبول کرے - اور جب اُن سے کسی امر کی درخواست کیجاوے تو فیاضی کریں اور لوگونکے اوپر ایسا حکم کریں کہ جیسے اپنے نفس پر حاکم اور ابن شاہین نے کتاب الترغیب میں اور ابن ابو الدنیا نے کتاب القبور میں حضرت ابو ذر سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جنازونکی نماز پڑہا کر - شاید تجھکو خدا غمگین کردے - اسلئے کہ غمگین خدا کے سایہ میں ہوگا اصفہانی اور ابن شاہین نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے کہ مینے رسول صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصاف کرنیوالا اور تواضع کرنے والا حاکم زمین میں خدا کا سایہ اور نیزہ ہوا کرتا ہے پس جو شخص اپنے حق میں اور لوگونکے حق میں اُنکی خیر خواہی کریگا - خدا اُسکو اپنے سایہ میں اُس روز رکھیگا کہ سوائے اُسکے سایہ کے اور کہیں نہ ہوگا اور جو شخص اپنے حق میں اور خدا کے بندوں کے حق میں اُس سے کدورت رکھیگا خدا اُسکو قیامت کے روز خوار کریگا طیبی نے کتاب الترغیب میں اور دیلمی نے ابو بکر اور عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ موسیٰ نے اپنے پروردگار سے کہا کہ اُس شخص کی کیا جزا ہے کہ جو اُس عورت کی ماتم پرسی کرے کہ جسکا بچہ فوت ہوگیا ہو - خدا نے فرمایا میں اُسکو اُس روز اپنے سایہ میں لونگا کہ سوائے میرے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا - اور اس حدیث کی اور بھی شواہد ہیں - ابو نعیم نے کتاب الصواب میں ابو الشیخ نے اور مکارم الاخلاق میں ابن لال نے اور کتاب الترغیب میں طیبی نے اور کتاب الشعب میں بیہقی نے حضرت ابو بکرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ قیامت کے روز خدا اُسکو جہنم کے جوش سے محفوظ رکھے اور اُسپر اپنا سایہ کرے تو اُس کو چاہئیے کہ مسلمانوں پر سختی نہ کرے اور مہربانیوں سے پیش آوے - ابو الشیخ اور دیلمی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز تین شخص عرش کے سایہ میں ہونگے اور کوئی سایہ سوائے اُس سایہ کے نہ ہوگا - رحم اور قرابت کا جوڑنے والا - خدا اُسکے رزق اور عمر کو بڑہاتا ہے - اور ایک وہ عورت کہ جسکا خاوند مرگیا ہو - اور اُسکے یتیم بچے چھوڑے ہوئے ہوں اور وہ عورت کہے کہ میں شادی نکرونگی اور میں اپنے یتیم بچونکی یہانتک نگرانی کروں گی کہ یہ مرجاویں یا خدا اپنے فضل سے اُنکو تونگر کردے - اور ایک وہ شخص کہ جو کہانا پکاوے اور اپنے مہمان کی دعوت کرے - اور اچھی طرح خرچ کرے اور اُس دعوت میں یتیم و مساکین کو بلاوے اور اُن کو خالصاً لوجہ اللہ کہانا کہلا دے - طبرانی اور دیلمی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تین شخص بروز قیامت خدا کے سایہ میں ہونگے - ایک وہ شخص کہ جسطرف متوجہ ہو یہ یقین کرے کہ خدا اُسکے ساتھ ہے - اور وہ شخص کہ خدا کی بزرگی اور برتری کے سبب سے لوگوں سے محبت کرے -

دیلمی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ دنیا میں چھپکے رہنے والے لوگ وہ ہیں کہ خدا جنکی روحیں قبض کرتا ہے جب وہ غایب ہوتے ہیں تو اُنکو کوئی تلاش نہیں کرتا ہے اور جب سامنے ہوتے ہیں تو

اُن کو کوئی نہیں پہچانتا ہے - وہ لوگ دنیا میں پوشیدہ ہوتے اور آسمان پر مشہور ہوتے ہیں - جب جاہل دیکھتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ انہیں کوئی بیماری ہے - حالانکہ انہیں بجز خوف آلہی کے بیماری نہیں ہوتی - قیامت کے روز اُن کو خداتعالےٰ اپنے سایہ میں لیگا - اور اُس روز سوائے خدا کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہوگا -

طبرانی اور ابونعیم نے معاذ ابن جبل سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ سب لوگوں میں خدا سے قریب وہ لوگ ہیں کہ جو زیادہ بھوکے رہتے ہیں - اور اُسکا خوف زیادہ کرتے ہیں وہ پوشیدہ اور علیحدہ رہتے ہیں اور اگر وہ سامنے ہوں تو لوگ اُن کو نہ پہچانیں اور جو غایب ہوں تو کوئی اُن کی تلاش نکرے -

دیلمی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ قرآن مجید کے حفظ کرنے والے خدا کے سایہ میں ہونگے خدا کے انبیا اور برگزیدہ لوگوں کے ساتھ جس روز کوئی سایہ بجز سایہ خدا کے نہوگا -

اصفہانی نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ تین شخص اس کی رحمت میں عرش کے سایہ میں خدا سے گفتگو کر رہے ہونگے اور لوگ حساب میں مصروف ہونگے - ایک وہ شخص کہ خدا کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کا اُس پر اثر نہوگا - اور وہ شخص جو اپنے ہاتھ کو اُس چیز کی طرف نہ بڑھائے جو اُس کے لئے حلال نہو - اور وہ شخص جو اُس چیز کی طرف نہ دیکھے جسکو خدا نے حرام کر دیا ہے -

ابن لال نے مکارم الاخلاق میں حضرت سلمان پارسی رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ بروز قیامت خدا کے ہمنشین وہ لوگ ہونگے جو دنیا میں پارسائی و زہد اختیار کرتے ہیں - بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہ موسیٰ بن عمران نے کہا کہ اے پروردگار حضرۃ القدس میں کون تیرے ساتھ سکونت کرتا ہے؟ اور وہ شخص کون ہے جو تیرے عرش کے سایہ میں ہوگا جس روز کہ تیرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا - خدا نے فرمایا کہ وہ لوگ کہ جنکی آنکھ زنا کی طرف نہیں اُٹھتی - اور اپنی مالوں میں ربا کو طلب نہیں کرتے - اور اپنے احکام میں رشوت نہیں لیتے اور اُنہیں کے لئے خوشی و مبارکی ہے - اور اُنہیں کا انجام اچھا ہے - ابونعیم نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ بروز قیامت تین شخص خدا سے گفتگو کرینگے - ایک وہ شخص جو کبھی دو شخصوں میں نمایش کے ساتھ نہیں چلا - اور ایک وہ شخص جسنے کبھی اپنے نفس سے زنا کی گفتگو نہ کی - اور ایک وہ شخص جسنے اپنی کمائی میں ربا کو نہیں ملایا -

اور حاکم نے تاریخ نیشاپور میں اور دیلمی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا - تین شخص ہیں کہ جن پر خدا اپنا سایہ کریگا کہ جس روز سوا اُسکے کسی کا سایہ نہوگا - امانتدار تاجر اور میانہ رو امام اور وہ کہ دن میں سورج کا انتظار کرتا ہو اوقات نماز کے لئے - دیلمی نے معتبر سند کے ساتھ حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ تین شخص اُس روز عرش آلہی کے سایہ میں ہونگے - کہ اُسکے سوا کوئی اور سایہ نہوگا

وہ شخص جو میری امت میں سے کسیکی تکلیف رفع کردے - اور وہ شخص کہ جو میری سنت کو زندہ کرے - اور
وہ شخص کہ جو مجھکو درود سے ہر وقت یاد کرے - ابن ابی الدنیا نے عزا میں عبد العزیز سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ بروز قیامت عرش کے سایہ میں تین شخص ہونگے - بیمار کی عیادت کرنیوالا
اور مردوں کے پیچھے جانے والا اور اُن عورتوں کی ماتم پرسی کرنے والا جنکے بچے مرجاتے ہیں

ابن شاہین نے اور طیبی نے ترغیب میں اور دیلمی نے حضرت عمرؓ کے واسطہ سے رسول صلعم سے روایت
کی ہے - آپنے فرمایا کہ بروز قیامت ایکشخص چیخ مارنیوالا چیخ مارےگا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے دنیا میں
لوگوں کی عیادت کی ہے پس وہ لوگ نور کے ممبروں پر بیٹھکر خدا سے گفتگو کرینگے - اور لوگ حساب میں
مصروف ہونگے - ابن ابی الدنیا نے کتاب الاھوال میں مغیث بن سمی سے روایت کی ہے کہ آفتاب لوگوں کو سر پر
چند گزنکے فاصلہ پر ٹھہر جاویگا اور دروازے دوزخ کے کہولے جاوینگے پس اُن لوگوں پہ دوزخ کی ہوا اور
لوہ چلیگی اور اُنپر اسکی لو اُڑیگی - یہانتک کہ زمین اُنکے پسینوں سے تر ہوگی مردار سے زیادہ بدبودار -
اور روزہ دار عرش کے سایہ میں ہونگے - حمید ابن زنجویہ نے فضائل اعمال میں بواسطہ حضرت شعبی کے
قیس جہنی سے روایت کی ہے کہ کوئی دن رمضان کا ایسا نہیں ہوتا جسمیں کوئی بندہ روزہ رکھے مگر وہ دن
نور کے ابر میں آویگا - اور اُس ابر میں موتی کا قصر ہوویگا جسکے ستر دروازے ہونگے - اور ہر ایک دروازہ
سُرخ یاقوت کا ہوگا - ابو نعیم نے وہب ابن منبہ سے روایت کی ہے کہ موسیٰ نے خدا سے پوچھا کہ جو شخص اپنی زبان دل سے
ذکر کرتا ہے اُسکی کیا جزا ہے ؟ خدا نے فرمایا اے موسیٰ قیامت کے روز میں اُسپر سایہ کرونگا - اور اُسکو اپنی
حمایت میں لونگا - احمد نے کتاب الزہد میں عطا ابن یسار سے روایت کی ہے کہ موسیٰ نے خدا سے سوال کیا
کہ مجھکو اپنے اُن لوگوں کا حال بتا جنکو تو اپنے عرش کے سایہ میں پناہ دیویگا جس روز کہ تیرے سایہ کے سوا
اور کوئی سایہ نہوگا - خدا نے کہا کہ وہ لوگ وہ ہیں جنکے دل پاک ہونگے اور جن کے ہاتھ بری ہونگے
جو لوگ میرے جلال کے سبب سے باہم محبت رکھتے ہیں جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کا ذکر کیا جاتا ہے
اور جب اُن کا ذکر کیا جاتا ہے تو میرا بھی ذکر کیا جاتا ہے - وہ لوگ ناگواری کے وقت پورا وضو کرتے ہیں
اور میرے ذکر کی طرف ایسا رجوع کرتے ہیں جیسے غنچہ اپنی شاخ کی طرف - اور میرے محرمات کی وجہہ سے
غصہ کرتے ہیں جیسے لڑائی کے وقت چیتا غصہ کرتا ہے - اور میری محبت سے تکلیف اُٹھاتے ہیں جیسے
بچہ لوگوں کی محبت سے تکلیف اُٹھاتا ہے - ابن عساکر نے دوسرے طریقے سے اسی حدیث کی روایت کی ہے اور یہ اور
زیادہ کیا ہے کہ جو لوگ میری مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں - اور صبح کے وقت مجھ سے استغفار کرتے ہیں

ابو نعیم نے کعب سے روایت کی ہے کہ توریت میں خدا نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ بیشک نیکی کا حکم کرتے ہیں

اور رہبانیت سے روکتے ہیں اور لوگوں کو میری عبادت کی طرف بلاتے ہیں وہ دنیا اور قبر میں میرے مصاحب ہیں
اور بروز قیامت میرے سایہ میں ہونگے - احمد اور طبرانی نے بسند صحیح عتبہ بن عبد سلمی سے روایت کی ہے کہ
رسول صلعم نے فرمایا کہ شہید تین شخص ہیں ایک ایماندار جو خدا کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرے اور جب
اُسکے دشمن سے مٹ بھیر ہو تو اُس سے جنگ کرے یہانتک کہ قتل کیا جائے پس یہ شہید ہے
جو عرش کے نیچے خدا کے خیمہ میں آرام کریگا - انبیا کو صرف نبوت کے درجہ کے سبب سے فضیلت ہوگی - اور یہ
پوری حدیث جنت کی صفت میں بیان ہوگی - ابو بکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی ہے - اُنہوں نے
کہا کہ بروز قیامت شہدا عرش کے صحن میں خیموں اور باغیچوں میں خدا کی حضور میں ہونگے - بزار اور بیہقی
اور اصفہانی نے کتاب الترغیب میں انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ شہدا تین شخص
ہیں - ایک وہ جو اپنے جان و مال کے ساتھہ نکلا ہو اور خدا کی راہ میں ثواب کا خواہاں ہو - اور اُسکا یہ قصد
نہو کہ میں کسی سے لڑوں یا مارا جاؤں - بلکہ اُسکا یہ ارادہ ہو کہ مسلمانوں کی جماعت زیادہ ہے - اگر ایسا شخص
مرجاویگا یا قتل کردیا جاویگا - اُسکے سب گناہ بخشدیئے جائینگے اور عذاب قبر سے بچایا جائیگا اور بڑے
ڈر سے امن دیا جائیگا - اور حور عین سے اُسکی شادی کردیجائیگی - اور بزرگی کا حلہ پہنایا جائیگا -
اور اُسکے سر پر وقار اور ہمیشگی کا تاج رکھا جائیگا - دوسرے وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھہ خالصاً لوجہ اللہ
نکلا ہو - اور اُسکا ارادہ مارڈالنے کا ہو - اور اسبات کا نہو کہ میں مارڈالا جاؤں - اگر ایسا شخص مرجاویگا
یا قتل ہو جاویگا تو اُسکا زانو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھہ ہوگا خدا کی حضور میں سچائی کے مقام میں
بادشاہ مقتدر کے پاس ہوگا - تیسرا وہ شخص ہے کہ اپنی جان اور مال کے ساتھہ ثواب کی تلاش میں نکلے
اور اُسکا یہ ارادہ ہو کہ قتل کرونگا اور قتل ہو جاؤنگا - اگر ایسا شخص مرجاویگا یا قتل ہو جاویگا تو وہ قیامت کے
روز ایسی حالت میں آویگا کہ تلوار کھنچی ہوئی اپنے شانے پر رکھے ہوئے ہوگا - اور لوگ گھٹنوں کے بل گرے
ہوئے ہونگے - اس قسم کے لوگ کہینگے کہ ہمارے لئے میدان کو وسیع کرو ہمنے اپنے خونوں کو اور مالوں کو
خدا کے لئے صرف کیا ہے - یہانتک کہ یہ لوگ عرش کے نیچے نور کے ممبروں پر بیٹھ جاوینگے - اور
دیکھینگے کہ لوگوں میں کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے - ان کو نہ موت کا غم ہوگا نہ برزخ میں اُنکی آزمایش کیجاویگی
نہ صور کی آواز سے اُن کو بیقراری ہوگی - حساب اور میزان اور پلصراط سے کوئی غم اُن پر طاری نہوگا -
لوگوں کے فیصلہ کو دیکھتے رہینگے جس چیز کی درخواست کرینگے وہ پوری کی جاویگی - اور جس چیز کی شفاعت
کرینگے قبول کیجائیگی - جنت کی جو چیز پسند کرینگے اُن کو دیجاویگی - اور جہاں چاہینگے جنت میں قیام کرینگے
دیلمی نے بذریعہ ابان ابن عثمان رضہ کے حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قیامت کے روز

مسلمانوں کے بچے لائے جائینگے وہ موقف کی سختی سے چلا ئینگے - خدا انکو فرماویگا کہ لے جبرئیل میرے عرش کے نیچے اُن پر سایہ کریں حضرت جبرئیل اُن پر سایہ کرینگے طبرانی نے ثقہ لوگونکی رعایت سے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص انصاری کا بیٹا اُن کے ساتھ ساتھ جارہا تھا جناب صلعم نے اُن سے دریافت کیا کیا تو اس لڑکے کو دوست رکھتا ہے - اُسنے کہا اے رسولخدا صلعم ہاں! دوست رکھتا ہوں آپنے فرمایا خدا تجھکو دوست رکھے جیسے تو اُسکو دوست رکھتا ہے - چند روز کے بعد یہ لڑکا مرگیا - تب رسولصلعم نے فرمایا کیا تو اس سے راضی نہیں ہو کہ تیرا بیٹا عرش کے سایہ کے نیچے میرے بیٹے ابراہیم کے ساتھ کھیلتا ہو - اُسنے کہا ہاں راضی ہوں -

احمد اور ابن خذیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہو کہ رسولصلعم نے فرمایا کہ جبتک لوگوں کا فیصلہ ہوگا - ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں رہیگا - ابن حبان نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ہر ایک نبی کے لئے ایک نورانی ممبر ہوگا اور میں سب سے زیادہ طویل اور منور ممبر پر ہونگا - ایک منادی کرنے والا آکر ندا کریگا - کہ نبی - امی - عربی کہاں ہیں تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُترکر جنت کے دروازہ کے پاس آکر دروازہ کو بجاوینگے تو منادی کہیگا تم کون ہو؟ رسولخدا صلعم فرمائینگے محمدؐ یا احمد ہوں - تب کہا جاویگا کیا تمہارے پاس کوئی شخص بھیجا گیا تھا؟ آپ فرماوینگے کہ ہاں! بھیجا گیا تھا - تب دروازہ کھلجاویگا - رسولخدا صلعم اندر تشریف لاوینگے خدا اُن کے لئے تجلی فرماویگا - اور اس سے پہلے کسیکے لئے خدا نے تجلی نہ کی ہوگی - رسولخدا صلعم سجدہ کرتے ہوئے گرپڑینگے - اور خدا کی ایسی تعریفیں بیان کرینگے کہ آپ سے پہلے کسی نے ایسی تعریف نہ کی ہوگی اور نہ آپکے بعد کوئی ایسی تعریف کریگا - اُسوقت اُن سے کہا جائیگا کہ اپنا سر اُٹھاؤ اور کلام کرو اور شفاعت کرو شفاعت تمہاری قبول کی جاویگی - ترمذی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے زیادہ میرا محبوب اور قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب تر مجھسے بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں کہ تم میں سے جنکے اخلاق زیادہ اچھے ہیں - اور تم میں سے زیادہ مبغوض اور قیامت کے روز سب سے زیادہ دور تر مجھسے بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں کہ جو تکلف کرکے زیادہ باتیں کرتے ہیں - اور بڑائی کے لئے مونہہ پھاڑ پھاڑ کر باتیں بناتے ہیں اور تکبر کرتے ہیں - بیہقی نے لسند حسن ابو امامہ سے روایت کی ہو کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھپر درود زیادہ بھیجا کرو - میری اُمت کے درود ہر روز جمعہ کو میرے سامنے پیش ہوتے ہیں جو مجھپر زیادہ درود بھیجے گا وہی مرتبہ میں مجھسے زیادہ قریب ہوگا طبرانی نے اوسط میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہو کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ

طالبعالی کے زمانہ میں جو شخص مرجاویگا وہ خدا سے اسطرح ملیگا کہ اسمیں اور انبیا میں صرف ایک درجہ نبوت کا فرق ہوگا - بزار نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز مہاجرین کے لئے سونیکے ممبر ہونگے کہ وہ اسپر بیٹھے ہونگے اور روز کا ان کو کچھ خوف نہ ہوگا طبرانی نے بواسطہ ابوامامہ کے رسولخدا سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو لوگ تاریکیوں میں عبادت کے لئے چلتے ہیں ان کو قیامت کے روز نور کی ممبروں کا مژدہ دو تب لوگ اسروز گھبرا جاینگے اور ان پر کچھ گھبراہٹ نہ ہوگی - مسلم نے بواسطہ عبداللہ ابن عمر کے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ انصاف کرنیوالے لوگ عرش کے داہنی جانب قیامت کے روز خدا کے قریب نورانی ممبروں پر ہونگے یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے حکم میں اور اپنے اہل میں انصاف کرتے ہیں - ترمذی نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگوں میں سے زیادہ خدا کا محبوب اور اس سے زیادہ قریب بیٹھنے والا امام عادل ہوگا - اور سب سے زیادہ خدا کا دشمن اور اس سے زیادہ دور بیٹھنے والا امام ظالم ہوگا - مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ خدا قیامت کے روز فرمائیگا - وہ لوگ کہاں ہیں کہ جو میری بزرگی اور برتری کے سبب سے باہم محبت رکھا کرتے تھے - میں آج ان کو اپنے سایہ میں لونگا اور اسدن میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے - احمد اور ابن حبان اور ترمذی نے حضرت معاذ ابن جبل سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا کی وجہہ سے جو لوگ باہم محبت رکھتے ہیں وہ اسروز کہ خدا کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا - نورانی ممبروں پر خدا کے سایہ میں ہونگے - سب لوگ گھبرا جینگے اور انکو کچھ گھبراہٹ نہ ہوگی - احمد اور طبرانی نے ابو مالک اشعری سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ خدا کے بعض ایسے بندے ہیں جو کہ نبی اور شہید نہیں ہیں لیکن ان کے درجہ پر اور خدا کی تقریب پر جو ان کو حاصل ہے انبیاء اور شہدا بھی ان پر رشک کرتے ہیں کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپنے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو مختلف شہروں کے ہوتے ہیں - قریب کی رشتہ داریاں ان میں نہیں ہوا کرتیں - اور یہ لوگ صرف خدا کی وجہہ سے باہم محبت اور صداقت رکھتے ہیں - قیامت کے روز خدا ان کے لئے اپنے سامنے نورانی ممبر رکھیگا - سب لوگ گھبراوینگے اور ان کو گھبراہٹ نہ ہوگی - طبرانی نے بسند حسن حضرت ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز خدا ایسے لوگوں کو اٹھاویگا کہ انکے چہرے نورانی ہونگے - اور وہ موتیوں کے ممبروں پر ہونگے - یہ نبی اور شہید نہ ہونگے - اور لوگ ان پر رشک کرینگے - کسی نے کہا کہ یہ کون لوگ ہونگے - آپنے فرمایا مختلف خاندانوں اور مختلف شہروں کے خدا کے سبب سے باہم محبت رکھتے ہیں - اور ذکر الٰہی کے لئے ایک جگہہ جمع ہوتے ہیں - طبرانی نے بسند معتبر عمرو بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا کی داہنی جانب ایسے لوگ ہونگے جو کہ نبی اور شہید نہیں ہیں - ان کے چہروں کی روشنی دیکھنے والوں کی نظر کو ڈھانک لیگی -

اور اُنکے درجہ اور تقرب پر نبی اور شہید رشک کرینگے کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ [illegible] آپ نے
فرمایا یہ لوگ اجنبی خاندانوں کے اور مختلف خاندانوں کے ہونگے جو ذکر الٰہی کے سبب سے جمع ہوتے ہونگے۔ اور [illegible]
پاکیزہ باتوں کو منتخب کرینگے جیسے کہ چھوارے سے کھانیوالا عمدہ عمدہ چھوارے کو چن لیتا ہے۔ طبرانی نے [illegible]
عبداللہ بن عباس سے بسند معتبر روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز عرش کے داہنی جانب اللہ کے
ہمنشین نورانی ممبروں پر ہونگے۔ اور اُن کے چہرے نورانی ہونگے اور یہ لوگ نہ انبیا ہونگے نہ شہدا نہ صدیقین
کسی نے دریافت کیا پھر یہ لوگ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو خدا کی بزرگی کے سبب سے باہم اتفاق اور محبت رکھتے ہیں
اور طبرانی نے بسند معتبر ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ خدا کی الفت کے لیے باہم محبت کرنیوالے خدا
قیامت کے روز نورانی ممبروں پر بٹھایا جائیگا۔ اُن کے چہروں کا نور ڈھلکتا ہوا ہوگا یہانتک کہ اللہ لوگوں کے حساب سے فارغ
اور نیز طبرانی نے بسند معتبر حضرت ابو ایوب کے واسطہ سے آنحضرت صلعم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں
باہم محبت کرنیوالے عرش کے آس پاس یاقوت کی کرسیوں پر ہونگے اور نیز طبرانی نے بسند ضعیف حضرت ابو عبیدہ
بن جراح سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ خدا کی وجہ سے جو دو شخص باہم محبت رکھتے ہیں ان کے لئے
دو کرسیاں رکھی جائینگی۔ وہ اُنپر اسوقت تک بیٹھے رہینگے جب تک کہ خدا تعالیٰ حساب سے فارغ ہو۔ ابو نعیم نے اور
کتاب الافراد میں دارقطنی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قیامت کے روز انبیا کے لئے
سونے کے ممبر رکھے جائینگے اور نیز چاندی کے بھی ہونگے جو موتیوں یاقوتوں اور زمرد سے جڑے ہوئے ہونگے۔ اور سندس
اور استبرق کے اُن پر پردے پڑے ہوئے ہونگے۔ اسکے بعد علما بلائے جائینگے یہ اُن ممبروں پر بیٹھینگے۔ پھر خدا کا منادی
ندا کریگا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے محمد رسول اللہ کی امت کی طرف علم پہنچایا تھا اور اُس سے خاص خدا کی ذات
مقصود تھی۔ ان ممبروں پر بیٹھے رہو جبتک تم جنت میں داخل ہو گئے تمپر کوئی خوف نہیں ہے۔ احمد اور نیز ترمذی نے
حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہونگے قیامت
کے روز فزع اکبر سے اُن کو کچھ خوف نہوگا۔ ایک وہ شخص کہ جو کسی قوم کا امام ہو اور وہ قوم اُس سے خوش ہو۔
اور وہ شخص جو روزانہ اور شبانہ اذان دیتا رہے۔ اور وہ بندہ جو خدا کا اور اپنے غلاموں کا حق ادا کرتا رہے
بیہقی نے کتاب الشعب میں ابو سعید اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم نے رسولخدا صلعم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ تین شخص قیامت کے روز سیاہ مشک کے ٹیلہ پر ہونگے۔ فزع اکبر سے اُن کو کچھ خوف نہوگا
اور اُن سے حساب نہ لیا جائیگا۔ ایک وہ شخص کہ جو قرآن پڑھے صرف خدا کی مرضی کے لیے اور لوگوں کی
امامت کرے۔ اور وہ اُس سے خوش ہوں۔ اور جو شخص مسجد میں اذان دے اور خدا کی مرضی کے لئے لوگوں کو خدا کی
طرف بلاوے اور وہ شخص کہ جو دنیا میں غلامی کی بلا میں گرفتار ہوا اور آخرت کے طلب کرنے سے غلامی اُسکو نہ روکے اور

بونعیم نے کتاب الحلیہ میں بواسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ تین شخص ہیں جنکو فزع حساب
کا کچھ خوف نہوگا۔ یہانتک کہ جنت کیطرف وہ اُٹھا لیے جاینگے اور وہ سیاہ مشک کے ٹیلوں پر ہونگے ایک وہ شخص جو
خدا کی مرضی کے لیے قرآن پڑہے اور لوگوں کی امامت کرے اور لوگ اُس سے خوش رہیں اور دوسرا شخص کہ جو شب و روز
خدا کی مرضی کے لیے لوگوں کو پانچوں نمازوں کے لیے بلا وے۔ اور وہ غلام جسکو غلامی اُن چیزوں کے طلب کرنے
نہ روکے کہ جو خدا کے پاس ہیں۔ بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ذریعہ سے رسولخدا سے روایت کی ہے کہ جب
قیامت کا روز ہوگا تو نورانی ممبر رکھی جاوینگی اور اُنپر موتیوں کے قبے ہونگے اور منادی ندا کریگا کہ فقہا اور امام
اور موذن کہاں ہیں ان ممبروں پہ بیٹھیں جب تک خدا حساب سے فارغ ہو۔ اُن کو کچھہ خوف اور ہراس نہیں ہے۔
اصفہانی نے کتاب الترغیب میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ سب لوگ گہبراوینگے اور اماموں اور موذنوں کو کچھہ گہبراہٹ نہوگی۔ طوسی نے عیون الاخبار میں
حضرت امام رضا کے واسطے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز ایسے لوگ لائے جاینگے جو انبیاء اور
شہدا نہوں گے لیکن اُن کے وجاہت پہ انبیاء اور شہداء رشک کرینگے۔ وہ نورانی ممبروں پر ہونگے کسی نے
کہا یارسول اللہ یہہ لوگ کون ہیں۔ آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ خدا کو لوگوں کا دوست بناتے ہیں اور لوگوں کو خدا کا
دوست بناتے ہیں۔ زمین پہ نصیحت کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ کسی نے کہا یارسول اللہ لوگوں کو خدا کا دوست کیسے
بناتے ہیں۔ آپنے فرمایا لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں جب لوگ اُنکی طاعت کرینگے تو خدا
اُن کو دوست رکھیگا۔ طبرانی اور ابونعیم نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ
خدا کے ایسے بندے ہیں کہ خدا نے اُن کو اپنی ذات کے ساتھ خاص کرلیا ہے تاکہ لوگوں کی حاجتیں پوری ہوں
اور اپنے نفس پر خدا نے قسم کہائی ہے کہ عذاب سے اُن کو نجات بخشیگا قیامت کے روز وہ نورانی ممبروں پہ بیٹہائے
جاینگے۔ لوگ حساب میں مصروف ہونگے اور وہ خدا سے گفتگو کرتے ہونگے۔ اور اسی حدیث کی روایت اصفہانی
نے عمرو بن عوف غزلی سے کی ہے مسلم نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو
شخص کسی مسلمان سے دنیا کی تکلیف رفع کریگا خدا اُس سے قیامت کی تکلیف کو اٹھا دیگا۔ اور جو شخص کسی کی
تنگی کو آسان کریگا تو دنیا و آخرت میں خدا اُسپر آسانی کریگا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا تو خدا
دنیا و آخرت میں اُسکی پردہ پوشی کریگا۔ مسلم نے ابوقتادہ سے روایت کی ہے کہ مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے
سنا کہ جو شخص اس سے خوش ہے کہ خدا اُسکو بروز قیامت تکلیف سے نجات دے تو اُسکو چاہیے کہ کسی شخص کی تنگی
کو رفع کرے۔ طبرانی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کو حلوہ کا ایک لقمہ
کہلاویگا خدا اُس سے قیامت کے روز موقف کی تلخی اُس سے دور کریگا۔ طوسی نے عیون الاخبار میں ابوہدبہ کے ذریعہ سے

حضرت انس رضہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ روز قیامت کے خوفوں اور ہولوں سے
تم سب میں زیادہ نجات پانیوالا وہ شخص ہے کہ دنیا میں مجھپر درود پڑہتا رہے - ابن مبارک نے شیخ سے بحدیث اہل
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی کریگا خدا قیامت کے روز اسکی آنکھ
ٹھنڈی کریگا - طبرانی نے صغیر میں اور ابو شیخ نے کتاب الثواب میں بسند حسن حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے خوش کرنیکے لئے ایسی چیز کے ساتھ ملیگا جو اسکو پسند ہو تو خدا تعالیٰ
قیامت کے روز اسکو خوش کریگا - احمد نے کتاب الزہد میں حضرت ابوذر رضہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ
رات کی تاریکی میں قبر کی وحشت رفع کرنیکے لئے نماز پڑہا کرو - اور قیامت کی گرمی رفع کرنیکے لئے دنیا میں
روزے رکہا کرو - اور ایک دشوار دن کے اندیشہ سے صدقہ کیا کرو - مسلم نے حضرت معاویہ سے روایت کی ہے کہ
انہوں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز موذنوں کی گردنیں بلند ہونگی - اصفہانی نے ابان کے ذریعہ سے
حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قیامت کے روز موذن اپنی گردن کی درازی کی وجہہ سے سب لوگوں پر فضیلت
لیجائینگے - طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضہ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قیامت کے روز موذن اپنی
گردنوں کی درازی کی وجہہ سے پہچانے جاوینگے - ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
فرمایا کہ قیامت کے روز سب آنکھیں روتی ہونگی - مگر وہ آنکھ کہ جو محرمات الٰہی سے بند رہی ہو - اور وہ آنکھ کہ جو
خدا کی راہ میں بیدار رہی ہو اور وہ آنکھ کہ جسمیں سے اللہ کے خوف کی وجہہ سے مکہی کے سر کے برابر بہی آنسو نکلا ہو -
ابن مبارک نے ابو الجلد رضہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت داؤد کی درخواست میں پڑہا ہے کہ اے میرے خدا!
اُس شخص کی کیا جزا ہے کہ جو تیرے خوف سے روئے - خدا تعالیٰ نے فرمایا اسکی جزا یہ ہے کہ میں اُسکے مونہہ پر آگ
کی سوزش کو حرام کر دونگا - اور فزع کے روز اُسکو امن دونگا - اصفہانی نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص حرمین کے بیچ میں مر گیا تو خدا اُسکو قیامت کے روز ایسے لوگوں کے ساتھ اُٹھاویگا
کہ جو اطمینان اور امن کی حالت میں ہونگے - اور میں اُسکا گواہ اور شفیع ہونگا - بیہقی نے حضرت انس سے مرفوعاً
روایت کی ہے کہ جو شخص دونوں حرم میں سے کسی میں مرگیا - وہ قیامت کے روز اُن لوگوں کے ساتھ اُٹھیگا کہ جو
پُرامن حالت میں ہونگے اور جو شخص ثواب کے لئے میری زیارت کریگا وہ قیامت کے روز میری ہمسایگی میں
ہوگا - بیہقی نے حضرت حاطب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص مکہ یا مدینہ کے حرم میں
مرگیا قیامت کے روز وہ اُن لوگوں میں سے اُٹھایا جاویگا کہ جو بالکل امن کی حالت میں ہونگے - ابن مبارک نے حسن سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مجھکو اپنی بزرگی اور برتری کی قسم ہے کہ میں اپنے بندے
میں دو خوف جمع کرونگا اور نہ دو امن جمع کرونگا - جب وہ مجھسے دنیا میں بخوف ہوگا - اور میں قیامت کے روز

اُس میں خوف پیدا کر دونگا۔ اور جو مجھسے دنیا میں خوف کریگا تو میں اُسکو قیامت کے روز امن دونگا۔ اور ابن مبارک نے حضرت ابوہریرہؓ سے بطریق ارسال اس حدیث کو روایت کیا ہی۔ اور عبدالرحمن بن سمرہ کی حدیث میں جسمیں مسلسل وارد ہوئی ہیں، جو قیامت کے روز خوفوں سے نجات دینگی ہمنے اُن کو کتاب البرزخ میں بیان کیا ہے۔ اسلئے یہاں اُنکے دوبارہ بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔ طبرانی نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی مسلمان کو خوف میں رکھیگا تو سزا اسکی یہ ہے اور واجب ہے کہ قیامت کے خوفوں سے اُس کو امن نہو۔ ترمذی اور حاکم اور دارقطنی نے حضرت ابوایوب سے روایت کی ہے کہ مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی ماں کو اُسکے بچہ سے جدا کریگا خدا قیامت کے روز اُسمیں اور اُسکے احباب میں جدائی کریگا۔

باب صحیحین کی حدیث میں پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جاویگا۔ ابن مبارک اور کتاب الزہد میں احمد نے اور ابن راہویہ نے اپنی مسند میں اور ابویعلیٰ نے حضرت علی ابن ابیطالب رضی سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو قبطی لباس پہنائے جاوینگے اسکے بعد رسولخدا صلعم کو منقش لباس پہنایا جاویگا اور اُسوقت وہ عرش کے دہنی طرف کہڑے کئے جاوینگے۔ ابونعیم نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جاویگا۔ خدا فرماویگا میرے دوست کو لباس پہناؤ۔ اُسوقت دو سفید چادریں لائی جاوینگی۔ اور اُن دونوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پہنکر عرش کے سامنے بیٹھینگے۔ اسکے بعد میرا لباس لایا جاویگا میں اُسکو پہنکر عرش کے دائیں جانب ایسی جگہ کہڑا ہونگا کہ میرے سوا کوئی شخص وہاں نہ کہڑا ہوگا یہانتک کہ مجھپر تمام اگلے اور پچھلے رشک کرینگے۔ بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنت کی حلّہ کا لباس پہنایا جاویگا۔ کوئی بشر اسکی قیمت نہیں کرسکتا۔ اُسکے بعد جنت سے میرا لباس لایا جائیگا اور وہ عرش کے دائیں جانب رکہا جاویگا۔ اسکے بعد میں بلایا جاؤنگا اور وہی حلّہ جنت کا پہنونگا جسکی قیمت کوئی بشر نہیں کرسکتا۔ اسکے بعد ایک کرسی لائی جاویگی۔ اور وہ میرے لئے عرش کے قریب بچہائی جائیگی۔ جعفر فریابی نے عبید ابن عمیر کی مرسل سے روایت کی ہے کہ لوگ برہنہ پا اور برہنہ بدن قیامت کے روز اُٹہائے جاوینگے۔ تب خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ ہوشیار ہو جاؤ کہ میں اپنے دوست کو برہنہ دیکھتا ہوں۔ اُسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید کپڑے کا لباس پہنایا جاویگا۔ اسلئے وہ اُن لوگوں میں سب سے پہلے ہیں اُنکو لباس پہنایا جائیگا۔ ابن مندہ نے حیدہ کی حدیث سے جو کہ مرفوع ہی روایت کیا ہی کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائیگا۔ خدا فرمائیگا میرے دوست کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ آج معلوم کرلیں کہ اُن کو سب پر فضیلت ہی۔ قرطبی کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے یہہ

بڑی فضیلت اور خصوصیت ہے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں یہ خصوصیت ہے کہ رسول خدا صلعم اُنکو ایسی حالت میں
پاوینگے کہ وہ پایۂ عرش کو پکڑے ہوئے ہونگے - اور اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ
علیہ السلام رسول خدا صلعم سے افضل ہوں - اور اس امر میں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے لباس پہنایا جاویگا
یہ حکمت ہے کہ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے تو اُن کے کپڑے اُتار لیے گئے تھے - اور یہ برہنگی صرف خدا تعالیٰ
کی وجہ سے اُن کو ہوئی تھی - اسپر اُنھوں نے صبر کیا تھا - اسلئے اُن کو یہ جزا ملی کہ وہ سب سے اول اسکے لئے قرار دیئے گئے
کہ قیامت کے روز سب سے پہلے علی رؤس الاشہاد اُن سے برہنگی دور کیجاوے - اسکے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو حضرت ابراہیم کے لباس سے نہایت نفیس حُلّہ پہنایا جاویگا تاکہ لباس کی نفاست سے تاخیر کی کمی پوری ہو جاوے
اور ایسا ہو جاوے کہ گویا اُنکے ساتھ ساتھ پہنایا گیا - اور بعض کا قول ہے کہ یہ اسواسطے کیا گیا کہ حضرت ابراہیم
نے سراویل سے بدن ڈھکنے کو سب سے پہلے سنت قرار دیا تھا اور بعض کا قول ہے کہ یہ اسواسطے کیا گیا کہ کوئی شخص
زمین میں حضرت ابراہیم ع سے زیادہ خدا سے خوف کرنیوالا نہ تھا - اسلئے اُن کے لباس پہنانے میں جلدی کیگئی
تاکہ اُن کے لئے امن ہو اور اُن کا دل مطمئن ہو جاوے - اور ابن حجر کا قول ہے کہ احتمال ہے کہ رسول خدا اپنی قبر سے
اُنہیں کپڑوں میں باہر آوینگے کہ جنمیں آپ کی وفات ہوئی تھی - اور جنت کے حلّوں سے اُسوقت وہ جس حلّہ کو پہنینگے
وہ صرف بزرگی کے لئے ہوگا - اسیواسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے سب سے پہلے لباس قرار دیا گیا - حضرت
جابر سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جنت کے حلّوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جاویگا - انکے بعد
حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو پھر تمام نبیوں کو اور پیغمبروں کو - انکے بعد موذنوں کو لباس پہنایا جاویگا اور ملائکہ اُن سے نورانی
ناقوں پر ملاقات کرینگے جنکی باگیں سب زمرد کی ہونگی - اور اُن کی جھولیں سونیکی ہونگی - اور اُن کی قبروں سے
حشر تک ستر ستر ہزار فرشتے اُن کے ہمراہ ہونگے حمید ابن زنجویہ نے فضائل الاعمال میں بروایت مکحول رض
کثیر ابن مرّہ حضرمی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میں اپنے حوض سے پانی پیونگا
اور وہ لوگ کہ جو مجھپر ایمان لائے ہیں اور وہ پیغمبر کہ جو مجھسے پانی طلب کرینگے اور حضرت صالح علیہ السلام کے لئے
ناقہ اُٹھائی جاویگی - وہ اُسکو دوہینگے - اسکے بعد وہ اور جو لوگ اُن کی قوم میں سے اُنپر ایمان لائے تھے اُس ناقہ
کا دودھ پئینگے پھر حضرت صالح ع اُسپر لبیک کہتے ہونگے - حضرت معاذ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ناقہ عضبا پر
سوار ہونگے - آپنے کہا نہیں اُسپر فاطمہ سوار ہونگی اور میں براق پر سوار ہونگا کہ اُسی روز دیگر انبیا سے براق
کے ساتھ خاص کیا گیا ہوں - پھر آنحضرت صلعم نے حضرت بلال رض کو [illegible] اور فرمایا کہ [illegible] جنت کے
ناقوں میں سے ایک ناقہ پر سوار ہوگا - اور بلال اُس ناقہ کی پشت پر پکار کر اذان دینگے - سب انبیا اور اُن کی
امتیں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد الرسول اللہ سنینگے تو سب کہینگے کہ ہم سب اسکی گواہی دیتے ہیں

دوسرے

جس شخص سے خدا قبول کریگا اُس سے گواہی قبول کیجاویگی - اور جسکو رد کریگا وہ رد کیجاویگی - اسکے بعد بلال کو جنت کے حلوں میں سے تا پہنایا جاویگا - اور نبیوں اور شہیدوں کے بعد بلال اور نیک موذنوں کو لباس پہنایا جاوے گا حمید نے بھی حسن سے روایت کی ہے کہ سب سے پہلے جنت کی لباس میں سے موذنوں کو لباس پہنایا جاویگا جو ثواب حاصل کرنیکے لئے اذان دیتے ہیں - دینوری نے کتاب المجالست میں حسن رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ زاہدوں کے علاوہ سب لوگ برہنہ اُٹھائے جائینگے - ابو داؤد اور حاکم نے معاذ بن انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھیگا اور اُسپر عمل کریگا - قیامت کے روز اُسکے والدین کو تاج اُڑھایا جاویگا جسکی روشنی آفتاب کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہوگی - پس تمہارا اُس شخص پر کیا گمان ہے کہ جو قرآن پر عمل کرے ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا قیامت کے روز قرآن پڑھنے والا آویگا اور قرآن کہیگا اے پروردگار اسکو پہنا - تب عزت کا تاج اُسکو پہنایا جائیگا - پھر قرآن کہیگا اے پروردگار اسکے لئے کچھ اور زیادہ کر - تب بزرگی کا لباس اُسکو پہنایا جاویگا - پھر قرآن کہیگا اے پروردگار اس سے راضی ہو اور خدا اُس سے راضی ہوگا - پھر اُس سے کہا جاویگا کہ نرمی کے ساتھ پڑھ اور ہر ایک آیت کے عوض میں ایک نیکی بڑھا دیجاویگی - ابن ماجہ نے عمر بن حزم سے اور عمر نے اپنے باپ سے اور اُنھوں نے اپنے دادا سے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ کوئی مسلمان نہیں ہے کہ جو مصیبت پر اپنے بھائی کی تعزیت کرے مگر قیامت کے روز بزرگی کے حلوں میں سے ایک حلہ خدا اُسکو پہنا دیگا - ترمذی نے ابو ہریرہ کے واسطہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اُس عورت کی تعزیت کرے کہ جسکا بچہ مرگیا ہو جنت میں اُسکو ایک چادر پہنائی جاویگی - اور حمید ابن زنجویہ نے ابن کریز سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھکو خبر پہنچی ہے کہ جو شخص مصیبت پر کسی مسلمان کی تعزیت کریگا قیامت کے روز خدا اُسکو علی رؤس الاشہاد ایک چادر پہنا دیگا جسپر لوگ رشک کرینگے -

ترمذی اور حاکم نے معاذ بن انس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی نیاز مندی کیلیے لباس کو ترک کردے اور اُسکو لباس پہننے کی قدرت ہو تو خدا قیامت کے روز اُسکو سب کے سامنے بلاویگا اور اُسکو مختار کریگا کہ ایمان کے حلوں میں سے جس حلہ کو چاہے پہنے -

باب - ابن ماجہ نے بواسطہ ابو امامہ کے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو شخص عیدین کی راتوں میں ثواب حاصل کرنیکے لئے عبادت کریگا تو جس روز سب کے دل مردہ ہونگے اُسکا دل زندہ ہوگا - طبرانی نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص عید الفطر اور عید الضحی کی رات کو زندہ رکھے تو اُسکا دل اُس روز زندہ ہوگا جسدن سب کے دل مردہ ہونگے - ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ راہ خدا کا غبار اور جہنم کا دھواں مسلمان بندے کے پیٹ میں جمع نہوگا -

ابن ماجہ نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی راستہ میں تپے تو بقدر اسکے غبار کے قیامت کے روز اسکو مشک ملیگا۔

باب۔ شیخین نے ابو سعید خدری رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی راہ میں ایک روزہ رکھیگا [illegible] اسکے منہ کو آگ سے بقدر ستر سال کے دور رکھیگا۔ طبرانی نے عقبہ بن عبد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں ایک دن فرضی روزہ رکھیگا تو خدا اس سے جہنم کو اسقدر دور رکھیگا کہ جتنا آسمان اور زمین کا درمیانی فاصلہ ہے۔ اور جو نفل روزہ رکھیگا تو اس سے بھی خدا جہنم کو بقدر فاصلہ درمیانی زمین اور آسمان کے دور رکھیگا۔ احمد [illegible] طبرانی اور ابو یعلی نے سلمہ بن قیصر سے روایت کی ہے [illegible] روزہ رکھے اور خدا جہنم سے اسکو اسقدر دور کر دیگا [illegible] مسلسل پرواز کرتے کرتے بوڑھا ہو جاوے۔ طبرانی نے [illegible] رسول صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص خدا کی راہ میں گھوڑے کو باندھے [illegible] تو خدا اسمیں اور دوزخ میں سات خندقوں کا فاصلہ کر دیگا۔ اور ایک سے دوسری خندق تک [illegible] آسمانوں اور زمینوں [illegible]۔ احمد نے ابو الدردا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں جس شخص کا قدم غبار آلودہ ہوگا تو خدا اس سے دوزخ کو بقدر سوار تیز رو کی ہزار سالہ مسلسل رفتار کے بعد کے دور رکھیگا۔ طبرانی اور ابو الشیخ نے کتاب الثواب میں اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کو کھانا کھلا دے یہانتک کہ اسکو خوب سیر کر دے اور اسکو اسقدر پانی پلا دے کہ خوب سیراب کر دے تو خدا اسکو بقدر سات خندقوں کے دوزخ سے دور رکھیگا۔ اور ہر دو خندقوں کے درمیان میں پانسو برس تک کی رفتار کا بعد ہوگا۔ ابو داؤد نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے۔ اور اپنے بھائی مسلمان کی اعانت کرے تو وہ دوزخ سے بقدر ستر سال کی رفتار کے دور کر دیا جائیگا۔ طبرانی نے اوسط میں اور حاکم اور بیہقی نے بروایت حضرت عبد اللہ ابن عباس کے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو شخص صرف خدا کی مرضی کے لئے ایک روز کا اعتکاف کریگا تو خدا اسمیں اور دوزخ میں بقدر تین خندقوں کے فاصلہ کریگا کہ جنکی دوری فیما بین مشرق و مغرب کی دوری سے زیادہ ہوگی۔

باب۔ شفاعت عظمی کا بیان جو احکام کے فیصلہ میں اور درازی قیام سے آرام لینے میں ہوگی اور اسیکا نام مقام محمود ہے اور اس شفاعت کا بیان جو اس بارہ میں ہوگی کہ بغیر حساب کے لوگ جنت میں داخل کئے جاوینگے اور جو اسبارہ میں ہوگی کہ جو موحد دوزخ کے مستحق ہیں وہ دوزخ میں داخل نہوں۔ اور جس سے

جنت میں لوگوں سکے درجے بلند کئے جاوینگے اور اسکو متعلق ہوگی کہ کفار جو دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے مستحق ہوگئے اُنکا عذاب کم کردیا جاویگا۔ اور مشرکین کے بچوں کے متعلق ہوگی کہ اُن کو عذاب دیا جاوے۔ حضرت انس ؓ اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اور حذیفہ اور عقبہ بن عامر اور ابو سعید خدریؓ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم کی حدیث میں امور بالا کا ذکر مفصل آیا ہے اور حضرت ابی ابن کعب اور حضرت عبادہ بن صامت اور کعب بن مالک اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم کی حدیث میں ان امور کا ذکر مختصر طور پر آیا ہے۔ ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے بسند صحیح حضرت انس ؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میںنے اپنے پروردگار سے اُن کے بارہ میں سوال کیا جو لوگوں کی ذریت سے مرگئی ہے۔ کہ اُن کو عذاب نہ دے خدا نے میری درخواست کو اُن کے متعلق قبول کرلیا۔ ابن ابی البر کا قول ہے کہ ذریت سے مراد بچے ہیں اسلئے کہ اُن کے اعمال بمنزلہ لہو ولعب کے ہوتے ہیں اُن میں دلی قصد نہیں ہوا کرتا۔ شیخین نے بروایت حضرت انس رسول خدا سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز مسلمان جمع ہونگے اور اُس دن کی وجہ سے سب پر غم طاری ہوگا سب کہینگے کہ خدا کی بارگاہ میں ہم کسیکو اپنا شفیع بنادیں تاکہ ہم کو اسحالت سے آرام پہنچادے۔ اُسوقت وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہینگے ای آدم! تم سب لوگوں کے باپ ہو تم کو خدا نے اپنی ہاتھ سے پیدا کیا ہے اور خدا کے فرشتوں نے تمہارے لئے سجدہ کیا تہا اور ہر چیز کے نام تمہیں دکھلائے تھے۔ اپنی پروردگار سے تم ہماری شفاعت کرو تاکہ ہم کو اسحالت سے نجات دیوے حضرت آدم علیہ السلام لوگوں سے کہینگے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنے گناہ کا ذکر کرینگے جو اُن سے ہوا تہا۔ اور اُسکی وجہ سے وہ اپنے پروردگار سے حیا کرینگے اور کہینگے کہ تم حضرت نوح ؑ کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جنکو خدا نے زمین کے لوگوں کی طرف بہیجا تہا۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے حضرت نوح فرماینگے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنی خطا کا ذکر کرینگے کہ میںنے اپنے پروردگار سے اُس چیز کی درخواست کی تہی کہ جسکا مجہکو علم نہ تہا۔ اور اسکی وجہ سے وہ اپنے پروردگار سے حیا کرینگے۔ تم سب ابراہیم خلیل کے پاس جاؤ۔ لوگ اُن کے پاس آوینگے تو حضرت ابراہیم کہینگے کہ میں اس قابل نہیں ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ ایسے بندہ ہیں کہ جن سے خدا تعالے نے کلام کیا تہا۔ اور اُن کو توریت دی تہی۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے۔ وہ کہینگے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور اُس شخص کا ذکر کرینگے جس کو انہوں نے بغیر حق بات کے قتل کردیا تہا اور اسکی وجہ سے وہ خدا سے حیا کرینگے اور کہینگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خدا کے بندے اور اُسکے رسول اور حکمت اللہ اور روح اللہ ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے وہ فرماینگے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو وہ خدا کے بندے ہیں جنکے اگلے پچھلے گناہ خدا نے بخش دیئے ہیں۔ لوگ میری پاس آوینگے۔ اور میں اٹھونگا۔ اور

مسلمانوں کی دو صفوں کے بیچ میں چلونگا۔ یہانتک کہ اپنے پروردگار سے شفاعت کی اجازت مانگوں گا جب میں اپنے پروردگار کو دیکھونگا تو سجدہ کرتا ہوا اُسکے سامنے گر پڑونگا۔ وہ جسقدر چاہیگا مجھکو اسی حالت میں چھوڑیگا۔ پھر کہا جاویگا اے محمد اپنا سر اٹھا اور کہہ تیرا قول سنا جاویگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی۔ اور درخواست کر تیری درخواست قبول کیجاویگی میں اپنا سر اٹھاکر خدا کی حمد کرونگا جسکی مجھکو تعلیم دیگئی ہوگی۔ اسکے بعد شفاعت کرونگا۔ اور میرے لئے ایک حد مقرر کیجاویگی۔ آخر میں لوگوں کو جنت میں داخل کرونگا پھر میں دوبارہ دعا کرونگا [illegible] میں اجازت طلب کرونگا مجھکو اجازت دیجاویگی جب میں اُسکو دیکھونگا تو سجدہ کرتا ہوا گرونگا وہ جسقدر چاہیگا مجھکو اسی حالت پر چھوڑیگا۔ پھر فرماویگا اے محمد اپنے سرکو اٹھالے اور کہہ تیرا قول سنا جاویگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی۔ اور درخواست کر قبول کیجاویگی۔ میں اپنے سرکو اٹھاکر اپنے پروردگار کی تعریف کرونگا [illegible] اور میرے لئے ایک حد مقرر کیجاویگی اور میں لوگوں کو دوزخ سے نکالونگا۔ اور جنت میں داخل کرونگا۔ اسکے بعد تیسری بار درخواست کرونگا اور اپنے پروردگار کو دیکھکر سجدے میں گرونگا۔ اور جسقدر خدا چاہیگا مجھکو اس حالت پر چھوڑیگا اور کہا جاویگا اے محمد سرکو اٹھا اور کہہ تیرا قول سنا جاویگا۔ اور تیری درخواست اور شفاعت قبول کی جاویگی۔ میں اپنے سرکو اٹھاکر خدا کی تعریف کرونگا جسکی مجھے تعلیم دیگا۔ اور میں شفاعت کرونگا میرے لئے ایک حد مقرر کردیجاویگی تب لوگوں کو میں جنت میں داخل کرونگا۔ اور چوتھی بار میں درخواست کا اعادہ نہ کرونگا اور کہونگا ای پروردگار اب صرف وہی لوگ باقی ہیں جنکو قرآن نے روک لیا ہے۔ رسول صلعم نے فرمایا کہ شفاعت کی وجہ سے دوزخ میں سے وہ لوگ باہر نکلینگے جنہوں نے لاالہ الا اللہ کہا ہوگا اور اُن کے دل میں جَو کے برابر نیکی ہوگی پھر وہ لوگ نکلینگے جنہوں نے لاالہ الا اللہ کہا ہوگا۔ اور اُن کے دل میں گیہوں کے برابر نیکی ہوگی اس حدیث کے اندر لست ہناکم کا لفظ واقع ہوا ہے اُسکی نسبت قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ میرا درجہ اسقدر نہیں ہے اور یہ تواضع کے طور پر انبیا اُن کے سوال کو بڑا سمجھکر انبیا نے فرمایا ہے۔ اور یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ ہمارا یہ مرتبہ نہیں ہے۔ دوسرونکا یہ مرتبہ ہے اور ابن حجر نے لست لہا اور لست لصاحب کی روایت سے اسکی تائید کی ہے جس کو اُنہوں نے دوسرے طریقوں سے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث میں یہ جو وارد ہوا کہ خدا تعالے میرے لئے ایک حد مقرر فرمایگا۔ الی آخرہ۔ اسکے اندر بڑا اشکال ہے علماء نے اسکو بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ حدیث کے شروع میں لوگوں کے میدان حشر کی تکلیف سے راحت تلاش کرنیکا بیان ہے۔ اور آخر میں اُنکے دوزخ سے نکالنے کا ذکر ہے حالانکہ اس درمیان میں بہت کچھ امور پیش آئینگے یعنی اول تو لوگ میدان حشر سے چلکر پلصراط پر گذرینگے اور گذرتے وقت دوزخ میں بہت کچھ جب گر پڑینگے تو اُسکے بعد دوزخ میں سے نکالنے کے لئے شفاعت کی ضرورت ہوگی اور اس حدیث میں اُسکا کچھ ذکر نہیں۔ داؤدی نے بیان کیا ہے

بیان کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے راوی نے اصل کے خلاف کچھ ترکیب بدلی ہے اور بیچ میں اس قصہ کا
بیان اُس سے رہ گیا ہے اور حذیفہ کی حدیث میں صحیح طور پر واقع ہوا ہے کہ اُنہوں نے اس شفاعت کے بعد پل صراط کے
کہڑا کرنے کا ذکر کیا ہے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید کی حدیث میں جو آیندہ باب تجلّی میں بیان ہوگی مذکور ہے کہ ہر گروہ کو
اپنے اپنے معبود کے پیچھے جانیکا حکم ہوگا۔ پھر منافقین اور مومنین میں امتیاز ہوگی۔ پھر پل صراط کہڑا کیا جائیگا۔ اسکے بعد
دوزخ سے نکال لینے کے لئے شفاعت ہوگی۔ پس ہر گروہ کے لیے اپنے اپنے معبود کے پیچھے جانیکا حکم فیصلہ کرنے اور
کرب محشر سے راحت دینے کی ابتدا میں ہوگا۔ اور اسطرح سے احادیث کی تمثیلوں میں تطبیق ہو جاویگی۔ اور معانی میں
ترتیب ہو جائیگی۔ قاضی عیاض اور نووی وغیرہ نے اسکو بیان کیا ہے۔ احمد نے بہ سند صحیح انس کے واسطہ سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں کہڑا ہوا انتظار کرتا ہوں گا کہ پل صراط سے کب گذر ہوگا۔ اُسوقت
حضرت عیسےٰ میرے پاس آکر کہینگے کہ اے محمد! آپکے پاس یہ انبیاء آئے ہیں اور آپسے اور خدا سے درخواست
کرتے ہیں کہ خدا تمام اُمتوں کو جہاں چاہے بہیجکر جدا جدا کرے اور لوگ اُسوقت مغموم حالت میں ہوں گے
اور پسینہ لگام بنجاویگا۔ محمد رسول اللہ صلعم فرماینگے کہ جب تک میں لوٹوں میرا انتظار کرتے رہو۔ اُسوقت رسول صلعم
جاکر عرش کے نیچے کہڑے ہونگے۔ اور آپ کو ایسی کیفیت حاصل ہوگی جو کسی برگزیدہ فرشتہ اور کسی نبی اور پیغمبر کو نہ
ہوگی۔ اُسوقت خدا جبرئیلؑ پر وحی نازل کریگا کہ محمد رسول اللہ کے پاس جا اور اُس سے کہو کہ اپنا سر اُٹھا۔ تیری
درخواست اور شفاعت قبول کیجاویگی۔ میں اپنی امت کے لئے شفاعت کرونگا حتے کہ خدا میری شفاعت قبول فرماکر
فرماویگا۔ اے محمد اپنی امت میں سے اُس شخص کو جنت میں داخل کرو جسنے ایکروز بھی لا الہ الا اللہ کی اخلاص کیساتھ
شہادت دی ہو۔ اور اسی حالت سے وہ مر گیا ہو۔ ترمذی اور بیہقی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا
کہ جب لوگ اُٹھینگے تو سب سے پہلے میں باہر آؤنگا۔ اور جب سب خاموش ہونگے تو سب سے پہلے میں خطبہ پڑہوں گا
اور جب سب حاضر ہونگے تو میں اُن کا رہبر ہونگا۔ اور جب سب رُکے ہوئے ہونگے تو میں اُن کی شفاعت کرونگا اور
سب ناامید ہو جاینگے تو میں اُن کو مژدہ دونگا۔ بزرگی کا علم میرے ہاتہ میں ہوگا۔ اور جنت کی کُنجیاں اُس روز
میرے قبضہ میں ہونگی۔ میں اُسروز اپنے پروردگار کی نظر میں تمام اولاد آدم سے زیادہ بزرگ ہونگا۔ اور اسمیں
کچھہ فخر نہیں ہے۔ ہزار خادم میری خدمت کرینگے۔ گویا وہ دُر مکنون ہونگے۔ احمد اور بزار اور ابو یعلی اور ابو عوانہ
اور ابن حبان نے اپنی صحیحین میں حضرت ابو بکر صدیق رضؓ سے روایت کی ہے کہ ایکروز رسول خدا صلعم نے صبح کی
نماز پڑہی۔ اسکے بعد آپ بالکل رُک رہے جب چاشت کا وقت ہوا تو رسول خدا صلعم ہنسے اور اسکے بعد
پھر اپنی جگہہ رُک رہے۔ یہانتک کہ نماز ظہر اور عصر اور مغرب پڑہی اور ان اوقات میں کسی سے کچھہ گفتگو نہ کی
اور عشاء کی نماز پڑھکر اپنے اہل کیطرف اُٹھکر چلے گئے۔ لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق سے کہا رسول خدا صلعم

سے دریافت کرو آپ کی کیا حالت ہے۔ آج آپنے وہ امر کیا کہ جو پہلے کبھی نہیں کیا تہا حضرت ابوبکر صدیق نے
آپ سے دریافت کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہاں مجہپر تمام وہ امور دنیا و آخرت کے پیش کئے گئے جو آئندہ ہونیوالے
ہیں۔ آخرت میں جب لوگ بیقرار ہوجاوینگے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آوینگے اور پسینہ قریب ہوگا
کہ لگام کی جگہہ تک ہو۔ لوگ کہینگے ای آدم تم لوگوں کے باپ ہو۔ اور خدا نے تم کو مقبول کیا ہے اپنے خدا سے
تم ہماری سفارش کرو۔ وہ کہینگے کہ جو تمہاری حالت ہے وہی میری ہے۔ تم میرے بعد جو تمہارا باپ ہے یعنے
نوح۔ ان کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاکر کہینگے کہ اپنے رب سے ہماری شفاعت کرو
تمکو خدا نے مقبول کیا ہے اور تمہاری دُعا قبول کر کے خدا نے کسی کافر کو زمین پر نہیں چھوڑا۔ وہ کہینگے اس کا علاج
میرے پاس نہیں ہے۔ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ خدا تعالے نے اُن کو اپنا دوست کیا تہا۔ لوگ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاینگے۔ اور وہ بھی یہی عُذر کرینگے اور کہینگے کہ حضرت موسی علیہ السلام
کے پاس جاؤ خدا تعالے نے اُن سے کلام کیا ہے لوگ اُن کے پاس جاینگے اور وہ بہی یہی عُذر کریں گے
اور کہینگے کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اسلئے کہ وہ مادرزاد اندھے کو اور برص والے کو اچھا کیا کرتے
اور مُردوں کو زندہ کیا کرتے تہے۔ حضرت عیسٰے بہی کہینگے کہ میرا یہہ درجہ نہیں ہے۔ اولاد آدم کے سردار کے پاس جاؤ۔
جو قیامت کے روز سب سے پہلے زمین سے نکلینگے یعنی محمدؐ کے پاس جاؤ۔ وہ تمہارے پروردگار سے تمہاری
شفاعت کرینگے۔ لوگ چلکر آنحضرت صلعم کے پاس آوینگے۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا تعالے کے پاس جاینگے خدا
کہیگا اُن کو اجازت دو اور اُن کو جنت کا مژدہ سناؤ۔ جبرئیلؑ آنحضرت صلعم کو لیجاوینگے۔ اور آنحضرت صلعم خدا کے
سامنے سجدہ کرتے ہوئے گرینگے۔ بقدر ایک جمعہ کے سجدہ میں رہینگے پہر خدائے عزوجل فرمایگا اے محمد صلعم!
اپنے سر کو اُٹہاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائیگی اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی۔ وہ سر اُٹہا کر
جب اپنے پروردگار کو دیکہینگے پہر سجدہ میں سرنگوں ہونگے۔ اور دوسرے جمعہ تک ایسی ہی پڑے رہینگے پہر
خدا تعالے و تبارک فرمایگا۔ اے محمدؐ اپنے سر کو اُٹہاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی۔ اور شفاعت کرو تمہاری
شفاعت مقبول ہوگی۔ آپ سجدہ میں گرنیکے لئے جانا چاہینگے کہ حضرت جبرئیلؑ آپ کی پسلیاں پکڑ لینگے۔ اور
آپکے دل میں دعا کی ایسی کشادگی ہوگی کہ پہلے کسی شخص پر ایسی کشادگی نہوئی ہوگی۔ اور آپ کہینگے اے
پروردگار! تو نے مجہکو اولاد آدم کا سردار کیا ہے اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے۔ اور سب سے پہلے زمین سے مجہکو
باہر نکالا۔ اور اسمیں میرے لئے کوئی فخر نہیں ہے۔ اور میرے لئے حوض کوثر کو مقرر کیا جسکا فاصلہ صنعا اور
ایلہ کے فاصلہ سے زیادہ ہے۔ پہر خدا فرمائیگا صدیقین کو بلاؤ وہ شفاعت کرینگے۔ پہر کہا جائیگا
انبیاء کو بلاؤ۔ پس رسول خدا صلعم آئینگے۔ اور آپکے ساتھ ایک بڑی جماعت ہوگی اور بعض نبیوں کے ساتھ پانچ

ایچہہ شخص ہونگے - اور بعض نبی تنہا ہونگے ان کے ساتھ کوئی نہوگا - پہر کہا جائیگا شہدا کو بلاؤ وہ اس شخص کی
شفاعت کرینگے جسکو خدا چاہیگا جب شہدا شفاعت کر چکینگے تو خدا تعالے فرماویگا میں ارحم الراحمین ہوں ان
لوگونکو جنت میں داخل کرو جو کسیکو میرا شریک نہیں کرتے تہے - ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے - پہر خدا کہیگا دیکھو
دوزخ میں کوئی ایسا شخص ہے جسنے کبہی کوئی اچہا کام کیا ہو - دوزخ میں ایسے شخص کی تلاش کیجائیگی - اور اس سے
کہا جائیگا کہ کبہی تو نے کوئی اچہا کام کیا ہے - وہ کہیگا نہیں - مگر میں جینے میں فیاضی کیا کرتا تہا - خدا فرمائیگا کہ
جیسے یہ میرے بندوں سے فیاضی کیا کرتا تہا ایسے ہی میرا اس بندہ کے لئے فیاضی کرو - پہر اسکو دوزخ میں سے
نکال لینگے - پہر ایک دوسرے شخص کو پاوینگے اس سے بہی کہا جائیگا کہ کبہی تو نے کوئی اچہا کام کیا ہے وہ
کہیگا نہیں مگر مینے اپنے لڑکے کو حکم کیا تہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجہکو آگ میں پہونکدینا یہ مجہکو سرمے کی
طرح پیسنا اور سمندر کی طرف لیجانا اور ہوا میں اڑا دینا - خدا فرمائیگا کہ تو نے یہ کیوں کیا تہا وہ کہیگا تیرے خوف سے
خدا فرماویگا کہ ایک بہت بڑے ملک کو دیکہہ او تہا ہی اور دس حصہ اسکے برابر دیئے جاتے ہیں - وہ کہیگا کیا
تو مجہسے مسخراپن کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے اور میں جہانت کے وقت ہی سے ہنستا تہا - احمد اور ابن جریر
اور ابن ابو حاتم نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی صلعم سے بیچ قول اللہ تعالے کے عسےٰ ان یبعثک
مقاماً محموداً کی تفسیر میں روایت کی ہے یعنے قریب ہے کہ تجہکو تیرا پروردگار مقام محمود کیطرف اوٹہلے گا
کہا وہ مقام محمود کہ جسمیں رسولخدا صلعم اپنی امت کی شفاعت کرینگے - اور شیخین وغیرہ نے حضرت ابی ہریرہؓ سے
روایت کی ہے کہا کہ تشریف لائے آنحضرت صلعم آپکے پاس گوشت تہا کسی نے بہیجا تہا - آپ نے ہاتہہ
دست اوٹہا کر اسکو مونہہ سے کاٹ کر تناول فرمایا - پہر فرمایا میں قیامت کے روز لوگوں کا سردار ہونگا -
اور تم جانتے ہو کہ اسکی کیا صورت ہوگی خدا تمام اگلے پچہلوں کو ایک میدان میں جمع کریگا کہ ایک پکارنیوالا
سب کو پکاریگا اور ایک دیکہنے والا سب کو دیکہہ سکیگا اور آفتاب قریب ہوجائیگا اور لوگ اس درجہ غم
اور کرب میں ہونگے جسکی طاقت اور برداشت نہ لاسکینگے - اسوقت بعض لوگ بعض سے کہینگے کیا تم نہیں
دیکہتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور کس درجہ کو پہنچگئے - کوئی ایسا شخص تمکو نظر نہیں آتا کہ جو تمہارے پروردگار
سے تمہاری شفاعت کرے - پہر بعض لوگ بعض سے کہینگے تمہارے باپ آدم ہیں سو ان کے پاس
لوگ آئینگے اور کہینگے آپ سب لوگوں کے باپ ہیں خدا نے آپکو اپنے ہاتہہ سے پیدا کیا ہے - اور
آپکے اندر اپنی روح پہونکی ہے - اور فرشتوں کو اسنے حکم دیا فرشتوں نے آپکے واسطے سجدہ کیا - آپ ہمارے
لئے اپنے پروردگار سے سفارش کیجیے - آپ دیکہتے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں اور کس درجہ کو پہنچگئے ہیں
حضرت آدم ؑ کہینگے میرے پروردگار کا آج وہ غلبہ ہے کہ جو اس سے پہلے کبہی ایسا نہیں ہوا - اور نہ اسکے بعد

ایسا ہوگا۔ اور میں نے مجھکو درخت سے منع فرمایا تھا میں نے کہنا نہ مانا۔ مجھے اپنی ذات کی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ
پھر لوگ حضرت نوح کے پاس آوینگے اور کہینگے اے نوح آپ اہل زمین میں سب سے پہلے رسول ہیں۔ اور
خداتعالی نے آپکو شکرگذار بندہ فرمایا ہے۔ پس آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کیجئے۔ آپ
دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں اور ہمارا کیا حال ہورہا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام فرماوینگے کہ میرے
پروردگار کو آج وہ غصہ ہے کہ ایسا غصہ پیشتر نہیں ہوا۔ اور نہ آگے کو ایسا ہوگا۔ اور میرے لئے ایک دعا تھی
جو میں اپنی قوم کے اوپر کرچکا نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ اچھا حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ۔
لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جاوینگے اور کہینگے اے ابراہیم! آپ خدا کے اور اہل زمین میں بھی اس کے
خلیل ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں۔ اور ہمارا کیا درجہ ہوگا۔ وہ فرماوینگے میرے رب کو آج
وہ غصہ ہے کہ نہ کبھی ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ وہ اپنے جھوٹوں کو یاد کرکے کہینگے نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ
لوگ حضرت موسیٰ کے پاس آوینگے اور کہینگے اے موسیٰ آپ خدا کے رسول ہیں۔ خدا نے اپنی رسالت اور
اپنی گفتگو سے آپ کو لوگوں پر برگزیدہ کیا۔ آپ اپنے پروردگار سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ
نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہمارا کیا درجہ ہوگا؟ وہ فرماوینگے میرے پروردگار کو آج ایسا غصہ ہے کہ
جو نہ پہلے ہوا اور نہ بعد کو ایسا ہوگا۔ اور میں نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اور اسکے مار ڈالنے کا مجھکو حکم نہ تھا
نفسی نفسی۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ اچھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ ان کے پاس جاوینگے
اور کہینگے۔ اے عیسیٰ آپ خدا کے رسول اور اسکا کلمہ ہیں جسکو مریم کے اندر اسنے القاء فرمایا تھا اور آپ
روح اللہ ہیں۔ اور آپنے بچپن کی حالت میں گود میں لوگوں سے کلام کیا ہے۔ اپنے پروردگار سے آپ
ہماری سفارش کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہمارا کیا درجہ ہوگیا
وہ کہینگے کہ میرے پروردگار کو آج ایسا غصہ ہے کہ اس سے قبل ایسا نہیں ہوا۔ اور نہ اسکے بعد کو ایسا ہوگا۔
(اور انھوں نے کوئی گناہ یاد نہیں کیا) تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ اچھا حضرت محمد علیہ افضل الصلوات اور اشرف
السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آوینگے اور کہینگے اے محمد! آپ خدا کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور
خداتعالی نے آپکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے۔ آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے
کہ ہمارا کیا درجہ ہوگیا۔ پس میں کھڑا ہو جاؤنگا۔ اور عرش کے نیچے آکر اپنے پروردگار کے لئے سجدہ میں گر پڑونگا کہ
کہ خداتعالی میرے سینے کشائش کریگا۔ اور مجھکو اپنے اوصاف اور اپنی اچھی تعریف سے الہام فرمائیگا جو
کسی کے لئے مجھ سے پیشتر نہ ہوئی ہوگی۔ پس حکم ہوگا اے محمد! اپنے سر کو اٹھا اور مانگ جو تو مانگتا
ہے دیا جائیگا۔ اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائیگی۔ میں کہونگا اے پروردگار!

امتی امتی حکم ہوگا اے محمدؐ اپنی امت میں سے اُن لوگوں کو جنکے اوپر کچھ حساب نہیں جنت کے دروازوں میں سے
داہنے دروازہ میں داخل کرے اور باقی دروازوں میں وہ لوگوں کے شریک رہینگے پھر آپنے فرمایا قسم ہے
اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جنت کے دروازوں کا ایک بازو دوسرے بازو سے اسقدر دُور ہے
جیسے مکہ سے ہجر اور جیسے مکہ سے بصرہ - مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا
کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہونگا - اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے میں شفاعت کرونگا
اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی - احمد اور ابو یعلےٰ نے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے
رسول صلعم نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں ہے جسکے لئے کوئی دعا نہ ہو جسکو وہ دنیا میں پورا کرلیتا ہے اور
مینے اپنی دعا کو پوشیدہ رکھا ہے - میں اپنی امت کی شفاعت کرونگا - قیامت کے روز میں اولاد آدم کا سردار
ہونگا - اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے میرے ہاتھ میں حمد کا لوا ہوگا - اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے - آدم اور
جو لوگ اُن کے بعد ہوئے ہیں وہ لوگ میرے علم کے نیچے ہونگے - اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے -
لوگوں پر قیامت کا دن دراز ہو جائیگا تب ایک دوسرے سے کہیگا کہ ہم کو سب لوگوں کے باپ حضرت آدم
کی طرف لیچلو وہ ہمارے پروردگار سے ہماری شفاعت کریں - اور ہمارا پروردگار ہمارا فیصلہ کرے - حضرت
آدم فرماوینگے کہ میں شفاعت کے قابل نہیں ہوں - میں اپنی خطا کی وجہہ سے جنت سے نکالا گیا - اپنے نفس کے
سوا مجھکو کسی چیز کا غم نہیں ہے - لیکن تم حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ - جو سب نبیوں سے اول ہیں - لوگ
حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آکر کہینگے اپنے پروردگار سے ہماری شفاعت کرو کہ وہ ہمارا فیصلہ کرے
حضرت نوحؑ فرماوینگے میں اسکے قابل نہیں ہوں مینے ایسی دعا مانگی تھی جس سے زمین کے لوگ
غرق کردیئے گئے - آج اپنے نفس کے سوا مجھکو کسی چیز کا غم نہیں ہے - مگر تم سب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے
پاس جاؤ - لوگ انکے پاس آکر کہینگے ای ابراہیم اپنے رب سے ہماری سفارش کردو تا کہ وہ ہمارا فیصلہ کرے
وہ کہینگے مینے باوجود مسلمان ہونیکے تین بار جھوٹ بولا تھا - ایکبار اُنہوں نے انی سقیم کہا اور ایکبار
بل فعلہ کبیرہم ھذا - اور ایکبار انہوں نے اپنی بیوی کو جب وہ بادشاہ کے پاس آئیں اپنی بہن بتلایا
آج سوائے اپنی جان کے مجھکو کسیکا غم نہیں ہے - تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ جنکو خدا نے
اپنی پیغمبری اور کلام کی وجہہ سے برگزیدہ کیا تھا - لوگ حضرت موسیٰ کے پاس آکر کہینگے - اے موسیٰ -
تم وہ شخص ہو کہ تم کو خدا نے اپنی پیغمبری اور کلام سے برگزیدہ کیا تھا تم اپنے رب سے ہماری شفاعت کرو کہ
وہ ہمارا فیصلہ کرے - وہ کہینگے کہ میں اس قابل نہیں ہوں مینے ایک شخص کو ناحق مار ڈالا تھا - آج مجھکو
سوائے اپنے نفس کے کسیکا غم نہیں - تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں

وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہینگے اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کرو تاکہ ہمارا فیصلہ کرے
وہ کہینگے میں اس قابل نہیں ہوں خدا کے سوا میں معبود بنایا گیا مجھکو آج سوائے اپنے نفس کے کسی چیز کا
غم نہیں ہے بھلا بتاؤ اگر کسی ظرف میں رکھا ہے جسپر مہر لگی ہو تو جب تک کہ مہر نہ توڑی جاوے اُس ظرف کی اندر کی
چیز نہیں دیا جا سکتا ہے۔ لوگ کہینگے ہرگز نہیں حضرت عیسیٰ کہینگے یقیناً محمد رسول اللہ صلعم خاتم النبیین ہیں
اور وہ موجود ہیں اور خدا نے اُن کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشدیئے ہیں۔ رسول صلعم نے فرمایا اُسوقت لوگ
میرے پاس آکر کہینگے اے محمد! اپنے رب سے ہماری سفارش کیجیے کہ ہمارا حساب کرے میں کہونگا میں شفاعت کے
قابل ہوں۔ تب میں اسوقت کہ خدا جسکے چاہیگا اور پسند کریگا شفاعت کی اجازت دیگا۔ جب خدا ارادہ
کریگا کہ ہر ایک کو اسکے اپنے موقع پر پہنچا دے تو ایک منادی ندا کریگا۔ احمد اور اُن کی امت کہاں ہیں
ہم اخیر میں ہیں۔ اور سب سے پہلے ہم سب امتوں میں آخر میں سب سے پہلے ہمارا حساب کیا جاویگا۔ اور
ہمارے راستے کے سامنے سے تمام امتیں ہٹ جائینگی۔ اور طہارت کے اثر سے ہم ایسی حالت میں چلینگے
کہ ہماری پیشانیاں روشن ہونگی۔ اور امتیں کہینگی قریب ہے کہ یہ امت کی لوگ سب کے سب نبی ہوں۔
میں جنت کے دروازہ کے قریب آکر اُسکی کنڈی پکڑ لونگا اور دروازہ کھٹکھٹاؤنگا۔ اُسوقت کہا جائیگا کہ تم
کون ہو۔ میں کہونگا کہ میں محمد ہوں۔ تب میں اپنے پروردگار عزوجل کی حضور میں حاضر ہونگا جو اپنی کرسی پر
ہوگا اُسکے حضور میں میں سجدہ میں گر پڑونگا اور اُسکی ایسی صفت اور ثنا بیان کرونگا کہ کسی نے مجھسے پہلے ایسی
ثنا بیان کی ہوگی اور نہ کوئی میرے بعد ایسی بیان کریگا۔ اُسوقت کہا جائیگا۔ اے محمد! اپنے سر کو اٹھا
اور سوال کر تیرا سوال قبول کیا جائیگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی میں سر کو اٹھا کر
کہونگا اے پروردگار! امتی امتی۔ تب مجھسے کہا جائیگا اُس شخص کو دوزخ سے باہر نکال جسکے دل
میں اسقدر اسقدر ایمان ہو۔ پھر میں دوبارہ سجدہ کرکے وہی کہونگا جو پہلے کہا تھا۔ مجھے پھر کہا جائیگا کہ
اپنے سر کو اٹھا اور بیان کر تیرا قول سنا جائیگا۔ اور سوال کر تیرا سوال قبول کیا جاویگا۔ اور شفاعت کر
تیری شفاعت قبول کی جاویگی۔ میں کہونگا اے پروردگار امتی امتی۔ اُسوقت کہا جائیگا اُس شخص کو
جسکے دل میں اتنا اتنا ایمان ہو۔ یہ لوگ اُن پہلوں کے علاوہ ہونگے۔ پھر دوبارہ میں سجدہ کرونگا اور
میں ویسے ہی پھر عرض کرونگا۔ اور تیسری بار بھی مجھسے وہی کہا جائیگا جو پہلے دوبار ارشاد کیا گیا میں
تیسری بار کہونگا امتی امتی۔ خدا فرمائیگا کہ ان اگلوں کے علاوہ جسکے دل میں اتنا اتنا ایمان ہے
اُن کو دوزخ سے باہر نکال۔ علماء کا قول ہے کہ وہ تین امر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوئے اُن میں
کسی قسم کا کذب نہ تھا۔ لیکن چونکہ اُن کی صورت کذب کیسی تھی اسواسطے اُن کو خوف ہوا۔ جو شخص

زیادہ خدا شناس ہوتا ہے - اور جو خدا کی بارگاہ میں زیادہ مقرب ہوتا ہے سخت زیادہ خوف ہوا کرتا ہے طبرانی نے
اوسط میں - اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا انبیاء کے
لئے سونے کے ممبر ہوں گے - اور وہ سب اُس پر بیٹھینگے اور میں اپنے ممبر پر نہ بیٹھونگا - اور میں اپنے خدا
خدا کی حضور میں کھڑا ہونگا کہ کہیں مجھکو جنت میں بھیجدیں اور میری امت مجھکے بعد رہ جائے - میں کہونگا
امتی امتی - خدا فرماویگا اے محمد تو کیا چاہتا ہے تیری امت کو ساتھ کیا کروں - میں کہونگا اے پروردگار
ان کا جلد حساب کر دے اور برابر شفاعت کرتا ہونگا یہانتک کہ لوگوں کو دوزخ سے نجات ہوگی - [illegible]
جنہ مالک کہیگا اے محمد آپ نے اپنی امت میں خدا کے غضب کا کوئی حصہ نہیں چھوڑا - بخاری نے حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ قیامت کے روز زانوؤں کے بل بیٹھینگے اور ہر ایک امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی
لوگ کہینگے اے فلاں شخص ہماری شفاعت کر آخر کار شفاعت رسول اللہ صلعم پر ختم ہوگی - پس یہ وہی روز ہوگا جس میں خدا تعالیٰ
رسول اللہ صلعم کو مقام محمود پر اٹھاویگا بخاری نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ آفتاب نزدیک ہوگا کہ لوگوں کا پسینہ آدھے کان تک پہنچ جاویگا پس جب لوگ
اس حالت میں ہونگے تو حضرت آدم علیہ السلام سے فریاد کرینگے - وہ کہینگے میں اسکے قابل نہیں ہوں - پھر حضرت موسیٰ
سے فریاد کرینگے وہ بھی ایسا ہی کہینگے - پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلعم سے فریاد کرینگے - پس آپ شفاعت کرینگے اور
خدا لوگوں میں فیصلہ کریگا آنحضرت صلعم چل کر دروازہ جنت کی کنڈی پکڑ لینگے - اُسوقت خدا [illegible] آپ کو مقام
محمود میں اٹھاویگا - اُس مجمع کے تمام لوگ آنحضرت صلعم کی تعریف کرینگے - مسلم اور حاکم نے حذیفہ اور حضرت ابوہریرہ
سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ خدا لوگوں کو جمع کریگا مسلمان کھڑے ہونگے یہانتک کہ جنت قریب
ہوگی - لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہینگے - اے ہمارے باپ جنت کو ہمارے لئے کھلوا دیجئے - وہ کہینگے
کہ تمہارے باپ کی خطا سے جس نے تم کو جنت سے نکلوایا تھا میں اسکے قابل نہیں ہوں - تم حضرت ابراہیم کے پاس
جاؤ جو خدا کے دوست ہیں - لوگ اُنکے پاس جائینگے - وہ کہینگے کہ میں اسکے قابل نہیں ہوں میرے بیٹے
موسیٰ کے پاس جاؤ - لوگ اُن کے پاس جائینگے - وہ کہینگے میں اسکے قابل نہیں ہوں - کلمۃ اللہ و روح اللہ عیسیٰ کا
قصد کرو - لوگ اُن کے پاس جائینگے - وہ کہینگے کہ میں اس قابل نہیں ہوں تم حضرت محمد صلعم کے پاس جاؤ -
لوگ حضرت محمد صلعم کے پاس جائینگے - اُسوقت آپ کھڑے ہونگے اور آپ کو شفاعت کی اجازت دیجاویگی -
اور امانت اور رحم آپکے ساتھ بھیجے جائینگے - تو وہ دونوں پلصراط پر دائیں بائیں جانب کھڑے ہونگے - تم میں سے
سب سے پہلا آدمی ہوا کیطرح اور پرند کیطرح گذر جاویگا - اور آدمیوں کے چلانے والے اُن کے اعمال ہونگے - اور تمہارے نبی صلعم
لوگوں کے پیغمبر پلصراط پر کھڑے ہوئے ہونگے - اور فرماتے جائینگے سلامت رکھو سلامت رکھ - یہانتک کہ

نیکوں کے اعمال اُن کے چلانے سے عاجز ہو جائینگے۔ یہانتک کہ ایک شخص آئیگا اور بغیر گھسیٹنے کے نہ چل سکیگا۔ اور
پل صراط کے کناروں پر آگ کے انگارے دار سے ہونگے معلق۔ جسکو حکم دیا جائیگا اُسکو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہوکر
بچ جائینگے۔ اور بعض دوزخ میں گر جائینگے۔ بزار اور بیہقی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ خدا لوگوں کو زمین
کی سطح پر جمع کریگا۔ اور کوئی شخص گفتگو نکریگا۔ سب سے پہلے رسول صلعم بلائے جائینگے۔ آپ کہینگے لبیک وسعدیک
والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمھدی من ھدیت وعبدک بین یدیک وبک والیک لا منجا الا الیک
تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت۔ یعنی میں حاضر ہوں اور نیکی تیرے قبضہ میں ہے۔ برائی تیری طرف
رخ نہیں کرتی جسکی تو رہنمائی کرے وہ ہدایت والا ہے۔ تیرا بندہ تیرے حضور میں حاضر ہے۔ تجھسے اُسکا
آغاز ہے اور تیری طرف اُسکا انجام ہے۔ کوئی نجات نہیں ہے مگر تجھسے۔ تیری طرف تو برکت اور بزرگی والا ہے
اے بیت اللہ کے پروردگار! تو سب برائیوں سے پاک ہے۔ اُسوقت شفاعت کیجاویگی۔ اسی کو خدا فرماتا ہے
عسیٰ ان یبعثک مقاما محمودا قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھکو مقام محمود پر اُٹھاویگا۔ کتاب الکبیر میں طبرانی نے
اور ابن مبارک اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیروں میں بسند ضعیف عقبہ بن عامرؓ
سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جب خدائے عزوجل اگلوں اور پچھلوں کو جمع کریگا۔ اور اُن میں
فیصلہ کیا جاویگا۔ اور جب فیصلہ سے فارغ ہوجاویگا تو مومن کہینگے کہ ہمارے پروردگار نے ہمارا فیصلہ کردیا۔
اور فیصلہ سے وہ فارغ ہوگیا۔ اب کون ہے کہ جو ہمارے پروردگار سے ہماری شفاعت کرے۔ لوگ کہینگے حضرت
آدم علیہ السلام ہیں۔ خدا نے اُن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا۔ اور اُن سے کلام کیا تھا۔ لوگ اُن کے پاس آکر
کہینگے کہ خدائے برتر نے ہمارا فیصلہ کردیا اور فیصلہ سے وہ فارغ ہوگیا۔ تم کھڑے ہو اور ہماری شفاعت کرو۔ حضرت
آدم علیہ السلام فرماوینگے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آوینگے۔ اور وہ
حضرت ابراہیمؑ کی طرف رہنمائی کرینگے۔ لوگ اُن کے پاس آئینگے۔ اور وہ حضرت موسیٰؑ کی طرف رہنمائی کرینگے
اور وہ حضرت عیسیٰؑ کی طرف رہنمائی کرینگے۔ حضرت عیسےؑ کہینگے میں تمکو پیغمبر عربی کی طرف رہنمائی کرتا ہوں
کہ جو بڑے سخی ہیں اُسوقت لوگ میرے پاس آئینگے۔ اور خدا تعالیٰ مجھکو اجازت دیگا کہ میں اُسکی حضور میں
کھڑا ہوں۔ اور مجلس سے ایسی پاکیزہ خوشبو مہکیگی کہ کبھی کسی شخص نے ایسی نہ سونگھی ہوگی۔ یہانتک کہ میں اپنے
پروردگار کے پاس آؤنگا۔ وہ میری شفاعت قبول کریگا۔ اور سر کے بال سے قدم کے ناخون تک میرے لئے
نور پیدا کردیگا۔ اُسوقت کافر کہینگے کہ مسلمانوں نے اُس شخص کو پالیا کہ جو اُن کی شفاعت کرے اور وہ کون
ہے کہ جو ہماری شفاعت کرے۔ کافر کہینگے کہ سوائے ابلیس کے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جسنے ہم کو گمراہ
کیا تھا۔ لوگ ابلیس کے پاس آکر کہینگے کہ مسلمانوں نے اُس شخص کو پالیا کہ جو اُن کی شفاعت کرے۔ تو اُٹھ

اور ہماری شفاعت کر۔ تو نے ہی ہم کو گمراہ کیا تہا۔ ابلیس اٹہیگا اور اُسکی مجلس سے نہایت گندی بو پیدا ہوگی کہ کسی نے ایسی گندی بو نہ سونگہی ہوگی۔ پہر ابلیس اُن کو جہنم کے حوالہ کر جاویگا۔ اور اُسوقت کہیگا۔ ان اللہ وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم۔ خدا نے تم سے سچا وعدہ کیا تہا اور مینے تم سے وعدہ کیا اُسکو پورا نہیں کیا۔

ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہونگا۔ اور کوئی فخر نہیں ہے اور میرے ہاتہہ میں حمد کا لوا ہوگا۔ اور اُس روز کوئی نبی ہوگا آدم اور اُنکے ماسوا۔ مگر سب میرے جہنڈے کے نیچے ہونگے۔ اور سب سے پہلے میں زمین سے باہر آؤنگا۔ اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے وہ لوگ تین دفعہ گہبرا کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آوینگے۔ اور کہینگے تم ہمارے باپ ہو اپنے رب سے ہماری شفاعت کرو۔ وہ کہینگے مینے گناہ کیا تہا جس سے میں زمین کی طرف اُتار آگیا تم نوحؑ کے پاس جاؤ جب لوگ حضرت نوحؑ کے پاس جاوینگے تو وہ کہینگے کہ مینے زمین کے لوگوں پر بددعا کی تہی وہ ہلاک ہوگئے تم حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ پہر وہ حضرت ابراہیم کے پاس آوینگے وہ کہینگے کہ مینے تین بار جہوٹ بولا تہا تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت موسیٰؑ کہینگے کہ مینے ایک شخص کو مار ڈالا تہا تم حضرت عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ کہینگے کہ سوائے خدا کے میں معبود بنایا گیا۔ تم محمد صلعم کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آوینگے اور میں اُن کے ساتہہ جاؤنگا اور دروازہ جنت کی کنڈی پکڑ کر کہٹکہٹاؤنگا۔ تب کہا جائیگا یہ کون ہے۔ میں کہونگا حضرت محمد صلعم لوگ میرے لئے دروازہ کہولدینگے۔ اور کہینگے مرحبا۔ میں سجدہ میں گر پڑونگا۔ خدا مجہیر تعریف اور بزرگی کا الہام کریگا۔ تب کہا جائیگا کہ اپنے سر کو اُٹہاؤ اور سوال کرو اور شفاعت کرو۔ تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی اور کہو تمہارا قول سنا جاویگا۔ اور یہی مقام محمود ہے۔ جسکو خدا فرماتا ہے عسیٰ ان یبعثک مقاماً محموداً قرطبی کا قول ہے کہ تین بار لوگوں کا گہبرانا اُسوقت ہوگا جب دوزخ کی باگیں کہیچ جاوینگی۔ جب لوگ یہ حالت دیکہینگے تو خدا کی بزرگی بیان کرینگے اور روتے پہرینگے ابن خزیمہ اور طبرانی نے حضرت سلمان سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز آفتاب لایا جائیگا اور اُسمیں دس برس کی گرمی ہوگی۔ پہر وہ آدمیوں کی کہوپڑی سے قریب کیا جاویگا۔ طبرانی نے کہا کہ حضرت سلمانؓ نے حدیث کو بیان کر کے کہا کہ لوگ رسولخدا صلعم سے مل کر کہینگے اے پیغمبر خدا کے آپ وہ شخص ہیں کہ خدا نے آپکا دل کشادہ کر دیا تہا۔ اور آپکے اگلے پچہلے گناہ معاف کر دیئے تہے آپ اس حالت کو دیکہہ رہے ہیں کہ جس میں ہم مبتلا ہیں آپ ہماری شفاعت کیجیئے۔ رسول صلعم فرماوینگے میں تمہارا ساتہی ہوں اور لوگوں کو پہاڑتے ہوئے باہر آوینگے یہانتک کہ دروازہ جنت تک پہنچینگے۔ اور دروازہ کی کنڈی پکڑ کر ہلاوینگے تب کہا جاویگا یہ کون ہے آپ فرماوینگے محمد ہیں۔ تب آپکے لئے دروازہ کہولدیا جاویگا۔ یہانتک کہ خدا کی حضور میں وہ کہڑے ہوکر سجدہ کرینگے۔ پس ندا کی جاویگی کہ اپنے سر کو اُٹہاؤ اور سوال کرو پورا کیا جاوے گا

اور شفاعت کر۔ شفاعت قبول کیجاویگی۔ مقام محمودیہ ہے طبرانی نے اس حدیث کو ایسے ہی ناتمام بیان کیا ہے۔
ابن ابو عاصم نے کتاب السنۃ میں اور ابن ابی شیبہ نے اسکی پوری روایت کر کے کہا ہے کہ قیامت کے روز آفتاب لایا جاویگا
اُس میں دس برس کی گرمی ہوگی اور وہ آدمیوں کی کھوپریوں سے قریب کیا جاویگا یہانتک کہ قریب دو کمانوں کے
ہوجاویگا۔ اور لوگوں کو پسینہ آجاویگا یہانتک کہ بقدر قد آدم کے زمین پر پسینہ جمع ہوگا۔ اور تہا چڑہیگا کہ لوگوں کے
سینے اُسمیں غرق ہوجاوینگے حضرت سلمان فرماتے تھے کہ ... وہ حالت یہانتک پہونچیگی کہ لوگ کہینگے تمنق تمنق جب لوگ
اپنی یہ حالت کو دیکھینگے تو کہینگے کیا تم اپنے اس حال کو نہیں دیکھتے۔ اپنے باپ آدم کے پاس چلو وہ اپنے رب سے
تمہاری سفارش کرینگے۔ لوگ حضرت آدم کے پاس آکر کہینگے تم وہی ہو کہ تم کو خدا نے اپنے ہاتھ سے پیدا
کیا تہا۔ اور اپنی روح تم میں پہونکی تہی۔ اور اپنی جنت میں تم کو مقیم کیا تہا۔ اٹھو اور اپنے رب سے ہماری سفارش کرو۔
تم ہماری اس حالت کو دیکھ رہے ہو حضرت آدم کہینگے کہ میں اس قابل نہیں ہوں لوگ کہینگے آپ کسکے پاس جانیکا
حکم کرتے ہیں۔ وہ کہینگے شکر گذار بندہ کے پاس جاؤ۔ تب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آکر کہینگے
اے خدا کے پیغمبر! خدا نے تمہیں کو شکر گذار بندہ کیا تہا۔ اور تم ہماری اس حالت کو دیکھ رہے ہو۔ اپنے رب سے
ہماری شفاعت کرو وہ کہینگے کہ میں اس قابل نہیں لوگ کہینگے پہر آپ کسکے پاس جانیکا حکم دیتے ہیں۔
حضرت نوح کہینگے خدا کے دوست حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ۔ لوگ اُن سے آکر کہینگے اے خدا کے دوست
تم ہماری یہ حالت دیکھ رہے ہو تم اپنے رب سے ہماری شفاعت کرو۔ وہ کہینگے کہ میں اس قابل نہیں ہوں تب وہ
کہینگے کسکے پاس جانے کا تم حکم دیتے ہو۔ حضرت ابراہیم کہینگے تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جنکو
خدا نے اپنی پیغمبری کے ساتھ برگزیدہ کیا تہا۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر کہینگے کہ تم
ہماری حالت دیکھتے ہو اپنے رب سے ہماری شفاعت کرو۔ حضرت موسیٰ کہینگے کہ میں اسکے قابل نہیں ہوں۔
لوگ کہینگے کسکے پاس جانیکا آپ ہم کو حکم دیتے ہیں۔ وہ کہینگے کلمۃ اللہ اور روح اللہ حضرت عیسیٰ کے پاس
جاؤ۔ لوگ اُن کے پاس آکر کہینگے۔ اے کلمۃ اللہ اور روح اللہ! تم ہماری حالت دیکھتے ہو اپنے رب سے
ہماری شفاعت کرو وہ کہینگے میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ کہینگے آپ کس کے پاس جانیکا حکم دیتے ہیں
وہ فرماوینگے اُس شخص کے پاس جاؤ کہ جسکے ہاتھ سے خدا نے ملک فتح کروائے اور اُسکے اگلے اور پچھلے گناہ
معاف کر دیئے۔ اور اسروز وہ بڑا امن حالت میں ہیں۔ یعنے محمد رسول صلعم۔ تب لوگ آنحضرت صلعم کی خدمت میں
حاضر ہونگے۔ اور کہینگے اے پیغمبر خدا آپ سے خدا نے ملکوں کو فتح کرایا اور آپکے سب اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے
اور آپ آج پہر اس حالت میں آئے ہیں۔ اور ہماری حالت دیکھ رہے ہیں۔ اپنے رب سے ہماری شفاعت کرو۔ رسول
صلعم فرماوینگے میں تمہارا ساتھی ہوں۔ اور لوگونکی صفوں کو کاٹتے ہوئے جنت کے دروازہ تک پہنچینگے۔ اور اُس

دروازہ کی کنڈی پکڑ کر دستک دونگا تب کہا جائیگا یہ کون شخص ہیں۔ آپ کہینگے محمد ہیں۔ تب دروازہ
کھول دیگی۔ اور آپ اپنے خدا کی حضور میں کھڑے ہونگے اور سجدہ کی اجازت مانگینگے۔ اور اُن کو اجازت دیجاویگی
پس سجدہ کرینگے پس آواز دیجاویگی۔ اے محمد اپنے سر کو اٹھاؤ اور درخواست کرو پوری کی جاویگی اور شفاعت
کرو تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی اور دعا کرو قبول کیجاویگی۔ اسوقت خداتعالے ایسی تعریف اور بزرگی آپ کے
دل پر ڈالیگا کہ لوگوں میں سے کسی شخص کے منہ سے ایسی کبھی نہ نکلی ہوگی۔ تب آواز دیجاویگی کہ اے محمد اپنے سر کو اٹھاؤ
اور درخواست کرو وہ پوری کیجاویگی۔ اور شفاعت کرو قبول کیجائیگی اور دعا کرو قبول کیجاویگی۔ اسوقت اپنا سر
اٹھا کر آپ کہینگے۔ امتی امتی دوبار یا تین بار۔ اور جسکے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر یا جو اور رائی کے دانہ کے
برابر بھی ایمان ہوگا اسکی شفاعت کرینگے۔ اور مقام محمود یہی ہے۔ احمد اور ترمذی اور حاکم اور ابن ماجہ اور بیہقی نے
بواسطہ حضرت ابی ابن کعب کے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز میں تمام نبیوں کا امام اور اُن کا خطیب
اور اُن کا شفاعت کرنیوالا ہونگا۔ بغیر فخر کے۔ مسلم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ
میرے پروردگار نے میری طرف پیغام بھیجا کہ میں قرآن کو ایک حرف پر پڑھوں۔ تب میں نے اُسکے پیغام کا جواب دیا کہ
اے پروردگار! میری امت کے لئے آسان کر۔ پروردگار نے دوبارہ فرمایا کہ میں قرآن کو دو حرفوں پر پڑھوں میں نے کہا
اے پروردگار! میری امت پر آسان کر۔ تیسری بار جواب دیا کہ میں اُس کو سات حرفوں پر پڑھوں اور تجھکو ہر بار کے
پیغام کے جواب دینے میں ایک درخواست کی اجازت ہے جسکا تو سوال کرے۔ میں نے کہا اے خدا میری امت کو بخشدے
اے خدا میری امت کو بخشدے۔ تیسری دفعہ میں نے اُس دن کیلئے کہا کہ جس دن تمام لوگ یہانتک کہ حضرت ابراہیم بھی
اپنی احتیاج ظاہر کرینگے۔ ابو یعلی نے حضرت ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن
خدا مجھکو اپنی شناخت کرادیگا۔ اسوقت میں سجدہ کرونگا کہ اُسکے سبب سے خدا مجھسے خوش ہوجاوے۔ پھر میں
اُسکی تعریف کرونگا جسکے سبب سے وہ مجھسے راضی ہوجاویگا۔ پھر مجھکو کلام کرنیکی اجازت دیجاویگی۔ پھر میری امت کا
پل صراط کے اوپر گذر ہوگا جو جہنم پر بچھائی گئی ہے۔ وہ آنکھ جھپکنے اور تیر سے زیادہ جلد گذر جاویگی۔ پھر لوگ
تیز گھوڑوں سے زیادہ تیز گذرینگے۔ یہانتک کہ ایک شخص گھٹنوں کے بل نکلیگا اور یہ اُسکے اعمال ہونگے۔ پس جہنم
اور بھی زیادتی کا قصد کریگی۔ اور میں حوض پر ہونگا کسی نے دریافت کیا یارسول اللہ! حوض کیا چیز ہے۔ آپنے
فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے
زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اور اُسکے برتن شمار میں تاروں سے زیادہ ہیں
جو شخص اُس میں سے پیئیگا وہ کبھی پیاسا نہوگا۔ اور جو شخص اُس سے پھر جاویگا وہ کبھی سیراب نہوگا۔ حاکم نے اور
کتاب الرویہ میں بیہقی نے حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز

لوگوں کا سردار ہونگا اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے - کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو قیامت کے روز میرے نیزہ کے نیچے نہو وہ خوشی کے انتظار میں ہوگا - اور میرے ساتہہ حمد کا نیزہ ہوگا - اور میں چلونگا - لوگ میرے ساتہہ ساتہہ چلینگے یہانتک کہ میں جنت کے دروازہ پر جنت کے دروازہ کو کہلواؤنگا - تب کہا جاویگا یہ کون ہے میں کہونگا محمد ہوں - کہا جاویگا محمد کے لئے مرحبا ہے - جب میں اپنے رب کو دیکہونگا - تو اسکے لئے سجدہ میں گر جاؤنگا - طبرانی نے کعب ابن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ اٹھینگے - اور قیامت کے روز میں اور میری امت ایک ٹیلے پر ہونگے - میرا پروردگار مجہکو ایک سبز لباس پہنا دیگا - اور پہر مجہکو اجازت دیگا میں اسکی تعریف ایسی کرونگا کہ جسکے وہ قابل ہے اور اسیکا نام مقام محمود ہے - بیہقی نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں تمام پیغمبروں کا سردار ہوں اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا ہوں - میرے ہاتہہ میں حمد کا نیزہ ہوگا - یہانتک کہ آدم اور جو لوگ ان کے آس پاس ہونگے وہ سب میرے نیزہ کے نیچے ہونگے - اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے - بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہونگا - اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے - اور سب سے پہلے میں زمین سے باہر نکلونگا اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا ہوں میرے ہاتہہ میں حمد کا نیزہ ہوگا - یہانتک کہ آدم اور جو لوگ اُن کے آس پاس ہونگے وہ سب میرے نیزہ کے نیچے ہونگے - اور اسمیں کوئی فخر نہیں ہے

فوائد - فایدہ پہلا غزالی نے کتاب فی کشف علوم الآخرہ میں ذکر کیا ہے کہ موقف کو لوگ حضرت آدم کے پاس آوینگے اور اُن کے بعد حضرت نوح کے پاس جاوینگے تو اُن دونوں میں ایکہزار سال کا فاصلہ ہوگا اور ایسے ہی ہر ایک اور دوسرے نبی میں اتنا ہی فاصلہ ہوگا - حافظ ابن حجر نے بخاری کی شرح میں کہا ہے کہ مجہکو اس قول کی کوئی اصل معلوم نہیں ہوئی - اور ابن حجر نے یہہ بھی کہا ہے کہ اس کتاب میں غزالی نے بہت سی ایسی حدیثیں بیان کی ہیں کہ جنکی کوئی اصل نہیں ہے اسواسطے اُن کے سبب سے دہوکہ نہیں ہونا چاہیے

فائدہ دوسرا - قاضی القضاۃ جلال الدین بلقینی رح سے دریافت کیا گیا کہ رسول خدا صلعم سجدہ کس وضو سے کرینگے اسکا انہوں نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت میں موت کے غسل کی طہارت باقی رہیگی - اسلئے کہ آنحضرت صلعم قبر میں زندہ ہیں - اور کوئی چیز آپ کی طہارت کی زایل کرنیوالی نہیں ہے - اور یہہ بہی احتمال ہے کہ جواب دیا جاوے کہ آخرت دار التکلیف نہیں ہے اسواسطے وہاں سجدہ کرنا وضو کرنے پر موقوف نہیں ہے

فائدہ تیسرا - رسول صلعم سے وہ تعریفیں دریافت کی گئیں جن سے آنحضرت خدا کی حمد کرینگے اسکا جواب یہی ہے کہ جو امام بخاری کے نزدیک حدیث کے بعض طریقوں میں آیا ہے کہ خدا مجہپر بہت سی تعریفوں کا الہام

کرونگا۔ اُن کے بیان کرنیکی مجھکو اب قدرت نہیں ہے۔ پس میں اُنہیں محامد سے خدا کی تعریف کرونگا

فائدہ چوتھا۔ اسمیں کیا حکمت ہے کہ لوگ اُنہیں انبیائے مذکورین کی طرف آمد و رفت کرینگے نہ اور نبیوں کے پاس۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ یہہ مشہور پیغمبر ہیں اور اصحاب الشرایع ہیں اُن کی شریعتوں پر مدت دراز تک عمل کیا گیا ہے۔ اور اُسکے ساتھ یہی ہے کہ حضرت آدمؑ تمام لوگوں کے باپ ہیں اور حضرت نوح علیہ السلام لوگوں کے دوسرے باپ ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی تعریف پر تمام اہل مذاہب کا اتفاق ہے۔ اور آپ تمام نبیوں کے باپ ہیں اور بعد رسول خدا صلعم کے تمام نبیوں سے زیادہ لوگ حضرت موسیٰؑ کے مطیع ہوئے ہیں۔ پانچواں فائدہ خدا نے لوگوں کو کیوں اسکا الہام کیا کہ رسول خدا صلعم سے پہلے اور نبیوں کے پاس آمد و رفت کریں۔ اُن کو اس بات کا الہام کیوں نہیں کیا کہ پہلے ہی رسول صلعم کے پاس چلے آتے۔ اسکی وجہہ یہہ ہے کہ اس سے ہمارے رسول خدا صلعم کی فضیلت اور بزرگی اور نبیوں کے مقابلہ میں ظاہر کیجاویگی۔ ابن حجر کا قول ہے کہ اسمیں شک نہیں ہے کہ اُس روز درخواست کرنے والے وہی لوگ ہونگے جو دنیا میں اس حدیث کو سُن چکے ہونگے اور اُن کو معلوم ہوگا کہ یہہ شفاعت عام آنحضرت کیساتھ خاص ہے باوجود اس علم کے کسیکو یہہ اُس وقت یاد نہ آویگا کہ خدائے تبارک و تعالیٰ نے اسی حکمت مذکورہ کے لئے لوگونکو یہہ بھلادیگا۔ فائدہ چھٹا۔ قرطبی کا قول ہے کہ یہ عام شفاعت جسکے لئے ہمارے رسول خدا صلعم تمام نبیوں میں سے خاص کئے گئے ہیں اُنکے اس قول سے وہی مقصود ہے کہ ہر نبی کے لئے ایک دعا ہے کہ جو قبول کیجاویگی۔ ہر نبی نے اپنی دعا کے مقبول ہونمیں جلدی کی اور میں نے اپنی دعا کو پوشیدہ رکھا کہ میں اپنی امت کی شفاعت کروں۔ اور یہ شفاعت اُن لوگوں کے لئے ہوگی کہ جو موقف میں ہونگے۔ قرطبی کا قول ہے کہ اس دعا کو آپنے اسواسطے مخفی کیا کہ لوگوں کا حساب جلد کردیا جاوے اور موقف کے خوف سے اُن کو آرام ملے۔ قرطبی نے کہا اور آپکا یہہ قول حضرت ابوہریرہ کی حدیث کے اندر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اس امر کے اندر شفیع ہونگے کہ آپ اس بات کے خواہاں ہونگے کہ اہل موقف کا حساب جلدی سے ہوجائے اور وہ حدیث یہہ ہے۔ خدا کا منادی کہیگا کہ آپ محمد اپنی اُس امت کے کہ جسپر حساب نہیں ہے داہنی جانب کے دروازہ سے داخل ہوجائیے۔ پس جبکہ آپ اسبات پر مامور ہونگے کہ اپنی امت میں سے اُن لوگوں کو داخل کردیں کہ جن پر حساب نہیں ہے تو آپ اپنی امت کے اور اُن لوگوں کے حساب کے اندر اُن لوگوں کے شفیع ہوئے کہ جن پر حساب ہے اور اُن لوگوں کی شفاعت کے خواستگار ہوئے اور یہ خواستگاری بذریعہ الہام کے ہوگی خدا تعالیٰ کی جانب سے چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے کلمہ یلہمون سے معلوم ہوتا ہے۔ اور ابن برجان نے ارشاد کے اندر ذکر کیا ہے کہ آپ کو روز محشر میں اس بات کا الہام ہوگا۔ اور وہ لوگ رسولوں کے متبع میں سے رؤسا ہونگے۔ میں کہتا ہوں نقل میں دعوت الآخر حدیث متواتر ہے جو حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وارد ہوئی ہے شیخین نے اسکو روایت کیا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ نے

اور آپنے فرمایا کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں کسی نبی کے ساتھہ صرف ایک ہی شخص ہے اور کسی کی ساتھہ
دو ہیں۔ اور کسی نبی کے ساتھہ ایک بھی نہیں اور کسی نبی کے ساتھہ ایک گروہ ہے۔ اور مینے ایک گروہ عظیم دیکھا کہ
اسنے اپنی کثرت کی وجہہ سے تمام افق کو ڈہانک لیا ہے تو اُسوقت مجہسے کہا گیا کہ اے محمد صلعم ادہر اُدہر نظر
کرو تو مینے ایک گروہ عظیم کو دیکھا تو مجہسے کہا گیا کہ دیکھو یہہ تمہاری امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار ایسے شخص
ہیں کہ جو بلا حساب جنت میں داخل ہونگے۔ پس لوگ اسی اثنا میں متفرق ہو گئے۔ اور آنحضرت صلعم نے ان سے
کچہہ بیان نہیں کیا پس آپکے صحابہ نے آپسمیں اس بات کی گفتگو کی۔ اور کہا کہ ہم حالت شرک میں پیدا ہوئے
مگر بلاشبہہ ہم خدا اور اُسکے رسول پر ایمان لائے اور یہہ سب ہماری اولاد ہیں۔ رسول صلعم نے فرمایا کہ یہہ لوگ ہیں
کہ نہ رقیہ کرتے اور نہ داغ دیتے ہیں۔ اور نہ بدفالی کرتے ہیں۔ صرف اپنے پروردگار پر ہی بہروسہ کرتے ہیں۔
تو عکاشہ بن محصن نے کہڑے ہوکر کہا کہ اے رسول صلعم! میں اُن لوگوں میں سے ہوں۔ آپنے فرمایا ہاں! تو
اُنہیں میں سے ہے پہر دوسرے شخص نے کہڑے ہوکر کہا کہ میں اُن میں سے ہوں آپنے فرمایا کہ عکاشہ تجہسے
اسمعاملہ میں سبقت کی اور اس حدیث کا ورود ابو ہریرہ کی روایت سے بہی ہوا ہے۔ اس حدیث کو شیخین اور عمران
بن حصین نے روایت کی ہے اور مسلم اور ابن مسعود اور احمد اور بزار اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم نے روایت
کی ہے۔ اور انس اور ابو سعید خدری نے بہی اسکی روایت کی ہے لایسترقون کے معنے یہہ ہیں کہ جاہلیت
کے منتر نہیں پڑہتے کہ اب وہ منتر کہ جن میں شرک کا خوف ہے اور جو قرآن اور حدیث میں ہیں جو منع نہیں ہیں
اور ترمذی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجہسے میرے
پروردگار نے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب و عذاب جنت میں داخل کریگا۔
اور ہر ہزار کے ساتھہ ستر ستر ہزار داخل کریگا۔ احمد اور طبرانی نے حضرت ابو ایوب سے روایت کی
ہے کہ رسول صلعم ایکروز لوگوں کے سامنے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تحقیق میرے پروردگار نے مجہکو ستر ہزار کا
اختیار دیا ہے کہ بلا حساب جنت میں داخل ہوں۔ اور جسقدر حصہ اسنے میری امت کے لئے اپنے پاس پوشیدہ
رکہا ہے اُسکا بہی اختیار دیا ہے۔ تب آنحضرت سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ آیا یہہ پوشیدہ رکہا جاویگا
یا رسول اللہ! تب آپ اندر تشریف لیگئے اور تکبیر پڑہتے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے
رب نے ہر ایک ہزار کے ساتھہ ستر ہزار زیادہ کر دیئے ہیں اور جو پوشیدہ ہیں وہ اُسکو معلوم ہیں۔ ابو رہم نے
عرض کیا اے ابو ایوب کہ رسول صلعم کا پوشیدہ کی متعلق کیا خیال تہا لوگوں سے میں آپکو بیان کروں
لوگوں نے کہا کہ تجہکو رسول خدا کے پوشیدہ امر سے کیا تعلق ہے۔ ابو ایوب نے کہا ابو رہم کو چہوڑدو میں تمکو
رسول صلعم کے پوشیدہ امر سے خبر دونگا۔ وہ پوشیدہ امر یہہ ہے کہ آپ کہینگے اے پروردگار! جو شخص

گواہی دی کہ سوائے خدا کے جو اکیلا ہے کوئی معبود نہیں ہے اور اُسکا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اُسکا بندہ اور پیغمبر ہے وہ اپنے دل سے زبان کی تصدیق کرے تو اُسکو جنت میں داخل کر۔ بیہقی نے ابواسطہ ابوہریرہ کے رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ مینے اپنے پروردگار سے درخواست کی تہی اُس نے مجھسے وعدہ کر لیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو جنت میں داخل کر دی۔ اور اُنکی صورت ایسی ہوگی جیسے چودہویں رات کا چاند۔ میں نے اُن کو اور بڑہوایا تب اُسنے ہر ایک ہزار کو ساتھ ستر ہزار بڑہا دیے مینے کہا اے پروردگار ریکھو جب ہی کہ یہہ لوگ مہاجرین امت سے نہوں۔ مینے کہا اُسوقت میں اعراب میں اس تعداد کو پورا کر دونگا۔ اور بزار اور طبرانی اور بیہقی نے رفاعہ بن خزانۃ الجہنی سے روایت کی ہے اور اُنھوں نے رسولصلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ میری رب تبارک وتعالے نے وعدہ کیا ہے اجابت کا کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بلا حساب و عذاب کی جنت میں داخل کرے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جنت میں داخل ہو دیں۔ یہانتک کہ تم اور تمہاری نیک بیویاں اور اولادیں جنت کی مکانوں میں ٹھہریں۔ طبرانی اور بیہقی نے عمرو بن الخدم انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم ہم سے تین دن تک غایب رہے۔ فرض نماز کے لئے باہر آتے تہے اور پہر تشریف لیجاتی تہے جب چوتہا روز ہوا تو باہر تشریف لائے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہم سے رکے رہے۔ یہانتک کہ ہمنے خیال کیا کہ کوئی نیا امر پیدا ہوا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ سوائے بہتری کے کوئی چیز پیدا نہیں ہولی۔ میرے پروردگار تبارک وتعالے نے مجھسے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کردیگا مینے ان تین دنوں میں اپنے پروردگار سے بڑہا دینے کی درخواست کی مینے اپنے پروردگار کو بزرگ اور کریم پایا اُسنے ہر ستر ہزار کے ساتہہ ستر ہزار عطا کیے مینے کہا اے پروردگار کیا تو اس تعداد تک میری امت کو پہنچا دیگا۔ اُسنے کہا اعراب میں سے میں شمار کو پورا کردونگا۔ احمد اور طبرانی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ مینے رسولصلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب اور عذاب کی جنت میں داخل ہونگے۔ اور ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے۔ بزار نے عاصم سے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے ایک شخص سے فرمایا کہ جو اہل کتاب میں سے تہا (تو اسکی گواہی دے کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں) اُسنے کہا میں نہیں دیتا۔ آپنے فرمایا کیا تو توریت کو پڑہتا ہے اُسنے کہا ہاں پڑہتا ہوں۔ آپنے فرمایا اور انجیل کو پڑہتا ہے اُسنے کہا ہاں۔ آپنے اُسکو قسم دی کہ تو میرا حال توریت اور انجیل میں پاتا ہے یا نہیں۔ اُسنے کہا کہ آپکی مانند اور آپکے وطن کی مانند اور آپکی صورت کی مانند میں پاتا ہوں۔ جب آپ ظاہر ہوئے تو ہم کو خوف ہوا کہ کہیں وہ آپ ہی نہوں جب ہمنے غور کیا تو

آپ وہ نہیں ہیں آپنے فرمایا کیوں۔ اُسنے کہا اُن کے ساتھہ اُن کی اُمت کے ستر ہزار ہوں گے جن پر حساب ہوگا اور نہ عذاب اور آپکو ایک تھوڑے سی حصہ میں مینے تسلیم کیا ہے آپنے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھہ میں میری جان ہے۔ بیشک میں وہی ہوں اور وہ لوگ میری اُمت ہیں اور وہ ستر ہزار سے زیادہ ہونگے۔ بزار اور طبرانی نے سمرہ بن جندبؓ سے اور اُنہوں نے رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار بغیر حساب عذاب کے داخل ہونگے۔ طبرانی اور ابو حاتم نے ابو سعید عماری سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہوشیار ہو جاؤ میری اُمت میں سے جنت میں ستر ہزار بغیر حساب کے داخل ہونگے اور ہر ستر ہزار کی ساتھہ ستر ہزار ہوں گے۔ پھر میرا پروردگار اپنی مٹھی سے تین بار پھینکیگا۔ ابو سعید نے کہا کہ رسول صلعم کے سامنے ہم نے حساب کیا پس چالیس لاکھہ اور نو لاکھہ کو پہنچے۔ طبرانی نے اسمار بنت ابو بکر رضی اللہ کے واسطہ سے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ مینے تم میں سے ستر ہزار کو دیکھا کہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوتے ہیں اور احمد و ابو یعلی نے حضرت ابو بکرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے مجھکو ستر ہزار ایسے لوگ دیئے گئے کہ جو بحساب جنت میں داخل ہوں گے اُن کے منھہ چودھویں رات کے چاند کی مانند اور سب کا دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوگا۔ پھر مینے اپنے پروردگار سے زیادتی کا سوال کیا تو اُسنے مجھکو ہر ایک کے ساتھہ ستر ہزار اور عطا فرمائے حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں پس میری رائے میں یہہ لوگ اہل قریے اور اطراف جنگل سے ہونگے اور احمد اور بزار اور طبرانی نے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میری اُمت میں سے ستر ہزار مجھکو عطا فرمائے کہ جو بحساب جنت میں داخل ہونگے پس حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے زیادتی کا سوال کیوں نہیں کیا۔ آپنے فرمایا مینے اُن سے زیادتی کا سوال کیا۔ پس اُسنے مجھکو اسقدر دیئے اور آپنے دونوں ہاتھوں کو کھولکر پھیلایا۔ اور پھر سینے کی طرف اشارہ کیا۔ ہشام کہتے ہیں یہہ عطا خدا تعالی کی طرف سے ہے کہ اُسکی تعداد نہیں معلوم۔ اور بزار نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے میری اُمت میں سے ... ہزار جنت میں بحساب داخل ہونگے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے اور زیادہ کیجئے۔ آپنے فرمایا اور اسی قدر۔ پھر فرمایا اے ابو بکر! اگر خدا تعالے چاہے تو ایک مٹھی میں سب کو جنت میں داخل کر دے۔ اور احمد نے بسند حسن حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ میرے پروردگار تبارک و تعالے نے مجھسے میری اُمت کے بارہ میں مشورہ لیا کہ میں اُن کے ساتھہ کیا معاملہ کروں۔ مینے عرض کیا جو تیری خوشی ہو۔ وہ تیری مخلوق ہیں اور تیرے بندے ہیں۔ پروردگار تبارک و تعالے نے فرمایا تو اپنی اُمت کے بارہ

میں حکم مت کر اور مجھکو خبر دے کہ میری امت میں سے اول جو لوگ داخل ہونگے وہ ستر ہزار ایسے ہونگے کہ جن سے حساب نہو گا۔ اور طبرانی نے بسند جید سہل بن سعدؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسول خدا صلعم سے سنا ہے کہ میرے اصحاب کی پشتوں میں بہت سے مرد اور عورت ہیں جو بے حساب جنت میں داخل ہونگے پھر آپ نے یہہ آیتہ پڑہی وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ اور طبرانی نے بسند جید ابو امامہ سے مرفوعاً و موقوفاً روایت کی ہے کہ قیامت کے روز ایک گروہ نکلیگا۔ جنکے ہاتہہ پیر اور مونہہ روشن ہونگے اُن سے افق بہر جائیگا۔ اور اُن کا نور آفتاب کے نور کی مانند ہوگا پہر ایک منادی نبی امی کہکر آواز دیگا پس ہر نبی امی اُسکا جواب دینے کے لئے ارادہ کریگا پہر حکم ہوگا محمدؐ و امتہ پس یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے اور انپر نہ حساب ہوگا اور نہ عذاب پہر دوسرا گروہ نکلیگا جنکے چہرے اور ہاتہہ اور پیر روشن ہونگے۔ اور اُن کا نور چودہویں رات کے چاند کی موافق ہوگا۔ اور افق اُن سے بہر جائیگا پس ایک منادی نبی امی کو آواز دیگا اور ہر نبی اُسکی آواز سنکر جواب کا قصد کریگا۔ پہر آواز ہوگی محمدؐ و امتہ۔ پس یہ لوگ بے حساب اور بے عذاب جنت میں داخل ہونگے۔ پہر تیسرا گروہ نکلیگا۔ ان کا نور آفتاب کے بڑے سے بڑے تارے کے برابر ہوگا۔ اور افق اُن سے بہر جائے گا پہر ایک منادی نبی امی کو آواز دیگا۔ اور ہر نبی اُسکا جواب دینا چاہیگا۔ پس ندا ہوگی محمدؐ و امتہ اور یہہ لوگ بے حساب اور بے عذاب جنت میں داخل ہونگے۔ پہر تیرا پروردگار آئیگا اور میزان رکہی جائیگی اور حساب شروع کیا جائیگا۔ اور شیخین نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اول جو گروہ جنت میں داخل ہوگا وہ چودہویں رات کے چاند کی شکل ہوگا۔ اور جو اُن کے بعد داخل ہونگے وہ بہت روشن آسمان کے تارہ کی مانند ہونگے اور اُن کے دل ایک دل پر ہونگے اور اُن میں باہم بغض اور حسد کچہہ نہوگا۔ ہر شخص کے پاس حور عین سے دو بیویاں ہونگی جنکی ساق کا مغز گوشت اور ہڈی کے باہر سے نظر آئیگا۔ اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اول جو میری امت سے نجات پائیگا چودہویں رات کے چاند کی شکل ہوگا۔ پہر اُن کے بعد جو لوگ داخل ہونگے آسمان کے بہت روشن تارہ کی مانند ہونگے۔ پہر اُن کے بعد ایسے ہی لوگ اور داخل ہونگے پہر شفاعت حلال ہوگی

باب۔ اُن اعمال کا بیان جو اُن چیزوں کے موجب ہیں

طبرانی نے اوسط میں بسند حسن حضرت انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول صلعم نے جب بندے حساب کے لئے کہڑے ہونگے تو ایک گروہ اپنی گردنوں پر تلواروں کو رکہے ہوئے حاضر ہوگا اور اُن سے خون ٹپکتا ہوگا۔ وہ سب جنت کے دروازہ پر ازدحام کرینگے۔ ارشاد ہوگا یہہ کون لوگ ہیں سو عرض کیا جائیگا کہ یہہ شہدا ہیں۔ یہہ زندہ تہے اور رزق پاتے تہے۔ پہر ایک منادی آواز دیگا جس شخص کا اجر خدا

پہر ہو اُسکو چاہیئے کہ کہڑا ہو جاے اور جنت میں چلا جائے۔ پہر دوسری مرتبہ ندا ہوگی کہ جسکا اجر خدا پر ہو اُسکو چاہیئے کہ کہڑا ہو جائے اور جنت میں چلا جائے۔ پس اتنے اتنے ہزار لوگ بحساب جنت میں داخل ہو جائینگے۔ اور طبرانی نے اسماء بنت یزید سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالے قیامت کے روز سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کریگا جنکو پکارنیوالا آواز سنا سکیگا اور ہر ایک کی طرف نگاہ پہنچ سکیگی۔ پہر ایک منادی کہڑا ہو کر آواز دیگا۔ وہ لوگ کہاں ہیں کہ جو راحت و رنج میں خدا کی حمد کرتے تہے۔ پس وہ لوگ تہوڑے سے ہونگے۔ پہر سب کہڑے ہو جائینگے اور بحساب جنت میں چلے جائینگے۔ پہر منادی آواز دیگا کہ وہ لوگ کہاں ہیں کہ جنکو تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے غافل نکرتی تہی۔ پس کہڑے ہونگے اور تہوڑے سے ہونگے اور جنت میں بحساب چلے جائینگے پہر سب خلقت کہڑی ہوگی۔ اور سب کا حساب لیا جائیگا۔ اور ابو یعلی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ضعیف بیان کر کے بواسطہ عزری کے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اُن کے دادا سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب خدائے عزوجل قیامت کے روز مخلوقات کو جمع کریگا تو ایک منادی آواز دیگا۔ کہاں ہیں اہل فضیلت۔ پس وہ لوگ کہڑے ہونگے اور شمار میں تہوڑے ہونگے۔ پس جلد جلد جنت کیطرف روانہ ہونگے۔ وہاں فرشتے استقبال کرینگے۔ اور کہینگے ہم نے تم کو جنت کی طرف جلد جلد آتے ہوئے دیکہا پس تم کون لوگ ہو وہ کہینگے کہ ہم اہل فضیلت ہیں فرشتے کہینگے وہ کیا فضیلت ہے وہ کہینگے کہ جب ہم پر ظلم ہوتا تہا تو ہم صبر کرتے تہے اور جب ہم کو کوئی ضرر پہنچاتا تہا تو ہم معاف کرتے تہے اور جب ہم پر لوگ جہالت کے ساتھ پیش آتے تہے تو ہم تحمل کرتے تہے۔ پس اُن سے کہا جائیگا جنت میں داخل ہو جاؤ کہ عمل کرنے والوں کا اجر خوب ہے۔ پہر منادی آواز دیگا کہاں ہیں اہل صبر۔ پہر کچھہ لوگ کہڑے ہونگے اور وہ تہوڑے سے ہونگے۔ اور جنت کیطرف جلد جلد چلینگے اور فرشتے اُنکا استقبال کر کے کہینگے ہمنے تم کو جنت کی طرف جلد جلد آتے ہوئے دیکہا تم کون لوگ ہو وہ کہینگے کہ ہم اہل صبر ہیں فرشتے کہینگے تمہارا صبر کیا تہا۔ وہ کہینگے ہم خدا کی بندگی پر صبر کرتے تہے اور خدا تعالے کے گناہوں سے صبر کرتے تہے پس حکم ہوگا کہ جنت میں چلے جاؤ کہ عمل کرنیوالوں کا اجر اچہا ہے۔ پہر ایک منادی آواز دیگا وہ لوگ کہاں ہیں کہ جو لوگ خدا کے واسطے محبت کرتے تہے۔ پس کچھہ لوگ کہڑے ہونگے اور تہوڑے سے ہونگے۔ اور جلد جلد جنت کی طرف روانہ ہو جائینگے اور فرشتے اُن کا استقبال کر کے کہینگے ہم نے تم کو جلد جلد جنت کی طرف آتے ہوئے دیکہا تم کون لوگ ہو۔ وہ کہینگے ہم للہ محبت رکھنے والے ہیں فرشتے کہینگے تم کسطرح محبت رکھتے تہے یہہ لوگ کہینگے ہم اللہ کے لئے محبت رکھتے تہے اور اللہ کے

لئے ملاقات کرتے تھے اور شفقت کرتے تھے اور صرف کرتے تھے پس کہا جائیگا جنت میں داخل ہو جاؤ کہ عمل کرنے
والوں کا اجر خوب ہے۔ فرمایا رسول خدا صلعم نے اُن لوگوں کے جنت میں داخل ہو جانیکے بعد خدا تعالےٰ حساب کے لئے
ترازو کھڑی کریگا۔ اور بزار نے بسند حسن اور ابن حبان نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک مریض عورت
رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے واسطے دعا کیجیئے۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے خدا سے دعا کروں اور وہ تجھکو شفا دے اور اگر تو چاہے صبر کر تجھسے
حساب نہوگا اس عورت نے کہا بلکہ میں صبر کرتی ہوں کہ مجھسے حساب نہو۔ اور بزار نے زید بن ارقم سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے خدا تعالےٰ نے زوال دین کے بعد بندے کو بینائی سے
زیادہ کسی سخت بات میں مبتلا نہیں کیا اور جسکا خدا نے بینائی سے امتحان لیا اور اُسمیں صبر کیا یہانتک کہ
اُسکا انتقال ہو گیا جب خدا سے جا کر ملیگا۔ اوسکا کچھہ حساب نہ لیا جائیگا اور طبرانی نے زید بن ارقم رضی سے
روایت کی ہے کہ رسول صلعم ہر مرتبہ اُن کی بیماری میں عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا اس بیماری
میں تمہارے لئے کچھہ اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن جب تمہارا کیا حال ہوگا کہ میرے بعد تمہاری بہت عمر
ہو جائیگی اور تم نابینا ہو جاؤگے۔ انھوں نے عرض کیا اسوقت میں صبر کرونگا اور خدا سے ثواب کا طالب ہونگا
آنجناب صلعم نے فرمایا تب تو بےحساب تم جنت میں داخل ہوگے۔ پس رسول صلعم کے انتقال کے بعد وہ نابینا ہو گئے
اور ابو یعلیٰ اور طبرانی نے اوسط میں اور دار قطنی اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے
وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص مکہ کے راستہ میں جاتے وقت یا لوٹتے وقت
مر گیا تو اُسکی پیشی نہوگی اور نہ اُس سے حساب لیا جائیگا۔ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی نے
عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی شخص ایسا ہوگا کہ جو بےحساب جنت میں داخل ہو آپنے فرمایا ہاں ہر رحمدل مہربان
اور ابو الشیخ نے ابو سعید رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے تین شخص بےحساب
جنت میں داخل ہونگے۔ ایک وہ شخص کہ جسنے اپنے کپڑے کو دہویا اور اُسکا قائم مقام نہیں پایا اور ایک وہ
شخص جسکے چولہے پر دو ہانڈیاں نہیں چڑہائی گئیں اور ایک وہ شخص جسنے پینے کو مانگا۔ اور اُس سے یہہ نہ
کہا گیا کونسا پانی مانگتا ہے اور ابو نعیم نے انس رضی سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے
جب خدا تعالےٰ اولین اور آخرین کو ایک میدان میں جمع کریگا تو عرش کے نیچے سے ایک منادی آواز دیگا
کہاں ہیں وہ لوگ کہ جن کو خدا کی معرفت تھی اور کہاں ہیں محسنین۔ پس کچھہ لوگ گردنیں اُٹھائینگے
یہانتک کہ وہ خدائے تبارک و تعالےٰ کے روبرو حاضر ہو کر کھڑے ہونگے اور خدا تعالےٰ باوجود اپنے
علم کے اُن سے فرمائیگا تم کون ہو وہ عرض کرینگے ہم تیری معرفت والے ہیں کہ تو نے ہم کو اپنی شناخت

عطا کی اور ہم کو ہمکا اہل بنایا - خدا تعالےٰ فرمائیگا سچ کہتے ہو - پہر فرمائیگا تمہارے اوپر کچہہ حساب نہیں ہے
میری رحمت کے ساتہہ جنت میں داخل ہوجاؤ - پہر رسول صلعم نے فرمایا خدا تعالےٰ نے اُن کو روز قیامت کی
مصیبتوں سے نجات دیدی اور اسمٰعیل بن عبد الغافر فارسی نے اربعین میں اپنی سند کی ساتہہ ابو ایوب
انصاری سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ طالب العلم اور اپنے خاوند کی فرمانبردار عورت اور اپنے ماںباپ کا فرمانبردار
بیٹا بے حساب جنت میں داخل ہوگا - اور اصبہانی نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ فرمایا
رسولخدا صلعم نے جو شخص بہ نیت ثواب بہوکا رہا ہو اسپر شدت حساب نہ آئیگی - اور خرائطی نے مکارم الاخلاق
میں اور ابن ابی الدنیا نے اصطناع المعروف میں اور اصبہانی نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جو شخص اپنے مسلمان بہائی کی حاجت کیلئے چلا خدا تعالےٰ ہر قدم
اُسکے لئے ستر نیکیاں لکہیگا پس اگر اُسکی حاجت روا ہوگئی تو یہہ شخص اپنے گناہوں سے ایسا نکلجائیگا
جیسا یوم ولادت کے وقت گناہوں سے پاک تہا - اور اگر اُسکے مابین مرگیا تو بیحساب جنت میں داخل ہوگا -
اور طبرانی اور اصبہانی نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
کہ خدائے تبارک و تعالےٰ نے ایک لاکہہ چالیس ہزار کلموں کے ساتہہ تین دن کے اندر حضرت موسیٰ ع سے
کلام کیا منجملہ اُن کلام کے ایک یہہ تہا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا اے موسیٰ کسی شخص نے کوئی کام میرے لئے
دنیا میں زہد کرنیکے برابر نہیں کیا - اور قربت حاصل کرنے والوں نے کسی چیز سے ایسی قربت حاصل نہیں کی
جیسی اُن چیزوں سے پرہیز کرنے میں اُن کو حاصل ہوئی - جن چیزوں کو مینے اُنپر حرام کیا تہا - اور عبادت کرنے
والوں نے کوئی عبادت میرے خوف سے رونیکے برابر نہیں کی - حضرت موسیٰ نے عرض کیا پس تو نے اُنکے
لئے کیا چیز طیار کی ہے - فرمایا جو لوگ دنیا میں زہد کرتے ہیں اُن کے لئے مینے جنت کو مباح کردیا
کہ جہاں چاہیں اُسمیں رہیں - اور حرام چیزوں سے پرہیز کرنیوالوں کے لئے یہہ ہے کہ جب قیامت کا روز
ہوگا تو کوئی بندہ باقی نرہیگا جس سے میں سوال اور جواب اور تفتیش نکروں بجز ستورعین کے کہ میں
اُن سے حیا کرونگا اور اُن کی بزرگی اور اکرام کرونگا اور بے حساب اُنکو جنت میں داخل کرونگا اور جو
لوگ میرے خوف سے روتے تہیں وہ رفیق اعلیٰ ہیں کہ کوئی اسمقام میں اُن کا شریک نہوگا - اور ابن ابی الدنیا
نے ابو ہریرہ سے اور اُنہوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ آنجناب نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ کے متعلق دریافت
کیا کہ وہ لوگ کون ہونگے جنکا بیہوش کرنا خدا کو منظور نہیں ہے - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا وہ شہدا ہیں
کہ خدا تعالےٰ اُن کو اپنے عرش کے گرد تلواروں کو لٹکائے ہوئے اُٹہائیگا اور فرشتے یاقوت کی

اور یہاں ان تختوں کے اوپر تکیے اور بچھونوں کی قطاریں مروارید سفید کی اور ان کی کاٹھیاں سونیکی اور
زگہ میں بار یک اور دبیز دیباکی اور اسکے تکیے نرم حریر کے بنے ہوئے ہونگے اور جہاں آدمی کی نگاہ پڑیگی وہیں
اون کے قدم پڑینگے۔ اور گھوڑوں پر سوار ہو کر وہ لوگ جنت کی سیر کرینگے۔ اور بہت دوستی میں آکر کہینگے چلو ہم دیکھیں
کہ خدا تعالے نے اپنے بندوں کیلئے کیا کیا بنا رکہا ہے پس خدا تعالے اُن کو دیکھکر خندہ فرمائیگا۔ اور جب خدا تعالے
مطلق حشر میں کسی بندہ کو دیکھکر خندہ کریگا تو پہر اسکو عذاب نہ دیگا۔ اور احمد اور ابو یعلے نے ایسی سند کے
ساتھ کہ جسکے راوی معتبر ہیں نعیم بن عمار سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسولخدا صلعم سے سوال کیا
کہ کونسے شہید افضل ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا وہ لوگ ہیں کہ جنت کے بالاخانوں میں پہرینگے۔ اور خدا تعالے
ان کو دیکھکر ہنسے گا۔ اور جب خدا تعالے کسی بندہ کو دیکھکر ہنسے گا تو اُسپر عذاب نہوگا۔ اور طبرانی نے بسند حسن
ابو سعید خدری کی حدیث سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ اور اصبہانی نے بسند حسن روایت کیا ہے جیسا کہ
ابن منذر نے بیان کیا ہے ابن عمرؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اول گروہ
جو جنت میں داخل ہوگا فقرا مہاجرین کا گروہ ہوگا جنکے ساتھ مصیبتیں رہتی ہیں۔ اور جب اُن کو حکم دیا جاتا
تو سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں۔ اور اگر اُن میں کسی شخص کو بادشاہ کے پاس کوئی حاجت پیش آئے تو
اُسکی حاجت پوری نہ کی جانے اور اپنی حاجت کو دل میں لیکر مر جاوے اور خدا تعالے قیامت کے روز جنت کو
بلائیگا پس جنت آراستہ پیراستہ ہو کر حاضر ہوگی اور خدا تعالے فرمائیگا۔ کہاں ہیں میرے وہ بندے جو میری
راہ میں مارے گئے اُن کو جنت میں داخل کرو۔ پس وہ لوگ بے حساب جنت میں داخل ہونگے۔ اور
طوسی نے عیون الاخبار میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
جس شخص نے کسی بچہ کی پرورش کی یہانتک کہ اُسنے لا الہ الا اللہ پڑہا تو خدا تعالے اُس شخص سے حساب
نہ لیگا۔ اور حمید بن زنجویہ نے فضایل الاعمال میں عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ
فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان مرد یا زن ایسا نہیں ہے جو جمعہ کی رات میں یا دن میں مرے
مگر خدا تعالے اسکو قبر کے عذاب یا قبر کے فتنہ سے بچائیگا اور وہ بے حساب خدا سے ملیگا اور جب
قیامت کے روز آئیگا تو اُسکے ساتھہ گواہ موجود ہونگے۔ اس بات کی گواہی دینگے کہ یہہ فرمانبردار ہے۔

باب۔ فقرا کے قبل از اغنیا جنت میں داخل ہونیکا بیان

احمد نے زہد میں اور ترمذی نے حسن بیان کر کے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ
فرمایا رسولخدا صلعم نے فقرا مسلمین چالیس برس اغنیا سے پہلے جنت میں داخل ہونگے اور مسلم نے ابن عمرؓ
سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا میری امت کے فقرا قیامت کے روز اغنیا پر

چالیس برس سبقت لیجا ئینگے - اور طبرانی نے اس حدیث کو روایت کرکے تنہا اور روایت کیا ہے کہ کسی نے
عرض کیا ہم سے اُن کا حال بیان فرمائیے آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جنکے کپڑے میلے اور سر کے بال پریشان
ہیں - ان کو دروازہ پر آنیکی اجازت نہیں دیجاتی - اور عمدہ عورتوں سے اُن کا نکاح نہیں کیا جاتا جو کچھ
اُنکے اوپر سیکا ہو تو وہ دیدیتے ہیں اور اُن کا کسی پر کچھ ہو تو نہیں ملتا - اور احمد نے زہد میں اور
ابونعیم نے عبید ابن عمیر رضہ سے روایت کی ہے کہ فقرار مہاجرین قیامت کے روز جب آوینگے تو اُنکی
تیز دل اور تلواروں سے خون ٹپکتا ہوگا اور جنت میں داخل ہونیکی درخواست کرینگے حکم ہوگا ابھی ذرا ٹہرو
جب تک تمہارا حساب ہولیں وہ کہینگے کیا ہم کو تمنے کچھ دیا بھی تھا جسکا ہم سے حساب لیتے ہو پس دیکھا
جائیگا تو بجز عمامہ کے پیچوں کے جنکے ساتھ اُنھوں نے جہاد کیا تھا کچھہ نہ نکلیگا پس خداتعالے فرمائیگا
میں سب سے زیادہ اپنے عہد کا پورا کرنیوالا ہوں جنت میں داخل ہو جاؤ پس یہ لوگ اور لوگوں سے پانچسو
برس پہلے جنت میں داخل ہونگے - اور احمد اور ترمذی نے حسن بیان کرکے ابوسعید خدری رضہ سے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ای مفلسین کے گروہ خوشی کرو کہ تم آدہے دن اغنیاء سے
بیشتر جنت میں داخل ہوگے - اور وہ آدہا دن پانچسو برس کا ہوگا - اور احمد اور ترمذی نے صحیح بیان
کرکے اور ابن حبان نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میری امت کی
فقراء اغنیاء سے آدہے دن قبل جنت میں داخل ہونگے - وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ
مِّمَّا تَعُدُّوْنَ یعنے تیرے رب کے پاس کا ایک دن تمہارے شمار کی حساب سے ہزار برس کے برابر ہے اور
ابونعیم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میری امت کی فقراء اغنیاء
سے ایک دن پہلے جنت میں داخل ہونگے جسکی مقدار ہزار برس کی ہوگی - اور ابونعیم نے کہا ہے اسیطرح
سے ابن سماک ثوری سے اور انھوں نے مجاہد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں آدہے دن پہلے
داخل ہونگے جسکی مقدار ہزار برس کی ہوگی - اور ابونعیم نے کہا ہے اور ترمذی نے حضرت انس رضہ سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے اپنی مناجات میں عرض کیا اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ
مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ مَعَ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ - یہ سنکر حضرت عایشہ رضہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ! آپ یہ دعا کیوں مانگتے ہیں - آپنے فرمایا وہ لوگ اغنیاء سے چالیس برس بیشتر
جنت میں داخل ہونگے - اور سعید ابن منصور نے سعید ابن مسیب رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے فقرار مہاجرین اغنیاء سے چالیس برس بیشتر داخل ہونگے - کہ بعد میں داخل
ہونے والوں کو اُس چیز کے حساب کیلئے روکدیا جائیگا جو اُن کو دنیا میں دیگئی تھی - اور ابن ابی الدنیا

روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فقراء لوگ اغنیاء سے آدھے دن پہلے داخل ہونگے جب وہ جنت کی طرف
روانہ ہونگے تو اُن سے کہا جائیگا لوگوں کا حساب ہونیسے پیشتر کہاں جاتے ہو۔ فقراء کہینگے ہمارے پاس
مال نہیں تھے کہ جو ہم کو روکتے اور سعید بن منصور نے خالد بن عمران سے روایت کی ہے۔ وہ
کہتے ہیں کہ تیسرا گروہ اور لوگوں سے بقدر نصف دن کے پیشتر داخل ہوگا۔ اور نصف دن پانچسو
برس کا ہوگا۔ اور احمد نے ابو الصدیق ناجی سے اور اُنہوں نے بعض صحابہ سے اور اُنہوں نے
نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے فقراء مہاجرین اغنیاء سے چار سو برس پہلے
داخل ہونگے۔ وہ کہتے ہیں مینے عرض کیا حسن چالیس برس پہلے داخل ہونگے اُنہوں نے جواب دیا
آنحضرت صلعم کے صحابہ سے چار سو برس مروی ہے یہانتک کہ مومن تونگر کہیگا کاش میں مفلس ہوتا
مینے عرض کیا یارسول اللہ! ہم کو اُن کی پہچان بتا دیجئے۔ آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جب کوئی
آفت آتی ہے تو اُسکے لئے وہ بھیجے جاتے ہیں اور جب غنیمت ہوتی ہے تو دوسرے لوگ
بھیجے جاتے ہیں۔ اور وہ وہ لوگ ہیں جن کو دروازوں پر روکا جاتا ہے میں کہتا ہوں اس طریق کے
سیاق سے ہم کو دونوں حدیثوں کی تطبیق اور اُن کا تعارض معلوم ہوگیا اور ثابت ہوگیا کہ فقراء
متفارب الحال ہیں یعنی اُن کے قریب قریب درجے ہیں۔ اور قرطبی نے بیان کیا ہے۔ مہاجرین
لوگ اغنیاء سابقین سے چالیس برس اور غیر سابقین سے پانچسو برس پیشتر جنت میں جائینگے
اور ابن المبارک نے سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ وہ لوگ
ہم کو بتلائیے کہ جو قیامت کے روز خدا کے پاس بیٹھینگے آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جو ڈرنیوالے
اور عاجزی اور تواضع کرنیوالے اور خدا کی بہت یاد کرنے والے ہیں۔ اور عرض کیا یارسول اللہ! آیا
یہی لوگ سب سے پیشتر جنت میں جائینگے۔ فرمایا نہیں۔ پھر عرض کیا کہ کون لوگ جنت میں پیشتر جائینگے
فرمایا فقراء اور لوگوں سے پیشتر جنت میں جائینگے اور اُسوقت جنت میں سے فرشتے نکلکر کہینگے
حساب کے لئے لوٹ جاؤ۔ وہ کہینگے ہم سے کس چیز کا حساب لیا جائیگا بخدا ہمارے اوپر دنیا میں
مال نہیں خرچ کئے گئے کہ ہم اُسمیں پھیلتے یا بخل کرتے اور ہم امراء نہیں تھے کہ انصاف کرتے
یا ظلم کرتے۔ لیکن ہمارے پاس خدا کا حکم آیا تھا ہم نے اُسکی عبادت کی یہانتک کہ ہم کو موت آگئی
اور ابن المبارک نے حبیب کے دونوں بیٹوں زمرہ اور مہاجر سے اور حکیم بن عمیر سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے خدا تعالےٰ قیامت کے روز اپنے بندوں میں سے ایسے دو بندوں کو اُٹھائیگا
کہ جنکی ایک خصلت ہوگی مگر ایک تنگدست ہوگا اور دوسرا فراغ دست۔ پس تنگدست جنت کیطرف

چل دیگا۔ اُسکو جنت کی طرف سے نہ پھیرا جائیگا یہانتک کہ وہ جنت کے دروازہ تک پہنچ جائیگا۔
وہاں اُس سے جنت کے چوبدار کہینگے واپس چلا جا وہ کہیگا اب واپس نہ جاؤنگا اور اُسکی تلوار اُسکی گردن
میں لٹکتی ہوگی اور وہ کہیگا مجھکو دنیا میں یہ تلوار دیگئی تھی میں اس سے جہاد کرتا تھا اور برابر جہاد کرتا رہا یہانتک
کہ اُسی حال پر مرگیا۔ پھر وہ اپنی تلوار کو جنت کے محافظین کے پاس پھینک کر آگے کو چل دیگا اور وہ
اُسکو جنت سے نہ پھیرینگے پس جنت میں داخل ہوگا اور ایک زمانہ تک وہاں رہیگا۔ پھر اُسکا بھائی
فرا خدمت اُسکے پاس آئیگا یہہ اُس سے کہیگا تو کیوں رُک گیا تھا۔ وہ کہیگا اب میرا پیچھا چھوٹا ہے
اور میں ایسی حال میں روکا گیا تھا کہ اگر تین سو اونٹ کڑوا اور تیز چارہ کہائے ہوئے ہوتے اور پانچ
روز سے اُنہوں نے پانی نہ پیا ہوتا اور میرا پسینہ پینے کے لئے آجاتے تو سیراب ہوکر چلے جاتے
اور احمد نے بسند جید حضرت ابن عباس رضی سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم
نے کہ دو مومن جنت کے دروازہ پر ملے۔ ایک مومن غنی اور ایک مومن فقیر جیسے جیسے وہ دنیا میں تھے
پس فقیر جنت میں داخل کیا گیا اور وہ غنی روک لیا گیا جب تک کہ خدا کو اُسکا روکنا منظور تھا۔ پھر
جنت میں داخل کیا گیا۔ اور وہ فقیر اس سے ملا اُس فقیر نے کہا تو کیسے رُک گیا تھا خدا کی قسم تو جب
رُک گیا تو مجھکو تیری طرف سے خوف تھا۔ وہ کہیگا اے میرے بھائی! مجھکو تیرے بعد بڑی خواری
اور تکلیف کے ساتھ روکا گیا۔ اور میں تجھہ تک نہیں پہنچا ہوں۔ یہانتک کہ میرے بدن سے اتنا پسینہ نکلا
کہ اگر ہزار اونٹ کڑوا چارہ کہاکر آتے تو اُسکو پیکر سیراب ہوجاتے۔ اور ابوسعید اور طبرانی اور بیہقی نے
اور ابوشیخ نے تو ابن ہیں اور اصبہانی نے سعد بن عامر بن خذیم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ
وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا۔ فقراء مسلمین اسطرح دوڑتے ہوئے آئینگے
جسطرح کبوتر گرتے ہیں۔ اُن سے کہا جائیگا کہ حساب کے لئے کھڑے رہو۔ وہ کہینگے کیا تمنے
ہم کو کچھہ دیا تھا جسکا ہم سے حساب لیتے ہو۔ پس خدائے تبارک وتعالے فرمائیگا میرے بندے سچ
کہتے ہیں پس وہ لوگوں سے ستر برس پہلے جنت میں داخل ہونگے۔

باب اس بات کا بیان کہ سب سے پہلے جنت کے دروازہ کو کون کھٹکھٹائیگا

مسلم نے حضرت انس رضی سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے میں سب سے
پہلے جنت کے دروازہ کو دستک دونگا اور حضرت انس رضی سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا
رسولخدا صلعم نے کہ میں قیامت کے روز جنت کے دروازہ پر آکر دروازہ کے کھلنے کو کہونگا تو جنت کا محافظ
کہیگا تم کون ہو۔ میں کہونگا محمد ہوں۔ وہ کہیگا آپ ہی کے واسطے مجھکو حکم ہے آپ سے پہلے کسی کو

نہ کہولیگا اور ابویعلی اور اصبہانی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اول میرے لیئے
جنت کا دروازہ کہولا جائیگا۔ مگر میں دیکہونگا کہ ایک عورت مجہسے پیشتر جانا چاہیگی۔ میں اس سے کہونگا کہ تجہکو
کیا ہوگیا ہے یا تو کون ہے۔ وہ کہیگی کہ میں ایک عورت ہوں کہ جو اپنے یتیموں کی پرورش میں رہتی تہی
اور طبرانی نے اوسط میں بسند حسن حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے اور انہوں نے رسول صلعم سے روایت
کی ہے۔ فرمایا کہ جنت انبیاء پر حرام کی گئی ہے کہ جب تک میں داخل ہوں اور تمام امتوں پر
حرام کی گئی ہے جب تک کہ میری امت نہ داخل ہو اور [illegible] حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے تمام امتوں پر جنت حرام ہے جب تک کہ میں اور میری امت کے لوگ نہ داخل
ہوجائے اور کبیر میں عبداللہ بن عبداللہ یمانی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
اگر میں قسم کہاؤں تو صحیح ہو کہ جنت میں میری امت سے پہلے کوئی نہ داخل ہوگا۔ اور حمید بن زنجویہ نے کتاب
فضائل الاعمال میں جابر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے روز کونسی
خلق سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔ آپ نے فرمایا انبیاء۔ عرض کیا پہر کون داخل ہوگا۔ فرمایا شہداء
عرض کیا پہر کون۔ فرمایا کعبہ کے موذن۔ عرض کیا پہر کون۔ فرمایا بیت المقدس کے موذن۔ عرض کیا
پہر کون۔ فرمایا میری اس مسجد کے موذن۔ عرض کیا پہر کون۔ فرمایا باقی موذن بقدر اپنے اپنے اعمال کے
اور طبرانی اور بزار نے اور حاکم نے صحیح بیان کرکے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے جو گروہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ میرے اوپر پیش کیا گیا اور جو گروہ سب سے پہلے
دوزخ میں داخل کیا گیا وہ بہی میرے روبرو پیش کیا گیا۔ پس اول گروہ جنت میں داخل ہونے والا شہید
ہے اور وہ غلام مملوک کہ جو اپنے پروردگار کی عبادت اچہی طرح کرے اور اپنے آقا کا خیرخواہ ہو اور صاحب
عیال باعفت ہو۔ اور اول گروہ دوزخ میں داخل ہونیوالا ایسا امیر ظالم ہے اور صاحب ثروت جو اپنے مال میں سے
خدا کا حق نہ ادا کرے اور فقیر متکبر۔ طبرانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اور انہوں نے
نبی صلعم سے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جو غلام اپنے اللہ اور اپنے مالکوں کی تابعداری کرے تو وہ غلام اپنے
مالکوں سے ستر برس پیشتر جنت میں داخل ہوگا۔ پس مالک کہیگا اے پروردگار! یہہ میرا غلام تہا دنیا میں۔
خدا تعالے فرمائیگا تیرا کام کرنیکی وجہہ سے میںنے اسکو بدلہ دیا ہے اور طبرانی نے اوسط میں حضرت ام سلمہ سے
روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پیشتر جنت میں اہل معروف داخل
ہونگے۔ اور اسمعیل نے اپنی معجمہ میں بسند ضعیف حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ
مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو خدائے عزوجل فرمائیگا کہاں ہیں

پس وہ لوگ آگے اپنے پروردگار تبارک و تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہونگے۔ حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا یا رسول
اللہ کسطرح کھڑے ہونگے۔ آپ نے فرمایا دو مرتبہ کہ دنیا کی طرح کھڑے ہونگے۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائیگا کہاں ہیں
اصحاب خیر اور معروف اور رحمت وہ لوگ اپنی گردنوں کو اٹھائے ہوئے اپنے پروردگار تبارک و تعالیٰ
کی حضور میں حاضر ہونگے۔ خدا تعالیٰ اُن سے فرمائیگا میری رحمت کیساتھہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور سلامتی کیساتھہ
بیخوف ہو کر اسمیں چلے جاؤ۔ اور احمد اور ابو یعلیٰ اور ابن حبان اور بیہقی نے ابو سعید خدریؓ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے قیامت کے روز خدا تعالیٰ فرمائیگا عنقریب اہل محشر معلوم کرینگے کہ اہل کرم
کون لوگ ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کرم کون ہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا وہ ذکر الٰہی کے
جلسے کرنیوالے ہیں۔ اور احمد اور ابو یعلیٰ اور بزار نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کوئی بندہ کسی ظلم کو معاف نہیں کرتا مگر اسکی وجہہ سے خدا تعالیٰ قیامت کے روز
اسکی عزت زیادہ کرائیگا؂

باب در بیان احوال قیامت بطریق اجمال

ابن حبان نے ارشاد میں بیان کیا ہے جب اہل محشر کے سرداروں کے دل میں یہ بات ڈالی جاویگی
کہ اپنے لئے کسی شخص کو تلاش کریں کہ جو اُنکی سفارش کرے اور اُن کو اُس مصیبت سے کہ جسمیں وہ مبتلا ہونگے
نجات دے اور وہ اتباع رسل کے سردار ہونگے اور انبیاء کی طرف اُس حالت میں یہ جائینگے اور شفاعت طلب ہونگی
تو حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ اپنی امت میں سے دوزخ کے گروہ کو نکالیں اور وہ گروہ سات قسم کے ہونگے
پہلے دو گروہ ایسے ہونگے کہ تمام مخلوق میں سے آگ اپنی گردن نکال کر اُن کو اسطرح چن لیگی جسطرح کبوتر تل کے دانے
چن لیتا ہے اور یہی لوگ وہ ہونگے کہ جنہوں نے سرکشی اور انکار کے خدا کے ساتھہ کفر کیا ہوگا اور وہ لوگ
کہ جو اعراض اور جہل کی وجہہ سے کافر ہوئے ہونگے پھر اہل محشر کو حکم ہوگا کہ ہر گروہ اپنے اپنے معبود کے
پیچھے پیچھے ہو جاوے جسکی سوائے خدا کے وہ پرستش کرتا تھا اور جو شخص سوائے خدا کے جسکو پوجتا تھا
اُسکے پیچھے ہو جائیگا۔ یہانتک کہ اُس گروہ کو جہنم میں ڈالدیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **ھنالک
تبلوا کل نفس ما اسلفت وردوا الی اللہ مولٰھم الحق وضل عنھم ما کانوا
یفترون**۔ یعنے وہاں ہر شخص اُس چیز کو جانچ لیگا کہ جو اُسنے کیا تھا اور لوگ اپنے سچے مالک کی طرف
لوٹائے جائینگے اور جو کچھ وہ جھوٹ باندھتے تھے وہ سب اُن سے کھویا جائیگا اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے
فکبکبوا فیھا ھم والغاوون وجنود ابلیس اجمعون یعنے پس وہ اسمیں اوندھے کر دیئے جاینگے
اور ٹیڑھی چال چلنے والے اور شیطان کے تمام لشکر۔ پھر چوتھے گروہ کو اُٹھایا جائیگا اور یہ وہ لوگ ہونگے

کہ جنہوں نے خدا کو ایک سمجھا مگر رسولوں کی تکذیب کی اور اللہ جل جلالہ کی صفات سے ناآشنا رہے اور اُسکی کتابوں اور
اُسکے رسولوں کو بیہر د کیا۔ پھر پانچواں اور چھٹا گروہ اٹھایا جائیگا اور وہ یہود اور نصاریٰ ہونگے اپنے پروردگار
کے پاس پیاسے ہوکر آئینگے پس حکم ہوگا کس چیز کی تلاش ہے وہ کہینگے ہم کو پیاس لگی ہے ہم کو پانی
پلادے حکم ہوگا تم پانی کیوں نہیں پیتے۔ اور جہنم کی طرف اُن کے لئے اشارہ کردیا جائیگا اور جہنم اُن کو
ریت کی مانند ہوجائیگی جس سے اُن کو پانی کا دھوکا ہوگا۔ اور بعض بعض کو کہا تے ہونگے پس وہ اُسپر آئینگے
اور گر گر پڑینگے۔ پھر منافقین اور مومنین کو اپنے پروردگار کی معرفت میں اور اُسکے سوا اور معبودوں سے تمیز کرنیکے
وقت واقع ہوگی پس خدا تعالیٰ منافقین کو برگشتہ کردیگا۔ اور مومنین کو ثابت رکھیگا پھر جہنم کی اشپت پر
عبور کرنیکے لئے پل صراط رکھا جائیگا اُسکے اوپر سے اہل بدعت اور مومنین میں سے وہ لوگ کہ جو عمل سے
عاجز رہے ہونگے اُسمیں گر پڑینگے۔ اور باقی لوگ بتفاوت اپنے اپنے درجات کے اُسکے اوپر سے گذر جائینگے اور جنت
اور دوزخ کی مابین ایک پل کے اوپر باہمی حقوق اور مظالم کا بدلہ لینے کے لئے جو دنیا میں اُن کے مابین در میشتر
تھے بٹھائے جائینگے۔ یہانتک کہ جب صاف اور ستھرے ہوجائینگے تو جنت میں داخل ہوجائینگے اور اعراف
والوں کے رہنے کا مقام یہی ہوگا قرطبی نے بیان کیا ہے یہ ترتیب اسیطرح ذکر کی گئی ہے اور یہ ترتیب خوب ہے
اور قرطبی نے دوسرے مقام پر کہا ہے صاحب قوت وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ حوض پر پلصراط کے بعد پہنچنا ہوگا
اور صحیح یہہ ہے کہ اُس سے قبل ہوگا۔ اور امام غزالی نے اسیطرح بیان کیا ہے اور بعض سلف کا مذہب یہ ہے
کہ پل صراط کے اُترنیسے بعد حوض پر پہنچنا ہوگا۔ اور یہ قایل کی غلطی ہے قرطبی نے بیان کیا ہے قیاس
یہی چاہتا ہے اسواسطے کہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے پیاسے ہوکر نکلینگے پس قیاس یہی چاہتا ہے کہ
سردست اُن کو حوض کا پانی پلایا جاوے اور قرطبی نے بیان کیا ہے کہ اسکا ثبوت اُس حدیث سے
بھی ہوتا ہے جسکو بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ میں حوض پر
کھڑا تھا کہ دفعتہً ایک گروہ وہاں آیا یہانتک کہ مینے جب اُسکو پہچانا تو میرے اور اُسکے مابین ایک
شخص گذرا اُسنے کہا یہاں آؤ مینے کہا کہاں۔ اُسنے کہا دوزخ کی طرف۔ مینے کہا اُن کا کیا حال ہے
اُسنے کہا یہ اپنے پشتوں کی طرف پھر گئے پس میں نہیں دیکھتا کہ اُن میں سے کوئی میری طرف نکلا آئے۔
جیسے کارواں سے چھوٹا ہوا اونٹ ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے پوری طور پر ثابت ہوتا ہے کہ
حوض محشر میں پل صراط سے قبل ہوگا میں کہتا ہوں کہ اس حدیث سے یہہ نہیں ثابت ہوتا اسواسطے کہ زیادہ
زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنجناب حوض کے اوپر کھڑے ہونگے اُسمیں اس بات کی تصریح نہیں ہے کہ لوگ
حوض پر اُسوقت آئینگے اور لقیط کی حدیث آیندہ میں وارد ہوا ہے کہ حوض پلصراط کے بعد ہوگا۔

اور حاکم وغیرہ

اور حاکم وغیرہ کے نزدیک یہی صحیح ہے پس اُسکے اوپر اعتبار کرنا قرین قیاس ہے اور صاحب الیضاح
نے بھی چنانچہ پیشتر زمین کی تبدیل کے باب میں بیان ہوچکا اسبات کی تصریح کی ہے اور قیاس سے بھی
اسکی تائید اسطرح ہوتی ہے کہ پلصراط سے بہت سے گرنیوالے اہل ایمان میں سے گرینگے۔ اور بہت سے
زخمی ہونگے اور حوض کوثر کا پانی پینے کے بعد اہل ایمان کے لئے اس امر کا واقع ہونا بعید از قیاس ہے
پس یہی کہنا مناسب ہوا کہ پل صراط اُسپر مقدم ہوگا۔ اور جو لوگ خلاصی پاکر پہنچینگے وہ لوگ اُس کا
پانی پینگے اور اُسیوقت سے نعمائے الٰہی کی بدایت ہوگی۔ پھر اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب جنت میں
داخل ہونیکے قریب لوگ رہائی پاجاینگے تو اُن کو اُس حوض کا پانی پینے کی کیا ضرورت ہے۔ میں کہتا ہوں
یہ بات نہیں ہے بلکہ باہمی انتقام لینے کے لئے وہیں روکدیئے جائینگے اور اُسیوقت میں یہہ پانی پلایا
جائیگا اور دونوں حدیثوں میں تطبیق یہی ہوسکتی ہے کہ ایک گروہ کے لئے پلصراط سے قبل حوض کا پانی
پلایا جائے اور دوسروں کے لئے بوجہہ اُنکے گناہوں کے پانی پلانے میں تاخیر کیجائے۔ حتیٰ کہ پلصراط
سے اُترکر گناہوں سے پاک ہوجائیں اور غالباً یہہ ہی قول زیادہ تر قوی ہے واللہ اعلم! پھر میںنے
زہد کے بیان میں امام احمد کی کتاب میں اُنہیں کی سند سے حضرت ابوہریرہ کی روایت دیکھی ہے
وہ کہتے ہیں گویا کہ میں اُن کو حوض کے اوپر حساب کے لئے آتا ہوا دیکھتا ہوں تو اُن میں سے ایک شخص
ملیگا اور کہیگا اے فلاں شخص! تونے پانی پی لیا وہ اُس سے کہیگا واعطشاہ! یعنی ہائے پیاس!
اور قرطبی نے بھی یہی بیان کیا ہے تیرے دل میں یہ خیال نہو اور تیرا گمان اسطرف نہ جائے کہ
حوض اس روئے زمین پر ہوگا بلکہ اُس زمین پر ہوگا کہ جو بدل دیجائیگی اور وہ چاندی کی مانند سفید ہوگی
نہ اُس میں کسیکا خون بہایا گیا ہوگا اور نہ کسی نے اُسپر ظلم کیا ہوگا۔ اور دوسرے مقام پر کہا ہے میزان
اور حوض کے باب میں اختلاف ہے کہ دونوں میں سے کون پیشتر ہوگا۔ ابوالحسن قابسی کا بیان سب سے
صحیح یہہ ہے کہ حوض کوثر کا وجود میزان سے پہلے ہوگا۔ میں کہتا ہوں اسکی تائید حضرت ابوہریرہ سے بھی
ہوتی ہے کہ جو ابھی گذرچکی۔ اور دوسرے مقام پر کہا ہے علماء کا قول ہے کہ جب حساب پورا ہوجائے گا
تو اسکے بعد اعمال کا وزن کیا جائیگا اسواسطے کہ وزن بدلہ لینے کے لئے ہوگا۔ پس مناسب ہے کہ بعد
حساب کے ہو اسواسطے کہ حساب اعمال کے اندازہ کے لئے ہے اور اعمال کا وزن اُن کی مقدار ظاہر کرنیکو
تاکہ اُسکے موافق جزا دیجائے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ حساب میزان کے اوپر مقدم ہوگا۔ اور حساب سے سوال
مراد ہے۔ اسیواسطے جو لوگ جنت میں بلا حساب داخل ہونگے اور جو کافر ہونگے اُن کے اعمال کا وزن نہ
کیا جائیگا۔ میں کہتا ہوں اسیواسطے پیشتر کفار کو دوزخ میں ڈالا جاویگا جیسا کہ ابن برجان کی کلام میں پیشتر بیان

ہو چکا اور اسکے متعلق آیات اور حدیث آیندہ بیان کی جائینگی - اور قرطبی نے میزان اور پلصراط کے متعلق
یہ نہیں ذکر کیا کہ دونوں میں سے پیشتر کون ہوگا - لعبث کے اندر قرطبی اور بیہقی کی ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ میزان
پیشتر قایم کی جاویگی اسواسطے کہ اُنھوں نے میزان کے ابواب پلصراط سے قبل بیان کئے ہیں اور قرطبی کے
کلام میں بعض سے جو کلام جاری کیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب پلصراط سے قبل ہوگا - اور الضیع کلائی
کے اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب پلصراط سے قبل ہوگا پلصراط کے پلوں پر ہوگا - پھر قرطبی نے دوسرے
مقام پر ذکر کیا ہے کہ آخرت میں دو پلصراط ہونگی ایک پر تمام اہل محشر کا گذر ہوگا خواہ گرانبار ہوں یا سبکسار
بجز اُن لوگوں کے کہ جو بیحساب جنت میں جائینگے یا آگ گردن نکالکر اُن کو چن لیگی - پس جب رہائی پا ہوائے
اس صراط اکبر سے رہائی پائینگے (اور رہائی وہی لوگ پائینگے جنکی نسبت خداتعالے کو معلوم ہوگا کہ لوگوں کا بدلہ
دیتے دیتے اُن کی نیکیاں ختم ہونگی) تو اُن کو ایک دوسرے پل صراط پر روکا جائیگا جو اُنہیں کے ساتھ
خاص ہوگا - اور اُن میں سے کوئی دوزخ کی طرف نہ رجوع کریگا - اسواسطے کہ وہ اُس پلصراط سے گذر کر جائینگے
جو جہنم کی پشت پر کھڑا کیا جائیگا - اور جنکے گناہ اُن کو ہلاک کر دینگے - وہ اُس میں گر ینگے اور لوگوں کا بدلہ
دیتے دیتے اُن کے گناہ اور زیادہ ہو جائینگے - اور حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ دولتمند لوگ جنت و دوزخ
کے مابین ایک پل پر روک دیے جائینگے اور اُن سے اُن مالوں کی نسبت دریافت کیا جائیگا جو زاید از ضرورت
اُن کو دیے گئے تھے پس کلام اول سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب صراط اول سے قبل ہوگا اور دوسرا پلصراط
خاص ظالم کے لئے ہوگا - اور دولتمندوں کے متعلق جو حدیث بیان کی ہے اُسکا مقتضی اسکے خلاف ہے
پھر میں نے دیکھا ہے کہ نسفی نے بحر الکلام میں بیان کیا ہے - اگر کوئی کہے کہ حساب کہاں ہوگا اور میزان کہاں
قایم ہوگی - تو میں کہتا ہوں کہ میزان پلصراط پر قایم ہوگی - اور ہر ایک کے اعمال نیک و بد کا وزن کیا جائیگا - پس
جسکے وزن بھاری ہونگے جنت کو جائیگا اور جو اہل شقاوت سے ہوگا دوزخ میں گر یگا یہہ بعینہ وہ امر ہے جسکو میں نے
الضیع کے اثر سے فہم کیا ہے اور ابن حجر نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ دولتمند لوگوں کو مال کا حساب
لینے کے لئے اُس پل کے اوپر روکا جائیگا جہاں پل صراط سے آنیکے بعد لوگ ایکدوسرے سے بدلے لینگے اور نور
کے متعلق قرطبی نے کچھ نہیں بیان کیا - مگر اس بات میں احادیث وارد ہوئی ہیں کہ پلصراط پر گذرنیکا ارادہ کرتے
وقت یہ نور عطا کیا جائیگا اور نامۂ اعمال کا لوگوں کو دینا میزان اور حساب سے کم ہوگا - نسفی نے علماء سے اسی بات
کو نقل کیا ہے - کیونکہ خداتعالے فرماتا ہے فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا
یعنے جسکا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا اُسکا عنقریب آسانی کے ساتھ حساب لیا جائیگا اور لقیطی کی حدیث
میں ہے کہ مونہوں کا سفید یا سیاہ کرنا پلصراط سے قبل ہوگا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم - اور واضح ہو کہ اب ہم ترتیب کے

اس مقام کے متعلق ابواب بیان کرتے ہیں

باب اُس گروہ کا بیان جو اول دوزخ میں جائینگے اور جنکو آگ گردن نکالکر چُن لیگی

خدا تعالےٰ فرماتا ہے فوربك لنحشرنهم والشياطين ثم لنحضرنهم حول جهنم جثيا ثم لننزعن من كل شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا ثم لنحن اعلم بالذين هم اولى بها صليا اور فرماتا ہے وترى كل امة جاثية كل امة تدعى الى كتابها - ابن ابی حاتم اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے کہ اول کو آخر پر ترجیح کیا جائیگا یہانتک کہ جب شمار پوری ہو جائیگی تو خدا تعالےٰ سبکو اٹھائیگا - پھر بڑے بڑوں سے علی الترتیب ابتدا کی جائیگی پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی فوربك لنحشرنهم الى قوله عتيا - اور ہناد بن احوص نے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے کہ بڑے بڑے گنہگاروں سے بترتیب ابتدا کی جاویگی - اور عبد اللہ ابن احمد نے زوائد الزہد میں اور بیہقی نے عبد اللہ بابنیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے گویا کہ میں تم کو جہنم کے قریب ایک اونچان پر گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھتا ہوں پھر سفیان نے یہہ آیت پڑھی - وترى كل امة جاثية الآية - انہوں نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث میں جو کوم کا لفظ آیا ہے اُس سے مرتفع جگہہ مراد ہے جسکے اوپر محمد صلعم کی امت ہوگی - اور بیہقی نے مجاہد رض سے ثم لننزعن من كل شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ عتیا سے کفر مراد ہے اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اول قیامت کے روز حضرت آدم علیہ السلام کو بلایا جائیگا اور انکی اولاد انکے سامنے نمودار ہوگی - اور کہا جائیگا کہ یہہ تمہارے باپ آدم ہیں حضرت آدم کہینگے لبیك وسعديك پس خدا تعالےٰ فرمائیگا اپنی اولاد میں سے جہنم کے گروہ کو نکال لے - وہ کہینگے اے پروردگار کسقدر نکالوں - خدا تعالےٰ فرمائیگا ہر سینکڑہ میں سے ننانوے - لوگوں نے یہہ سنکر عرض کیا یارسول اللہ جب ہر سینکڑہ میں سے ہم میں ننانوے نکال لئے جائینگے تو پھر کیا باقی رہجاویگا - آپنے فرمایا میری امت اور امتوں کی نسبت ایسی ہے جیسے کالے بیل میں سفید بال - ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز اول یہی امر پیش ہوگا - اور شیخین نے ابو سعید رض سے اسکے مثل روایت کی ہے اور زلزلہ ساعت کے باب میں یہ حدیث گذر چکی - اور حاکم اور ابو یعلےٰ نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ آیہ ان زلزلة الساعة شیء عظیم پیغمبر صلعم کے اوپر نازل ہوئی - اور آپ ایک سفر میں جارہے تھے تو آپنے بہت رونے کی آواز سے اسکو پڑھا - یہانتک کہ صحابہ آنحضرت صلعم کی طرف دوڑ پڑے - اور آپنے فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا دن ہوگا - یہ وہ دن ہوگا کہ خدا تعالےٰ

حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائیگا اے آدم کھڑا ہو اور آگ کے گروہ کو نکال سے ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے
پس لوگوں پر یہ بات بہت شاق گذری اُسوقت آپنے فرمایا ٹھیک ٹھیک رہو اور قریب قریب کر دو اور خوشی
کرو پس قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگوں میں پس ایسے ہو جیسا کہ اونٹ کے پہلو پر
نشان ہوتا ہے یا کسی جانور کی ٹانگ میں نشان ہوتا ہے کیونکہ تمہارے ساتھ دو خلقتیں ایسی ہیں کہ
جس کسی کے ساتھ ملجاتی ہیں اُسکو بہت کر دیتی ہیں وہ یاجوج ماجوج ہیں اور جو کافر ہلاک ہوئے جن و انسان
اور حاکم نے بھی اسکی مثل عمران بن حصین کی حدیث سے روایت کی ہے اور حاکم اور بزار نے ابن عباس سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں رسول خدا صلعم نے یہ آیت پڑہی یا ایھا الناس اتقوا ربکم پھر فرمایا کیا
تم جانتے ہو کہ یہ کیا دن ہوگا - یہ وہ دن ہوگا کہ خدائے عزوجل حضرت آدم سے فرمائیگا ہر ہزار سے
نو سو ننانوے دوزخ کی طرف اور ایک جنت کیطرف - پس یہ بات لوگوں پر بہت شاق ہوئی تو آنحضرت
صلعم نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کے نصف ہوگے - پس لوگ یہ بات سنکر خوش ہو گئے
پھر آپنے فرمایا تم عمل کرتے رہو اور خوشی کرو کیونکہ تم ایسی دو خلقتوں کے مابین ہو کہ وہ دونوں جس
کسی کے ساتھ ہوں اُسکو بہت کر دیں - یعنی یاجوج ماجوج اور تم اور امتوں کی نسبت صرف اتنے ہو
جتنا اونٹ کے پہلو میں نشان ہوتا ہے یا اونٹنی کی ٹانگ میں نشان ہوتا ہے اور میری امت بس
ہزار حصوں کا ایک حصہ ہے اور اسکی مثل ابو الدرداء اور ابن مسعود سے جو حدیثیں روایت
کی ہیں اُن میں واقع ہوا ہے اور طبرانی نے اوسط میں بسند صحیح حضرت ابن عباس سے روایت کی
وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا - خداتعالیٰ نے کوئی نبی اُسکی قوم کی طرف
نہیں بھیجا پھر اُسکو وفات دی مگر اُسکے بعد خداتعالیٰ نے فترت کا زمانہ پیدا کیا جس سے جہنم
بھر جائیگا اور ترمذی نے بسند صحیح بیان کر کے ابوہریرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
قیامت کے روز آگ کی گردن نکلیگی اُسکی دو آنکھیں دیکھنے کیلیے اور کان سننے کے لیے اور زبان
بولتی ہوئی ہوگی وہ کہیگی میں تین شخصوں کے لیئے مقرر کی گئی ہوں ساتھ ہر جبار عناد کرنے والے کے
اور ساتھ ہر اُس شخص کے کہ جو خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود بلاوے اور ساتھ مصوروں کے - اور
احمد نے عائشہؓ سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے روز
دوست اپنے دوست کو یاد کریگا تو آپنے فرمایا مگر تین وقت نہ یاد کریگا - ایک میزان کے وقت
جب تک اُسکو یہ نہ معلوم ہو کہ میزان بھاری ہے یا ہلکی اور ایک نامۂ اعمال کے وقت جب تک کہ
اُسکے داہنے یا بائیں ہاتھ میں نہ دیئے جائیں اور ایک اُسوقت کہ دوزخ اپنی گردن نکال کر

اُٹہ نکلے اور پر آجائیگی اور اُن پر غصہ کریگی اور وہ آگ کہیگی میں تین شخصوں کے لئیے مقرر کی گئی ہوں ایک اُس شخص کے لئے کہ جسنے خدا کے سوا دوسرا معبود بنایا۔ اور ایک اُس شخص کے لئے کہ جو حساب کے دن کا یقین نہیں رکہتا تہا اور ایک ہر جبار و عنید کے لئیے۔ پہر اُن کو گہیر کر ٹڈی ٹڈی ملاکیوں میں ڈالدیگی۔ اور ابو یعلےٰ نے ایسی سند کے ساتہہ کہ جسکے راوی معتبر ہیں ابو سعید خدری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جب خدائے تبارک و تعالےٰ قیامت کے روز لوگونکو ایک میدان میں جمع کریگا تو اُسوقت دوزخ بعض بعض پر سوار ہوکر آئیگی اور اُسکے محافظ اُس کو روکتے ہونگے اور وہ کہتی ہوگی قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی یا تو مجہکو اور میرے خاوندوں کو تنہا کردو۔ ورنہ میں ایک ہی لحظہ میں لوگوں کو گہیر لونگی۔ فرشتے اُس سے کہینگے تیرے خاوند کون ہیں۔ وہ کہیگی ہر متکبر جبار میرا خاوند ہے پہر وہ اپنی زبان کو نکال کر ایسے لوگوں کو سب لوگوں کے اندر سے چن کر اپنے پیٹ میں ڈال لیگی۔ پہر پیچہے کو ہٹیگی اور پہر بعض بعض پر سوار ہوکر آئیگی اور اُسکے محافظ اُسکو روکتے ہونگے۔ اور وہ کہتی ہوگی قسم اپنے پروردگار کی عزت کی یا تو مجہکو اور میرے خاوندوں کو الگ چہوڑ دو ورنہ میری ایک گردن سب لوگوں کو ڈہک لیگی۔ فرشتے کہینگے تیرے خاوند کون ہیں وہ کہیگی ہر متکبر نا شکرا اور اُن کو تمام لوگوں میں سے چنکر اپنے پیٹ میں ڈال لیگی۔ پہر پیچہے ہٹے گی اور بعض بعض پر سوار ہوکر پہر آئیگی اور اُسکے محافظ اُسکو روکتے ہونگے وہ کہتی ہوگی قسم ہے اپنے پروردگار کی عزت کی یا تو مجہکو اور میرے خاوندونکو الگ چہوڑ دو۔ ورنہ میری ایک گردن لوگوں کو گہیر لیگی۔ فرشتے کہینگے تیرے خاوند کون ہیں وہ کہیگی ہر اترانے والا اور بڑائیاں کرنے والا۔ پہر اپنی زبان سے چنکر پیٹ میں ڈال لیگی۔ پہر ہٹ جائیگی۔ اور خدا تعالےٰ بندوں کا فیصلہ کریگا۔ اور بزار نے اپنے الفاظ سے اور احمد اور ابو یعلےٰ اور طبرانی نے اوسط میں۔ اور ابو سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول صلعم نے قیامت کے روز دوزخ کی گردن نکل آئیگی۔ اور صاف صاف زبان سے کلام کریگی۔ اور اُسکی دو آنکہیں ہونگی جس سے وہ دیکہیگی اور زبان ہوگی جس سے وہ کلام کریگی۔ اور کہیگی میں اُن لوگوں کے لئے مامور ہوں جنہوں نے خدا تعالےٰ کے سوا دوسرے کو معبود بنایا۔ اور ساتہہ ہر جبار و سرکش کے اور ساتہہ ہر اُس شخص کے جسنے بغیر بدلہ کسی جان کے کسیکو قتل کیا۔ پس وہ اُن لوگوں کو سب لوگوں سے پانچسو برس پیشتر لیجائیگی اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں اور ابن جریر اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں بسند حسن حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو دہونکنی کی طرح زمین پہیلائی جائیگی اور اُسکو اتنا فراخ میدان کردیا جائیگا کہ تمام خلقت جن اور انسان اُسی میدان میں ہونگے۔ پس جب میدان ہوگا تو یہ دنیا کا آسمان زمین کے اوپر

اپنے رہنے والوں کو ڈالیگا اور فقط آسمان کے رہنے والے زمین کے تمام جنات اور انسانوں سے دو گنے ہونگے جب وہ روئے زمین پر پہیلینگے لوگ گہبرائے ہوئے اُنکے پاس جائینگے اور کہینگے کیا تمہارے اندر ہمارا پروردگار ہے پس یہ آسمان والے اُن کی بابت سے گہبرا جائینگے اور وہ کہینگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے وہ ہم میں نہیں ہے وہ آنیوالا ہے۔ پہر اسیطرح سب آسمان ایک ایک کرکے پہٹتے جائینگے جو آسمان پہٹیگا اُس کے رہنے والے تمام ماتحت کے آسمان والوں سے اور تمام زمین والوں سے دوچند ہونگے اور جب وہ زمین پر پہیلینگے تو زمین والے اُنسے گہبرا کر پوچہینگے۔ اور اسی قسم کا جواب دینگے یہانتک کہ ساتواں آسمان پہٹیگا اور اُسکے رہنے والے تمام ماتحت کے چہہ آسمانوں کے رہنے والوں اور زمین کے رہنے والوں سے دوچند ہونگے پس خدا تعالیٰ اُنہیں میں آئیگا۔ اور سب گروہ قطار باندہے ہوئے گہٹنوں کے بل گرے ہوئے ہونگے اور ایک منادی آواز دیگا کہ آج عنقریب لوگ جان جائینگے کہ کون لوگ بزرگ ہیں کہڑے ہو جاویں وہ لوگ کہ جو ہر حال میں خدا کی حمد کرتے تہے پس وہ لوگ کہڑے ہو کر جنت کیطرف روانہ ہو جائینگے پہر دوسری دفعہ منادی آواز دیگا کہ عنقریب جان لینگے بزرگی والے کون ہیں کہاں ہیں وہ لوگ جنکے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے الگ رہتے تہے اور خوف اور امید کے ساتھ اپنے پروردگار کو پکارتے تہے اور جو کچھ ہمنے اُن کو دیا تہا اُسمیں سے خرچ کرتے تہے پس وہ لوگ کہڑے ہو کر جنت کو روانہ ہو جائینگے پہر تیسری دفعہ آواز دیجائیگی عنقریب جان لینگے کہ بزرگی والے کون ہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ کہ جنکو تجارت خدا کی یاد اور نماز کے قایم کرنے اور زکوۃ کے دینے سے غافل نکرتی تہی اور نہ بیع۔ اور اُسدن سے ڈرتے تہے جسدن میں دل اور بینائیاں لوٹ پوٹ ہونگی پس وہ لوگ بہی کہڑے ہو کر جنت کو روانہ ہو جائینگے پہر جب اُن میں سے یہ تین گروہ لیلئے جائینگے تو دوزخ کی ایک گردن نکلکر خلقت کے اوپر آجائیگی اُسمیں دو آنکہیں دیکہتی ہوئی اور زبان بولتی ہوئی ہوگی۔ وہ کہیگی میں تم میں سے تین لوگوں پر مقرر کیگئی ہوں ہر جبار سرکش پر پہر اُن کو صفوں میں سے اسطرح چن لیگی جسطرح کوئی پرند تل کے دانے چن لیتا ہے اُنکو جہنم میں بند کر دیا جائیگا پہر دوسری گردن نکلیگی وہ کہیگی میں تم میں سے اُس شخص کے لئے مقرر کی گئی ہوں کہ جسنے خدا کو اور اُسکے رسول کو ایذا پہنچائی اور اُن کو اسطرح چنیگی جسطرح کوئی پرند تل کے دانہ کو چنتا ہے اور پہر اُن کو جہنم میں بند کر دیا جائیگا پہر تیسری گردن نکلیگی اور کہیگی میں تم میں سے تصویر بنانے والوں کے لئے مقرر کیگئی ہوں اور اُن لوگوں کو صفوں میں سے اسطرح چن لیگی جسطرح کوئی جانور تل کے دانہ کو چن لیتا ہے پہر اُن کو جہنم میں بند کر دیا جائیگا اور جب اُن میں اور اُن میں سے تین تین گروہ لیلئے جائینگے تو پہر نامہ اعمال کہولے جائینگے اور میزانیں کہڑی کی جائینگی اور خلقت کو حساب کے لئے کہڑا کیا جائیگا۔ اور بیہقی اور ابن عساکر نے

سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ خدا تعالےٰ قیامت کے روز ایک میدان میں تمام خلقت کو جمع کریگا اور جب تک خدا چاہیگا اُسوقت تک رہینگے پھر ایک منادی آواز دیگا عنقریب اہل محشر معلوم کرینگے کہ آج کے دن کسکی بزرگی اور عزت ہی کھڑے ہوجائیں وہ لوگ کہ جنکے پہلو خوابگاہوں سے الگ رہتے تھے پس وہ لوگ کھڑے ہوجاینگے اور وہ لوگ کمی کے ساتھ ہونگے۔ پھر جسقدر خدا کو منظور ہوگا اُسقدر توقف کرینگے بعد دوبارہ منادی آواز دیگا۔ اب اہل محشر معلوم کرلینگے کہ کسکی عزت اور بزرگی ہے وہ لوگ کھڑے ہوجائیں جنکو تجارت یا بیع خدا کی یاد سے غافل نہ کرتی تھی پس وہ کھڑے ہوجاینگے اور پہلوں کی نسبت وہ زیادہ ہونگے۔ پھر جسقدر خدا کو منظور ہوگا۔ اُسقدر توقف کے بعد منادی آواز دیگا اہل محشر اب معلوم کرینگے کہ آج کسکی عزت اور بزرگی ہے۔ کھڑے ہوجائیں وہ لوگ کہ جو ہر حال میں خدا کا شکر کرتے تھے پس وہ کھڑے ہوجاینگے اور پہلوں کی نسبت وہ زیادہ ہونگے۔

باب۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا۔ یعنے کافروں کو جہنم کیطرف گروہ گروہ کرکے ہانکا جائیگا ہناد نے قاسم ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے الطامۃ الکبریٰ کی تفسیر میں روایت کیا ہے اس سے وہ وقت مراد ہے کہ اہل دوزخ کو دوزخ کی طرف اور اہل جنت کو جنت کی طرف ہانکا جائیگا۔ اور حسنؓ سے وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا کے متعلق روایت کی ہے کہ اُسکے معنے پیاسوں کے ہیں۔ اور ابن وہب نے ابن وہب اور اُنھوں نے ابن زید سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں قیامت کے روز جہنم اُنکے اوپر چنگاریاں ڈالیگا جیسے ستارے اور وہ اُس سے پیٹھ پھیر کر بھاگینگے خدائے عزوجل فرمائیگا ان کو دوزخ کے پاس لوٹا کر لاؤ فرشتے اُن کو لوٹا کر لائینگے۔ اس آیت میں اسکا بیان ہے يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ۔

باب۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ اُسکے قول وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا تعالےٰ قیامت کے روز حضرت آدمؑ سے تین عذر کریگا۔ فرمائیگا اے آدم اگر مینے جھوٹوں پر لعنت نہ کی ہوتی اور جھوٹ اور وعدہ خلافی سے بغض نہ کیا ہوتا اور اُسپر وعید نہ بھیجے ہوتی تو آج میں تیری سب اولاد پر رحم کرتا لیکن میری یہہ بات قرار پاگئی ہے کہ جسنے میرے رسولوں کی تکذیب کی اور میری نافرمانی کی تو میں دوزخ کو بھر دونگا۔ جنوں سے اور آدمیوں سے اور خدا تعالےٰ فرمائیگا اے آدم اُمیں دوزخ میں کسیکو نہ داخل کرونگا اور نہ میں کسیکو آتش عذاب دونگا مگر جس شخصکو مینے جان لیا ہے کہ اگر دنیا کی طرف مینے اُسکو واپس بھیجا تو اُسی شر میں پھر رہیگا جسکے اندر تھا اور

رجوع اور توبہ نکریگا - اور خدا تعالےٰ فرمائیگا اے آدم اُٹھ تجھکو اپنی اور تیری اولاد کے مابین منصف مقرر کیا میزان کے پاس کھڑا ہوجا اور دیکھتا رہ کہ اُن کے کونسے اعمال تیری طرف اوپچے ہونگے اور اُن میں سے جسکی بھلائی کو بُرائی پر ترجیح ہوا اور وہ ذرہ کے برابر ہو اُسکے لئے جنت ہی یہانتک کہ تو جان لیگا کہ میں اُن میں سے بجز ظالموں کے کسیکو دوزخ میں نہ داخل کرونگا

باب خدا تعالےٰ فرماتا ہے ولو ان للذین ظلموا ما فی الارض جمیعا ومثلہ معہ الآیۃ شیخین نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ قیامت کے روز کافر کو لائینگے اور ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالےٰ اُس شخص سے فرمائیگا جسکے اوپر بہت آسانی کے ساتھ دوزخ کا عذاب کیا جائیگا بھلا اگر تیرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اپنے بدلہ میں تو دیدیتا وہ کہیگا کہ ہاں۔ بس حکم ہوگا مینے تجسے بہ نسبت اسکے بہت آسان بات چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسیکو شریک نہ بنانا - مگر تو بغیر شریک بنائے نہیں رہا -

باب ابن عاصم نے سنت میں ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی آواز دیگا خبردار ہوجاؤ کہ خدا سے لڑنے والے کھڑے ہوجائیں وہ فرقہ قدریہ ہوگا -

باب موقف حشر میں خدا تعالےٰ کی مختلف صورتوں میں تجلی فرمانیکا بیان اور آیت یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود کا بیان - شیخین نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یارسولخدا صلعم کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے روز دیکھینگے - آپنے فرمایا تم کو اس آفتاب کے دیکھنے میں کچھ دقت ہوتی ہے جسکے سامنے کوئی پردہ نہو لوگوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ آپنے فرمایا پس تم قیامت کے روز اسیطرح اسکو دیکھوگے - خدا تعالےٰ لوگونکو جمع کریگا اور فرمائیگا جس چیز کو پوجتا تھا وہ اُسکے پیچھے ہوجائے - پس آفتاب کے پوجنے والے آفتاب کے پیچھے اور چاند کے پوجنے والے چاند کے پیچھے اور شیطان کے پوجنے والے شیطان کے پیچھے ہوجاینگے اور یہ امت باقی رہجائیگی اور اسمیں اُمت کے منافق بھی موجود ہونگے پس خدا تعالےٰ اُنکے لئے ایسی صورت میں ظاہر ہوگا کہ جسمیں اُسکو نہ پہچانینگے اور فرمائیگا میں تمہارا پروردگار ہوں وہ کہینگے نعوذ باللہ منک - ہم یہیں کھڑے رہینگے جب تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس آوے اور جب ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئیگا اسکو ہم پہچان لینگے پس خدا تعالےٰ ایسی صورت میں آئیگا جس صورت سے وہ اُسکو پہچان سکینگے اور فرمائیگا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں - وہ کہینگے کہ تو ہی ہمارا

پروردگار ہے اور بعض کٹکر پیچھے پیچھے ہوجاوینگے - اور جہنم پر پل کہڑا کیا جاویگا - فرمایا رسولخدا صلعم
نے سب سے پہلے میں اُسپر عبور کرونگا اور پیغمبروں کی دُعا اُسروز یہی ہوگی - اللہم سلم اللہم سلم -
اور اُس میں یعنے پل میں دانتے ہونگے جیسے سعدان گہاس کے کانٹے - مگر اتنی بات ہے کہ اُن کی بڑائی
کی مقدار خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا - پس لوگ اپنے اپنے اعمال کی وجہہ سے اُن میں اُلجہینگے اور
کوئی اپنے اعمال کیوجہہ سے ہلاک ہوگا اور کوئی زخمی ہوکر نجات پاویگا یہانتک کہ جب خدائے تبارک و تعالے
فیصلے سے فارغ ہوگا اور جنکا نکالنا اُسکو مقصود ہوگا - دوزخ میں سے اُنکے نکال لینے کا قصد کریگا - اور وہی لوگ
ہونگے جنہوں نے شہادت لا الہ الا اللہ دیا ہوگا تو فرشتوں کو حکم دیگا کہ اُن کو نکالیں پس فرشتے اُن کو سجدے
کے نشان سے پہچانینگے اور خدا تعالے نے آگ پر حرام کردیا ہے کہ آدمی کے بدن سے سجدہ کی
نشان کو کہاوے پس فرشتے اُن کو نکال لینگے اور وہ دوزخ میں جہلس چکے ہونگے - پہر اُن کے اوپر
پانی ڈالا جاویگا جسکو ماء الحیات کہتے ہیں اور اسطرح جم نکلینگے جیسے پانی کے راستہ میں کسی چیز کا
دانہ جم نکلتا ہے - اور ایک شخص دوزخ کیطرف کو مونہہ کئے ہوئے باقی رہجاویگا - وہ کہیگا اے میرے
پروردگار دوزخ کی بدبو نے مجہے ستا دیا اور اُسکی تیزی نے مجہے پہونک ڈالا میرا مونہہ دوزخ
کی طرف سے پہیر دے - اور یہہ شخص برابر خدا تعالے سے دعا کرتا رہیگا - خدا تعالے فرماویگا اگر میں نے
تجہکو یہہ بات عطا فرمائی تو شاید تو مجہسے کچہہ اور مانگیگا - وہ کہیگا نہیں قسم تیری عزت کی میں اور کچہہ تجہسے
نہ مانگونگا - پس خدا تعالے اُسکا مونہہ دوزخ کی طرف سے پہیر دیگا - پہر اسکے بعد وہ شخص کہیگا اے میرے پروردگار
مجہکو دوزخ کے دروازہ کے قریب کردے - خدا تعالے فرماویگا تو نے پہلے یہہ نہیں کہا تہا کہ مجہسے کچہہ
اور نہیں مانگیگا - خرابی ہو تجہے اے ابن آدم تو کیسا دہوکہ باز ہے - پس وہ شخص برابر دعا کریگا اور خدا تعالے
فرماویگا اگر مینے تجہکو یہہ عطا فرمایا تو شاید تو مجہسے اور کچہہ مانگیگا - وہ کہیگا نہیں تیری عزت کی قسم نہیں
اور کچہہ تجہسے نہ مانگونگا اور خدا تعالے سے طرح طرح کے عہد و پیمان کریگا کہ اور کچہہ اُس سے نہ مانگے گا -
پس خدا تعالے اُسکو جنت کے دروازہ کے قریب کردیگا - پہر جب وہ جنت کے اندر کی چیزیں دیکہیگا
تو کچہہ دیر جبتک خدا کو منظور ہوگا سکوت کریگا - پہر کہیگا اے میرے پروردگار مجہکو جنت میں داخل
کردے - خدا تعالے فرماویگا کیا تو نے یہہ نہیں خیال کیا تہا کہ مجہسے اور کچہہ نہ مانگیگا - خرابی ہے تیرے
لئے اے ابن آدم تو کیسا دہوکہ باز ہے پس وہ کہیگا اے پروردگار مجہکو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ
بدبخت مت کر - اور برابر دعا مانگتا رہیگا - یہانتک کہ خدا تعالے مضحکہ فرماویگا - اور جب مضحکہ فرماویگا
تو اُسکو جنت میں داخل ہونیکی اجازت دیگا جب وہ جنت میں داخل ہوجاوے گا تو اُس سے حکم ہوگا

کہ فلاں فلاں چیز کی تمنا کر وہ تمنا کریگا یہانتک کہ کوئی تمنا باقی نہ رہیگی. پس خدا تعالے فرمائیگا یہ بھی تجھکو
دیا اور اسکے مثل اور دیا حضرت ابوہریرہ نے کہا یہہ شخص جنت میں سب سے اخیر داخل ہوگا - دارمی کہتے ہیں
کہ جب حضرت ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کی ہے تو حضرت ابو سعید خدری اُنکے پاس بیٹھے ہوئے تھے
اور اُن کی حدیث میں کچھ فرق نہیں تبلاتے تہے یہانتک کہ جب وہ اس لفظ پر آئے ھذا لک و
مثلہ معہ یعنے یہ تجھکو دیا اور اسکے ساتھ اسکے مثل تجھکو اور دیا تو ابو سعید نے کہا میںنے رسول صلعم کو
ہذا لک وعشرہ امثالہ فرماتے ہوئے سنا ہے یعنے یہہ بھی تجھکو دیا اور اسکے مثل دس اور حضرت ابوہریرہ
نے کہا مجھکو ومثلہ معہ یاد ہے اور ترمذی نے صحیح بیان کرکے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی
ہے کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ قیامت کے روز خدا تعالے سب لوگونکو ایک میدان میں جمع کریگا پھر
قیامت کے روز اُن پر ظہور فرمائیگا اور حکم ہوگا کہ ہر شخص اُس چیز کے پیچھے ہوجائے کہ جسکی وہ عبادت
کرتا تہا - پس صلیب والوں کے لئے اُن کی صلیب ظاہر ہوجائیگی - اور جس جس چیز کی وہ عبادت کرتے تہے
اُسکے پیچھے پیچھے ہوجائینگے اور فقط مسلمان لوگ باقی رہجائینگے پس خدا تعالے اُن کے اوپر ظہور فرمائیگا
اور فرمائیگا کہ تم لوگونکے ساتھہ ساتھہ نہیں جاتے - وہ کہینگے ہم تجھسے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اللہ ہمارا
پروردگار ہے - اور ہم یہیں کہڑے رہینگے جب تک کہ اپنے پروردگار کو دیکہیں اور وہ حکم دیگا اور
اور اُن کو ثابت رکہیگا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم اسکو دیکھینگے آپنے فرمایا کیا تم کو اُسکے
دیکھنے میں اسوقت کچھہ دقت ہوگی؟ پھر خدا تعالے پوشیدہ ہوجائیگا پھر نمودار ہوگا اور اُن کو اپنی
ذات کے لئے شناخت کرائیگا - پھر فرمائیگا میں تمہارا پروردگار ہوں تم میرے پیچھے پیچھے رہو - پس
مسلمان کہڑے ہوجائینگے - اور پلصراط قایم کیجائیگی اُسکے اوپر لوگ تیز گہوڑوں اور تیز اونٹنیوں کیطرح
گذرینگے اُن کا قول پلصراط کے اوپر یہی ہوگا کہ مسلّم مسلّم یعنے سلامت رکہہ سلامت رکہہ
اور دوزخی لوگ باقی رہجائینگے اور جب اُن کا ایک دل دوزخ میں ڈالا جائیگا تو دوزخ سے پوچہا جائیگا
وہ کہیگی اور کچھہ ہے پھر ایک دل ڈالا جائیگا - اور پھر ایک دل اور ڈالا جائیگا اور پوچہا جائیگا
تو بہر گئی ہے یا نہیں - وہ کہیگی اور بھی کچھہ ہے - یہانتک کہ جب وہ سب اُسمیں بہر دئے جائینگے
تو خدا تعالے اپنا قدم مبارک اُسپر رکہیگا اُسکے بعد بعض اجزا بعض اجزا کی طرف سکڑینگی پھر
فرمائیگا بس کر وہ کہیگی بس بس - اور جب خدا تعالے اہل جنت کو جنت میں اور اہل دوزخ کو دوزخ
میں داخل کردیگا تو اُسوقت موت کو حاضر کیا جائیگا اور اُس دیوار کے اوپر کہڑا کیا جائیگا کہ جو اہل جنت
اور اہل دوزخ کے درمیان ہوگی - پھر کہینگے اے اہل جنت وہ لوگ ڈرتے ہوئے جہانکینگے

پھر حکم ہوگا اے اہل دوزخ وہ خوش ہوکر بامید شفاعت جھانکنے لگینگے پھر اہل جنت اور اہل دوزخ سے حکم ہوگا
تم اسکو پہچانتے ہو یا نہیں پس یہہ اور وہ کہینگے ہم نے اسکو پہچان لیا یہہ موت ہے کہ جو ہمارے اوپر مقرر کی گئی
ہے پھر اسکو لٹاکر اس دیوار کے اوپر ذبح کردیا جائیگا اور حکم سنادیا جائیگا کہ اہل جنت اب ہمیشہ رہنا ہے مرنا نہیں
ہے اور شیخین اور دارقطنی نے روایت ہیں اور حاکم اور ابن زیادات نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہیں کہ ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے روز اپنے پروردگار کو دیکھینگے آپنے فرمایا دوپہر کیوقت جب
آسمان صاف ہو تو آفتاب کے دیکھنے میں تمکو کچھہ دقت ہوتی ہے یا نہیں ہم نے عرض کیا نہیں آنجناب صلعم نے
فرمایا چودہویں رات کے چاند کو دیکھنے میں جب ابر بادل نہو کوئی دقت ہوتی ہے یا نہیں ہم نے عرض کیا نہیں
آنجناب صلعم نے فرمایا جسطرح تمکو چاند اور سورج کے دیکھنے میں دقت نہیں ہوتی اسیطرح جب قیامت کا روز ہوگا تمکو
اپنے پروردگار کے دیکھنے میں کچھہ دقت نہوگی پھر ایک منادی آواز دیگا کہ ہر گروہ اپنے اپنے معبود کیطرف چلا جائے
پس صلیب کے پوجنے والے اپنی صلیب کے پاس چلے جائینگے اور بت پرست اپنے اپنے بتوں کے پاس اور ہر
معبود والے اپنے معبود کے ساتھہ ہو جائینگے اور حاکم نے اتنا اور روایت کیا ہے یہانتک کہ دوزخ میں گر پڑینگے
اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائینگے کہ جو خاص خدا کو پوجتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد اہل کتاب باقی رہ جائینگے
پھر جہنم کو لاکر پیش کیا جائیگا گویا کہ وہ سراب کی مانند ہوگا اور اس کے بعض اجزا بعض کو کھا جائینگے پھر یہود کو
بلایا جائیگا اور کہا جائیگا کہ تم کسکو پوجتے تھے وہ کہینگے ہم عزیر ابن اللہ کو پوجتے تھے حکم ہوگا تم جھوٹے ہو خدا کی
کوئی بیوی یا اولاد نہ تھی پھر حکم ہوگا تم کیا چاہتے ہو وہ کہینگے ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمکو پانی پلائے پھر حکم ہوگا تم یہاں
پانی کیوں نہیں پیتے وہ اس سراب کیطرف جائینگے اور جہنم میں جا گرینگے پھر نصاریٰ کو بلایا جائیگا اور پوچھا جائیگا
تم کس کو پوجتے تھے وہ کہینگے ہم مسیح ابن اللہ کو پوجتے تھے حکم ہوگا تم جھوٹے ہو خدا کی کوئی بیوی نہ تھی اور نہ اسکے
کوئی اولاد تھی حکم ہوگا پھر تم کیا چاہتے ہو وہ کہینگے ہم یہہ چاہتے ہیں کہ تو ہمکو پانی پلائے حکم ہوگا پھر تم پانی
پینے کو جاتے کیوں نہیں وہ اس سراب کی طرف جائینگے اور جہنم میں گر پڑینگے پھر صرف وہی لوگ باقی
رہینگے کہ جو خدا کو پوجتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد حاکم نے بیان کیا ہے پھر خدا تعالیٰ دوسری صورت
میں ظاہر ہوگا جو اس صورت کے غیر ہوگی جسمیں اول مرتبہ ہم نے اسکو دیکھا تھا اور فرمائیگا اے لوگو ہر
گروہ اپنے اپنے معبود کے ساتھہ جا ملا اور تم باقی رہ گئے پس سوا بجز انبیا کے خدا تعالیٰ سے کوئی کلام نہ
کریگا وہ عرض کرینگے ہم نے لوگوں سے دنیا میں جدائی اختیار کی اور ہم کو ان کے ساتھہ رہنے کی
بہت ضرورت تھی اور اب ہر گروہ اپنے اپنے معبود کے ساتھہ ملا اور ہم اپنے پروردگار کے
منتظر ہیں کہ جسکو ہم پوجتے تھے خدا تعالیٰ فرمائیگا میں تمہارا پروردگار ہوں وہ کہینگے ہم تجھہ سے

خدا کی پناہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ فرمائیگا بھلا تمکو کوئی نشانی بھی اپنے پروردگار کی معلوم ہے جس سے تم شناخت
کرو وہ کہینگے پنڈلی ہے پس خدا تعالیٰ اپنی ساق مبارک کو کھولدیگا اور ہر مومن اسکو سجدہ کریگا
اور جو شخص دکھاوے کیلیے اور شہرت کے لئے خدا کو سجدہ کرتا تھا وہ باقی رہ جائیگا اور جب سجدہ کرنے لگیگا
تو اسکی پیٹھ ایک تختہ ہو جائیگی اور حاکم نے اتنا اور روایت کیا ہے کہ جب سجدہ کرنا چاہیگا پیچھے کو گر پڑیگا
پھر ہمکو سروں کو اٹھانیکا حکم دیا جائیگا اور خدا تعالیٰ ہمارے لئے اسی صورت میں تجلی فرمائیگا جس میں ہم نے
اسکو اول مرتبہ دیکھا تھا اور فرمائیگا میں تمہارا پروردگار ہوں وہ کہینگے ہاں تو ہمارا پروردگار ہے پھر پلصراط
کو لاکر جہنم کی پشت پر کھڑا کیا جائیگا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پل کیا چیز ہے آپنے فرمایا وہ لغزش کی اور
گر پڑنیکی جگہ ہے اور اس کے اوپر آنکڑے اور پیچے اور موٹے موٹے کانٹے ہیں جیسے درخت سعدان کے
کانٹے ہوتے ہیں اس کے اوپر مومن بجلی کیطرح اور نگاہ کیطرح اور ہوا کیطرح اور عمدہ گھوڑے اور اونٹوں
کی طرح گذریگا پھر کوئی سلامتی کے ساتھ نجات پاجائیگا کوئی زخمی ہوتا ہوا گذریگا کوئی کٹ کر جہنم میں گریگا
یہانتک کہ آخر شخص پیٹ کے بل گھسیٹیگا فما انتم باشد لی مناشدۃ فی الحق قد تبین لکم
من المومنین للجبار اور ان کے بھائی باقی رہ گئے وہ کہینگے اے ہمارے پروردگار وہ ہمارے ساتھ نماز پڑہتے
تھے اور ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ کام کرتے تھے اور حاکم نے اتنا اور روایت
کیا ہے کہ ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور ہمارے ساتھ جہاد کرتے تھے اور وہ آگ میں غرق ہو گئے خدا تعالیٰ
فرمائیگا جاؤ اور اس کے دل میں ایک دینار برابر بھی ایمان پاؤ تو اس کو نکال لاؤ اور خدا تعالیٰ ان کی صورتیں
دوزخ پر حرام کر دیگا اور ان میں سے کوئی شخص قدموں تک آگ میں غائب ہوگا کوئی نصف ساق تک اور
حاکم نے اتنا اور روایت کیا ہے کہ کوئی گھٹنوں تک اور کوئی کمر تک پس وہ جسکو پہچانینگے نکال لینگے پھر
خدا تعالیٰ فرمائیگا جاؤ جس کے دلمیں نصف دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو نکال لو پس جسکو وہ پہچانینگے
اس کو نکال لینگے اور پھر لوٹ کر آئینگے پھر خدا تعالیٰ فرمائیگا جس کے دلمیں ذرہ کے برابر بھی ایمان ہو اسکو
نکال لو پس جسکو پہچانینگے نکال لینگے۔ ابو سعید کہتے ہیں اگر تم میری بات کو سچ نہ سمجھو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو
ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا یعنی خدا تعالیٰ ذرہ کے برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہوتی
ہے تو اسکو دگنا کرتا ہے پھر انبیاء اور فرشتے اور اہل ایمان شفاعت کرینگے اس کے بعد خدا تعالیٰ فرمائیگا
میری شفاعت باقی رہ گئی اور دوزخ میں سے ایک مٹھی بھر کر لوگوں کو نکالیگا اور وہ لوگ آگ میں کوئلہ
ہو چکے ہونگے۔ حاکم نے اتنا اور بیان کیا ہے کہ انھوں نے ہرگز کوئی کام اچھا نہ کیا ہوگا پس انکو جنت
کے کنارے پر ایک نہر میں ڈالدیا جائیگا جسکو ماء الحیات کہتے ہیں لوگ اسکے کنارے پر ایسے جمینگے

جیسے پانی کے راستہ میں دانہ جمتا ہے تم نے اسکو پتھر کے کنارے پر یا کسی زمین کے کنارہ پر دیکھا ہوگا
کہ جو آفتاب کیطرف ہوتا ہے وہ سبز ہوتا ہے اور جو سایہ کیطرف ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے پس وہ لوگ موتی
کیطرح نکل آئینگے اور ان کی گردنوں پر مہریں لگا دئے جائینگے اور اسیطرح جنت میں داخل ہونگے جنتی انکو
دیکھکر کہینگے یہ عتقاء الرحمن یعنی خدا کے آزاد کئے ہوئے ہیں خدا تعالی نے ان کو جنت میں داخل کیا ہے اور انھوں
نے کوئی عمل نہ کیا تھا اور نہ کوئی بھلائی آخرت کے لئے انھوں نے کی تھی پھر ان کے لئے حکم ہوگا جس قدر
تمنے لیا وہ تمہارے واسطے ہے اور اس کے ساتھ اسی قدر اور ہے اور حاکم نے اسیطرح روایت کیا ہے
کہ خدا تعالی ان سے فرمائیگا کہ جو تمہارے لئے ہم نے دیدیا ہے جو کچھ تمنے لیا و لیتے لیتے یہاں تک جائینگے
یہاں تک کہ کہینگے جو کچھ ہم نے لیا ہے خدا ان کو ہرگز نہ دیگا یعنی ان کو اس قدر امید نہ ہوگی پھر خدا تعالی فرمائیگا
میری رضامندی ہے بغیر تفصیل کے میں کہتا ہوں حاکم کی روایت نہایت معتبر ہے اور اسمیں زیادتیاں
ہیں جو بہت سے ہیں اور بخاری کی روایات جو مشکلات کے قبیل سے ہیں اور ان زیادتیوں سے انکی
توضیح ہوتی ہے اور چونکہ بخاری نے ان زیادات کی روایت نہیں کی ہے اسیواسطے ان روایات میں
اشکال بھی پایا جاتا ہے اور حاکم نے روایت میں "جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ساق کا لفظ وارد ہے
اور دارقطنی نے روایت میں اور حاکم نے صحیح بیان کرکے اور بیہقی اور آجری نے کتاب الرؤیت میں اور اسحاق
بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور ابن ابی الدنیا ابن مسعود رض کے طریقوں سے اور انھوں نے رسول خدا صلعم سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب صلعم نے خدا تعالی تمام اولین اور آخرین کو اس روز معین کیوقت پر جمع کریگا
اور چالیس سال تک نگاہوں کو اٹھائے ہوئے کھڑے رہینگے کہ فیصلہ کب تک ہوگا اور خدا تعالی ابر کے
سائبانوں میں عرش سے کرسی کیطرف نزول فرمائیگا پھر ایک منادی آواز دیگا اے لوگو کیا تم اپنے پروردگار
سے راضی نہیں ہوئے جس نے تمکو پیدا کیا اور اچھی صورت بنائی اور تمکو رزق دیا اور تمکو حکم دیا کہ اسی کو پوجو
اور کسیکو اسکا شریک مت کرو اگر اس شخص کو تم میں سے اسکا معبود دیا جائے جسکی وہ دنیا میں پرستش کرتا تھا اور
جس سے دوستی رکھتا تھا تو کیا یہ تمہارے رب کی طرف سے انصاف ہوگا لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں
آنجناب صلعم نے فرمایا پس تم میں سے یہ شخص اس چیز کیطرف چلیگا جس کو دنیا میں اس نے اپنا صاحب بنایا
تھا اور جس جس چیز کی لوگ عبادت کرتے تھے وہی چیز ان کے لئے متمثل کردی جائیگی پس کوئی شخص
آفتاب کیطرف چلیگا اور کوئی چاند کی طرف اور پتھر کی مورتوں کیطرف اور جس جسکی وہ عبادت کرتے
تھے انہی چیزوں کیطرف وہ چلینگے اور جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کو پوجتے تھے ان کے لئے شیطان متمثل کردیا جائیگا
اور جو عزیر کو پوجتے تھے ان کے لئے بھی شیطان متمثل کردیا جائیگا اور یہاں تک ہوگا کہ درخت اور لکڑی

اور تیہر کی صورتیں بہی متشکل کر دیجائینگی اور اہل اسلام گہٹنوں کے بل گرے ہوئی باقی رہجائینگے اُن کے لئے خدائے تبارک وتعالےٰ نمودار ہوکر آئیگا اور فرمائیگا تم کیوں نہیں گئے جسطرح لوگ چلے گئے وہ کہینگے کہ ہمارا ایک پروردگار ہے اُسکو ہمنے ابتک نہیں دیکھا - خدا تعالےٰ فرمائیگا بہلا اپنے پروردگار کو اگر تم دیکہوگے تو پہچان لوگے وہ عرض کرینگے ہمارے اور ہمارے پروردگار کے مابین ایک علامت ہے اُس علامت کو جب ہم دیکہینگے تو ہم پہچان لینگے - فرمایا آنجناب نے پس خدا تعالےٰ اُن کے لئے پردہ اُٹھا دیگا - پہر فرمایا آپنے کہ ہر مسلمان مخلص تو دیکہتے ہی سجدہ میں گر پڑیگا اور کچہہ لوگ باقی رہجائینگے جنکی پشتیں بیل کے سینگونکی مانند ہوجائینگی - جب سجدہ کرنا چاہینگے سجدہ نہ کرسکینگے - پہر اُن کو حکم دیا جائیگا کہ اپنے سروں کو اُٹھاؤ - وہ اُٹھا دینگے - اور بقدر اپنے اپنے اعمال کے اُن کو نور دیا جائیگا - پس کسیکو بقدر پہاڑ کے اُسکا نور اُسکے آگے آگے کر دیا جائیگا - اور کسیکو کہجور کے درخت کی برابر ملیگا نور اُسکے داہنی طرف کر دیا جائیگا اور کسیکو اُس سے کم عطا کیا جائیگا یہانتک کہ سب سے کم ایک شخص کو اُسکے پیر کے انگوٹھے پر نور عطا کیا جائیگا - وہ نور کبہی روشن ہوگا - اور کبہی گل ہوجائیگا جب روشن ہوگا یہ شخص اپنا قدم آگے کو بڑہائیگا - اور جب گل ہوجائیگا کہڑا ہوجائیگا پہر لوگ پلصراط پر گذرینگے جو تلوار کی مانند تیز ہوگا - اور اُسپر قدم پہسلینگے اور ڈگڈگانے لگینگے اور حکم ہوگا بقدر اپنی اپنی مقدار نور کے تم روشنی حاصل کرلیں کوئی شخص ایسے گذریگا جیسے تارہ ٹوٹتا ہے - اور کوئی نگاہ کی مانند اور کوئی ہوا کی مانند اور کوئی قوی آدمی کی مانند اکڑتا ہوا - پس اپنے اپنے اعمال کے موافق لوگ گذرینگے یہانتک کہ وہ شخص بہی گذر جائیگا جسکے صرف پیر کے انگوٹھے تک نور ہوگا وہ شخص اُلٹا ہوکر اپنے مونہہ اور ہاتہہ اور پیروں کے بل چلیگا ایک ہاتہہ کہینچیگا تو دوسرا اُلجہیگا ایک پیر کہینچیگا تو دوسرا اُلجہیگا اور اُسکے پہلو تک آگ پہنچ پہنچ جاویگی - اور اسیطرح برابر گرتا پڑتا گذر جائیگا - اور جب عبور کر چکیگا تو وہاں کہڑا ہوجائیگا اور کہیگا کہ خدا کا شکر ہے جسنے مجہکو تجہسے نجات دی اور مجہکو وہ عطا فرمایا کہ جو کسیکو عطا نہیں فرمایا - پہر وہ جنت کے دروازہ قریب ایک تالاب میں جاکر غسل کریگا - اور اہلجنت کی خوشبو اور اُن کے رنگ اُسکو معلوم ہونگے - اور جنت کی چیزیں جنت کے دروازہ سے اُسکو نظر آئینگی اُسوقت کہیگا اے پروردگار مجہکو جنت میں داخل کر دے - خدائے تبارک وتعالےٰ فرمائیگا میں ابہی تجہکو دوزخ سے نجات دیچکا ہوں اور اب تو مجہسے جنت مانگتا ہے - وہ عرض کریگا اے میرے پروردگار میرے اور اُسکے درمیان میں تو ایک پردہ کردے کہ میں اُسکی آواز نہ سنوں پس وہ شخص جنت میں داخل کیا جائیگا اور اُسکے لئے اُسکے سامنے ایک مکان بلند کر دیا جائیگا - وہ کہیگا اے میرے پروردگار یہ مکان مجہکو عطا کر دے - خدا تعالےٰ فرمائیگا - اگر میں تجہکو یہ دیدوں تو شاید تو اور کچہہ مانگیگا وہ عرض

کر لگا نہیں قسم ہے تیری عزت کی اے پروردگار اور اس سے بہتر کونسا مکان ہوگا پس وہ مکان اُسکو
دیدیا جائیگا اور وہ خاموش ہو جائیگا۔ پھر خدائے تبارک وتعالےٰ اُس سے فرمائیگا تجھکو کیا ہوا کہ اب تو کچھہ نہیں
مانگتا۔ وہ عرض کریگا اے میرے پروردگار میں تجھسے مانگتے مانگتے اب شرما گیا اور قسم کہالی۔ اب
مجھکو مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔ خدائے تبارک وتعالےٰ فرمائیگا کیا تو اس سے راضی نہیں ہے کہ
جیسے میں نے دنیا کو پیدا کیا ہے اور جب تک اُسکو نابود کیا اُسکے مثل تجھکو دیدوں۔ اور اُس سے دس حصے
اور دوں۔ وہ عرض کریگا تو رب العزت ہوکر کیا مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے پس خدا تعالےٰ کو اُسکی اس بات
پر ہنسی آئیگی۔ اور فرمائیگا نہیں بلکہ میں اس بات پر قادر ہوں کہ تو مجھسے سوال کر۔ وہ کہیگا مجھکو ان لوگوں میں
شامل کردے۔ خدا تعالےٰ فرمائیگا جا اُن لوگوں میں چلا جا وہ اکڑتا ہوا جنت میں چلا جائیگا۔ یہانتک کہ جب
اُن لوگوں کے قریب پہنچیگا تو اُسکے لئے ایک خولدار موتی کا محل بلند کیا جائیگا وہ اُس محل کو دیکھکر سجدہ
میں گر پڑیگا۔ حکم ہوگا کہ اپنے سر کو اُٹھا تجھکو کیا ہو گیا وہ کہیگا کہ میں نے اپنے پروردگار کو دیکھ لیا حکم ہوگا
پروردگار کہاں ہے یہ تیرے مکانوں میں سے ایک مکان ہے پس وہ آگے بڑھیگا تو ایک شخص اُسکے
سامنے آئیگا یہ اُس سے کہیگا کیا تو بادشاہ ہے۔ وہ کہیگا میں تیرے محافظوں میں سے ایک محافظ ہوں
اور تیرے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔ اور میرے ماتحت دو ہزار خدمتگذار ہیں۔ جو کچھہ ہمارے پاس
ہے اُسیقدر اُن کے پاس ہے پس یہ اُسکے آگے آگے چلیگا اور اُسکے لئے محل کہولدیا جائیگا جو ایک خولدار موتی
کا ہوگا۔ اور اُسکی چھتیں اور دروازے اور کنجیاں سب موتی کی ہونگی۔ پھر ایک موتی سبز اُسکے سامنے آئیگا
جو اندر سے سرخ ہوگا اور وہ ستر گز کا ہوگا۔ اور ساٹھ دروازے ہونگے اور ہر دروازہ میں ایک موتی سبز اُسکے
سامنے آئیگا جو اندر سے سرخ ہوگا اور ہر موتی میں دوسرے رنگ کا موتی ہوگا۔ اور ہر ایک میں بیویاں اور باندیاں
تخت بچھے ہوئے ہونگے یہ شخص جب وہاں داخل ہوگا تو اُسیوقت اُسکو ایک بڑی آنکھوں والی حور نظر آئیگی
جسکے بدن پر ستر حلے ہونگے اور اُسکی ساق کا مغز حلوں کے باہر سے نظر آئیگا اور اُسکا جگر جنتی کے لئے اور
جنتی کا جگر اُسکے لئے آئینہ ہوگا۔ اور جب ذرا دیر کے لئے یہ جنتی اُس سے موہنہ پھیریگا تو پہلے سے ستر حصے
زیادہ اُسکی آنکھ میں اُسکا حسن زیادہ ہو جائیگا۔ اور یہہ جنتی اُس سے کہیگا تو میری آنکھ میں ستر حصہ زیادہ ہو گئی۔
اور وہ حور بھی اُس سے اُسیطرح کہیگی پھر اُسکے لئے حکم ہوگا اوپر کو چڑہ وہ اوپر چڑہکر دیکھیگا تو اُس سے کہا جائیگا
سو برس کی راہ تک تیرا ملک ہے۔ اور اُسکی نگاہ برابر وہاں تک پہنچیگی۔ حضرت عمر رض نے جب یہہ سنا تو
کعب رض سے فرمایا اے کعب کیا تو نہیں سنتا جو ابن آدم اونے اہل جنت کا مرتبہ ہم سے بیان کرتا ہے۔
پس اعلےٰ درجہ کے جنتی کا کیا حال ہوگا اُنہوں نے کہا اے امیر المومنین وہ ہوگا کہ نہ آنکھہ نے دیکھا ہوگا نہ

نہ کانوں نے سنا ہوگا۔ اور خدائے تبارک وتعالےٰ نے ایک مکان پیدا کیا ہے اور اُسنے اپنی مرضی کے موافق
بیبیاں اور پھل اور پینے کی چیزیں پیدا کرکے اُن کو بند کردیا ہے اور اُسکی مخلوق میں کسی نے اُن چیزوں کو نہیں
دیکھا ہے نہ جبرئیل نے اور نہ کسی اور نے۔ پھر کعب نے یہ آیت پڑھی۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین
اور اسکے علاوہ دو جنتیں پیدا کی ہیں اور جن چیزوں سے چاہا ہے اسکو زندہ کیا ہے اور اُن میں حریر اور باریک
ریشم اور دبیز دیبا جو اُسنے ذکر فرمائی ہیں پیدا کی ہیں اور اپنے فرشتوں کی مخلوق سے جس کو چاہا ہے اُس کو
دکھایا ہے۔ پس جس شخص کے نامہ اعمال علیین میں ہونگے وہ اُس مکان میں اُتریگا جسکو کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔
یہانتک کہ علیین والوں میں سے کوئی جب اپنے ملک کی سیر کو نکلیگا جنت کی خیموں میں سے کوئی خیمہ ایسا
باقی نہ رہیگا جسمیں اُسکے چہرے کی روشنی نہ پہنچ جائے۔ یہانتک کہ جنتی لوگ اُسکی خوشبو سونگھینگے اور کہینگے
آہا کیا پاکیزہ خوشبو ہے۔ آج علیین والوں میں سے کوئی شخص ہماری طرف آیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے یہ سنکر
فرمایا ویحک یا کعب یہ دل قابو سے باہر ہوئے جاتے ہیں اُن کو قابو میں رکھ پھر حضرت کعبؓ نے کہا اے
امیر المومنین جہنم کے لئے ایک چیخ ہوگی اُس چیخ سے کوئی فرشتہ مقرب یا نبی مرسل ایسا نہ ہوگا جو گھٹنوں کے
بل نہ گر پڑے یہانتک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نفسی نفسی کہنے لگینگے۔ اور یہانتک کہ اگر تو نے ستر نبیوں کے
برابر نیک کام کئے ہوں علاوہ تیرے اعمال کے تو تجھکو یہ گمان گذرے کہ اب دوزخ سے نجات نہ ملیگی۔ حاکم
نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن خالد اور دالانی وغیرہ نے اُسکے صدق اور عتقان کی گواہی دی ہے
اور ہیثمی نے کہا ہے اسکی اسناد کو راوی صحیح درجے کے ہیں بجز ابو خالد دالانی کے۔ مگر وہ بھی ثقہ ہیں اور
ذہبی نے کہا ہے کہ اسکی اسناد جید ہیں اور ابو خالد بیچ میں نہیں اور اسحاق بن راہویہ کے طریقہ میں ابو خالد
نہیں ہے اور وہ صحیح حدیث متصل ہے اسکے راوی معتبر ہیں۔ اور طبرانی نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جب لوگوں کو جمع کیا جائیگا تو ایک منادی آواز دیگا۔ کیا میری طرف سے یہ
انصاف نہیں ہے کہ ہر گروہ کو اُس کے معبود کے ساتھ ملادوں پھر اُن سب کے لئے اُن کے معبود بلند کئے جائینگے۔
وہ لوگ اُن کے پیچھے پیچھے ہو جائینگے۔ حتی کہ بجز اس امت کے کوئی باقی نہ رہیگا۔ پس اُن سے کہا جائیگا تم کس
حال میں ہو۔ وہ کہینگے ہم اپنے معبود کو نہیں دیکھتے جسکی ہم عبادت کرتے تھے پس خدائے تبارک وتعالےٰ اُن کے
لئے تجلی فرمائیگا اور لالکائی کی سند اور آجری نے کتاب الرویۃ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب قیامت کا روز ہوگا ہر قوم کے لئے اُسکے معبود کی
صورت بنا کے لایا جائیگا جسکی وہ دنیا میں عبادت کرتا تھا پس ہر قوم اپنے اپنے معبود کی طرف چلی جائیگی
اور اہل توحید باقی رہجائینگے اُن سے پوچھا جائیگا تم کسکے منتظر ہو۔ اور لوگ تو چلے گئے وہ کہیں گے

کوئی چیز اُسکی مثل نہیں ہے اور اُن کے لیئے پردہ اُٹھا دیا جائیگا۔ وہ خدا کو دیکھینگے اور دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑینگے
اور کچھ قومیں باقی رہجائینگی جنکی پشتیں بیل کے سینگوں کی مانند ہو جائینگی وہ بھی سجدہ کرنیکا ارادہ کرینگے مگر
سجدہ نہ کر سکینگے۔ پھر خدائے تبارک وتعالےٰ اُن لوگوں سے فرمائیگا تم اپنے سر اُٹھا لو کہ میں نے تم میں سے
ہر شخص کے بدلے میں ایک شخص کو یہود اور نصاریٰ میں سے کر دیا۔

باب۔ اس امت کی کثرت اور آخرت میں اُسکی علامات کا بیان

مسلم نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے میں جنت میں سب سے پہلے
شفاعت کرونگا۔ اور سب انبیاء علیہم السلام سے زیادہ قیامت کے روز میرے تابعدار ہونگے۔ بعض بعض نبی ایسے
ہونگے کہ قیامت کے روز جب وہ آئینگے تو بجز ایک تصدیق کرنے والے کے کوئی اُن کے ساتھ نہوگا اور بزار نے
حضرت ابوہریرہ رضہ اور اُنھوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے قیامت کے روز
میری اُمت میں سے میرے ساتھ اسقدر آئیگی جیسے رات آتی ہے اور لوگوں کو روند ڈالیگی۔ فرشتے
کہینگے کہ محمد صلعم کے ساتھ لوگ اسقدر آئے ہیں جو تمام امتوں اور انبیاء کے ساتھ آنیوالوں سے زیادہ ہیں اور
طبرانی نے ابومالک اشعری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول صلعم نے۔ قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں
میری جان ہے۔ خدا تعالےٰ تم میں سے قیامت کے روز اتنے بھیجیگا جیسے اندھیری رات آجاتی ہے اور سب
گروہ ملکر اتنا ہو جائیگا کہ زمین پٹ جائیگی اور فرشتے کہینگے محمد صلعم کے ساتھ اسقدر آئے ہیں کہ جو انبیاء علیہم السلام
کے ساتھ آنیوالوں سے زیادہ ہیں۔ اور اصبہانی نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
نکاح کرو کہ میں تم سے اور اُمتوں کے اوپر قیامت کے روز کثرت چاہونگا۔ اور شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول صلعم نے قیامت کے روز جب میری اُمت کو بلایا جائیگا تو اُنکے مونھ اور ہاتھ پیر
وضو کے اثر سے روشن ہونگے۔ پس جو شخص اپنی روشنی زیادہ کرے کرلے۔ اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی امت میں سے اُن لوگوں کو کسطرح پہچانینگے کہ
جو ابھی نہیں آئے۔ آنجناب صلعم نے فرمایا یہ تو بتلاؤ کہ اگر ایک شخص کے گھوڑے جنکے قدم اور مونہہ سفید ہوں
اور دہ سیاہ گھوڑوں میں کھڑے ہوں تو وہ شخص کیا اپنے گھوڑوں کو نہ پہچانیگا۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں
یا رسول اللہ! آنحضرت صلعم نے فرمایا پس وہ لوگ وضو کی وجہ سے اسطرح آئینگے کہ اُنکے ہاتھ پیر اور مونھ
چمکتے ہونگے اور میں اُنکے لیئے حوض پر کھڑا ہوا ہونگا۔ اور احمد اور بزار نے حضرت ابوالدرداء رضہ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اول وہ شخص میں ہونگا جسکے لیئے بروز قیامت سجدہ کا اذن دیا جائیگا
اور اول وہ شخص میں ہوں کہ جو اپنے سر کو اُٹھاونگا اور اپنے سامنے نگاہ اُٹھا کر دیکھونگا تو تمام امتوں کے درمیان

اپنی امت کو پہچان لونگا اور اسطرح اپنے پیچھے سے اور اسطرح اپنی داہنی طرف سے اور اسطرح اپنی بائیں طرف سے
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تمام امتوں کے درمیان میں سے جو حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر
آپ کی امت تک گذری ہیں اپنی امت کو کسطرح پہچانینگے آنجناب صلعم نے فرمایا وضو کے اثر سے اُن کے مونھ
اور ہاتھ اور پیر روشن ہونگے انکے سوائے اور کوئی ایسا نہوگا اور ایک اسطرح پہچانونگا کہ اُن کے نامہ اعمال اُن کے
داہنے ہاتھوں میں دیئے جائینگے اور ایک اسطرح پہچانونگا کہ اونکا نور اور اُن کی اولاد اُن کے آگے دوڑتی ہوگی
اور احمد نے بسند صحیح حضرت ابوذر رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب صلعم نے میں اپنی امت کو تمام امتوں کے درمیان سے
بروز قیامت شناخت کرلونگا - لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کسطرح اپنی امت کو شناخت کرینگے
آنحضرت صلعم نے فرمایا اسطرح شناخت کرونگا کہ اُن کے نامہ اعمال اُن کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جاینگے - اور
اُن کے چہروں کے نشان سے شناخت کرونگا جو سجدوں کے اثر سے ہونگے - اور نور سے اُن کو شناخت کرونگا جو
اُن کے آگے آگے بھاگتا ہوگا -

ابن ماجہ نے ابوہریرہ اور حذیفہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے ہم تمام اہل دنیا کے
آخر میں اور قیامت کے روز اوّل ہونگے - اور تمام مخلوق سے قبل ہمارا حساب لیا جائیگا ؁

باب طبرانی نے اور حاکم نے صحیح بیان کرکے ابوموسےٰ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ
فرمایا رسول خدا صلعم نے اس امت کو قیامت کے روز تین قسم پر اُٹھایا جائیگا ایک قسم بے حساب جنت میں داخل ہوگی
اور ایک قسم کا حساب آسانی کے ساتھ لیا جائیگا اور ایک قسم آئیگی تو اُن کی گردنوں پر اُن کے اعمال بلند پہاڑوں
کی مانند رکھے ہوئے ہونگے خدا تعالےٰ باوجود اپنے علم کے فرشتوں سے فرمائیگا یہ کون لوگ ہیں - وہ عرض کرینگے
اے ہمارے پروردگار! یہ تیرے بندوں میں سے بندے ہیں جو تیری عبادت کرتے تھے اور کسیکو تیرا شریک نہیں
بناتے تھے اور انکی پشتوں پر خطائیں یا گناہ ہیں - پس خدا تعالےٰ فرمائیگا ان کو دور کردو اور رکھدو اور
نصاریٰ کے اوپر اُن کو رکھدو اور میری رحمت سے ان کو جنت میں داخل کردو - ابن ماجہ اور طبرانی نے ابوموسیٰ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں - فرمایا رسول خدا صلعم نے جب خدا تعالےٰ قیامت کے روز مخلوق کو جمع کریگا تو امت
محمد صلعم کو سجدہ کا اذن دیگا وہ بہت عرصہ تک سجدہ میں پڑی رہیگی - پھر آنحضرت صلعم سے حکم ہوگا اپنے سروں کو
اُٹھالو کرہم نے تمہارے دشمنوں کو تمہارے بدلہ آگ میں ڈالدیا اور ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت انس رضہ سے
روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے یہ اُمت دنیا میں بھی مرحومہ ہے اور جب قیامت کا
روز ہوگا مسلمانوں میں سے ہر شخص کی طرف ایک شخص مشرکین میں سے دفع کیا جائیگا اور خدا تعالےٰ فرمائیگا
یہ دوزخ کے لئے تیرا قربان ہے اور مسلم نے ابوموسےٰ اشعری رضہ سے حدیث مرفوع بیان کی ہے کہ

قیامت کے روز بعض بعض مسلمان پہاڑوں کے برابر گناہ لیکر آئینگے اور خدا تعالےٰ اُن گناہوں کو اُن کے لیے بخشیگا
اور یہود اور نصارے پر رکھدیگا - اور نیز مسلم نے دوسرے طریق پر اسطرح سے روایت کیا ہے کہ جب قیامت کا
روز ہوگا تو خدا تعالےٰ ہر مسلمان کی طرف ایک یہودی یا نصرانی کو دفع کرکے فرمائیگا یہ دوزخ کے لئے تیرا فدیہ ہے
قرطبی نے بیان کیا ہے ہماری علماء رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہہ احادیث اپنے عموم پر نہیں ہے بلکہ خاص
گنہگاروں کے حق میں ہے جن پر خدا تعالےٰ اپنی رحمت سے تفضل کریگا اور کفار کو دوزخ میں ڈالکر اُن کو دوزخ
سے جُدا کرلیگا اور یہود اور نصارے پر اُن کے گناہوں کے رکھنے سے یہ مراد ہے کہ یہود اور نصارے
پر اُن کے کفر اور گناہوں کا عذاب زیادہ ہو جائیگا - جتنے کہ اُن کا عذاب بقدر اُن کے گناہوں کے اور مسلمانونکو
گناہوں کے بعوض مواخذہ کی ہوگا - تو اس تاویل کی ضرورت اسواسطے ہے کہ خدا تعالےٰ کسی کو کسی گناہ میں نہ
پکڑیگا چنانچہ خدائے تبارک و تعالےٰ فرماتا ہے - **ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ** یعنے کوئی بوجھ
اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا - مگر خدا تعالےٰ کو بحکم اپنے ارادہ اور مشیت کے اسبات کا اختیار ہے
جسکے لئے چاہے عذاب میں زیادتی کردے - اور جسکے لئے چاہے تخفیف کردے - مسلم نے بیان کیا ہے
کہ دوسری روایت میں یہ جو واقع ہوا ہے کہ کوئی مسلمان نہیں مرتا مگر خدا تعالےٰ اُسکی جگہہ کسی یہودی یا
نصرانی کو دوزخ میں داخل کریگا - اسکے یہہ معنے ہیں کہ گنہگار مسلمان چونکہ بسبب اپنے گناہوں کے ایک
مکان کا دوزخ میں مستحق ہوگیا تہا مگر خدا تعالےٰ اُس سے راضی ہوگیا اور اُسکی جگہہ خالی رہگئی تو خدا تعالےٰ
نے اُس جگہہ کو یہودی یا نصرانی کے لئے کردیا تاکہ جس جگہہ کا وہ اپنے کفر کے سبب سے مستحق ہوا تہا اُس سے
بہی زیادہ اُسکو عذاب ملے - اور چند احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کے لئے خواہ گنہگار ہو یا نہو
دو گہر ہیں - ایک گہر جنت میں اور ایک گہر دوزخ میں - اور ایسے ہی کافر کے لئے اور اس آیت سے یہی مراد ہے
اولئک هم الوارثون الآیۃ یعنے اہل ایمان کفار کے گہروں کے وارث ہوجائینگے کہ جو جنت میں ہیں
اور کفار مومنوں کے گہروں کے وارث ہوجائینگے کہ جو دوزخ میں ہیں مگر یہ وراثت کئی طرح پر ہوگی - کوئی شخص
بلاحساب وارث ہوجائیگا اور کوئی شخص حساب کے بعد اور کوئی شخص مناقشہ ہوکر دوزخ میں داخل ہوکر اُس سے
نکلنے کے بعد - اور بیہقی نے بیان کیا ہے ہوسکتا ہے کہ یہ فدیہ اُن لوگونکی بابت ہو جن کے گناہ اُنکی
زندگانی ہی میں دور ہوگئے یا اُن لوگونکی بابت کہ جو دوزخ سے نکالے جائینگے اور اُن سے کہا جائیگا -
ذلک یوم الخروج - اور بعض نے بیان کیا ہے ہوسکتا ہے کہ اُسکو فدیہ مجازاً فرمایا ہو - کیونکہ وہ
کافروں کے گہر کے وارث ہوجائینگے جیسے کہ ابہی بیان ہوچکا - اور نووی وغیرہ نے اسکو ترجیح دی ہے
اور بعض کہتے ہیں اُن گناہوں سے جو کفار پر رکہے جائینگے وہ گناہ مراد ہیں جنکے لئے کفار سبب واقع ہوئے تھے

بامیلو کر انھوں نے اُن کو ایجاد کیا تھا کہ جب مسلمانوں کے گناہ بخشدیے گئے تو انھوں نے جو وہ بُرا طریقہ نکالا
تھا اسکی وجہہ سے جو ان کافروں کو گناہ ہوگا وہ اُن پر باقی رہیگا اسکی بخشش نہ ہوگی پس اُن کے اوپر
گناہوں کے رکھے سے یہی مراد ہے کہ بُرا طریقہ نکالنے سے جو مسلمانوں نے اسپر عمل کیا تو اس کا
عذاب اُن کے اوپر باقی رہیگا اور مسلمانوں سے بخشدیا جائیگا - ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ یہی احتمال زیادہ تر قوی ہے -

باب حوض کوثر کا بیان

خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا اعطیناک الکوثر - ثابت ہے کہ پچاس صحابیوں سے زیادہ کی
روایت میں حوض کوثر کا ذکر آیا ہے جنکے نام یہ ہیں - غالباً ابیہ [?] - ابی ابن کعب - اسامہ بن زید - اسید
بن حضیر - انس بن مالک - براء بن عازب - بریدہ - ثوبان - جابر بن سمرہ - جابر بن عبداللہ - جبیر بن عبداللہ
جبیر بن مطعم - جندب بن بجلی [?] - حارث بن وہب - حذیفہ بن اسید - حذیفہ بن یمان - حسن بن علی - حمزہ بن
عبد المطلب - اور اُن کی زوجہ - خباب بن ارت - زید بن ارقم اور اُن کا بھائی - زید بن ثابت - سلمان فارسی
سمرہ بن جندب - سہل بن سعد - سوید بن عامر - صنابحی بن اعز [?] - حامد بن عمر [?] - عبداللہ بن زید بن عاصم - ابن عباس
ابن عمرو - ابن مسعود - عبدالرحمن بن عوف - عقبہ بن عبد [?] - عثمان بن مظعون - عرباض بن ساریہ -
عقبہ بن عامر - کعب بن عجرہ - لقیط بن عامر - مستورد [?] - نواس بن سمعان - ابو امامہ - ابو برزہ -
ابو بکرہ - ابو سعید خدری - ابو مسعود - ابو ہریرہ - اسماء بنت صدیق - خولہ بنت حکیم - خولہ بنت قیس - عائشہ -
ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین - ابو بکر کی حدیث یہ ہے کہ ابن ابی عاصم نے سنت میں حضرت ابو بکر صدیق رض
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے حوض کے اوپر صنعا اور ایلہ کے مابین سے
زیادہ لوگ آئینگے - اور حضرت عمر کی حدیث یہ ہے کہ ابو یعلیٰ اور بزار نے ایسی سند کے ساتھ کہ
جسکے راوی معتبر ہیں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ میں حوض کے
اوپر تمہارے لیے فرط ہونگا یعنے پہلے سے جاکر موجود ہو جاؤنگا - اور ابن ابی عاصم نے سنت میں
اور بیہقی نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قوم عنقریب ایسی آئیگی کہ جو
حوض کی تکذیب کریگی اور شفاعت کا انکار کریگی اور اس بات سے انکار کریگی کہ کوئی گروہ دوزخ سے نکلے -
اور حضرت علی کی حدیث یہ ہے کہ ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ
رسولخدا صلعم سے [illegible] اور فرمایا کہ میں تمہارے حوض پر موجود ہونیوالا ہوں - اور
دو نسبتیوں [?] سے سوال کرنیوالا ہوں - ایک قرآن اور ایک میری اولاد - اور ابن ابی عاصم نے سنت میں
حضرت علی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا - اول گروہ

کہ جو حوض پر آئینگا میری اہلبیت کا اور اُن لوگوں کا گروہ ہوگا جنہوں نے میری امت میں سے میری آل کی
محبت کی۔ اور حضرت ابی بن کعب کی حدیث یہہ ہے کہ ابن ابی عاصم نے سنت میں ابن ابی کعب سے
روایت کی ہے کہ کسی نے رسولخدا صلعم سے عرض کیا حوض کیا چیز ہے آنجناب صلعم نے فرمایا ہے
قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اُس کا پانی دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے
زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار اور اُسکے برتن تعداد میں آسمان کے ستاروں سے
زیادہ ہیں جو شخص اُسکا پانی پئیگا کبھی پیاسا نہوگا۔ اور جو شخص اُس سے روکدیا جائیگا کبھی سیراب نہوگا۔
اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث یہہ ہے کہ مسلم نے حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ
اکثر تبہ آنحضرت صلعم کو بیخودی کی کیفیت طاری ہوئی۔ پھر آنجناب صلعم نے تبسم فرماتے ہوئے سر مبارک
اُٹھایا اور فرمایا اسی وقت میرے اوپر ایک سورۃ نازل کی گئی اور آنحضرت صلعم نے پڑہا۔ انا اعطیناک
الکوثر یہاں تک کہ آنجناب نے اس سورۃ کو ختم کیا اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے۔ صحابہ نے
عرض کیا اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے۔ آنجناب صلعم نے فرمایا وہ ایک نہر ہے کہ جو میرے پروردگار نے
جنت میں مجھکو عطا فرمائی ہے۔ اور اُسمیں بڑی بھلائی ہے۔ پھر قیامت کے روز میری امت اُسکے اوپر
آئیگی۔ اُس حوض کے برتن شمار میں ستاروں کے برابر ہیں ایک بندہ اُن میں سے اُس حوض سے
روکدیا جائیگا۔ میں کہونگا اے میرے پروردگار یہ میری امت میں سے ہے تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا
کہ اُسنے تیرے بعد کیا کیا؟ اور احمد نے حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا
رسولخدا صلعم نے مجھکو حوض کوثر عطا کی گئی اور میں دیکھتا ہوں تو وہ ایک نہر ہے جو برابر چلتی ہے اور نشیب
میں ہوکر نہیں چلتی اور اُسکے کنارے موتی کے قبوں کے ہیں۔ اور مینے اُسکی مٹی ہاتھ سے اُٹھائی
تو وہ مشک خالص ہے اور اُسکی ٹھیکریاں موتی ہیں۔ اور شیخین نے حضرت انس سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ میں جنت میں داخل ہوا تو مینے وہاں ایک نہر دیکھی جسکے دونوں
کناروں پر موتی کے خیمے ہیں۔ پس مینے اسمیں ہاتھ ڈالکر دیکھا جسپر پانی بہتا تھا یعنے اُسکی مٹی کو اُٹھاکر
دیکھا تو وہ مشک خالص تھی مینے کہا۔ اے جبرئیل یہہ کیا ہے حضرت جبرئیل نے کہا یہ حوض کوثر ہے
جو خدا تعالے نے آپکو عطا فرمائی ہے۔ اور احمد اور ترمذی نے حضرت انس سے روایت کی ہے
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کوثر کیا چیز ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ایک نہر ہے جنت میں
جو میرے پروردگار نے مجھکو عطا فرمائی ہے۔ اور وہ دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ
شیرین ہے۔ اور اسمیں پرند ہیں جنکی گردنیں ایسی ہیں جیسے اونٹوں کی گردنیں حضرت عمر نے عرض کیا

یا رسول اللہ وہ تو عمدہ پرند ہونگے آنجناب نے فرمایا اُنکے کہانے والے ایٔ عمر اُنسے بھی زیادہ عمدہ ہونگے اور طبرانی نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے مجھکو کوثر عطا کی گئی ہے میںنے عرض کیا یا رسول اللہ کوثر کیا چیز ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں جسکا عرض اور طول اُتنا ہے جتنا مشرق سے مغرب تک جو شخص اُسکا پانی پئیگا کبھی پیاسا نہوگا اور جو اُس سے وضو کریگا کبھی گردآلود نہوگا جسنے میرے ذمہ کو توڑا وہ اُسکا پانی نہ پئیگا اور نہ وہ شخص کہ جو میری اہلبیت کو قتل کریگا۔ اور بزار اور طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے میری حوض یہاں سے وہاں تک ہے۔ اور اُسکے برتن بقدر شمار ستاروں کے ہیں۔ اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سرد اور دودھ سے زیادہ سفید جو ایک دفعہ اُسکا پانی پئیگا کبھی پیاسا نہوگا۔ اور بزار نے حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میںنے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اے گروہ انصار! میری حوض پر آنیکا تمہارے لئے وعدہ ہے۔ اور حاکم اور ابن مبارک نے حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں زیاد کے پاس گیا۔ تو وہ لوگ حوض کے متعلق کچھہ تذکرہ کررہے تہے۔ اُنہوں نے مجھسے کہا تم اس بارہ میں کیا کہتے ہو میںنے کہا بخدا مجھکو خبر نہیں تہی کہ میں اپنی زندگی میں تم جیسے لوگ دیکھونگا کہ جو حوض میں شک کرتے ہیں میںنے مدینہ کی پیرزنوں کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ جب کوئی اُن میں سے نماز پڑہتی ہے خدا سے یہ دعا ضرور مانگتی ہے کہ مجھکو محمد صلعم کے حوض پر جانا نصیب ہو۔ اور اسید بن حضر کی حدیث یہہ ہی کہ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور نسائی نے اسید بن حضر سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے انصار سے فرمایا کہ تم میرے بعد حکم میں اور حصہ میں عنقریب دوسروں کو کچھہ ترجیح پر دیکھوگے پس تم صبر کرنا جب تک کہ تم مجھسے حوض کوثر پر ملاقات کرو۔ اور اسامہ اور حمزہ اور اُن کی زوجہ کی حدیث یہ ہی کہ ابن جریر اور طبرانی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ رسولخدا ایکروز حمزہ بن مطلب کے پاس آئے۔ اور آپنے اُن کو نہیں پایا تو اُن کی بیوی نے آنجناب سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو میں یہ چاہتی تہی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو مبارکباد دوں کہ آپ خود تشریف لے آئے۔ مجھسے ابو عمارہ نے بیان کیا ہے کہ آپ کو جنت میں ایک نہر عطا ہوئی ہے جسکا نام کوثر ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اور اُسکی زمین یاقوت اور مونگے اور زبرجد اور موتی کی ہے اُنکی بیوی نے عرض کیا میں چاہتی ہوں کہ آپ اُسکا حال مجھسے بیان فرمائیں۔ آنجناب نے فرمایا وہ اتنی ہے جیسے ایلہ سے صنعا اور اُسمیں پیالے دہونی اسقدر ہیں جسقدر ستارے ہیں اور جو لوگ

اُسپر آئینگے اُن سب سے زیادہ تیری قوم مجھکو محبوب ہے اور طبرانی نے اوسط میں براء بن عازب رضہ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے میری حوض اتنی بڑی ہے جسقدر ایلہ سے صنعا اور اُسکے دو پرنالے
ہیں ایک سونیکا اور دوسرا چاندیکا - اور اُسکے برتن اسقدر ہیں جتنے آسمان کے تارے ہیں اور وہ حوض دودہ سے
زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو اُسکا پانی پئیگا کبھی پیاسا نہوگا
اور بریدہ رضہ کی حدیث یہ ہے کہ بزار نے بریدہ سے اور اُنھوں نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہیں کہ رسول صلعم نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا اسمیں اسقدر کٹھیاں (برتن آبنوش) ہیں جس قدر
آسمانکے تارے - اور ثوبان کی حدیث یہ ہے کہ مسلم اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ثوبان سے روایت
کی ہے - وہ کہتے ہیں میں نے رسولصلعم کو فرماتے ہوئے سنا - میری حوض اتنی بڑی ہے جیسے عدن سے عمان
اُسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں - اور اُسکے پیالے اسقدر ہیں جسقدر ستارے
جو اُسکا پانی پئیگا پہر کبھی پیاسا نہوگا - سب سے پہلے میرے پاس وہاں فقرائی مہاجرین آئینگے حضرت عمر نے
یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں - آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جنکے سر گردآلود اور کپڑے میلے وہ آسودہ
عورتوں سے نکاح نہیں کرتے - اور اُن کے لئے دروازے نہیں کہولے جاتے - اور جابر بن سمرہ کی حدیث
یہ ہے کہ مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ میں حوض کے اوپر
تمہارے لئے فرط ہونگا یعنی پہلے سے پہنچ جاؤنگا - اور اُسکے دونوں کناروں میں اتنا بعد ہے جسقدر صنعا
اور ایلہ میں - اور اُسکے برتن ستاروں کی مانند ہیں - اور جابر بن عبداللہ کی حدیث یہ ہے کہ احمد اور طبرانی نے
اوسط میں جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے میں تمہارے آگے آگے تمہارا
فرط ہوں - پس اگر تم مجھکو نہ دیکھو تو میں حوض پر ہونگا جو اتنا بڑا ہے جتنا کہ ایلہ سے مکہ تک - اور عنقریب
مرد اور عورتیں اُسکے پاس مشکیزہ اور برتن لیکر آئینگے مگر اُس سے کچھ نہ چکھینگے اور احمد اور بزار نے جابر بن
عبداللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے میں حوض پر ہونگا - اور جو لوگ میرے پاس
وہاں آئینگے اُن کو دیکھتا ہونگا - اور حوض ایک مہینے کی مسافت میں ہے اور اسکا پہیلاؤ یعنی اُسکا عرض
اُسکے طول کے برابر ہے اور اُسکے پیالے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اور وہ دودہ سے زیادہ
سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو شخص اُسکا پانی پئیگا کبھی پیاسا نہوگا اور بزار نے جابر بن عبداللہ
سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولصلعم نے میں حوض کے اوپر تمہارے لئے فرط ہونگا اور میں دوسری
امتوں کے اوپر تمہاری وجہہ سے کثرت حاصل کرنے والا ہونگا کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض
کی وسعت کسقدر ہے - آپ نے فرمایا جتنا ایلہ سے مکہ اور اسکے اوپر پیالے ہیں جنکی شمار ستاروں سے زیادہ ہے

اور یہہ بھی یہ حال ہوگا کہ جب کوئی مومن اسکو پیکر رکھنا چاہیگا تو رکھنے پائیگا کہ دوسرا شخص اُسکے ہاتھ سے لیلیگا - اور جبیر بن مطعم کی حدیث یہہ ہے کہ جبیر بن مطعم سے روایت کی گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا نے میں قیامت کے روز تمہارے لئے حوض کے اوپر فرط ہونگا - جندب کی حدیث یہہ ہے کہ شیخین نے جندب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمہارے لئے حوض کے اوپر فرط ہونگا اور حارثہ اور مستورد کی حدیث یہہ ہے کہ شیخین نے حارثہ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے نبی صلعم سے یہ سنا کہ میری حوض اتنی ہے جتنی صنعا سے لیکر مدینہ - یہ سنکر مستورد نے کہا کہ تمنے آنحضرت صلعم کو اُسکے برتنوں کی نسبت فرماتے ہوئے نہیں سنا - حارثہ نے کہا نہیں مستورد نے کہا تو دیکھیگا کہ اُسکے برتن ستاروں کی مانند ہونگے اور حذیفہ بن اسید کی حدیث یہہ ہے کہ طبرانی نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اے لوگو امیں تمہارے لئے فرط ہونگا اور تم حوض پر آؤگے جسکی وسعت اتنی ہے کہ جتنی صنعا اور بصرہ کے مابین ہے اُسکے پیالے سونے اور چاندی کے ہیں اور شمار میں اتنے ہیں جتنے ستارے - اور حذیفہ بن یمان رض کی حدیث یہہ ہے کہ مسلم نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے حوض کے اوپر کچھہ گروہ جب آئینگے تو اُنکو میری طرف سے روکدیا جاویگا - میں کہونگا اے میرے پروردگار یہ میرے صحابہ ہیں - حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا کیا ہے اور مسلم اور ابن ماجہ نے حذیفہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ میری حوض ان سے زیادہ بڑی ہے جتنا کہ ایلہ سے عدن کا بُعد ہے - اور قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھہ میں میری جان ہے اُسکے برتن تاروں کے شمار سے زیادہ ہیں اور وہ دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین ہے - میں اُس سے لوگوں کو ایسے روکونگا جیسے کوئی شخص غیر کے اونٹوں کو حوض سے پانی نہیں پلاتا - کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہم کو وہاں پہچان لینگے - آنجناب صلعم نے فرمایا ہاں - جب تم میرے پاس آؤگے تو وضو کے سبب سے تمہارے ہاتھہ پاؤں اور مونہہ روشن ہونگے - اور یہ بات سوائے تمہارے اور کسی میں نہوگی اور طبرانی نے اوسط میں حذیفہ سے انا اعطیناک الکوثر کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ وہ ایک نہر ہے جنت میں جو خالی بنی ہوئی ہے اور اُسمیں سونے اور چاندی کے برتن ہیں جسکو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور حسن رض کی حدیث یہہ ہے کہ ابن ابی عاصم نے سنت میں حضرت حسن بن علی رض سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے معاویہ سے کہا تم حضرت علی کو برا کہتے ہو اور خدا کی قسم تم حوض پر اُنہیں کے پاس جاؤگے اور میرے خیال میں نہیں آتا کہ تم اُن کے پاس جاؤ اور اُن کو پنڈلی پر ازار چڑھائے ہوئے دیکھو

اور اُن سے پانی پیوے کیونکہ جنکے دل میں نفاق ہوگا وہ غیر اونٹونکی طرح وہاں سے ہٹائے جائینگے۔ اسواسطے کہ صادق مصدوق
نے فرمایا ہے وقد خاب من افتریٰ اور خباب کی حدیث یہ ہے کہ طبرانی اور حبان نے اور حاکم رضی اللہ عنہ نے
صحیح بیان کرکے خباب سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جتنے لوگ میرے پاس آوینگے اُن کے
ہزار حصوں میں سے تم ایک بھی حصہ نہیں ہو۔ اور زید بن ثابت کی حدیث یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم
نے سنت میں زید بن ثابت سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے میں تمہارے اندر اپنے بعد
دو قایم مقام چھوڑتا ہوں۔ ایک کتاب اللہ۔ دوسری اپنی اولاد۔ یہ دونوں جدا نہونگی جب تک کہ حوض پر
میرے پاس نہ آئیں۔ سلمانؓ کی حدیث یہ ہے کہ حاکم نے سلمانؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ
فرمایا رسول صلعم نے تم میں سے سب سے پہلے حوض کے اوپر میرے پاس وہ شخص آئیگا کہ جو تم میں سے سب سے
پیشتر میرے اوپر ایمان لایا ہے۔ اور سمرہ کی حدیث یہ ہے کہ طبرانی نے اوسط میں سمرہ بن جندبؓ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے میرے ساتھ والوں میں سے ایک گروہ میرے پاس
آئیگا تو جب وہ میرے سامنے پیش کئے جائینگے اور میں اُن کو دیکھونگا کہ مجھسے روکدئے گئے تو میں
کہونگا اے میرے پروردگار! یہ میرے صحابہ ہیں۔ یہ میرے صحابہ ہیں۔ خدا تعالے فرمائیگا تو نہیں جانتا
کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا؟ اور سہل بن سعد کی حدیث یہ ہے کہ شیخین نے بطریق حازم کے سہل
بن سعد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کے اوپر
تمہارے لئے فرط ہونگا جو شخص میرے پاس آئیگا اسکا پانی پئیگا اور جو پانی پئیگا وہ کبھی پیاسا نہوگا۔ اور کچھہ
گروہ میرے پاس ایسے آئینگے کہ میں اُن کو پہچانونگا اور وہ مجھکو پہچانینگے مگر اُن کو میرے پاس آنے سے
روکدیا جائیگا۔ ابو حازم کہتے ہیں کہ نعمان ابن ابی عیاشؓ نے مجھکو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا
تو انہوں نے کہا اسیطرح تو نے سہل سے سنا ہے میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا میں ابو سعید خدری
پر گواہ ہوں کہ وہ اس سے زیادہ بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ لوگ نہ جائینگے۔ یہانتک کہ کہا جائیگا
تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا۔ سویدؓ کی حدیث یہ ہے کہ باوردی اور ابن منحون صحابہ کے
بیان میں بطریق عبد العزیز بن ابیان کے سوید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ
کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ میں قیامت کے روز اپنے حوض سے پانی پلاونگا اور ضابحی کی حدیث
یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ضابحی بن اعسر سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں حوض کے اوپر تمہارے لئے فرط ہونگا۔ اور ضابحی میں یہ احتمال ہے کہ غلطی سے لکھا گیا ہو
اسواسطے کہ ضابحی تابعین میں سے ہیں صحابی نہیں ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو تو دوسرے طریق کے ساتھہ یہ حدیث

مرسل ہوگی اور عائذ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عمر بن عباس کی حدیث یہ ہے کہ احمد اور ابن مبارک اور حاکم نے
ابو سبرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں عبیداللہ بن زیاد سے حوض کی نسبت دریافت کیا گیا۔ اور
عبداللہ ابن زیاد کو حوض سے انکار تھا باوجودیکہ ابو برزہ اور براء بن عازب اور عائذ بن عمرؓ سے عبداللہ
ابن زیاد نے اسکی بابت دریافت کیا تھا۔ پس ابو البصرہ نے کہا میں تجھسے ایک ایسی حدیث بیان کرتا
ہوں کہ جس سے تیری تسلی ہو جائیگی۔ تیرے باپ نے میرے ہاتھ معاویہ کو کوئی مال بھیجا تھا۔ پس میں
عبداللہ ابن عمر سے ملا عبداللہ ابن عمر نے مجھسے بیان کیا کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے میرے حوض کے لئے
تمہارا وعدہ ہے جسکا عرض و طول یکساں ہے اور وہ اسقدر ہے جسقدر ایلہ اور مکہ کے مابین مسافت ہے
اور ان میں ایک مہینہ کا رستہ ہے اور اسمیں اتنے پیالے ہیں جتنے آسمان کے ستارے اور اسکا
پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے جو ایک دفعہ اسکا پانی پیئیگا کبھی پیاسا نہوگا۔ اور عمرؓ سے مروی ہے
وہ کہتے ہیں فرمایا رسول صلعم نے میری حوض ایک مہینہ کی مسافت میں ہے اور اسکا پانی دودھ سے زیادہ
سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اسکے پیالے ایسے ہیں جیسے آسمان کے ستارے
جو اسکا پانی پیئیگا کبھی پیاسا نہوگا۔ اور عبداللہ بن زیاد کی حدیث یہ ہے کہ شیخین نے عبداللہ بن زید سے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے تم عنقریب میرے بعد دیکھوگے کہ لوگ تمہارے اوپر دوسروں کو
ترجیح دینگے پس تم صبر کرنا یہانتک کہ تم حوض کے اوپر آکر مجھسے ملو۔ ابن عباس کی حدیث یہ ہے کہ
ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کوثر ایک نہر ہے جنت میں اسکے کنارے
سونے اور چاندی کے ہیں اور وہ یاقوت اور جواہر پر چلتی ہے اور اسکا پانی برف سے زیادہ سرد اور سفید ہے
اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور احمد اور طبرانی اور براء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ وہ
کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا میں حوض کے اوپر تمہارے لئے فرط ہونگا پس جو شخص
یہاں آئیگا کامیاب ہو جائیگا۔ اور کچھ گروہ ایسے لائے جائینگے کہ ان کو پکڑ کے بائیں طرف کو کر دیا جائیگا
میں کہتا لگونگا اے میرے پروردگار۔ پس حکم ہوگا تیرے بعد یہ برابر اپنی ایڑیوں پر لوٹے ہوئے رہے
اور طبرانی نے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے میری
حوض ایک مہینہ کی راہ میں ہے۔ اور اسکی سب طرفیں برابر ہیں اور اسکے پیالے اتنے ہیں جتنے آسمان
کے تارے اور اسکا پانی برف سے زیادہ سفید اور سرد ہے اور شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے
زیادہ خوشبودار۔ جو اسکا پانی ایکدفعہ پئیگا کبھی پیاسا نہوگا۔ ابن عمرؓ کی حدیث یہ ہے کہ احمد نے اور ترمذی نے
صحیح بیان کر کے اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے

کوثر ایک نہر ہے

کوثر ایک نہر ہے جنت میں اسکے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اسکا پانی موتیوں کے اوپر بہتا ہے اور وہ پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اسکے پیالے آسمان کے تاروں کی مانند ہیں جو اسکا پانی پئیگا پھر کبھی پیاسا نہوگا سب سے پہلے میرے پاس اس حوض پر فقرا اور مہاجرین آئینگے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟ آنجناب نے فرمایا وہ لوگ ہیں جنکے سر گرد آلود ہونگے اور انکے منھ خشک ہونگے یعنی چکنے چکنے نہیں ہیں ان کے کپڑے میلے ہیں۔ ان کے لیئے ڈیوڑھیوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور وہ آسودہ حال عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور جو کچھ کہ حق ان پر ہو وہ اُن کو دینا پڑتا ہے اور جو کچھ اُن کا کسی پر ہو وہ نہیں لے سکتے اور حاکم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میں حوض کے اوپر تمہارے لیئے فرط ہونگا اور اسکی فراخی اتنی ہے جتنی کوفہ اور حجر اسود کے مابین۔ اور اسکے برتن تاروں کے شمار کے برابر ہیں۔ ابن مسعود کی حدیث یہ ہے کہ شیخین نے ابن مسعودؓ سے اور انھوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب نے میں حوض کے اوپر تمہارے لیئے فرط ہونگا۔ اور عبد الرحمن بن عوفؓ کی حدیث یہ ہے کہ فرمایا آنجناب نے۔ اور آپ اسوقت طائف میں تھے کہ حوض پر تمہارا وعدہ پورا کیا جاویگا۔ اور عتبہ کی حدیث یہی کہ ابن حبان اور بیہقی نے عتبہ بن عبد السلمی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول خدا صلعم کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا وہ کیسی حوض ہے جسکا آپ لوگوں سے بیان کرتے ہیں۔ آپنے فرمایا وہ اتنی بڑی ہے جیسے صنعا سے بصرہ۔ پھر خدا تعالے نے میرے لیئے اسکے کنارے کو اسقدر چوڑا کر دیگا کہ کوئی بشر اسکو نہیں جانتا۔ اور عثمان بن مظعون کی حدیث یہ ہے کہ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں عثمان بن مظعون سے اور انھوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب صلعم نے کہ اے عثمان! میری سنت سے اعراض نکرنا کہ جسنے میری سنت سے اعراض کیا سیا نک کہ وہ بغیر توبہ کیئے مر گیا تو قیامت کے روز فرشتے میرے حوض سے اسکے مونھ کو پھیر دینگے۔ اور عرباضؓ کی حدیث یہ ہے۔ ابن حبان اور طبرانی نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے یہ امت حوض کے اوپر اسطرح اژدحام کریگی جسطرح پانچ دن کے پیاسے اونٹ پانی کے لیئے اژدحام کرتے ہیں۔ اور عقبہ کی حدیث یہ ہے کہ مسلم نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میں حوض کے اوپر تمہارے لیئے فرط ہونگا اور اسکی وسعت اتنی ہے جتنی کہ ایلہ سے جحفہ ہے۔ اور کعب بن عجرہؓ کی حدیث یہ ہے کہ رسول خدا صلعم اکثر صحابہ میں

تشریف لائے اور فرمایا عنقریب میرے بعد حاکم ہونگے اور جو شخص انکے پاس گیا اور ان کے جھوٹ کی
تصدیق کی اور ان کے ظلم پر انکی اعانت کی تو مجھے اور اس سے کچھ واسطہ نہیں ہے اور نہ وہ حوض پر
آئیگا۔ اور جو لوگ نہ انکے پاس گیا اور ظلم میں ان کی اعانت نہ کی اور ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی تو وہ میرا ہے
اور میں اُسکا ہوں وہ میرے پاس حوض پر آئیگا۔ اور حذیفہ کی حدیث ایک دوسری اسناد سے ابتدائی کتاب
میں گذر چکی ہے۔ اور ابو امامہ کی حدیث یہ ہے کہ ابن حبان اور بیہقی نے ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے
کہ یزید بن اخنس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی حوض کسقدر بڑی ہے۔ آپنے فرمایا جیسے عدن سے
عمان اور اُسمیں سونے چاندی کی دو نالیاں ہیں۔ ہم نے عرض کیا اُسکا پانی کیسا ہے۔ آپنے فرمایا دودھ سے
زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو اسکا پانی پیئیگا پھر کبھی پیاسا
نہ ہوگا اور پھر اُسکا مونہہ کبھی سیاہ نہ ہوگا۔ اور طبرانی نے ابو امامہ اور اُنکے والد سے روایت کی ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ میری حوض اتنی ہے جیسے عدن سے عمان اور اُسکے کوزے آسمان کے تاروں کے
برابر پیالے ہیں جو اُس حوض کا پانی پیئیگا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور میرے پاس جو لوگ میری امت کی
اُسوقت آئینگے ان میں سے ایک وہ ہونگے کہ جنکے سر پراگندہ اور کپڑے میلے ہیں اور آسودہ حال عورتوں سے
ان کا نکاح نہیں ہوتا اور ان کو بادشاہوں کے دروازوں پر پناہ نہیں ہوسکتی اور
جس کسی کا کچھہ اُنپر آتا ہے وہ دیدیتے ہیں اور جو کچھہ ان کا کسی پر آتا ہے وہ ان کو نہیں ملتا۔ اور ابن ابی عاصم
سنت میں ابو امامہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول صلعم نے قیامت کے روز انبیاء اکیلے دوسرے
کہ جنت جائینگے پس تم مجھکو خفیف نکرنا اور میں تمہارے لئے حوض پر بیٹھا ہوا ہونگا۔ اور ابی بکر کی حدیث
یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حوض کے اوپر میرے پاس کچھہ لوگ ایسے آئینگے جو میرے ساتھ رہے ہونگے اور انہوں نے مجھکو
دیکھا ہوگا۔ یہانتک کہ جب وہ میرے پاس لائے جائینگے اور میں ان کو دیکھ لونگا تو ان کو میرے پاس سے
پھیر دیا جائیگا میں کہونگا یہ میرے صحابہ ہیں۔ حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا؟
اور ابی برزہ کی حدیث یہ ہے کہ ابن حبان اور بیہقی نے ابی برزہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے
رسولخدا صلعم سے۔ وہ کہتے ہیں کہ مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے حوض کے دونوں
کناروں کے مابین اتنا فاصلہ ہے جتنا ایلہ اور صنعا کے مابین ہے یعنی ایک مہینہ کی راہ۔ اور
اُسکا عرض اور طول برابر ہے اور اُس میں جنت کی دو پرنالے ہیں ایک چاندی کا اور دوسرا سونے
کا اور اُسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سرد اور مشک سے

زیادہ چکنا ہے

زیادہ چکنا ہے۔ اور اس میں آسمان کے تاروں کی قدر پتھریاں ہیں جو اسکا پانی ایکدفعہ پئیگا جبتک
کہ جنت میں داخل ہوگا اُسکو پیاس نہ لگیگی ۔ اور ابوالدرداء کی حدیث یہ ہے کہ طبرانی نے ابوالدرداء سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اُن کو میرے پاس سے روکا جائیگا میں کہونگا یہ
میرے صحابیوں سے ہیں حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ انھوں نے تیرے بعد کیا کیا ۔ اور ابن ابی عاصم نے
سنت میں ابوالدرداء سے روایت کی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے میں حوض کے اوپر
تمہارے لئے فرط ہونگا ۔ اور ابوذر کی حدیث یہ ہے کہ مسلم نے ابوذر سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حوض کے برتنوں کا کیا حال ہے ۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا قسم ہے
اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اُسکے برتن آسمان کے تاروں کے شمار سے زیادہ ہیں
جو اندھیری رات میں نظر آتے ہیں ۔ اور جو اسکا پانی پئیگا کبھی پیاسا ہوگا اور اُسمیں جنت سے دو پرنالے
گرتے ہیں اور اُسکا عرض طول کی مانند ہے اور اتنی مسافت میں ہے جیسے عمان سے ایلہ ۔ اور اُسکا
پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے ۔ اور ابوسعید کی حدیث یہ ہے کہ طبرانی نے
ابوسعید خدری سے روایت کی ہے میرے نزدیک ایک نہر ہے جیسے صنعا سے لیکر ایلہ ۔ اُسمیں
بقدر تاروں کے برتن ہیں ۔ اور وہ نہر برف سے زیادہ سرد ہے اور شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ
سفید ہے جو ایکدفعہ اسکا پانی پئیگا پھر کبھی پیاسا نہوگا اور جو اُسکو نہ چکھیگا کبھی سیراب نہوگا ۔
ابو یعلی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ
میں حوض کے اوپر تمہارے لئے فرط ہونگا اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم نے سنت میں نبی صلعم سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے میرا ایک حوض ہے اُسکا طول اتنا ہے جیسے کعبہ سے
بیت المقدس اور وہ حوض دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اُسکے برتن تاروں کی مانند ہیں ۔ اور
قیامت کے روز سب انبیاء علیہم السلام سے زیادہ میرے تابعدار ہونگے ۔ اور ابن مسعود کی حدیث یہ ہے
کہ طبرانی نے حضرت ابن مسعود سے اور اُنھوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب نے
میرے سامنے میرے صحابیوں سے کچھ لوگ پیش کئے جائینگے یہانتک کہ جب میں اُن کو دیکھونگا کہ
میرے پاس آنے سے اُن کو روکدیا گیا ہے تو میں کہونگا کہ یہ میرے صحابہ ہیں حکم ہوگا کہ تو نہیں
جانتا کہ انھوں نے تیرے بعد کیا کیا ۔ ابوہریرہ کی حدیث یہ ہے کہ بخاری نے ابوہریرہ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جو بات میرے لئے ہے وہ کسیکے لئے نہیں ہے اور میرا حوض اتنی
دوری میں ہے جیسے ایلہ سے عدن ۔ اُسکا پانی برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد اور دودھ ملے ہوئے سے

زیادہ شیریں اور اُسکے برتن تاروں کے شمار سے زیادہ ہیں اور میں لوگوں کو اُس سے اسطرح روکونگا جسطرح کوئی شخص غیر کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو اُسروز پہچان لینگے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہاں تمہارے اندر وہ علامت ہوگی جو اور کسی امت میں نہوگی جب تم میرے پاس آؤگے تو وضو کے اثر سے تمہارے ہاتھ پاؤں اور مونھہ روشن ہونگے اور طبرانی نے اوسط میں بطریق (زرزق) ابو ہریرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسولخدا کو فرماتے ہوئے سنا میرے حوض اتنی ہے جتنا عمان سے ایلہ اور اُسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اُسکے برتن بقدر آسمان کے تاروں کے ہیں جو اُسکا پانی پیئیگا کبھی پیاسا نہوگا اور اسماء کی حدیث یہہ ہے کہ بخاری نے اسماء بنت ابو بکر سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ میں اپنے حوض پر کھڑا ہوا دیکھونگا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آرہا ہے اور خولا کی حدیث یہہ ہے کہ احمد اور طبرانی نے خولا بنت حکیم سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا کوئی حوض ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہاں۔ اور سب سے زیادہ عزیز میرے نزدیک اُن لوگوں میں کہ جو میرے پاس حوض پر آئینگے تیری قوم ہے اور خولا بنت قیس کی حدیث میں ہے (یہہ خولا حضرت حمزہ کی بیوی ہیں) کہ احمد اور طبرانی نے خولا بنت قیس انصاریہ سے جو بنی نجار میں سے ہیں اور حضرت حمزہ کی بیوی ہیں روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ ایکروز رسولخدا صلعم ہمارے مکان پر تشریف لائے۔ پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ! مینے آپ کی یہہ بات سنی ہے کہ قیامت کے روز آپکے لئے حوض ہوگی فلاں جگہہ سے فلاں جگہہ تک۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہاں! اور سب لوگوں میں زیادہ عزیز مجھکو جو اُس سے سیراب ہونگے تیری قوم ہے۔ اور حضرت عائشہ رضہ کی حدیث یہہ ہے کہ مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کے اوپر انتظار کرونگا کہ کون کون تم میں سے میرے پاس آتا ہے بخاری نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت بیان کی ہے وہ فرماتی ہیں مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کے اوپر اُن لوگوں کا انتظار کرونگا جو تم میں سے میرے پاس آئینگے اور بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت بیان کی ہے کہ اُن سے کسی شخص نے "انا اعطیناک الکوثر" کے متعلق دریافت کیا تو اُنھوں نے فرمایا ایک نہر ہے جو تمہارے نبی (صلعم) کو ملی ہے اُسکے دونوں کنارے خول موتی کے ہیں اور اُسکے برتن بقدر تاروں کے ہیں اور ہنّاد نے زہد میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں جو شخص حوض کوثر کے چلنے کی آواز سننا چاہے تو اپنی انگلیاں کانوں میں کرکے دیکھہ لے اور

حضرت ام سلمہ کی حدیث میں ہے وہ کہتی ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ میں حوض کے اوپر تمہارے لئے فرط ہونگا :

باب اس بات کے بیان میں کہ ہر نبی کے لیے حوض ہوگا

ترمذی نے سمرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے ہر نبی کے لئے حوض ہوگا اور وہ باہم فخر کرینگے کہ کس کے حوض پر زیادہ پینے والے آتے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ میرے حوض سے پینے والے زیادہ ہونگے۔ اور طبرانی نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے قیامت کے روز انبیا باہم فخر کرینگے کہ امت میں سے کسکے اصحاب زیادہ نکلیں اور میں امید کرتا ہوں کہ اس روز میرے اصحاب سب سے زیادہ آئینگے۔ اور اسوقت ہر نبی اپنے اپنے حوض پر عصا لئے ہوئے کھڑا ہوگا اور عصا لیے ہوئے ہوگا۔ وہ جسکو اپنی امت میں سے پہچانتے جائینگے بلاتے جائینگے اور ہر امت کے لئے نشانی ہوگی جس سے اس کا نبی اس کو پہچان لیگا

باب۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ علی ابن ابیطالب ع قیامت کے روز میرے حوض کے مالک ہونگے :

باب۔ بزار نے بسند جید حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے قیامت کے روز ایک حوض لوگوں میں ایسی ہوگی کہ بجز روزہ داروں کے کوئی اس پر نہ آئیگا۔

باب۔ ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رض سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ قیامت میں جتنے لوگ ہونگے سب پیاسے ہونگے اور احمد او ابویعلے نے قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص شراب پیئیگا قیامت کو پیاسا آئیگا۔

باب ان اعمال کا بیان جن کی وجہ سے حوض کوثر کا پانی پینا نصیب ہوگا

ابن ابی الدنیا نے اصطناع المعروف میں حضرت ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو قیامت کے روز ایسا ننگا اٹھایا جائیگا کہ کبھی ایسے ننگے نہ ہوئے ہونگے۔ اور ایسا بھوکا اٹھایا جائیگا کہ کبھی ایسے بھوکے نہ ہونگے۔ اور ایسی مشقت میں اٹھایا جائیگا کہ ایسی مشقت کبھی نہ ہوئی ہوگی۔ پس جس شخص نے خدا کے لئے کپڑا پہنایا ہوگا خدا تعالے اسکو کپڑا پہنائیگا۔ اور جس شخص نے خدا کے لئے کھانا کھلایا ہوگا خدا تعالے اس کو کھانا کھلائیگا اور جس شخص نے خدا کے لئے پانی پلایا ہوگا خدا تعالے

قیامت کے روز اُس کو پانی پلائیگا اور جس شخص نے خدا تعالے کے لئے کام کیا ہوگا خدا اُسکو بے پرواہ کردیگا اور جس شخص نے خدا کے لیئے کسیکو معاف کیا ہوگا خدا اُسکو معاف کردیگا۔ اور ابن خذیمہ اور بیہقی نے سلمان سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جس شخص نے روزہ دار کو پانی پلایا خدا تعالیٰ میرے حوض سے اُسکو پانی پلائیگا کہ جنت میں جاتے وقت تک اُسکو پیاس نہ لگیگی۔ اور بزار نے بسند جید حضرت ابنعباس سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے ابو موسیٰ کو دریا میں لشکر کا حاکم بنا کر بھیجا۔ پس وہ لوگ جارہے تھے اور رات اندہیری تھی کہ ناگاہ ایک ہاتف نے اوپر سے آواز دی کہ اے کشتی والو! ذرا ٹہر جاؤ میں تم کو خدا کا ایک حکم سناتا ہوں جسکو اُسنے اپنی ذات پر مقرر کیا ہے ابو موسیٰ نے کہا سناؤ۔ ہاتف نے کہا خدائے تبارک و تعالے نے اپنی ذات پر یہ حکم لگایا ہے کہ جو شخص خدا تعالے کے لئے اپنی جان کو گرمی کے دن پیاسا رکھیگا تو پیاس کے دن خدا تعالے اُسکو سیراب کریگا اور حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جس شخص کے پاس اُسکا بہائی عذر پیش کرتا ہوا آئے تو اُس کو چاہیے کہ اُسکے عذر کو قبول کرلے خواہ وہ صحیح کہتا ہو یا غلط اور اگر اُسنے ایسا نہ کیا تو قیامت کے روز حوض پر نہ آئیگا۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جو شخص اپنے بہائی سلمان سے عذر پیش کرے اور وہ بہائی سلمان اُسکے عذر کو قبول نکرے تو وہ حوض کوثر پر نہ آئیگا اور طبرانی نے حضرت ابنعباس سے اور اُنھوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے جو شخص میرے عہد کو توڑیگا میری شفاعت اسکو نہ ملیگی اور حوض کوثر پر میرے پاس نہ آئیگا۔

باب ۔ دار قطنی نے بیان کیا ہے ہمارے علما فرماتے ہیں جو شخص دین الٰہی سے پہر جائیگا یا اس میں وہ بات نکالیگا جس میں خدا تعالے کی رضامندی نہو اور نہ اُسنے اجازت دی ہو تو وہ اُن لوگوں میں ہوگا کہ جو حوض کے پاس سے نکال دیئے جائینگے۔ اور سب سے زیادہ وہ شخص نکالا جائیگا جو مسلمانوں کی جماعت کے خلاف کریگا مثل خوارج اور روافض اور معتزلہ کے فرقوں کے کہ یہ سب دین الٰہی میں تبدیل کرنے والے ہیں۔ اور علی ہذا القیاس ستمگار لوگ جو حد سے زیادہ جور و ستم کرتے ہیں اور حق کو مٹاتے ہیں اور دینداروں کی ذلت کرتے ہیں۔ اور علانیہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور گناہوں کو ہلکا سمجھتے ہیں اور گمراہ اہل بدعتی لوگ سب اُس میں داخل ہیں اور پہر ایک بات یہ بھی ہے کہ اگر اعمال میں تبدیلی ہوگی اور عقاید میں تہوگی تو فی الحال اُن لوگوں کو مردود اور مسترد کردیا جائے گا اور مغفرت کے بعد پہر قرب الٰہی اُن کو نصیب ہوجائیگا۔ اور بعض کا قول ہے کہ اہل کبایر بھی حوض کو نرالا

پانی پئینگے - اور جب اسکے بعد دوزخ میں داخل ہونگے تو اُن کو تشنگی کا عذاب نہوگا - انتہی - اور یہہ بیان
اُنہیں کے قول کے موافق ہے کہ اُن کے نزدیک حوض کوثر کے اوپر جانا پلصراط سے قبل ہوگا - اور
قاضی عیاض نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ حوض کوثر جنت کے پہلو میں ہے اور جنت کی ایک نہر
اُس میں پانی گرتا ہے - پس اگر حوض کوثر پلصراط سے قبل ہو تو لازم آئیگا کہ اُس پانی کے مابین دوزخ کا
ہونا لازم آتا ہے - اور دارقطنی نے یہہ کہا ہے کہ اس قول پر اُس حدیث سے اگر اعتراض کیا جائے کہ
کچھہ لوگ حوض کوثر کے پاس سے واپس کردیئے جائینگے اور اُن کو دوزخ میں بھیجدیا جائیگا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ
وہ حوض کوثر کے قریب آجائینگے - اور اُسکو دیکھنے لگینگے - اور باقی پلصراط سے نجات پانے سے قبل
اُن کو دوزخ میں ڈالدیا جائیگا

باب اُن لوگوں کا بیان کہ جن کو موقف حشر میں کھانا ملیگا - اور زمین کی تبدیل کے بیان میں

اسکے تعلق چند احادیث گذر چکی ہیں - اور طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضہ سے اور اُنھوں نے
نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اللہ تبارک وتعالےٰ کا ایک دسترخوان ہے
اُسکے اوپر وہ وہ چیزیں ہیں کہ جنکو آنکھوں نے نہیں دیکھا - اور نہ کسی بشر کے دل کے اوپر اُس کا خطرہ
گذرا بجز روزہ داروں کے اُس دسترخوان پر کوئی نہ بیٹھیگا - اور ابن ابی الدنیا نے کتاب الجوع میں
حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا سید محمد صلعم نے روزہ داروں کے مونہہ میں
مشک کی خوشبو مہکتی ہوگی - اور قیامت کے روز انکے لئے عرش کے نیچے دسترخوان رکھا جائیگا اور
اور وہ اُس سے کھائینگے اور لوگ بھوک کی تکلیف میں ہونگے - اور ابو شیخ نے ثواب کے بیان میں
حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے - جب قیامت کا روز ہوگا تو روزہ دار لوگ اپنی اپنی قبروں سے
نکلینگے اور روزہ کی خوشبو سے اُن کی شناخت ہوگی کہ اُن کے مونہہ مشک سے زیادہ خوشبودار
ہونگے - اور اُن کے سامنے دسترخوان اور تھیلیاں لائی جائینگی - اور اُن کے لئے پر مشک کی مہر
ہوگی اُن سے کہینگے کھاؤ کہ تم بھوکے رہے تھے - اور پیو کہ تم پیاسے رہے تھے اور آرام لو کہ تمنے
تکان اُٹھایا تھا سو وہ لوگ کھائینگے پئینگے - اور آرام لینگے - اور لوگ اُسوقت تکلیف اور پیاس کے
اندر ہونگے - اور دیلمی نے ابو الدرداء سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ روزہ داروں کے لئے
عرش کے نیچے ایک سونیکا دسترخوان رکھا جائیگا - وہ دسترخوان موتی اور جواہر سے جڑا ہوا ہوگا

اور اسپر اقسام اقسام کے جنت کے کہانے اور پانی اور سہل ہونگے - وہ لوگ کہائینگے اور پیئینگے اور
بہرہ یاب ہونگے اور باقی لوگ حساب کی شدت میں ہونگے اور حمید بن زنجویہ [illegible]
سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز ایک دسترخوان رکھا جائیگا سب سے پیشتر [illegible]
اور دینوری نے مجالست میں عبداللہ بن عبدالرحمن ظہری سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں ہشام
بن عبدالملک نے محمد بن علی بن حسین سے کہا کہ ہمکو آپ یہ بتلائیے کہ قیامت کے روز لوگ کیا کہائینگے
اور کیا پیئینگے محمد بن علی نے فرمایا وہ کچی چاندی کی مانند زمین پر حشر کیے جائینگے اور اسمیں نہریں جاری
ہونگی - ہشام بن عبدالملک نے کہا کہانے اور پینے سے کونسی چیز انکو مانع ہوگی - محمد بن علی نے
کہا وہ لوگ آگ میں پڑے ہوئے ہونگے - اور آگ میں پڑا رہنا اسبات سے مانع نہوگا کہ وہ اہل جنت سے
کہینگے افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم اللہ - یعنے ہمارے اوپر پانی ڈالو یا اسمیں سے
جو خدا نے تمکو دیا ہے کچھہ ڈالو -

باب ترمذی نے بہ بیان حسن حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسولخدا کے
پاس ڈکار لی - آنحضرت صلعم نے فرمایا ہمارے پاس سے اپنی ڈکار کو الگ کر کہ جو لوگ بہت پیٹ بہر کر
کہانا کہاتے ہیں قیامت کے روز وہ بہت بہوکے ہونگے اور طبرانی نے اسطرح سے روایت کی ہے کہ
دنیا میں سیر رہنے والے کل کو آخرت میں بہوکے ہونگے اور اسی بیان میں ابو جحیفہ سے مروی ہے
جسکو حاکم اور بزار اور سلمان نے نقل کیا ہے - ابن ماجہ اور بیہقی نے اسکا بیان کیا ہے اور ابن
ابی الدنیا نے انس سے کہ جو آپکے صحابہ میں سے ہیں روایت کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
آگاہ ہوجاؤ کہ دنیا میں بہت سے نفس کہانے والے قیامت کے روز بہوکے اور ننگے ہوں گے -

باب - نامۂ اعمال کے اڑنے اور داہنے اور بائیں ہاتھوں میں اور پشت کے پیچھے سے دیئے جانیکا بیان

خداتعالے فرماتا ہے فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا
یسیرا وینقلب الی اہلہ مسرورا واما من اوتی کتابہ وراء ظہرہ فسوف یدعو
ثبورا ویصلی سعیرا - یعنے جس شخص کے نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتہ میں دیئے جائینگے اسکا
حساب جلدی کے ساتہ آسانی سے ہوجائیگا اور اپنے گہر خوش خوش لوٹ کر چلا آئیگا - اور جسکا نامہ اعمال
پشت کے پیچھے سے دیا جائیگا وہ عنقریب ہلاکی کو پکاریگا اور آگ میں پہنچیگا - اور فرماتا ہے واما
من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ہاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت انی ملاق حسابیہ

الآیہ۔ یعنے جسکا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا آؤ میرے نامۂ اعمال کو پڑہ لو۔ مجھکو امید تھی کہ میں اپنے حساب کو پہنچ جاؤنگا اور جسکا نامۂ اعمال اُسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا اے کاش مجھکو میرا نامۂ اعمال نہ دیا جاتا۔ اور مجھکو معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے اور فرماتا ہے وکل انسان الزمناه طائرہ فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیامۃ کتابا یلقاہ منشورا اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا۔ یعنے ہر شخص کی نحوست ہم نے اُسکی گردن میں ڈالدی ہے اور قیامت کے روز ہم اُسکے نامۂ اعمال نکالینگے جس کو وہ کہلا ہوا پائیگا پڑہ اپنے نامۂ اعمال کو آج تیرا حساب کرنے کے لئے تیرا نفس ہی کافی ہے اور فرماتا ہے واذا الصحف نشرت یعنے جبکہ نامۂ اعمال کہولے جائینگے۔ ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز لوگوں کی تین پیشیاں ہونگی جن میں سے دو پیشیوں میں جہگڑا اور معذرتیں ہونگی اور تیسری پیشی میں نامۂ اعمال اُڑکر لوگوں کے ہاتھوں میں آجائینگے۔ پہر کوئی شخص داہنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہوگا کوئی بائیں ہاتھ میں۔ اور ابن ماجہ نے بھی حضور صلعم سے روایت کی ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے قیامت کے روز لوگوں کی تین پیشیاں ہونگی دو پیشیوں میں جہگڑا اور معذرتیں ہونگی اور تیسری پیشی میں نامۂ اعمال اُڑ اُڑ کر لوگوں کے ہاتھوں میں آجائینگے۔ پس کوئی شخص اپنے اعمالنامہ کو داہنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں۔ اور بیہقی نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں لوگوں کے لئے قیامت کے روز تین پیشیاں ہونگی۔ دو پیشیوں تک جہگڑا اور معذرتیں رہینگی اور تیسری پیشی میں اعمالنامے اُڑ اُڑ کر داہنے اور بائیں ہاتھوں میں آجائینگے۔ حکیم ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ جہگڑا دشمنوں کی طرف سے ہوگا کیونکہ وہ اپنے پروردگار کو نہیں پہچانتے ہیں۔ اور یہ گمان کرینگے کہ جہگڑنے سے ہم کو نجات ہو جائیگی۔ اور ہماری حجت قایم ہو جائیگی اور معذرتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونگی کہ خدا تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء سے معذرتیں بیان فرمائیگا۔ اور اُن کے روبرو دشمنوں کے اوپر حجت قایم فرمائیگا۔ اور پہر اُن کو دوزخ میں بہیجیگا۔ اور تیسری پیشی اہل ایمان کی لئے ہوگی اور بڑی پیشی وہی ہے اور عرض اکبر اسیکا نام ہے۔ خدا تعالیٰ اُن کو تنہائی میں ملائیگا اور جس شخص کے اوپر عتاب کرنا چاہیگا تنہائی میں اُسکے اوپر عتاب فرمائیگا تاکہ وہ شخص اپنی ندامت اور شرمندگی کا مزہ چکہے۔ پہر خدا تعالیٰ اُن کو بخشدیگا اور اُن سے راضی ہو جائیگا۔ اور حضرت انسؓ سے اور اُنہوں نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب صلعم نے اعمالنامے سب کے سب عرش کے نیچے ہیں۔ جب حشر کا روز ہوگا تو خدا تعالیٰ ایک ہوا بہیجیگا سو ہوا اُن اعمالناموں کو اُڑا اُڑا کر داہنے اور بائیں ہاتھوں میں دیدیگی۔ سب سے اول اعمالناموں کی عبارت یہ ہوگی۔ اقرأ کتابک کفی

بنفسك اليوم عليك حسيبا - یعنے اپنے اعمالنامہ کو پڑھ کہ آج کے دن تیرا نفس تیری حساب
لینے کو کافی ہے - اور ابن جریر نے قتادہ سے اقرأ کتابك کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ جو شخص
دنیا میں ان پڑھ ہوا ہوگا وہ بھی اسروز پڑھنے لگیگا - اور ابن المبارک نے حسن سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہیں ہر شخص کی گردن میں ایک پٹہ ڈالا گیا ہے جس پر اسکے اعمال لکھے جاتے ہیں جب وہ لپیٹ لیا
جائیگا تو اسکی گردن میں باندہ دیا جائیگا یعنے مرتے وقت اور جب اٹھایا جائیگا تب وہ کھولا جائیگا اور اس سے
کہا جائیگا اپنے اعمالنامے کو پڑھ آیا تیرا نفس تیرے حساب کے لئے کافی ہے؟ اور ابن المبارک نے ابو عثمان
نہدی سے روایت کی ہے کہ مسلمان کا اعمالنامہ پوشیدہ طور پر خدا کے روبرو دیا جائیگا جب وہ اپنی برائیوں کو
اس میں پڑھیگا تو اسکا رنگ بدل جائیگا - پھر جب وہ اپنی نیکیوں کو اسمیں پڑھیگا تو اسکا رنگ حالت اصلی
پر ہو جائیگا - پھر دیکھیگا کہ اسکی برائیاں نیکیوں کے ساتھ بدل دی گئیں - تو اسوقت کہیگا هاؤم
اقرؤا کتابیه - یعنے آؤ! میرے اعمالنامہ کو پڑھو - اور ابن المبارک نے بنی اسد کے ایک شخص سے
روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے کعب سے کہا ہم سے آخرت کا حال بیان کرو - کعب نے کہا
اچھا اے امیر المومنین! جب قیامت کا روز ہوگا تو خدا تعالے لوح محفوظ کو اٹھائیگا - اور مخلوق میں سے
کوئی شخص ایسا باقی نہ رہیگا کہ جو اپنے اعمال کو نہ دیکھ لے پھر صحیفے لائے جائینگے جنمیں بندوں کے اعمال
لکھے ہونگے اور عرش کے گرد انکو کھولا جائیگا پھر مومن کو بلایا جائیگا اور اسکا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں
دیا جائیگا - وہ اسکو دیکھیگا اور بیہقی نے مجاہد سے واما من اوتی کتابه وراء ظهره کی تفسیر میں
روایت کیا ہے کہ اس شخص کا بایاں ہاتھ پیٹ کے پیچھے سے نکالا جائیگا اور وہ اپنے اعمالنامے کو اس سے
لیگا - اور دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے اور انہوں نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نے کہ مومن کے اعمالنامہ کا عنوان قیامت کے روز حسن ثناء الناس ہوگا - اور ابو نعیم نے ابن مسعودؓ
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز مومن کے اعمالنامہ کا عنوان الثناء الحسن ہوگا - اور اصبہانی
نے ابوامامہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول صلعم نے آدمی کے اعمالنامے کو اسکی نیکیاں
کھولکر لائینگے - اور وہ کہیگا اے میرے پروردگار! فلاں فلاں جو اچھے کام کئے تھے وہ کہاں ہیں
میرے اعمالنامہ میں وہ نہیں ہیں - خدا تعالے فرمائیگا تو جو لوگوں کی غیبت کرتا تھا وہ مٹ گئے -

باب - خدا تعالے فرماتا ہے یوم ندعوا کل اناس بامامهم یعنے اسروز ہم سب
لوگوں کو انکے امام کے ساتھ بلائینگے - ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضہ سے اس آیت کے متعلق روایت
کی ہے کہ لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ پکارا جائیگا خواہ ہدایت کا امام ہو خواہ گمراہی کا - اور

ابونعیم نے ابو حازم اعرج سے روایت کی ہے کہ انھوں نے اپنی ذات سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے اعرج!
قیامت کے روز جب پکارا جائیگا اے فلاں فلاں گناہ کرنیوالو! تو اُنکے ساتھہ تو کھڑا ہوگا۔ پھر آواز
دیجائیگی اے فلاں فلاں دوسرے گناہوں کے کرنیوالو! تو اُنکے ساتھہ بھی تو کھڑا ہوگا۔ پس میں
اے اعرج تجھکو دیکھتا ہوں کہ تو ہر قسم کے گناہ والوں کے ساتھہ کھڑا ہونیکا ارادہ رکھتا ہے اور ترمذی نے
حسن بیان کرکے۔ اور ابن حبان اور بیہقی اور بزار اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اس آیۃ کی تفسیر میں کہ یوم ندعوا کل اناس بامامھم یعنے آدمی کو بلایا جائیگا
اور اُسکا اعمالنامہ اُسکے داہنے ہاتھہ میں دیا جائیگا اور اُسکا جسم بڑھا کر شتر گز کا کر دیا جائیگا اور اُسکا مونہہ
سفید کر دیا جائیگا اور اُسکے سر پر موتیوں کا ایک چمکدار تاج رکھا جائیگا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف روانہ
ہوگا وہ اُسکو دور سے دیکھینگے اور کہینگے الٰہی! اُسکے طفیل میں ہم کو عطا فرما اور اسکی وجہہ سے ہمارے
اوپر برکت نازل کر یہانتک کہ وہ شخص اُنکے پاس آئیگا اور کہیگا تم خوش ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک کیلئے
اسکی مثل ہے اور کافر کا مونہہ سیاہ کیا جائیگا۔ اور بڑھا کر اسکا جسم شتر گز کا کر دیا جائیگا اور اُسکے سر پر ایک
تاج آگ کا رکھا جائیگا جب اُسکے ساتھی اُسکو دیکھینگے تو وہ کہینگے الٰہی! ہم اسکی بدی سے تیری پناہ
مانگتے ہیں۔ ہمارے پاس اسکو نہ لانا۔ وہ اُنکے پاس آئیگا اور وہ کہینگے الٰہی! اسکو ہٹا اور وہ کہیگا
خدا نے تمکو اپنے پاس سے دور کر دیا اور تم میں سے ہر شخص کیلئے اسکی مثل ہے اور خرائطی نے مکارم الاخلاق
میں کعب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں جو شخص نیکی میں سردار ہوگا اُسکو قیامت کے روز حاضر کرکے حکم دیا جائیگا
کہ اپنے پروردگار کے بلانیکی تعمیل کر۔ وہ یہہ سنکر اپنے پروردگار کی طرف روانہ ہو جائیگا اور اُسکے لئے
کچھہ روک ٹوک نہوگی اور پھر اُسکے لئے جنت کا حکم دیا جائیگا۔ پس وہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا مکان دیکھیگا
جو نیک کاموں میں اُسکے شریک ہوتے تھے اور اُسکی مدد کرتے تھے اور اُس سے کہا جائیگا کہ یہہ فلاں
شخص کا مکان ہے۔ اور یہہ فلاں شخص کا۔ پس وہ جنت کے اُن سامانوں کو دیکھیگا جو خدا تعالےٰ نے
اُسکے لئے عزت کے سامان تیار کئے ہونگے۔ اور وہ اپنا درجہ سب کے درجوں سے افضل دیکھیگا۔
اور اُسکو جنت کے کپڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائیگا۔ اور اُسکے سر پر جنت کے تاجوں میں سے ایک
تاج رکھا جائیگا۔ اور اُسکا مونھہ چاند کیطرح چمکیگا اور جو گروہ اُسکو دیکھیگا یہی کہیگا الٰہی! اسکو ہم میں سے
گردان۔ یہانتک کہ وہ اپنے ساتھہ کے لوگوں کے پاس آئیگا جو نیک کام میں اُسکے ساتھہ شریک ہوتے
تھے۔ اور اُسکی اعانت کرتے تھے اور وہ اُن سے کہینگے اے فلاں شخص! خوشی کر کہ خدا تعالےٰ نے
جنت میں تیرے لئے یہہ یہہ سامان تیار کیا ہے۔ پس وہ برابر اُن کو ان چیزوں کی خوشخبری دیتا رہیگا

جو جنت میں اُن کی عزت کے لئے خدا نے سامان تیار کئے ہونگے یہانتک کہ جسقدر اسکا چہرہ سفید اور چمکدار ہوگا
اُسیقدر اُن کے چہرے سے چمک ہو جائینگے پس چہروں کی سفیدی سے لوگ اُن کو پہچان لینگے -

باب قیامت کے روز لوگوں کو اُنکا اور اُنکے باپ کا نام لیکر پکارا جائیگا

ابن ابو داؤد اور ابن حبان نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
کہ قیامت کے روز تمہارے ناموں سے اور تمہارے باپ کے ناموں سے پکارا جائیگا پس اپنے نام اچھے
رکھا کرو- قرطبی نے بیان کیا ہے- اس حدیث میں اُن لوگوں کا رد ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ آدمیوں کو
اُن کی ماؤں کے ناموں سے پکارا جائیگا تاکہ زنا کی اولاد کے لئے پردہ پوشی ہو میں کہتا ہوں کہ
اسکے متعلق یہی حدیث وارد ہوئی ہے جسکو طبرانی نے حضرت عباس سے نقل کیا ہے اور وہ حدیث
عنقریب آگے آئیگی -

باب حساب کے لئے لوگوں کے صف بستہ ہونیکا بیان

خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا یعنے وہ تیرے رب کے سامنے صف بستہ ہوکر
پیش ہونگے - ابن منده نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
خدا تعالےٰ قیامت کے روز ایک بلند آواز سے جسمیں کسی قسم کا نقصان نہوگا لوگوں کو آواز دیگا
يَا عِبَادِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَاَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ وَاَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ يَا عِبَادِي
لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُونَ - اَحْضِرُوا حُجَّتَكُمْ وَيَسِّرُوا جَوَابًا فَاِنَّكُمْ مَسْئُولُونَ
مُحَاسَبُونَ يَا مَلَائِكَتِي اَقِيمُوا عِبَادِي صُفُوفًا عَلٰى اَطْرَافِ اَنَامِلِهِمْ لِلْحِسَابِ
یعنے اے میرے بندو کوئی معبود نہیں ہے بجز میرے ارحم الراحمین اور احکم الحاکمین اور اسرع الحاسبین
کے - اے میرے بندو تمہارے لئے کچھ خوف نہیں ہے اور نہ تم غم اٹھاؤگے اپنی اپنی حجت تیار کرو
اور اپنا اپنا جواب تیار کرلو کہ تم سے پوچھنا ہے اور تم سے حساب لینا ہے - اے میرے فرشتو میرے
بندوں کو صفیں بنا کر پیروں کے پنجوں پر حساب کے لئے کھڑا کردو - اس حدیث کے اندر جو ندا اور صوت کا
لفظ آیا ہے وہ اسیطرح تمام کتب احادیث میں اُس سے فرشتے کا آواز دینا اور ندا کرنا مراد ہے
جسکو خدا تعالےٰ اسکا حکم دیگا - اور خدا تعالےٰ کی طرف اس آواز کی نسبت کرنا مجاز ہے کیونکہ خدا تعالیٰ
حکم دینے والا ہوگا - اور اس قسم کا استعمال لغت اور صرف میں کثرت کے ساتھ جاری ہے اور احادیث میں تو

سخاوت کثرت سے ایسی استعمالات واقع ہوئے ہیں۔ قرطبی نے بیان کیا ہے اور فرشتہ کا یہ کہنا کہ یاعبادی انا اللہ بطور حکایت کے ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی حکایت ہے سو اُس فرشتہ کو اُس حکم کی تبلیغ کے ساتھ مامور فرمائیگا جسطرح کوئی شخص قرآن پڑھتے وقت یہ کلمات بھی اپنی زبان سے تلاوت کرتا ہے۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی جو سورۂ طٰہٰ کے اندر واقع ہے۔

باب سب سے پہلے جانوروں کا باہم اور انسانوں کے مابین فیصلہ ہونے اور جانوروں کے مٹی ہوجانیکا بیان

دینوری نے مجالست میں یحییٰ بن جعدہ رضی اللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں مخلوقات میں سب سے قبل قیامت کے روز چار پایوں کا حساب ہوگا یہانتک کہ اُن کا فیصلہ کیا جائیگا اور کسیکا ظلم کسی کے اوپر باقی نہ رہیگا یہانتک کہ اُن کو مٹی کردیا جائیگا۔ پھر جنات اور انسانوں کو اٹھایا جائیگا۔ اور اُن کے مابین فیصلہ کیا جائیگا۔ پس اُسروز کافر اس بات کی آرزو کریگا کہ میں مٹی ہوجاتا۔ اور حاکم نے ابنِ عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں جب قیامت کا روز ہوگا تو زمین کو چمڑے کی طرح لپیٹا جائیگا۔ اور خدا تعالیٰ تمام مخلوقات انسان اور جنات اور چارپایوں اور وحشی جانوروں کو زندہ کریگا۔ اور اُسروز خدا تعالیٰ جانوروں کا باہم بدلہ دلوائیگا۔ یہانتک کہ منڈی بکری کے لیئے حکم دیا جائیگا کہ سینگ والی بکری کے سینگ مارکر اپنا بدلہ لے۔ پھر جب خدا تعالیٰ جانوروں کے بدلہ دلوانے سے فارغ ہوگا۔ تو اُن فرمائیگا تم مٹی ہوجاؤ۔ پس جب کافر یہ حال دیکھیگا تو اس بات کی تمنا کریگا کہ کاش میں مٹی ہوجاتا۔ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں خدا تعالیٰ قیامت کے روز تمام چارپایوں اور جانوروں اور پرندوں اور تمام چیزوں کو زندہ کریگا۔ اور یہانتک خدا تعالیٰ کا انصاف ہوگا کہ سینگ والی بکری سے منڈی بکری کا بدلہ دلوائیگا۔ پھر فرمائیگا تو مٹی ہوجا۔ سو اسوقت کافر اس بات کی آرزو کریگا کہ میں مٹی ہوجاتا۔ اور احمد نے زہد میں اور ابونعیم نے حلیہ میں ابعمران جونی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ جب جانور بنی آدم کو دیکھینگے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے اُن کے دو حصے ہوگئے۔ ایک حصہ جنت کو روانہ ہوگیا۔ اور ایک حصہ دوزخ کو تو بنی آدم کو جانور آواز دینگے کہ خدا کا شکر ہے کہ اُسنے آج ہم کو تمہارے مثل نہیں کیا نہ ہم جنت کے امیدوار ہیں نہ عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور احمد اور بزار اور طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے حضرت ابوذر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے دو بکریاں لڑتی ہوئی دیکھیں اور فرمایا اے ابوذر!

تو جانتا ہے کہ یہ کیوں لڑتی ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا مگر تیرا پروردگار جانتا ہے اور عنقریب قیامت کے روز ان میں فیصلہ کریگا۔ اور طبرانی نے اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے سب سے پیشتر جو دو فریق میں قیامت کے روز فیصلہ کیا جائیگا وہ دو بکریاں ہونگی ایک سینگ والی اور ایک منڈی۔ اور ابن وہب نے ابوذر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے قسم اس ذات کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے بکری سے سوال کیا جائے گا کہ تو نے اپنے ساتھ والی کو کیوں سینگ مارا اور منڈی بکری سے سوال کیا جائیگا کہ تو نے فلاں شخص کی انگلی کو کیوں توڑا۔ اور نسائی اور ابن حبان اور ابن سنی نے طب کے بیان میں شرید رضہ سے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص بیکار کسی چڑیا کو ماریگا قیامت کے روز خداتعالے کے سامنے وہ چلائیگی اور کہیگی اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھکو فضول مار ڈالا اور کسی کام کے لئے نہیں مارا اور طبرانی نے عمرو بن زید سے اور انہوں نے اپنے باپ سے مرفوعاً کو روایت کرکے اتنا اور روایت کیا ہے کہ اسنے نہ تو میرے مارنے سے نفع اٹھایا اور نہ مجھکو چھوڑا کہ میں تیری زمین میں زندگی پوری کرتی۔ اور دینوری نے مجالست میں حضرت انس رضہ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ جس شخص نے فضول کسی چڑیا کو مار ڈالا تو وہ قیامت کے روز چلاتی ہوئی آئیگی اور کہیگی اے میرے پروردگار اس سے پوچھ کہ اسنے مجھکو فضول بلا کسی منفعت کے کیوں مار ڈالا اور نسائی اور حاکم نے صحیح بیان کرکے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی انسان کسی چڑیا کو یا اس سے بڑے جانور کو ناحق نہ قتل کریگا مگر خداتعالے اس سے اسکی نسبت پوچھے گا۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! حق کے ساتھ اسکے مارنیکی کیا شکل ہے۔ آپنے فرمایا اسکو ذبح کرکے کھالے۔ ایسا نکرے کہ سر کاٹ کر پھینکدے۔ اور نہاوندی نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں جس شخص نے فضول کسی چڑیا کو ذبح کیا تو وہ چلاتی ہوئی آئیگی اور کہیگی۔ اسنے نہ تو یہہ کیا کہ مجھکو ذبح کرکے کھالیتا اور نہ میرا پیچھا چھوڑا کہ میں زمین کے جانوروں کے ساتھ زندگی پوری کرتی۔ اور نیز حسن رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم تشریف لئے جارہے تھے کہ آپ نے راستہ میں دوپہر کے وقت ایک اونٹ بندھا ہوا دیکھا آپ آگے کو اپنے کام کے لئے روانہ ہوگئے۔ پھر جب وہاں سے واپس تشریف لائے تو پھر اسکو اسیطرح بندھا دیکھا اسوقت آپنے اسکے مالک سے کہا کیا آج تو نے اسکو کچھ نہیں کھلایا۔ اسنے کہا نہیں! آپنے فرمایا آگاہ ہوجا کہ یہہ قیامت میں تجھسے جھگڑا کریگا۔ اور بخاری نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں

فرمایا رسول خدا صلعم نے ایکعورت ایک بلی کے بارہ مین داخل دوزخ ہوگئی اسنے اس بلی کو باندہ رکہا تہا اور اسکو کہانے کو نہیں دیا۔ اور نہ اسکو رہا کیا۔ کہ زمین کے جانورونکو کہاتی۔ اور ابن حبان نے اس حدیث کو روایت کرکے اتنا اور زیادہ کیاہے کہ وہ بلی اسکی شرمگاہ کو اور مقعد کو کاٹتی تہی۔ اور انکی ایک روایت میں ہے کہ جب وہ عورت سامنے کو منہہ کرتی ہے تو وہ بلی اسکو کاٹتی ہے اور جب پیچہا پہیرتی ہے تو پیچہے سے کاٹتی ہے اور طبرانی نے قتادہ رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں رسولخدا صلعم کی خدمت میں ایک اونٹ کو لئے ہوئے حاضر ہوا۔ اور میںنے اسکی ناک پر داغ دے کہا تہا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا داغ دینے کے لئے تجہکو مونہہ کے سوا اور کوئی جگہہ نہیں تہی۔ آگاہ ہوجا کہ تیرے سامنے بدلہ ہے۔ اصبہانی نے ایسی سند کے ساتہہ جسمیں بعض راوی ضعیف اور مجہول ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کوئی جانور شکار نہیں کیا جاتا مگر خدا کی تسبیح اسکی وجہہ سے کم ہوجاتی ہے اور خدا تعالے نے ہر جانور کے اوپر ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے جو قیامت کے وقت اسکی تسبیح کو شمار کرتا رہتا ہے۔

باب خدا تعالے فرماتا ہے **فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین** یعنے بیشک ان لوگوں سے پوچہینگے جنکے پاس رسول بہیجے گئے اور بیشک ان لوگوں سے بہی دریافت کرینگے جو رسول بناکر بہیجے گئے۔ اور فرماتا ہے **یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم** الآیۃ یعنے جس روز کہ خدا تعالے رسولوں کو جمع کرکے فرمائیگا۔ کہ تمکو کیا جواب ملا؟ اور فرماتا ہے **فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا** - یعنے پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر گروہ میں سے گواہ لائینگے اور تجہکو ہم ان کے اوپر گواہ بناکر لائینگے اور فرماتا ہے **وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا** - یعنے اور اسیطرح سے بنایا ہم نے تم کو امت درمیانی تاکہ تم لوگوںکے اوپر گواہ ہو اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔ اور بیہقی نے بطریق ابوطلحہ حضرت ابن عباس سے **فلنسئلن الذین ارسل الیھم** کے متعلق روایت کی ہے وہ کہتے ہیں لوگوںسے دریافت کیا جائیگا کہ پیغمبروں کو کیا جواب دیا۔ اور رسولوں سے ہم دریافت کرینگے کہ انہوں نے کیا تبلیغ احکام کی؟ وہ کہینگے ہاں پہر ان کی امت کو بلاکر ان سے دریافت کیا جائیگا کیا ہمارا حکم تبلیغ احکام کیا؟ وہ کہینگے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا

اور ہمارے پاس کوئی آیا ہی نہیں پس حکم ہوگا تمہارا گواہ کون ہے وہ کہینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت
گواہ ہے اسکی نسبت خداتعالیٰ فرماتا ہے وکذالک جعلناکم امۃ وسطا اور وسطا کے معنی عادل کے
ہیں پس تمکو بلایا جائیگا اور تم ان کی تبلیغ کی گواہی دوگے اور میں تمہاری گواہی دونگا اور احمد اور نسائی اور بیہقی
نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے
روز کوئی ایک شخص کو ساتھ لیکر آئیگا اور کوئی دو شخص کو اور کوئی زیادہ کو اور ان سے کہا جائیگا تم نے تبلیغ احکام
کی وہ کہینگے ہاں۔ پھر ان کی قوم کو بلایا جائیگا اور کہا جائیگا آیا ان انبیا نے تمکو تبلیغ احکام کی وہ کہینگے نہیں پس انبیا
سے کہا جائیگا۔ اس بات پر تمہارا کون گواہ ہے کہ تم نے تبلیغ احکام کی وہ کہینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
گواہ ہے پس محمد صلعم کی امت کو بلایا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ ان انبیا نے تبلیغ احکام کی
ان سے کہا جائیگا تمکو کس طرح معلوم ہوا کہ انہوں نے تبلیغ احکام کی وہ کہینگے ہمارے پاس ہمارا نبی کتاب لیکر
آیا اور اس نے ہم سے بیان کیا کہ ان انبیا نے تبلیغ احکام کی ہے پس ہم نے اپنے نبی کی تصدیق
کی پس حکم ہوگا تم سچ کہتے ہو۔ اسکی نسبت خداتعالیٰ فرماتا ہے وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس الخ۔ اور ابن جریر اور ابن مندویہ نے جابر بن عبداللہ سے اور انہوں نے نبی صلعم
سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے قیامت کے روز میں اور میری امت ایک اونچی جگہ پر سب خلق سے
بلند ہونگے اور کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو تم میں سے ہونیکی تمنا نہ کرے اور کوئی نبی ایسا نہ ہوگا جس کی قوم
اس کی تکذیب کریگی اور ہم اس کے لئے گواہی دینگے کہ اس نے اپنے پروردگار کی رسالت کی تبلیغ کی قرطبی
نے بیان کیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام خلق ہموار زمین پر ہوگی۔ بجز محمد صلعم اور آپ کی امت کی کہ وہ
سب اونچی جگہ پر ہونگے اور باقی لوگ ان سے نیچے ہونگے اور ابن المبارک نے زہد میں بیان کیا ہے کہ ہمسے
راشد بن سعد نے بیان کیا کہ ابن انعم نے ابو حیلہ رضی اللہ عنہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا وہ کہتے ہیں
کہ قیامت کے روز سب سے پیشتر حضرت اسرافیل علیہ السلام پکارا جائیگا اور خداتعالیٰ فرمائیگا بھلا تو نے
میرا عہد پہنچا دیا حضرت اسرافیل کہینگے ہاں وہ عہد میں نے جبرائیل علیہ السلام کو پہنچا دیا پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام
کو بلایا جائیگا اور کہا جائیگا بھلا اسرافیل نے میرا عہد تجھکو پہنچا دیا۔ وہ کہینگے ہاں۔ پھر حضرت جبرائیل کو کہا
جائیگا کہ پہنچایا کہ نہیں اور پیغمبروں سے کہا جائیگا کیا تم نے میرا عہد پہنچا دیا وہ کہینگے ہم نے وہ عہد امتوں کو پہنچا
دیا پس امتوں کو بلا کر ان سے کہا جائیگا تمکو پیغمبروں نے میرا عہد پہنچایا۔ یا تو ان میں سے کوئی شخص اقرار
کریگا اور کوئی انکار کریگا پس پیغمبران سے کہینگے تمہارے اور ہمارے پاس گواہی دینے والے
موجود ہیں خداتعالیٰ فرمائیگا وہ گواہ کون ہیں انبیاء علیہم السلام عرض کرینگے محمد صلعم کی امت ہے پس

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بلا کر ان سے کہا جائیگا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ پیغمبروں نے اپنی اپنی
امتوں کو تبلیغ احکام کر دئیے۔ وہ کہینگے ہاں پس وہ امتیں کہینگی اے ہمارے پروردگار یہ لوگ ہم سے نہیں
ملے وہ ہمارے اوپر کیونکر گواہی دیتے ہیں۔ پس خدا تعالے امت محمدی صلعم سے فرمائیگا تم اُن لوگوں کے اوپر
کسطرح گواہی دیتے ہو وہ کہینگے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس پیغمبر بھیجا تھا اور تو نے ہمارے اوپر
کتاب اتاری تھی اور تو نے اُس میں ہم سے بیان فرمایا تھا کہ ان انبیاء نے تبلیغ احکام کی پس اسیکی نسبت
خدا تعالے فرماتا ہے وکذلک جعلناکم امۃ وسطا الآیہ۔ اور ابو الشیخ نے عظمت میں ابو سنان
سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں سب سے پیشتر قیامت کے روز لوح محفوظ کا حساب لیا جائیگا۔ جب اُسکو بلایا
جائیگا تو اُسکے سینے کا گوشت تھرتھرائیگا اور اُس سے کہا جائیگا کیا تو نے تبلیغ کی وہ کہیگی ہاں اللہ تعالی
فرمائیگا تیرا گواہ کون ہے۔ لوح محفوظ کہیگی حضرت اسرافیل سو میرے گواہ ہیں حضرت اسرافیل علیہ کو بھی بلایا جائیگا
اور اُن کے سینہ کا گوشت بھی کانپتا ہوگا۔ اور اُن سے کہا جائیگا کیا تجھکو لوح محفوظ نے تبلیغ کر دی؟
وہ کہینگے ہاں۔ لوح محفوظ یہ سنکر کہیگی خدا کا شکر ہے جس نے مجھکو بُرے حساب سے بچایا۔ اور نیز ابو الشیخ
نے وہب بن ورد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں جب قیامت کا روز ہوگا تو حضرت اسرافیل کو بلایا جائیگا
اور اُن کے سینہ کا گوشت کانپتا ہوگا۔ اور اُن سے کہا جائیگا لوح محفوظ نے جو حکم تمہاری طرف پہنچایا تھا
تم نے اُسکا کیا کیا۔ وہ کہینگے میں نے حضرت جبرئیل کو پہنچا دیا۔ پس حضرت جبرئیل کو حاضر کیا جائیگا اور اُن کے سینہ کا
گوشت کانپتا ہوگا اُن سے کہا جائیگا کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے جو حکم تم کو پہنچائے تم نے
اُن کا کیا کیا؟ وہ کہینگے میں نے پیغمبروں کو پہنچا دئیے پس پیغمبروں کو حاضر کر کے اُن سے کہا جائیگا
جبرئیل نے جو حکم تمہارے پاس پہنچائے تم نے اُن کا کیا کیا۔ وہ کہینگے ہم نے لوگوں کو پہنچا دئیے
اسی کی نسبت خدا تعالے فرماتا ہے فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین
اور مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے حجۃ الوداع کے اندر اپنے خطبہ میں فرمایا
لوگوں سے میری نسبت دریافت کیا جائیگا پس تم کیا کہو گے اُنھوں نے کہا ہم گواہی دینگے
کہ آپ نے تبلیغ احکام کی اور احکام پہنچائے۔ اور خیر خواہی کی۔ آپنے فرمایا الٰہی گواہ رہنا۔ اور احمد نے
معاویہ بن حیدہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ میرا پروردگار مجھکو بلانیوالا ہے
اور مجھسے دریافت کرنے والا ہے کہ آیا تو نے میرے بندوں کو احکام پہنچا دئیے اور میں کہنے والا
ہوں اے میرے پروردگار میں نے اُن کو تبلیغ احکام کر دئیے پس چاہئیے کہ تم میں کا حاضر
غیر حاضر کو یہ احکام پہنچا دے۔ پھر تم کو ایسے حال میں بلایا جائیگا کہ تمہارے مونہوں میں ڈاٹیں

لگی ہونگی - اور سب سے پیشتر تمہارے بدن میں ران اور ہاتھ تمہارا حال بیان کرینگے + امام غزالی رح
نے فرمایا ہے کہ حضرت اسرافیل اور پیغمبروں کو جانوروں میں فیصلہ ہو جانے اور ان کے مٹی
ہو جانے کے بعد بلایا جائیگا -

اور نسائی نے اور ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے اور انہوں نے رسولخدا صلعم سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص کسی جلسہ میں بیٹھا اور اسنے اس جلسہ میں خدا کو یاد
نہیں کیا تو وہ جلسہ اسکے لئے خدا تعالے کی طرف سے حسرت ہوگا - اور جو شخص کسی وقت میں لیٹا
اور اسنے اس وقت خدا کو یاد نہیں کیا تو وہ لیٹنا خدا تعالے کی طرف سے اسکے اوپر حسرت ہوگا
اور ترمذی نے بسند صحیح روایت کیا ہے کہ کوئی اور کسی جلسہ میں نہیں بیٹھا جس میں اس نے
حق تعالے کو یاد نہیں کیا مگر وہ جلسہ اس قوم کے اوپر حسرت ہوگا - پھر خدا تعالے انکو عذاب دیگا
یا بخش دیگا - اور طبرانی اور بیہقی نے بسند صحیح معاذ ابن جبل سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
فرمایا رسولخدا صلعم نے - کوئی قوم ایسی نہیں کہ کسی جلسہ میں بیٹھی ہو اور اس میں خدا تعالے کو یاد نہ کرے
مگر قیامت کے روز وہ مجلس اسکے اوپر حسرت ہوگی - اور ابن مبارک نے زہد کے بیان میں حضرت ابن عباس سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں مجھکو یہ حال معلوم ہوا ہے کہ قیامت کے روز جسقدر آدمی کو اپنی زبان سے
خوف ہوگا کسی چیز سے خوف نہوگا -

باب - حکام اور امراء وغیرہ سے پرسش ہونیکا بیان

شیخین نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے تم سب لوگ رعیت کے
رکھنے والے ہو اور تم سب سے ہر ایک کی رعیت کا سوال کیا جائیگا پس امام بھی رعیت کا رکھنے والا ہے
اور اس سے بھی اسکی رعیت کا سوال ہوگا اور مرد اپنے گھر والوں پر راعی یعنے ان کا محافظ ہے اور
اس سے اسکی رعیت کی نسبت دریافت کیا جائیگا . اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور اولاد کی
محافظ ہے اس سے ان کی نسبت سوال کیا جائیگا . اور آدمی کا غلام اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے
اس سے ان کی نسبت سوال کیا جائیگا - آگاہ ہو جاؤ کہ تم سب کے سب راعی یعنے محافظ اور رعیت کے
رکھنے والے ہو اور تم سب سے ہر ایک رعیت کا سوال کیا جائیگا - اور ابن حبان اور ابونعیم نے حضرت
انس سے اور انھوں نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے خدائے تبارک و تعالی
ہر نگہبان سے اس چیز کی نسبت پرسش کریگا جسکا وہ نگہبان بنایا گیا ہے آیا اسنے اس چیز کی نگہبانی
کی یا اسکو ضایع کر دیا یہانتک کہ آدمی سے اسکے گھر والوں کی نسبت بھی دریافت کیا جائیگا

اور طبرانی نے اوسط میں بسند صحیح حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے
تم سب لوگ نگہبان ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُسکی رعیت کا سوال کیا جائیگا۔ پس سوال کرنیوالے
کے لئے جواب تیار کر رکھو کسی نے عرض کیا وہ جواب کیا ہے آپ نے فرمایا اعمال صالحہ۔ اور نیز ابو
مقدام رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسول خدا صلعم سے سنا کوئی شخص کسی قوم کے اوپر
متعین نہوگا۔ مگر قیامت کے روز اُس قوم کے آگے آگے اور اسکے سامنے ایک نشان ہوگا۔ جسکو وہ
اُٹھائے ہوئے ہوگا اور وہ لوگ اُسکے پیچھے پیچھے ہونگے۔ پس اُس شخص سے اُن کی بابت
اور اُن لوگوں سے اُس شخص کی بابت دریافت کیا جائیگا اور نیز حضرت ابن عباس سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کوئی حکومت والا ایسا نہیں ہے جس شخص کو دس
آدمیوں پر حکومت ہو۔ مگر اُن کی بابت اُس سے بازپرس کیجائیگی اور نیز حضرت مسعود رضہ سے مروی ہے
وہ کہتے ہیں خدا تعالےٰ نے ہر نگہبانی کرنے والے سے اُس چیز کی بابت بازپرس کرنے والا ہے۔
جسکی اُسنے نگہبانی کی ہے خواہ اُسنے خدا کے حکم کو قایم کیا ہو۔ یا ضایع کیا ہو یہاں تک کہ مرد سے
اُسکے گھر والوں کی نسبت بہی دریافت کیا جائیگا اور احمد نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے
وہ فرماتی ہیں کہ مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا خرابی ہے شناخت رکھنے والوں کے لئے
اور خرابی ہے امانت رکھنے والوں کے لئے قیامت کے روز ایک قوم اس بات کی تمنا کریگی کہ اُنکی
گیسو ثریا میں معلق ہوتے۔ اور وہ زمین و آسمان میں جھونٹے کہاتے ہونگے اور انھوں نے کوئی کام نہ
کیا ہوتا۔ ابن حبان نے اور حاکم نے حضرت ابوہریرہ کی حدیث سے اُسکے مثل روایت کی ہے اور حاکم نے
حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص دس آدمیوں کا حاکم ہوا
اور اُسنے اُن کے مابین فیصلہ کیا جو اُن کے پسند تہا یا ناپسند تہا تو وہ شخص اپنے پروردگار کے
سامنے ایسی حالت کے ساتھ لایا جائیگا کہ اُسکے ہاتھ بندہے ہوئے ہونگے۔ پس اگر اُسنے انصاف
کیا ہے اور رشوت نہیں لی اور کسیکا خوف نہیں کیا تو خدا تعالےٰ اُسکو خلاصی دیگا اور اگر ما انزل
اللہ کے خلاف حکم دیا اور رشوت لی اور کسیکی رعایت کی تو اُسکا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ پر باندھا
جائیگا اور جہنم میں اُسکو پھینکدیا جائیگا۔ اور پانچسو برس تک وہ اُسکی گہرائی کو نہ پہونچیگا اور ابن عساکر نے
مالک رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں مینے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ قیامت کے روز
چرواہے کو حاضر کیا جائیگا۔ اور اُس سے کہا جائیگا اے چرواہے! تونے دودہ پیا اور گوشت کہایا
اور اُون پہنی اور اُن کے نقصان کو پورا نہیں کیا اور اُن کو اُنکی چراگاہوں میں نہیں چرایا

آج میں اُنکی طرف سے تجھسے بدلا لیتا ہوں اور احمد نے زہد میں حضرت حسن سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اُن کو معلوم ہوا ہے کہ فقرا مسلمین چالیس سال قبل دولتمند مسلمانوں سے جنت میں داخل ہونگے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہونگے کہ گھٹنوں پر اوندھے پڑے ہوئے ہونگے۔ خدا تعالےٰ اُن کے پاس تشریف لاکر فرمائیگا تم لوگونکے حاکم اور ملکونکے امور کے متولی تھے۔ پس آج تم ہی سے مجھکو کام اور تم ہی سے مطالبہ ہے۔ حضرت حسن کہتے ہیں پس بخدا اُس مقام پر حساب سخت ہوگا مگر جسکے لیئے خدا تعالےٰ آسان کرے۔ اور احمد اور ابن حبان نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا قیامت کو روز قاضی عادل کو حاضر کیا جائیگا اور وہ حساب کی ایسی شدت میں پڑیگا کہ اس بات کی اُسکو آرزو ہوگی کہ مینے دو شخصوں کے مابین ایک اس بابت بھی ہرگز فیصلہ نکیا ہوتا۔ اور دینوری نے مجالست میں محمد بن واسع سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں مجھکو معلوم ہوا ہے کہ قیامت کو روز سب سے پیشتر قاضیوں کو بلایا جائیگا۔ اور بزار نے حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے قاضی ظالم کو قیامت کے روز حاضر کیا جائیگا اور رعیت اُس سے جھگڑا کریگی یہانتک کہ غالب آجائیگی۔ پس اُسکے لیئے حکم ہوگا۔ جہنم کے گوشوں میں سے ایک گوشہ کو بھر دے۔ اور ابن ماجہ اور بزار نے حضرت ابن مسعود رضہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قیامت کے روز قاضی کو لاکر جہنم کے کنارہ پر کھڑا کیا جائیگا۔ پس اگر اُسکے لئے حکم ہوگا تو دھکیل دیا جائیگا۔ اور ستر برس تک وہ اُس میں برابر گرتا چلا جائیگا۔ اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ بشیر بن عاصم حبشی نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی کہ انہوں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کوئی شخص لوگونکے کسی کام کا متولی نہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ جہنم کے پل پر اُسکو کھڑا کریگا اور اُسپر جہنم کا پل زلزلہ میں آجائیگا۔ پس یہ بھی احتمال ہے کہ نجات ہو اور یہ بھی ہے کہ نجات نہو اور اُس زلزلہ کی وجہہ سے اُس شخص کی کوئی ہڈی ایسی نہوگی جو دوسری ہڈی سے جدا نہو جائے۔ پس اگر اُسنے نجات نہیں پائی تو اُسکو ایک تاریک گڑھے میں پہنچایا جائیگا جو جہنم کے اندر بمنزلہ قبر کے ہے اور وہ ستر برس تک اُسکی گہرائی میں نہ پہنچیگا۔ پس حضرت عمر نے حضرت سلمان اور حضرت ابوذر رضہ سے فرمایا کیا تم دونوں نے رسولخدا صلعم سے یہ سنا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں۔ اور احمد نے زہد میں وہب بن منبہ رضہ سے روایت کی ہے کہ خدا تعالیٰ تبارک و تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا زمین کے بادشاہوں سے کہدے کہ اپنے آپ خشک زمین میں اُتریں۔ اور رعیت کو سرسبز اور شاداب زمین میں اُتاریں اور اُنسے کہدو کہ خود گرفتار ہو دریائی میں

اور رعیت کو صاف پانی پلائیں کہ میں نے اپنی ذات کی قسم کہائی ہے کہ اگر بادشاہ خود سرسبز زمین میں اُترے اور رعیت کو خشک زمین میں اُتارا اور خود صاف پانی پیا اور رعیت کو گرد آلود پانی پلایا تو میں اُن سے ایک ایک ذرہ کا اور ایک ایک جو کا سخت حساب لونگا۔

باب بندوں سے سوال ہونیکا بیان اور اس چیز کا بیان کہ اُن سے کن کن امور کا سوال ہوگا؟

خدا تعالےٰ فرماتا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ یعنے قسم تیرے پروردگار کی ہم اُن سب سے سوال کرینگے کہ وہ کیا کرتے تھے اور فرماتا ہے۔ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ یعنے اُن کو ٹھہرالو کہ اُنسے سوال کرنا ہے۔ اور فرماتا ہے إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا یعنے کان اور آنکھ اور دل سب سے سوال کیا جائیگا اور فرماتا ہے ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ۔ یعنے پہر ہماری طرف تمہاری بازگشت ہوگی۔ اُسوقت تمکو ہم بتلائینگے کہ تم کیا کام کرتے تھے۔ اور فرماتا ہے قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ یعنے کہدے ہرگز نہیں قسم میرے پروردگار کی تم کو اُٹھایا جائیگا پہر تمکو آگاہ کیا جائیگا کہ تم کیا کام کرتے تہے۔ اور فرماتا ہے فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ یعنے پس جو شخص ذرہ بہر بہلائی کریگا اُسکو دیکھ لیگا اور جو ذرہ بہر بُرائی کریگا اُسکو دیکھ لیگا اور فرماتا ہے۔ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ کی تفسیر میں روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ صحت ابدان اور کان اور آنکھ کی نسبت بہی بندوں سے سوال ہوگا کہ اُن کو کن کن چیزوں میں صرف کیا۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن مسعودؓ سے اور اُنہوں نے نبی صلعم سے ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ نعیم سے دنیا کی تمام لذتیں مراد ہیں اور عبد الرحمن نے قتادہؓ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ خدا تعالےٰ ہر نعمت والے سے پوچہیگا کہ اُس کو وہ نعمت کیوں دیگئی تہی اور احمد نے زہد میں ابو قلابہؓ سے اور اُنہوں نے نبی کریم صلعم سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے کہ فرمایا آنجناب صلعم نے میری امت میں بعض لوگ نشاستہ میں شہد اور مسکہ ملا کر بڑی خوشی سے کہا کرینگے اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے کس نعمت کا سوال کیا جائیگا۔ حالانکہ صرف پانی اور چہوہارے پر گذر اوقات ہے اور دشمن کا سامنا رہتا ہے اور ہماری تلواریں

ہماری سواریاں پیدل ہیں۔ آپ نے فرمایا لیکن یہ بات تو عنقریب ہو کر رہیگی۔ اور ابن ابی حاتم نے عکرمہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کونسی نعمت میں ہیں ہمارا حال تو یہ ہے کہ جو کی روٹی آدھے پیٹ کہاتے ہیں پس خدا تعالیٰ نے اُس کی طرف وحی بھیجی کہ کیا تم جوتیاں نہیں پہنتے اور سرد پانی نہیں پیتے۔ پس یہی نعمت ہے۔

حضرت علیؓ سے اس آیت کے متعلق مروی ہے کہ جس شخص نے گیہوں کی روٹی کہائی اور اُسکے پاس سایہ کے لئے مکان ہے اور اُسنے ٹھنڈا اور میٹھا پانی پیا پس یہ بھی نعیم ہے جس سے سوال کیا جائیگا۔ اور احمد اور نسائی نے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے کہ ایکمرتبہ رسولخدا صلعم نے تازہ چھوہارے کہائے اور پانی پیا۔ پھر رسولخدا صلعم نے فرمایا یہہ بھی اُس نعیم میں سے ہے جسکا ہم سے سوال کیا جائیگا اور دینوری نے مجالست میں حسن بصری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں اگر کوئی شخص صبح و شام دونوں وقت کہانا کہائے تو اُسکو بھی وہ نعیم میں شامل کرتے تہے۔ اور مسلم نے ابو برزہ اسلمی سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے بندہ کے قدم قیامت کے روز زایل نہ ہونگے جب تک کہ اُسکی چار چیزوں کی نسبت سوال نہ کیا جائیگا۔ ایک اُس کی عمر کی نسبت کہ کہاں گذاری۔ اور دوسرے اُسکے بدن کی نسبت کہ کہاں کہپایا اور تیسرے علم کی نسبت کہ کیا عمل کیا اُسپر۔ اور چوتھے مال کی نسبت کہ کہاں سے کمایا اور کہاں صرف کیا۔ اور ترمذی اور ابن مردویہ نے بھی اسکی مثل حضرت ابن مسعودؓ سے اور اسکی مثل ابن مردویہ نے ابو سعیدؓ سے اور طبرانی نے اسکی مثل معاذ بن جبل اور ابو الدرداء سے اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے اور قرطبی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ یہہ عام مخصوص البعض ہے اُن احادیث سے اسکی تخصیص ہوتی ہے جنمیں بعض لوگوں کے بے حساب جنت میں داخل ہونیکا بیان ہے اور ابن المبارک نے زہد میں ابو الدرداء سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں مجھکو سب سے زیادہ اسوقت کا خوف ہے کہ جب میں حساب کیلئے کہڑا کیا جاؤنگا اور مجھسے پوچھا جائیگا کہ تو نے اپنے علم پر عمل کیا یا نہیں اور احمد نے زہد میں حضرت ابو الدرداء سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں سب سے پیشتر بندہ سے قیامت کے روز حسنات کا سوال کیا جائیگا کہ تو جو کچھ جانتا تھا اُسکے اوپر عمل کیا یا نہیں اور طبرانی اور اصبہانی نے ترغیب میں حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے علم کے اندر ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو اور کوئی کسی سے کچھ مت چھپاؤ۔ کیونکہ علم کے اندر انسان کی خیانت مال کی خیانت سے زیادہ سخت ہے اور خدا تعالیٰ تم سے اُسکا سوال کریگا۔ اور طبرانی نے صغیر میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جب قیامت کا روز ہوگا تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے بلاکر اپنے سامنے کہڑا کریگا

اور اُس سے اُسکی عزت کی نسبت پوچھیگا جس طرح مال کی نسبت پوچھیگا اور ابو نعیم نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے کوئی بندہ کوئی قدم نہیں رکھتا مگر خدا تعالےٰ اُس سے پوچھیگا کہ کس مقصد سے قدم رکھا تھا - اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے قیامت کے روز سب سے پیشتر بندہ سے یہ سوال ہوگا - کہ کیا ہمنے تیرے جسم کو تندرست نہیں کیا تھا اور تجھکو سرد پانی نہیں پلایا تھا - اور بزار نے حضرت انسؓ سے اور اصبہانی نے حضرت نبی کریم صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے مالک کو اور غلام کو اور خاوند اور بیوی کو بلایا جائیگا - اور بندہ سے حکم ہوگا تو نے فلاں فلاں روز لذت کے ساتھہ پانی پیا تھا اور خاوند سے کہا جائیگا - تو نے فلاں عورت سے نکاح کی درخواست بھیجی تھی اور اُسکے درخواست کرنیوالے اور بھی بہت تھے مگر ہمنے تیرے ساتھہ اُسکا نکاح کرا دیا تھا اور اُن کو چھوڑ دیا تھا اور مسند ولی ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے خدا نے تبارک و تعالےٰ قیامت کے روز بندہ کو بلائیگا - اور اُسکو اپنی نعمتیں یاد دلائیگا - اور بندہ اور امور کے یہہ بھی فرمائیگا تو نے فلاں فلاں روز مجھسے دعا کی تھی کہ فلانی عورت سے میں تیرا نکاح کرا دوں تو ہمنے اُس عورت کے ساتھہ تیرا نکاح کرا دیا تھا - اور طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جو شخص ایک قوم کا امام بنے تو اُس کو خدا کا خوف کرنا چاہیئے اور یہہ جاننا چاہیئے کہ وہ سب کا ضامن ہے اور اُسکی بازپرس کی جائے گی پس اگر اچھی طرح نماز پڑھیگا تو اُسکو سب مقتدیوں کے برابر ثواب ملیگا - اور جو کچھہ نقصان کریگا تو وہ اُسکے ذمہ ہوگا - اور ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے اے معاذ مومن سے قیامت کے روز تمام کاموں کا سوال ہوگا - یہانتک کہ آنکھوں میں سرمہ لگانیکی نسبت اور انگلیوں سے مٹی چھڑانیکی نسبت سوال ہوگا - اور بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے حضرت حسنؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے کوئی بندہ خطبہ نہیں پڑھتا مگر خدا تعالےٰ اُس سے دریافت کریگا کہ پڑھنے سے اُسکا کیا مقصود تھا اور یہہ حدیث مرسل اور جید الاسناد ہے - اور ابن مبارک نے شعبی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی خطبہ پڑھنے والا خطبہ نہیں پڑھتا مگر قیامت کے روز اُسکا خطبہ اُسپر پیش کیا جائیگا اور ابن ماجہ نے اسناد جید حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کوئی بلانے والا کسی کام کی طرف نہیں بلاتا مگر قیامت کے روز اُس چیز کے پاس لگا ہوا کھڑا ہوگا جسکی طرف اُسنے بلایا تھا - اگرچہ کوئی شخص کسی شخص کو بلاوے - اور ابن المبارک اور ابو داؤد نے اور ترمذی نے حسن بیان کرکے اور

حاکم نے صحیح بیان کرکے اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے
رسول اللہ صلعم سے سنا کہ سب سے پیشتر بندہ سے قیامت کے روز نماز کی پرسش ہوگی خدا تعالےٰ فرشتوں سے
فرمائیگا میرے بندے کی نماز کا حال دیکھو کہ اُسنے اچھی طور پر پڑھی ہے یا ناقص طور پر اور اگر پورے
طور پر پڑھی ہے تو پوری لکھی جائیگی اور اگر ناقص پڑھی ہے تو خدا تعالےٰ فرمائیگا دیکھو کہ میرے
بندے کے پاس کچھ نوافل ہیں پس اگر اُسکے لئے نوافل ہونگے تو خدا تعالےٰ فرمائیگا میرے
بندے کی نماز کو اور فرض اُسکے نفل سے پورا کرو اور حاکم نے تمیم داری سے روایت کی ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے بندے سے قیامت کے روز سب سے پیشتر اُسکی نماز کا سوال ہوگا۔ پس اگر نماز کو
پورے طور پر پڑھا ہے تو کامل لکھی جائیگی اور اگر پورے طور پر نہیں پڑھا ہے تو خدا تعالےٰ فرشتوں سے
فرمائیگا میرے بندے کے پاس تم نفل بھی دیکھتے ہو اس سے اس نقصان کی تکمیل کردو اور اسیطرح
زکوٰۃ کا سوال ہوگا۔ پھر علےٰ ہذا القیاس سب اعمال کا۔ اور نسائی نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سب سے پیشتر بندے سے نماز کا سوال ہوگا اور لوگوں میں جو فیصلہ
کیا جائیگا اُن میں سب سے پیشتر خون کا فیصلہ ہوگا۔ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں یحییٰ ابن سعیدؓ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہم نے سنا ہے کہ بندے کے اعمال میں سب سے قبل نماز کو دیکھا جائیگا پس اگر
اُسکی نماز قبول ہوگئی تو باقی اعمال کو دیکھا جائیگا اور اگر نماز قبول نہوئی تو پھر کسی عمل کو نہ دیکھا جائے گا۔ اور
طبرانی نے اوسط میں ایسی سند کے ساتھ کہ اُس میں کچھ مضائقہ نہیں عبداللہ بن قرط سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے سب سے پیشتر بندے سے نماز کا حساب ہوگا۔ اگر نماز ٹھیک
نکلی تو اُسکے سب عمل ٹھیک ہونگے۔ اور اگر نماز میں نقصان نکلا تو اُسکے سب اعمال میں نقصان ہوگا
اور نیز حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے قیامت کے روز سب سے پیشتر
بندے سے یہہ حساب ہوگا کہ خدا تعالےٰ اُسکی نماز کا معائنہ فرمائیگا پس اگر نماز ٹھیک نکلی تو بندہ
کامیاب ہوگیا اور اگر ناقص نکلی تو محروم اور خسارہ میں ہوگا۔ اور اصبہانی رحمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ
اور ام الفضل سے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے۔ نماز فرض کا خدا تعالےٰ کے نزدیک
ایک تول ہے۔ اگر اُس تول میں کچھ کمی نکلی تو حساب لیا جائیگا اور سعید بن منصور نے ابن عمرؓ سے روایت
کی ہے کہ قیامت کے روز کچھ لوگ منقوصین کے نام سے پکارے جائینگے۔ کسی نے کہا وہ کون لوگ ہیں
حضرت ابن عمرؓ نے کہا یہہ وہ ہیں کہ کوئی اُن میں سے وضو کے اندر ادہر اُدہر دیکھتے ہیں اپنی نماز کو ناقص
کرتا تھا اور ابن ابی حاتم نے ایفع بن عبداللہ کلاعی رحمہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جہنم کے

سات پل ہیں۔ اور پلصراط اُن سب کے اوپر ہوگا پس مخلوقات کو پہلے پل پر ٹہہا کر خدا تعالے فرمائیگا ان کو ٹھہراؤ کہ ان سے پرسش کیجائیگی پس نماز کا اُن سے حساب لیا جائیگا اور اسکی نسبت اُن سے دریافت کیا جائیگا پس جو ہلاک ہوگا وہ وہاں ہلاک ہو جائیگا اور جو بچیگا سو بچے گا۔ پھر جب دوسرے پل پر پہنچینگے تو امانت کا حساب لیا جائیگا کہ کسطرح امانت کو ادا کیا اور کس طرح خیانت کی پس جو ہلاک ہوگا سو ہلاک ہوگا اور جو بچیگا سو بچیگا اور وہ کہتے ہیں کہ رحم اُس روز ہوا میں لٹکتا ہوگا۔ اور کہتا ہوگا یا الہی جسنے مجھے ملایا ہے تو ہی اُسکو ملا اور جس نے مجھے قطع کیا ہے تو ہی اُس سے قطع کر۔ اور بزار اور ابو نعیم نے بہ سند حسن حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے جو چیز تہ بند اور روٹی کے ٹکڑوں اور دیوار کے سایہ اور سرد پانی سے زیادہ ہے وہ زیادہ ہے اور بندہ سے اُسکا حساب قیامت کے روز لیا جائے گا یا یہ فرمایا کہ اُسکا سوال کیا جائیگا اور احمد نے بسند جید حضرت ابن جبیر سے روایت کی ہے کہ ایکمرتبہ رسولخدا صلعم کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اور آپکے ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضہ تھے پس باغ والا کچھ پھل لایا اور اُن کو آپکے سامنے رکھا رسولخدا صلعم نے تناول فرمایا۔ پھر آپنے ٹھنڈا پانی منگا کر پیا اور اُسکے بعد آپنے فرمایا بلاشبہ قیامت کے روز تم سے اسکا سوال کیا جائیگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سے قیامت کے روز اسکا بھی سوال ہوگا؟ آپنے فرمایا ہاں! بجز تین چیزوں کے ایک پھٹا ہوا کپڑا کہ اُس سے آدمی اپنے ستر کو ڈہکلے اور ایک روٹی کا ٹکڑا کہ اُس سے بھوک کو بند کرے اور ایک سوراخ کہ جسمیں گھس کر گرمی اور سردی سے بچے اور ترمذی نے اُسکی مثل اور ابو ہریرہ نے اسطرح روایت کیا ہے کہ قسم اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت کے روز جس نعمت کا تم سے سوال ہوگا ٹھنڈا سایہ اور تر و تازہ چھوہارہ اور سرد پانی بھی اُسی میں ہے اور ترمذی نے بہ بیان حسن اور حاکم نے بہ بیان صحیح ابو ہریرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ خدا تعالے بندوں میں فیصلہ کرنیکے لئے اُنکیطرف نزول فرمائیگا۔ اور ہر فرقہ اپنے گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہونگے۔ اور سب سے پیشتر ایک شخص کو بلائینگے جسنے قرآن یاد کیا ہوگا۔ اور ایک اُس شخص کو کہ جو خدا کی راہ میں مارا گیا ہوگا۔ اور ایک بہت مال والے کو پس خدا تعالے اُس قرآن پڑہنے والے سے فرمائے گا۔ کیا مینے تجھکو وہ چیز نہیں سکھائی تھی جو اپنے رسول پر اُتاری تھی؟ وہ کہیگا کیوں نہیں اے میرے پروردگار! خدا تعالے فرمائیگا پس تو نے کیا عمل کیا۔ وہ کہیگا میں اُسکو ہر وقت اُسی میں لگا رہتا تھا۔

خدا تعالے فرمائیگا تو جہوٹ بولتا ہے اور فرشتے بہی کہینگے کہ تو جہوٹ بولتا ہے پہر خدا تعالے فرمائیگا بلکہ
تیرا مقصود یہ تہا کہ لوگ تجہے کہیں کہ فلاں شخص قرآن پڑہتا ہے سو لوگوں نے تجہکو کہدیا اور اس مالدار کو حاضر کیا جاویگا
خدا تعالے اُس سے فرمائیگا۔ کیا مینے تیرے لئے فراخدستی نہیں دی تہی اور مینے تجہکو کسیکا محتاج نہیں کیا تہا
وہ عرض کریگا کیوں نہیں اے میرے پروردگار! خدا تعالے فرمائیگا پس تو نے اسمیں کیا کیا جو مینے تجہکو دیا تہا
وہ کہیگا میں صلۂ رحم کرتا تہا اور صدقہ دیا کرتا تہا پس خدا تعالے فرمائیگا تو جہوٹ بولتا ہے۔ اور فرشتے
بہی یہی کہینگے پہر خدا تعالے فرمائیگا بلکہ تیرا مقصود یہ تہا کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص سخی ہے سو تجہکو لوگ
یہ کہہ چکے۔ اور اُس شخصکو حاضر کیا جائیگا جو خدا کی راہ میں مارا گیا تہا۔ خدا تعالے اُس سے فرمائیگا کہ کیوں
قتل کیا گیا؟ وہ کہیگا مجہکو تیری راہ میں جہاد کرنیکا حکم دیا گیا تہا پس میں لڑا۔ یہانتک کہ مارا گیا پس
خدا تعالے فرمائیگا کہ تو جہوٹ بولتا ہے اور فرشتے بہی کہینگے تو جہوٹ بولتا ہے پہر خدا تعالے فرمائیگا
بلکہ تیرا یہ ارادہ تہا کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص بہادر ہے سو لوگوں نے تجہکو بہادر کہدیا پس ساری خلقت میں
یہ تین لوگ ایسے ہونگے کہ قیامت کے روز آگ انسے دہکائی جائیگی۔ اور طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے شعب الایمان
میں اور اصبہانی نے ترغیب میں بسند حسن حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم
نے جب زمانہ اخیر ہوگا تو میری امت کے تین فرقے ہو جائینگے۔ ایک فرقہ وہ ہوگا جو خلوص کے ساتھ خدا تعالے کی عبادت
کریگا۔ اور ایک وہ فرقہ ہوگا جو دکہانے کے لئے خدا تعالے کو پوجیگا اور ایک وہ فرقہ ہوگا جو لوگوں کا مال کہانیکی غرض سے
خدا تعالے کی عبادت کریگا جب خدا تعالے قیامت کے روز ان سب کو جمع کریگا تو اُس فرقہ سے جو لوگوں کا مال
کہانیکی غرض سے عبادت کرتا ہوگا خدا تعالے پوچہیگا تجہکو میری عزت اور جلال کی قسم ہے تو مجہے بتلا کہ میری
عبادت سے تیرا کیا مقصود تہا؟ وہ فرقہ کہیگا قسم ہے تیری عزت اور جلال کی۔ میں اس عبادت کے ذریعہ سے
لوگوں کے مال کہاتا تہا خدا تعالے فرمائیگا تو نے جو کچہہ جمع کیا تہا۔ اسنے تجہکو کچہہ نفع نہیں دیا جسکی طرف تو
پناہ لیجاوے۔ پہر حکم ہوگا کہ اس فرقہ کو دوزخ میں لیجاؤ۔ پہر خدا تعالے اوس فرقہ سے فرمائیگا جو دکہانے کے لئے
خدا کی عبادت کرتا تہا اے فرقہ! تجہکو میری عزت وجلال کی قسم! تو یہ بتلا کہ تجہکو میری عبادت کرنے سے
کیا مقصود تہا؟ وہ فرقہ کہیگا قسم ہے تیری عزت وجلال کی مجہکو لوگوں کا دکہانا مقصود تہا۔ اور کہیگا اس سے
کچہہ میری مدد نہیں کی اور خدا تعالے فرمائیگا اسکو دوزخ میں لیجاؤ۔ پہر اُس فرقہ سے جو خدا تعالے کی خلوص کے
ساتھ عبادت کرتے تہے فرمائیگا تم کو میری عزت اور جلال کی قسم! تم کو میری عبادت کرنے سے کیا مقصود تہا؟
وہ فرقہ کہیگا قسم ہے تیری عزت وجلال کی تیری نسبت تو اسکو خوب جانتا ہے تجہکو عبادت سے تیری یاد اور تیری
ذات مقصود تہی۔ خدا تعالے فرمائیگا میرا بندہ سچ کہتا ہے اسکو جنت میں لیجاؤ۔

مسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمادیگا کہ اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ عرض کریگا اے میرے پروردگار میں کس طرح تیری عیادت کرتا کہ تو تو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا تجھکو معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اسکی عیادت نہیں کی۔ کیا تجھکو یہ نہیں معلوم تھا کہ اگر تو اسکی عیادت کرتا تو مجھکو اسکے پاس پاتا۔ اور اے ابن آدم میں نے تجھسے کھانا مانگا تو نے مجھکو کھانا نہیں کھلایا۔ وہ عرض کریگا اے میرے پروردگار میں کس طرح تجھکو کھانا کھلاتا کہ تو پروردگار عالم ہے۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا تجھکو یہ نہیں معلوم کہ میری فلاں بندہ نے تجھسے کھانا مانگا تھا تو نے اسکو کھانا نہیں کھلایا۔ تو نے یہ نہیں جانا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو مجھکو اسکے پاس پاتا۔ اور اے ابن آدم میں نے تجھسے پانی مانگا تو نے مجھکو پانی نہیں پلایا۔ وہ عرض کریگا اے میرے پروردگار میں تجھکو کس طرح پانی پلاتا؟ تو تو پروردگار عالم ہے خدا تعالیٰ فرمائیگا میرے فلاں بندہ نے تجھسے پانی مانگا۔ تو نے اس کو پانی نہیں پلایا۔ آگاہ ہو جا کہ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو مجھکو تو اسکے پاس پاتا۔ اور ابن المبارک نے معاویہ بن قرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت حساب اس شخص کا ہوگا جو تندرست اور فارغ البال ہو اور احمد نے زہد میں ابو عثمانؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں جب خوزستان فتح ہوا اور مسلمان اسکے اندر داخل ہوئے تو غلہ کے انبار پہاڑوں کے برابر اس میں پڑے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے سلمان سے کہا تم دیکھتے نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے کیا کچھ کشادگی کردی ہے سلمان نے کہا اسکو دیکھکر کیا خوش ہوتا ہے جبکو تو دیکھتا ہے اسکے ہر دانہ کے چھلکے تک کا حساب ہے۔ اور احمد نے زہد میں اور ابن المبارک اور سعید بن منصور نے ابوذرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں دو درہم والے کا حساب ایک درہم والے سے زیادہ سخت ہوگا اور حاکم نے اس حدیث کو اپنی تاریخ میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور سعید بن منصور نے عبداللہ عمیرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کسی شخص کا مال نہ زیادہ ہوگا مگر اسکا حساب بڑھ جائیگا۔ اور احمد نے محمود بن لبیدؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے دو چیزیں ایسی ہیں کہ ان کو آدمی ناگوار جانتا ہے ایک موت کہ موت کو بنی آدم ناگوار جانتا ہے اور فتنہ سے موت اسکے لئے بہتر ہے اور مال کی قلت کو ناگوار جانتا ہے۔ مگر مال کی قلت میں حساب کی قلت ہوتی ہے۔ اور ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کوئی دولتمند اور محتاج ایسا نہیں ہے کہ جو قیامت کے روز اس بات کو دوست نہ رکھے کہ دنیا میں صرف بقدر گذارہ کے اسکو دیا جاتا ہے۔ اور طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت علیؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا تعالیٰ نے محتاجوں کے لئے تونگروں کے مال میں بقدر محتاجوں کی کفایت کے فرض کردیا ہے اور جب وہ محتاجوں کو تکلیف میں چھوڑینگے

اور محتاج بھوکے یا ننگے رہینگے تو خدا تعالےٰ تونگروں سے ضرور سخت حساب لیگا یا اُن کو بُرا عذاب دے گا۔
اور طبرانی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے خرابی ہے تونگروں کیلئے
محتاجوں کی طرف سے قیامت کے دن کہ محتاج لوگ کہینگے اے ہمارے پروردگار! اُنہوں نے ہمارے حقوق میں ظلم کیا جو
تو نے اُنکے اوپر ہمارے لئے مقرر کیئے تھے۔ پس خدائے تبارک و تعالےٰ فرمائیگا قسم اپنی عزت و جلال کی۔
میں تم کو اُسوقت قریب کرونگا جب اُن کو بعید کروں۔ اور ابن ماجہ نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں کہ مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدائے تبارک و تعالےٰ بندہ سے پوچھتے پوچھتے یہ فرمائیگا جب تو نے
بُرے کام کو ہوتے ہوئے دیکھا تو اس امر سے تجھکو کس چیز نے روکا کہ تو اُسکو منع کرتا۔ پس جب خدا تعالےٰ بندہ کے
دل میں اُسکی حجت القا فرمائیگا تو بندہ کہیگا اے میرے پروردگار! مینے تجھسے امید رکھی اور میں لوگوں سے ڈرتا رہا۔
اور ابن ماجہ نے ابو سعید سے اور اُنھوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں تم میں کا کوئی شخص جب کسی کام کو دیکھے کہ اُسمیں
حکم الٰہی کے موافق کہنے کی گنجایش ہو اور اپنی جان کو حقیر سمجھکر کچھہ نہ کہے تو خدا تعالےٰ اُسکو قیامت کے روز اُٹھاویگا
اور اُس سے فرمائیگا جب تو نے فلاں فلاں کام دیکھا تو تجھکو کیا امر مانع ہوا کہ تو نے کچھ نہیں کہا اُسوقت یہہ بندہ
کہیگا اے میرے پروردگار! مینے لوگوں کا خوف کیا۔ خدا تعالےٰ فرمائیگا میں اس بات کا زیادہ تر مستحق تھا کہ تو
مجھسے خوف کرتا۔ اور بیہقی اور اصبہانی نے ایسی سند کے ساتھہ جس میں مضایقہ نہیں ہے حضرت
ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے ایک شخص کو دودھ میں پانی ملاکر بیچتے ہوئے دیکھا تو اسپر اُنھوں نے
فرمایا کہ اُسوقت تیرا کیا حال ہوگا جب قیامت کے روز تجھکو حکم دیا جائیگا کہ پانی کو دودھ سے الگ کر۔ اور طبرانی
نے ایک سند کے ساتھہ جسکی وائثہ نے روایت کی ہے بیان کیا ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ ایک
بندہ کو لایا جائیگا کہ جو اپنی دانست میں نیکبخت ہوگا۔ اور وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ اُسنے کوئی گناہ کیا۔ خدا تعالےٰ
اُس سے فرمائیگا بھلا تو میرے اولیاء سے محبت رکھتا تھا یا نہیں وہ کہیگا مجھکو لوگوں سے کچھ
واسطہ نہیں تھا۔ پھر فرمائیگا اچھا تو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا یا نہیں؟ وہ کہیگا اے میرے پروردگار
میرے اور کسیکے درمیان میں کچھ جھگڑا نہیں تھا۔ پس خدائے تبارک و تعالےٰ فرمائیگا میری رحمت سے وہ شخص حصہ
نہیں لے سکتا جسنے میرے دوستوں سے دوستی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہیں رکھی اور حاکم نے
جابرؓ سے اور اُنھوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے قیامت کے روز خدا تعالےٰ مومن کو بلاکر اپنے روبرو
کھڑا کریگا اور فرمائیگا مینے تجھکو حکم دیا تھا کہ تو مجھسے دعا کر اور تجھسے مینے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دعا قبول کرونگا
پس تو مجھسے دعا کرتا تھا یا نہیں وہ عرض کریگا ہاں اے میرے پروردگار! خدا تعالےٰ فرمائیگا آگاہ ہو جا کہ تو نے کوئی
دعا تجھسے نہیں کی مگر مینے تیری ہر ایک دعا کو قبول کرلیا۔ بھلا فلاں فلاں روز تو نے ایک غم کے لئے مجھسے دعا

نہیں کی تھی کہ میں اُسکو دور کردوں پس تو نے کشادگی نہیں دیکھی - وہ عرض کریگا ہاں اے پروردگار!
خدا تعالے فرمائیگا میں نے اُسکے عوض میں جنت میں تیرے لئے اتنا اور اتنا جمع کر رکھا ہے - اور فلاں روز تو نے
مجھسے ایک حاجت کے پورا کرنیکی دعا کی تھی - وہ کہیگا ہاں اے میرے پروردگار! خدا تعالے فرمائے گا
میں نے اُسکے عوض جنت میں اتنا اور اتنا تیرے لئے جمع کر رکھا ہے - فرمایا رسول اللہ صلعم نے پس کوئی مومن
کوئی دعا نہیں کرتا مگر اُسکے واسطے قبول کیجاتی ہے خواہ دنیا میں اُسکے لئے تعجیل کیجاتی ہے یا آخرت میں اُسکے لئے
جمع کی جائے - فرمایا آپ نے پس مومن اُس مقام پر کہیگا اے کاش اُسکے لئے کسی دعا میں تعجیل نہیجاتی یعنے
دنیا میں اُسکی کوئی دعا قبول نہوتی - اور امام احمد نے زہد میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں مجاہدؒ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز ایک غلام کو حاضر کیا جائیگا اور اُس سے کہا جائیگا کہ میری عبادت
کرنے سے تجھکو کوئی امر مانع ہوا؟ وہ کہیگا خدا تعالے تو نے مجھکو مبتلا رکھا تھا اور میرے اوپر مالک مقرر
کردیئے تھے - اُنہوں نے تیری عبادت سے مجھکو روک دیا پس حضرت یوسف علیہ السلام کو معہ اُن کی غلامی کے
حاضر کیا جائیگا اور خدا تعالے فرمائیگا تو غلامی کے اندر زیادہ مصروف تھا یا یہ زیادہ مصروف تھا وہ کہیگا
میں نہیں بلکہ یہی زیادہ مصروف تھے پس خدا تعالے فرمائیگا غلامی نے اِنکو ہماری عبادت سے
منع نہیں کیا - اور غنی کو حاضر کیا جائیگا اور اُس سے کہا جائیگا اے میرے پروردگار! میرے پاس مال
بہت تھا اور اپنے مبتلا ہونیکا بیان کریگا پس حضرت سلیمان علیہ السلام کو معہ اُنکی بادشاہت کے
حاضر کیا جائیگا اور اُس سے کہا جائیگا تو زیادہ مالدار تھا یا یہ؟ وہ کہیگا یہی زیادہ تھے - خدا تعالے
فرمائیگا پھر اُنکے لئے یہ مال میری عبادت سے کیوں نہیں مانع ہوا - اور ایک مریض کو حاضر کیا جائیگا اور اُس سے
کہا جائیگا کہ میری عبادت کرنے سے تجھکو کونسا امر مانع ہوا - وہ کہیگا اے میرے پروردگار! تو نے
مجھکو مرض میں مبتلا کیا تھا - پس حضرت ایوب علیہ السلام کو معہ اُن کی بیماری کے حاضر کیا جائیگا اور اُس سے
کہا جائیگا تیری بیماری زیادہ تھی یا ان کی - وہ کہیگا نہیں انہیں کی زیادہ تھی پس حکم ہوگا کہ ان کی
بیماری میری عبادت سے اُن کو مانع نہیں ہوئی - اور ابن المبارک نے [illegible] رشد سے روایت کی ہے کہ
میں نے سنا ہے کہ کوئی شخص کسی امر کی گواہی نہیں دیگا مگر قیامت کے روز ہی سب کے سامنے اس امر کا
گواہی دیگا اور دنیا میں کسی بندہ کی تعریف نکریگا مگر قیامت کے روز سب کے سامنے اس کی تعریف بیان
کریگا - قرطبی نے بیان کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے اسکی صحت پر یہ آیت دلالت کرتی ہے ستکتب
شہادتھم ویسئلون - اور ابو نعیم نے جابرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے
فرمایا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو الواح کے اندر عنایت ہوا ہے منجملہ ان امور کے اُن میں ایک یہ بھی تھا

کہ اے میرے بیٹے جو بات تیرے کانوں نے نہ سنی ہو اور تیری عقل نے اسکو یاد نہ رکھا ہو اور تیرے دل
نے اسکی تصدیق نہ کی ہو اُسکی گواہی نہ دینا کہ میں گواہی دینے والوں کو اُنکی گواہی کے اوپر پکڑ کر کے اُن سے
جلد پرسش کرنے والا ہوں - اور ہشیم بن حجاج طائی نے روایت بیان کی کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایکمرتبہ
حج کیا اور چوبدار کہ میرے پاس کسی فقیہ کو بلا لاؤ کہ میں اس سے کچھ مناسک دریافت کروں - لوگوں نے
سلیمان بن عبدالملک سے حضرت طاؤس رض کا حال بیان کیا - سلیمان بن عبدالملک نے اپنے چوبدار کو حضرت
طاؤس رض کے پاس روانہ کیا چوبدار نے جا کر حضرت طاؤس رض سے کہا امیرالمومنین کے حکم کی تعمیل کیجئے - انہوں نے
فرمایا مجھکو معاف رکھو - چوبدار نے نہ مانا اور اُن کو وہاں لیگیا حضرت طاؤس رض بیان کرتے ہیں کہ جب میں سلیمان
بن عبدالملک کے روبرو کھڑا ہوا تو میں نے کہا خدا تعالے تجھسے اس جلسہ کی نسبت دریافت کریگا - اور پھر میں نے
کہا اے امیرالمومنین جہنم کے ایک کنویں کے کنارہ پر ایک پتھر تھا - وہ پتھر جب اسکے کنارہ سے اندر کو گرا تو اسکو جاتے
ستر برس گذر گئے تب جا کر اسکی تہہ میں پہنچا - بھلا تو جانتا ہے کہ خدا تعالے نے کسکے لئے اسکو تیار کیا ہے
سلیمان بن عبدالملک نے کہا میں نہیں جانتا میں نے کہا اسکے لئے تیار کیا ہے جو اپنے حکم میں خدا کا
شریک ہو اور ظلم کرے - حضرت طاؤس کہتے ہیں پس سلیمان بن عبدالملک رونے لگے

باب - خدا تعالے فرماتا ہے وجیء بالنبیین والشہداء الخ یعنے نبیوں اور شہداء کو
حاضر کیا جاویگا - اور فرماتا ہے یوم یقوم الاشہاد یعنے جس روز کہ گواہ قائم ہونگے اور علماء فرماتے ہیں
یہ حساب انبیاء وغیرہم کے ایک جلسہ میں ہوگا - اور ابن مبارک نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ رسولخدا صلعم پر آپ کی امت صبح و شام پیش نہ کی جاتی ہو اور آپ
اُن کی پیشانیوں اور اعمال سے پہچانتے ہیں - اور اسیواسطے آپ اُن کے اوپر گواہی دینگے اور
ابو الشیخ رض نے مجاہد رض سے یوم یقوم الاشہاد کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ اشہاد سے فرشتے مراد ہیں ؛

باب - اعضاء کی گواہی دینے کا بیان ؛

خدا تعالے فرماتا ہے الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم
بما کانوا یکسبون - یعنے اس روز ہم اسکے مونہوں پر مہر لگا دینگے اور اُنکے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے
اور اُن کے پیر اُن کے عملوں کی گواہی دینگے - اور فرماتا ہے وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا
قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وھو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون
وما کنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم
یعنے وہ اپنی کھالوں سے کہینگے تمنے ہمارے اوپر کیوں گواہی دی؟ کھالیں کہینگی ہم کو اللہ نے گویا کر دیا

جسنے ہر چیز کو گویا کیا ہے اور اُسی نے تم کو پہلی مرتبہ گویا کیا اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے - اور تم اس سے پردہ نہیں کر سکتے تھے کہ تمہارے کان تمہارے اوپر گواہی دیں - اور نہ اپنی آنکھوں سے اور نہ اپنی کہالوں سے - اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون یعنے جس روز اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور پیر اُن کے اعمال کی گواہی دینگے - اور مسلم نے حضرت انس رضؓ سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہم رسول خدا صلعم کے ساتھ تھے کہ آپ ہنسنے لگے - پہر فرمایا بہلا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنستا ہوں - ہم نے کہا اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا میں بندے کے اپنے پروردگار کے ساتھ خطاب کرنے سے ہنستا ہوں کہ وہ کہیگا اے میرے پروردگار کیا تو نے مجھکو ظلم سے نہیں بچایا - خدا تعالےٰ فرمائیگا کیوں نہیں فرمایا آنحضرت نے پس بندہ کہیگا پس میں اپنی ذات پر کسی کے لئے اجازت نہیں دیتا اپنی ہی طرف سے گواہ چاہتا ہوں - پس خدا تعالےٰ فرمائیگا آج تیری ذات تیرے اوپر گواہی دینے کے لئے اور کراماً کاتبین مشہود ہونے کے لئے کافی ہیں پس خدا تعالےٰ اُسکے موتھ پر مہر لگا دیگا - اور اُسکے اعضاء سے ارشاد فرمائیگا کلام کرو - پس اُس کے اعضاء اُسکے اعمال کو بیان کرینگے پس اُسکو کلام کے لئے چھوڑ دیا جائیگا - اور خدا تعالےٰ بعداً لکن وسحقاً فرمائے گا پس میں تمہیں سے جھگڑا کرونگا - اور مسلم نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم بہلا ہم قیامت کے روز اپنے پروردگار کو دیکھینگے آپنے فرمایا کیا تم دوپہر کے وقت آفتاب کے دیکھنے میں جب وہ ابر کے اندر نہو کچھ دقت اُٹھاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں - آپنے فرمایا کیا تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں بھی جب وہ بادل کے اندر نہو کچھ دقت اُٹھاتے ہو - لوگوں نے عرض کیا نہیں - آپنے فرمایا قسم اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم اپنے پروردگار کے دیدار میں اتنی ہی دقت اُٹھاؤ گے جتنی اسطرح آفتاب یا چاند کے دیکھنے میں اُٹھاتے ہو پس خدا تعالےٰ بندہ سے ملاقات کریگا - اور فرمائیگا اے فلاں شخص کیا میں نے تجھکو بزرگ اور سردار نہیں کیا اور تیرا نکاح نہیں کیا؟ اور تیرے لئے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا اور تجھکو اس حال میں نہیں کیا کہ تو سردار بنا ہوا رہتا تہا اور لوگوں سے چہارم لیتا تہا وہ عرض کریگا کیوں نہیں اے میرے پروردگار - خدا تعالےٰ فرمائیگا بہلا تجھکو یہ بھی خیال تہا کہ مجھسے ملنا ہے - وہ عرض کریگا نہیں - پس خدا تعالےٰ فرمائیگا جسطرح تو مجھکو بھول گیا تہا اُسی طرح میں تجھکو بھولتا ہوں - پہر دوسرے شخص سے خدا تعالےٰ ملیگا اور اُس سے بھی اسیطرح فرمائیگا - پہر تیسرے شخص سے ملیگا اور اُس سے بھی اسیطرح فرمائیگا - اور وہ تیسرا کہیگا کہ میں تیرے اوپر اور تیری

کتاب کے اوپر اور تیرے رسول کے اوپر ایمان لایا اور نماز پڑہی اور روزہ رکہا اور صدقہ دیا اور جہانتک
اُس سے بیان کیا جائیگا اپنی تعریف میں اچہے اچہے اعمال بیان کریگا۔ خدا تعالے اُس سے فرمائیگا اب
ہم سمجہہ گئے۔ پہر حکم ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ پیدا کرتے ہیں۔ پس وہ شخص اپنے دل میں خیال کریگا کہ اُسکے اوپر
کون گواہی دیگا پس اُسکے مونہہ پر مُہر لگا دیجائیگی اور اُسکی ران سے کہا جائیگا کلام کر پس اُسکی ران اور اُسکی
ہڈی اور گوشت اُسکے اعمال کو بیان کرینگے جو کچہہ اُسنے کئے ہونگے یہ اسلئے ہوگا کہ اُسکی ذات کی طرف سے
اُسکے اوپر الزام پورا ہو جائے۔ اور یہہ شخص منافق ہوگا۔ اور اُسکے اوپر خدا تعالے کا غصہ ہوگا۔ قرطبی کا بیان ہے
کہ اس شخص کے اوپر اعضا گواہی دینگے جو اپنے اعمالنامہ کو پڑہکر اُسکا اقرار نہ کریگا اور انکار کرکے جہگڑنے
لگیگا پس اُس وقت اُسکے اعضا اُسکے اعمال کی گواہی دینگے اور احمد اور نسائی نے اور حاکم نے
صحیح بیان [illegible] نے نبی صلعم سے روایت کیا ہے کہ قیامت کے
روز جب لوگ آئینگے تو اُن کے مونہوں میں ڈاٹیں لگی ہونگی۔ پس آدمی کے جسم میں سب سے پیشتر اُسکی ران
اور اُسکا ہاتہہ گواہی دیگا۔ ابو عبید نے بیان کیا ہے چونکہ وہ لوگ کلام کرنے سے معطل کئے جائینگے اور
اُن کے اعضا کلام کرینگے اسواسطے اُنکے مونہوں میں ڈاٹ لگانیکے ساتہہ اسکو تعبیر کیا گیا ہے اور
صفیان نے بیان کیا ہے اسکے یہہ معنے ہیں کہ اُن کی زبانوں کو پکڑ لیا جائیگا اور یہہ مثل مشہور ہے
اور احمد نے بسند جید اور طبرانی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ جب لوگوں کے مونہوں پر مُہریں لگا دیجائینگی تو سب سے پیشتر انسان کی ہڈیوں میں سے اُسکے بائیں پیر کی
ران کلام کریگی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابو موسی اشعری رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں جب
قیامت کے روز مومن کو حساب کے لئے بلایا جائیگا تو خدا تعالے اُسکے سامنے وہ گناہ پیش کریگا جو اُس نے
خدا کے گناہ کئے ہیں۔ پس وہ شخص اُسکا اقرار کریگا اور کہیگا اے میرے پروردگار! مینے یہہ کام کیا اور
یہہ کام کیا اور یہہ کام کیا۔ پس خدا تعالے اُسکے گناہ بخشدیگا۔ اور اُسکے گناہ کو پوشیدہ کردیگا۔ فرمایا آپنے
پس زمین پر کوئی مخلوق ایسی نہوگی جو اُسکے گناہوں میں سے کسی گناہ کو دیکہہ سکے اور اُسکی نیکیاں ظاہر
ہوجائینگی اور وہ یہہ چاہیگا کہ سب لوگ میری نیکیاں دیکہیں۔ اور کافر اور منافق کو بہی حساب کے لئے
بلایا جائیگا اور خدا تعالے اُنکے اعمال کو اُنکے سامنے پیش کریگا۔ منافق کہیگا کہ اے میرے پروردگار
قسم تیری عزت کی اس فرشتے نے میرے اوپر وہ گناہ بہی لکہہ لئے ہیں کہ جو مینے نہیں کئے۔ پس فرشتہ
اُس سے کہیگا کیا تو نے فلاں کام فلاں روز فلاں جگہہ نہیں کیا ہے؟ وہ شخص کہیگا نہیں قسم تیری عزت
کی۔ پس جب وہ ایسا کریگا تو اُسکے مونہہ پر مُہر لگائی جائیگی۔ ابو موسے رضہ کہتے ہیں میرا گمان یہہ ہے کہ

اور اسکی ذاتی رانیں کا مواخذہ کیا جائیگا [illegible] سے یہ آیت پڑھی الیوم نختم علی افواھھم الآیہ
اور بیہقی اور حاکم نے صحیح بیان کر کے ابو سعید خدری رضی سے اور انہوں نے نبی کریم صلعم سے روایت کی ہے
کہ [illegible] قیامت [illegible] انکار کریگا اور جھگڑے گا
پس حکم ہوگا [illegible] تیرے [illegible] گواہی دیتے ہیں - وہ کہیگا [illegible] حکم ہوگا [illegible] گھر
والے [illegible]
[illegible] اور ان کو دوزخ [illegible] میں داخل
کردیگا - اور حاکم نے صحیح بیان کر کے [illegible] روایت کی ہے [illegible] کہتے ہیں کہ
فرمایا رسولخدا صلعم نے [illegible] تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کیا کرو - [illegible] اور انگلیوں پر گنا کرو کہ ان سے
سوال کیا جائیگا اور وہ کلام کرینگی ۔

باب مقامات اور زمانوں وغیرہ کی گواہی دینے کا بیان ؛

خدا تعالے فرماتا ہے یومئذ تحدث اخبارھا - یعنے اُسدن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی
احمد اور ترمذی نے صحیح بیان کر کے - اور نسائی اور ابن حبان اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہیں رسولخدا صلعم نے یہ آیت پڑہی یومئذ تحدث اخبارھا - اور آپنے فرمایا بھلا تم جانتے ہو کہ اُسکی
یعنے زمین کی خبریں کیا ہیں؟ - لوگوں نے عرض کیا خدا اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے - آپنے فرمایا اُسکی خبریں
یہ ہیں کہ ہر غلام یا باندی کے لئے زمین اُسکے عمل کی گواہی دیگی جو اُسکی پشت پر کیا ہے - اور کہیگی فلاں فلاں
روز اس شخص نے فلاں فلاں کام کیا - پس اُسکی یہ ہی خبریں ہونگی - اور طبرانی نے ابو ربیعہ حرشی رضہ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے زمین سے اپنی نگہبانی رکھو کہ وہ تمہاری ماں ہے اور کسی بندہ کی نیکی یا بدی
اُسکے اوپر نہو گی - مگر وہ بیان کریگی - اور فریابی نے مجاہد رضہ سے یومئذ تحدث اخبارھا کے متعلق
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں زمین لوگوں کو اُن کے اعمال بتائیگی جو اُنہوں نے اُسپر کیے ہیں - اور بخاری نے
ابو سعید خدری رضہ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے عبد الرحمن بن صعصعہ سے کہا میں تجھکو دیکھتا ہوں کہ تجھکو
بکریاں اور جنگل بہت پسند ہیں پس جب تو اپنی بکریوں یا اپنے جنگل میں ہوا کرے اور تو نماز کے لئے اذان
کہا کرے تو زور سے اذان کہا کر کہ موذن کی آواز کو کوئی جن یا انسان نہ سنیگا - مگر قیامت کے روز اُسکے لئے
گواہی دیگا - اور ابن خزیمہ رضہ نے اسطرح بیان کیا ہے کہ اُسکی آواز کو کوئی پتھر یا درخت یا ڈھیلہ یا جن یا انسان
نہ سنیگا مگر اُسکے لئے گواہی دیگا - اور سعید بن منصور رضہ نے اپنی سنن میں حضرت ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ
اُنہوں نے حضرت عطا رضہ سے فرمایا اذان دے اور زور کے ساتھ اذان دے کہ تیری آواز کو کوئی پتھر یا درخت یا

ڈھیلہ نہ سنیگا مگر قیامت کے روز اس بات کی گواہی دیگا اور شیطان تیری آواز کو نہ سنیگا مگر اس کا گوز نکلجائیگا
یہانتک کہ تیری آواز کو نہ سنیگا یہانتک کہ بھاگ جائیگا - اور قیامت کے روز موذنوں کی گردنیں سب آدمیوں سے
زیادہ لمبی ہونگی - اور ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
موذن کے لیے جہانتک اسکی آواز پہنچتی ہے سب چیزیں مغفرت مانگتی ہیں اور سب خشک و تر چیزیں اسکے لئے گواہی دیتی ہیں
اور ترمذی نے حسن بیان کر کے اور حاکم نے صحیح بیان کر کے اور ابن خزیمہ نے اپنے الفاظ کے ساتھ حدیث ابن عباس
سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے قیامت کے روز یہ پتھر یعنی حجر اسود آئیگا اور اسکی
آنکھیں دیکھنے کے لئے اور زبان بولنے کے لئے ہوگی - جسنے سچائی کے ساتھ اسکا بوسہ لیا ہے اسکے لئے گواہی
دیگا - اور احمد اور حاکم نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے قیامت کے روز یہ رکن کوہ ابوقبیس سے
بڑا ہو کر آئیگا اور اسکی ایک زبان اور دو لب ہونگے - جسنے دل سے ارادہ کر کے بوسہ لیا ہے تو وہ اسکا بیان کریگا
اور حاکم نے ابوسعید رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمنے حضرت عمر رضہ کے ساتھ حج کیا - جب وہ طواف
کرنے کو داخل ہوئے اور حجر اسود کے سامنے آئے - اور اس سے کہا کہ میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ تو ضرر
پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے - اور اگر میں نے رسولخدا صلعم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تیرا
بوسہ نہ لیتا - یہ فرما کر حضرت عمر رضہ نے بوسہ لیا - پس حضرت علی نے فرمایا اے امیر المومنین ایسی بات نہیں ہے بلکہ
یہ ضرر اور نفع پہنچائیگا حضرت عمر رضہ نے فرمایا کس طرح سے حضرت علی رضہ نے فرمایا کتاب اللہ سے کہ خدا تعالی فرماتا ہے
واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست
بربكم قالوا بلى - کہ خدا تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور ان کی
اولاد کو نکالکر ان سے اپنے رب ہونیکا اور انکے بندہ ہونیکا اقرار لیا اور ان سے عہد و پیمان لیکر اس کو ایک
ورق پر لکھا - اور اس پتھر کی اسوقت آنکھیں تھیں اور زبان تھی - اور اس سے فرمایا کہ اپنے موتھ کو کھول اسنے
اپنا موتھ کھولا - خدا تعالے نے وہ پرچہ اسکے موتھ میں رکھدیا اور فرمایا کہ جو تجھسے ملا اسکے ماننے کی ایک روز
گواہی دینا - اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولخدا صلعم کو گواہی دیتے سنا ہے کہ حجر اسود کو قیامت کے روز حاضر
کیا جائیگا - اور اسکی فصیح زبان ہوگی جسنے توحید کے ساتھ اسکا بوسہ لیا ہے اسکے لئے یہ گواہی دیگا
پس بایں سبب اے امیر المومنین یہ پتھر ضرر اور نفع پہنچائیگا - اسوقت حضرت عمر رضہ نے فرمایا میں اس بات سے
پناہ مانگتا ہوں کہ ان لوگوں میں زندہ رہوں جنمیں اے ابوالحسن تم نہو - اور ابن المبارک نے عطاء خراسانی سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ زمین کے حصوں میں سے کسی حصہ میں سجدہ نہیں کرتا مگر وہ ٹکڑا اسکے
لئے قیامت کے دن گواہی دیگا - اور جب وہ مرجاتا ہے تو یہ ٹکڑا اسکے لئے روتا ہے اور حضرت عمر رضہ سے روایت

کی ہے کہ وہ کہتے ہیں جس شخص نے کسی جگہ کسی درخت یا پتھر کے پاس سجدہ کیا تو وہ قیامت کے روز خدا کی سوا
اُسکے لئے گواہی دیگا۔ اور زہد میں محمد بن علیؒ سے روایت کی ہے کہ وہ حکم دیتے تھے کہ بیت المال میں جھاڑو
دیجاوے اور اُسکو جھاڑا جاوے۔ پھر اُسمیں نماز پڑھتے تھے اس امید سے کہ قیامت کے روز نکلے اور وہ اس بات کی
گواہی دے کہ مسلمانوں کو مال روک کر نہیں رکھا۔ اور ابو نعیم نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلعم سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے ہر ایک دن جو نیا آتا ہے وہ آواز دیتا ہے اے بنی آدم!
میں نئی خلقت ہوں اور جو کام تو کریگا میں کل کو تیرے اوپر اُس کام کی گواہی دونگا۔ پس تو میرے اندر نیک کام
کر۔ میں اُس کام کی تیرے لئے کل کو گواہی دونگا اور جب میں گذر جاؤنگا تو پھر کبھی تو مجھکو نہیں دیکھیگا۔
اور رات بھی ایسا ہی کہتی ہے۔ اور مسلم نے ابو سعید خدری رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
یہ مال ایک سبز اور شیریں چیز ہے اور اُس مسلمان کے لئے یہ اچھا رفیق ہے جو اسمیں سے مسکین اور یتیم اور
مسافر کو دیتا ہے۔ اور جو شخص مال کو ناحق لیگا اُسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کھائے جائے اور سیر نہ ہو
اور وہ مال قیامت کے روز اُسپر گواہی دیگا۔ اور ابو نعیم نے طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
قیامت کے روز مال کو اور اُسکے مالک کو حاضر کیا جائیگا اور وہ دونوں باہم جھگڑا کرینگے۔ مالک اپنے مال سے کہیگا
کیا فلاں وقت میں میں نے تجھکو نہیں جمع کیا تھا۔ مال اُس سے کہیگا تو نے فلاں حاجت مجھسے پوری کی اور
فلاں جگہ تو نے مجھکو صرف کیا۔ پس مالک کہیگا یہ چیزیں جسکو تو میرے اوپر شمار کرتا ہے رسیاں ہیں
جنمیں میں باندھا جاؤنگا۔ پس مال کہیگا وہ میں ہی ہوں جو تیرے اور اس بات کے مابین حایل ہوگیا تھا
کہ تو امر الٰہی پر عمل کرے

باب اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اُسکے محافظین سے
اُسکے گناہوں کو بھلا دیتا ہے۔ اور اُسکے اعضاء سے اور زمین کے مقامات سے بھی بھلا دیتا ہے۔ یہانتک
کہ جب وہ خدا تعالےٰ سے ملیگا تو خدا کی طرف سے اُسکے گناہوں پر کوئی گواہی دینے والا نہوگا۔

باب اُن لوگوں کا بیان جنکی بُرائیاں نیکیوں کے ساتھ بدلجائینگی

مسلم نے ابو ذر رضہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے ایک شخص کو قیامت کے روز
حاضر کیا جائیگا اور حکم دیا جائیگا کہ اُسکے گناہ صغیرہ پیش کرو۔ پس اُسکے گناہ صغیرہ پیش کئے جائینگے
اور بڑے بڑے گناہ ہنوز پوشیدہ رکھے جائینگے۔ اور حکم ہوگا کہ تو نے فلاں فلاں روز فلاں فلاں کام کیا تھا
وہ اقرار کرتا جائیگا اُن سے انکار نہ کریگا۔ اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ وہ بھی پیش کئے

سامنے لائیجائینگے - پھر حکم ہوگا اسکو ہر بدی کے بدلے میں ایک نیکی دیدو - وہ کہیگا میرے اور گناہ بھی ہیں جنکو میں یہاں نہیں دیکھتا - ابوذر کہتے ہیں پس میں نے رسولخدا صلعم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہانتک کہ آپکی کونچلیاں ظاہر ہوگئیں - اور ابن ابی حاتم نے سلمان رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز آدمی کو اسکا اعمالنامہ دیا جائیگا - وہ اپنے اعمالنامہ کو اوپر سے پڑھیگا تو قریب ہوگا کہ اسکو بدگمانی ہوجائے - اور اُسی وقت وہ نیچے سے پڑھیگا تو اپنی نیکیاں دیکھیگا - پھر اوپر دیکھیگا تو اُسکی برائیاں نیکیوں کیساتھ بدل چکی ہونگی - اور نیز حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز خدا تعالے کی حضور میں کچھ لوگ ایسے آئینگے کہ اس بات کو پسند کرینگے کہ بہت سے گناہ کرتے - کسی نے عرض کیا وہ لوگ کون ہیں - آپنے فرمایا وہ لوگ ہیں جنکی برائیاں خدا تعالے نیکیوں کے ساتھ بدل دیگا -

باب - خدا تعالے فرماتا ہے فمن یعمل مثقال ذرة الآیہ یعنے جس شخص نے ذرہ بھر نیکی کی ہے خدا تعالے اسکو دکھلائیگا - اور جسنے ذرہ بھر بدی کی ہے اسکو بھی دیکھ لیگا - بیہقی نے حضرت ابنعباس رض سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی مومن یا کافر ایسا نہیں جسنے دنیا میں نیکی یا بدی کی ہو - مگر خدا تعالے قیامت کے روز وہ اسکو دکھا دیگا - لیکن مومن کے لیئے یہ ہوگا کہ اُسکی نیکیاں اور برائیاں بخشدیگا اور نیکیوں کا ثواب دیگا - اور کافر کے لیئے یہ ہوگا کہ اُسکی برائیاں اور نیکیاں اسکو دکھائیگا - اور اسکی نیکیوں کو رد کرکے برائیوں کا عذاب دیگا - اور ابن المبارک نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ بات ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص ذرہ بھر بھی نیکی کریگا تو اسکو بغیر دیکھے نہ رہیگا - اور ذرہ بھر بھی برائی کریگا تو اسکو بھی بغیر دیکھے نہ رہیگا - آنحضرت صلعم نے فرمایا ہاں! پس وہ شخص یہ کہتا ہوا چل دیا واسوا تاہ یعنے ہائے بڑی خرابی! پس آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص امن پاگیا - اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ کسی مومن کے دنیا میں کوئی کانٹا نہیں لگتا بشرطیکہ طلب ثواب کی نیت رکھتا ہو مگر قیامت کے روز اسکے گناہوں میں سے کمی کردیجائیگی۔

باب اُن چیزوں کا بیان جنکا حساب نہ لیا جائیگا

احمد نے زہد میں اور بیہقی نے شعب میں اور ابونعیم نے حسن رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے ایک سایہ شخص کا یعنے چھپر وغیرہ کا مکان جسمیں وہ بیٹھا ہوا اور دوسرے روٹی کا ٹکڑا جس سے اُسنے اپنی کمر مضبوط کی ہو اور تیسرے ایک کپڑا جس سے اُسنے اپنے ستر کو ڈھکا ہو - ان تین چیزوں کا

حساب نہ لیا جائیگا۔ اور بزار اور طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے تین شخص ایسے ہیں کہ اگر وہ کہائینگے تو انشاء اللہ اُن سے حساب نہ لیا جائیگا۔ ایک روزہ دار۔ اور ایک سحر کہانیوالا اور ایک خدا کی راہ میں گہوڑا کا باندھنے والا۔

باب۔ اُن چیزوں کا بیان جنسے حساب میں تخفیف ہوگی

دینوری نے مجالست میں جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ صلہ رحم سے آدمی کے لئے قیامت کے روز تخفیف ہوجائیگی۔ پہر آپنے یہ آیت پڑہی۔ الذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب یعنی جو لوگ اس چیز کو ملاتے ہیں جسکے ملائے جانیکا خدا نے حکم دیا ہے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ اور حساب کے بگڑ نیکا خوف رکہتے ہیں اور بزار اور طبرانی اور حاکم نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جسکے اندر ہونگی۔ خدا تعالے اُسکا حساب آسانی کے ساتھ لیگا۔ اور اُسکو اپنی رحمت سے جنت کے اندر داخل فرمائیگا۔ لوگوں نے عرض کیا وہ تین چیزیں کیا ہیں۔ آپنے فرمایا جو تجھکو محروم رکھے اُسکو دے۔ اور جو تجھہ سے قطع کرے اُس سے میل کر۔ اور جو تیرے اوپر ظلم کرے اُسے معاف کر۔ اور اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انس رضؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر تجھسے ہوسکے کہ ایسے حال میں شام اور صبح کرے کہ کسی کی طرف سے تیرے دل میں بغض نہو تو ایسا کر کہ اسمیں حساب کے اندر آسانی ہوگی اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کسی تنگدست کے حق میں آسانی کریگا۔ خدا تعالے دنیا و آخرت میں اُسکے لئے آسانی کریگا۔

باب۔ خدا تعالے مومن سے بلا پردہ اور بلا ترجمان کلام کریگا

خدا تعالے کفار کے بارہ میں فرماتا ہے کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون یعنی ہرگز نہیں وہ لوگ اسروز اپنے پروردگار کے اوٹ میں ہونگے۔ اور اُنہیں کے بارہ میں فرماتا ہے ولا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ یعنی خدا تعالے قیامت کے روز اُن سے بات نکریگا۔ شیخین نے حضرت عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کوئی تم میں کا نہیں ہے۔ مگر قیامت کے روز خدا تعالے اُس سے کلام کریگا اور درمیان میں کوئی حجاب نہو گا جو مانع آسکے۔ اور نہ بیچمیں کوئی ترجمان ہوگا پس فرمائیگا کیا مینے تجھکو مال نہیں دیا تہا۔ وہ کہیگا کیوں نہیں۔ پس فرمائیگا کیا مینے تیرے پاس رسول نہیں بہیجا تہا وہ کہیگا کیوں نہیں۔ پس وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھیگا تو بغیر آگ کے کچھ نظر نہ پڑیگا

اور جب بائیں طرف دیکھیگا تب بھی بجز آگ کے کچھ نہ دیکھیگا - اور اگر سامنے دیکھیگا تو بجز آگ کے کچھ نہ دیکھیگا
پس چاہیے کہ تم میں سے ہر شخص آگ سے بچے اگرچہ چھوہارہ کے ٹکڑے سے [illegible] اور اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو
اچھی بات سے - علماء کہتے ہیں یہ معاملہ پلصراط پر ہوگا - اور آگ چاروں طرف سے [illegible] ہوگی - اور علماء کہتے
ہیں کلمہ طیبہ سے وہ کلمہ مراد ہے جو ہدایت کی طرف بلا دے یا ہلاک سے [illegible] یا دو شخصوں میں
صلح کرے یا دو جھگڑے کرنیوالوں کا فیصلہ کر دے یا کسی کی مشکل حل کر دے یا کسی [illegible] بات
روشن کر دے یا کسی جوش میں لانیوالی چیز کی موافقت کرے یا [illegible]
نے زہد میں اور طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضہ سے روایت کی [illegible]
کوئی شخص نہیں ہے مگر عنقریب خداتعالے اسکے ساتھ تنہائی کریگا - جس طرح تم میں سے کوئی
شخص چودہویں رات کے چاند کے ساتھ تنہائی کرتا ہے - پس فرمائیگا اے میرے بندے ا میری
طرف سے کسنے تجھکو دہوکہ میں ڈالدیا؟ اور جس چیز کا تجھکو علم تہا اُسمیں تو نے کیا عمل کیا؟ اور پیغمبر کو
تو نے کیا جواب دیا؟ اور بزار نے بریدہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے
تم میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر عنقریب خداتعالے اُس سے بغیر پردہ اور بغیر ترجمان کے
کلام کریگا - اور عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
خداتعالے قیامت کے روز بندہ کو اپنے قریب کریگا اور اپنے بازو کو اُسپر رکھیگا اور تمام مخلوق سے
اُسکو پوشیدہ کر کے اُس پردہ میں اُسکا اعمالنامہ اُسکو دیکر فرمائیگا اپنے اعمالنامہ کو پڑھ - وہ بندہ
جب پڑھتے پڑھتے نیکی پر پہنچیگا تو اُسکا چہرہ سفید ہو جائیگا اور اُسکی وجہ سے اُسکے دل میں سرور
پیدا ہوگا - اُسوقت خداتعالے فرمائیگا اے میرے بندے ! آیا تو پہچانتا ہے - وہ عرض کریگا
ہاں اے میرے پروردگار میں پہچانتا ہوں - خداتعالے فرمائیگا میں نے اُسکو تجھسے قبول کیا - وہ
بندہ سجدہ میں گر پڑیگا اور خداتعالے فرمائیگا اپنے سر کو اُٹھا اور اپنے اعمالنامہ میں اُس کو
چھوڑ دے - پھر وہ بندہ پڑھتے پڑھتے بدی کے اوپر پہنچیگا - اُسوقت اُسکا چہرہ سیاہ ہو جائیگا
اور دل ڈرنے لگیگا - پس خداتعالے فرمائیگا - اے میرے بندے اکیا تو پہچانتا ہے - وہ عرض
کریگا ہاں اے پروردگار ! میں پہچانتا ہوں اور خداتعالے فرمائیگا تیری نسبت میں زیادہ اس کو
جانتا ہوں اور میں نے تیرے لئے اُسکو بخشدیا - پس برابر وہ بندہ اسی حال میں رہیگا کہ جب نیکی پر
پہنچیگا تو وہ قبول کیجائیگی اور وہ سجدہ کریگا - اور جب برائی پر پہنچیگا تو بخشدیجائیگی اُسپر بھی سجدہ
کریگا - پس مخلوقات بجز سجدہ کے کچھ نہ دیکھیگی - یہانتک کہ بعض مخلوق بعض کو ندا کریگی اُس بندہ کیلئے

خوشنودی ہے جسنے کبھی برا کام نہیں کیا - وہ حدیث کہ جس بات کی خبر پہونچی جو فیما بینہ وبین اللہ
اُسکا معاملہ درپیش رہا اور جو چیز کہ روک گیا - اور بیہقی نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے
روز بندہ کو حاضر کیا جائیگا - پہر اُسکا پروردگار لوگوں سے اُسکو پردہ میں کرلیگا - اور جب اُسکی نیکی دیکھیگا تو
فرمائیگا میںنے قبول کی - اور جب بدی دیکھیگا تو فرمائیگا میںنے معاف کی پس بندہ کا یہ حال ہوگا کہ نیکی کے وقت
بھی سجدہ کریگا اور بدی کے وقت بھی - یہ حال دیکھکر لوگ کہینگے اس بندہ کے لئے خوشنودی ہو جسنے کبھی برا کام
نہیں کیا - اور شیخین نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اُن سے کسی نے دریافت کیا تمنے نجویٰ کے بارہ میں رسولخدا صلعم
کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے - اُنہوں نے کہا تم میں کا کوئی شخص اپنے پروردگار کے قریب ہوگا - یہانتک کہ پروردگار تبارک
تعالیٰ اُسپر اپنا بازو رکہدیگا - بندہ عرض کریگا میںنے فلاں فلاں کام کیا تہا - خدا تعالیٰ فرمائیگا میںنے دنیا میں اُن
افعال کو پردہ میں رکہا تہا اور آج تیرے لئے اُن کو بخشتا ہوں - پہر نیکیوں کا اعمالنامہ اُسکے داہنے ہاتہ میں
دیا جائیگا - اور کافر اور منافق کا یہ حال ہوگا کہ سب کے سامنے اُنکو آواز دیئے جائینگے ھؤلاء الذین کذبوا
علیٰ ربھم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین - یعنے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جہوٹ بولا -
خبردار کہ ظالموں پر خدا کی پہٹکار ہے - قرطبی نے بیان کیا ہے - ان گناہوں کے اندر اختلاف ہے بعض کہتے ہیں
اس سے وہ گناہ مراد ہیں جنکا دلپر خطرہ ہوتا ہے اور وہ بندہ کے اختیار سے باہر ہوتے ہیں اور اُسکے کسب کے نیچے نہیں داخل ہوتے
ابن جریر اور نحاس اور چند لوگوں کا یہی مذہب ہے - اور وہ اس حدیث کو اس آیت کا مفسر کہتے ہیں وان تبدوا
ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ یعنے جو چیز تمہارے دل میں ہو اُسکو ظاہر کرو یا پوشیدہ
رکہو خدا اُسپر تمہارا حساب لیگا - اور وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے - اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے وہ
صغیرہ گناہ مراد ہیں جو بڑے گناہ کرنے سے محو ہو جاتے ہیں - اور بعض کہتے ہیں وہ کبائر مراد ہیں کہ جو حقوق
العباد میں سے نہیں ہیں بلکہ حقوق اللہ میں سے ہیں - اور بعض کہتے ہیں وہ گناہ مراد ہیں کہ جن سے بندہ توبہ
کرلیتا ہے - چنانچہ ابو نعیم نے بلال بن سعد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں خدا تعالیٰ گناہوں کو بخشدیگا - مگر
نامۂ اعمال سے اُن کو محو نہ کریگا - یہانتک کہ بندہ کو اُن پر قیامت کے روز آگاہ کریگا اگرچہ اُن سے توبہ کرچکا ہو
اور دینوری نے مجالست میں اشعث بن سوار سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ میںنے حسن سے کہا اُس بندہ
کی نسبت آپ مجہسے بیان فرمائیے جو گناہ کرکے توبہ کرے اور مغفرت مانگے - کیا وہ گناہ بخشدیا جاتا ہے آپنے
فرمایا ہاں - میںنے عرض کیا - کیا اُسکے نامۂ اعمال سے وہ گناہ مٹا دیا جاتا ہے اُنہوں نے فرمایا نہیں بغیر اسکے
نہوگا کہ خدا تعالیٰ اُس گناہ پر اُسکو آگاہ کرکے اُس سے سوال فرمائیگا - اور طبرانی نے لسند حسن معاذ بن جبل سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے - اگر تم چاہو تو میں تم کو بتلادوں کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ

سب سے پیشتر مومنین سے کیا فرمائیگا؟ اور سب سے پیشتر وہ اُس سے کیا عرض کرینگے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ آپنے فرمایا
خداتعالے مومنین سے فرمائیگا کیا تمکو مجھسے ملنے کا شوق تھا۔ وہ عرض کرینگے ہاں اے ہمارے پروردگار۔ خداتعالی
فرمائیگا کس وجہہ سے۔ وہ عرض کرینگے ہمکو تیری بخشش اور رحمت کی امید تھی۔ خدا فرمائیگا میری رحمت تمہارے لیے
واجب ہوگئی۔ اور ابونعیم نے حلیہ میں عکرمہؓ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کسی بندہ کو قیامت کے روز خداتعالے
حساب کے لئے قریب نہ کریگا مگر وہ شخص بخشا ہوا خدا کے پاس سے اُٹھکر جائیگا۔ اور ابن عساکر نے آدم بن ابی ایاس
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کوئی شخص ایسا ہوگا جسکے ساتھ اُسکا پروردگار خلوت نکرے اُسکے اور خدا کے
مابین کوئی ترجمان نہوگا۔ خداتعالے اُس سے فرمائیگا اے میرے بندے! جب تونے اُس چیز کی خواہش
کی تھی جو تیرے لئے حلال نتھی اُسوقت کیا میں تیرے دل کو نہیں دیکھتا تھا اور جب تونے اُس چیز کیطرف آنکھوں سے
نظر کی تھی جسکا دیکھنا تجھکو حلال نتھا تو میں کیا تیری آنکھوں کو نہیں دیکھتا تھا کیا میں تیرے کانوں کو نہیں دیکھتا تھا
جب تونے ناروا چیز کی طرف اُن کو لگایا تھا۔ اور کیا میں تیرے قدموں کو نہیں دیکھتا تھا جب تو اُن سے ناروا
چیز کی طرف چلا تھا۔ تونے مخلوقات سے حیا کی اور اُن دیکھنے والوں سے مجھہ دیکھنے والے کو کم سمجھا۔ بندہ عرض
کریگا اے میرے پروردگار! اگر تو مجھکو دوزخ کا حکم دیدے تو اس توبیخ سے وہ میرے اوپر آسان ہوگا۔ خداتعالے
فرمائیگا اے میرے بندے! یہ میرا اور تیرا معاملہ ہے اور تیرے لئے میں نے بخشدیا میں نے محافظین فرشتوں سے اسکو چھپایا
میرے بندوں کو جنت میں لیجاؤ۔ اور ابن ابی الدنیا نے حسن ظن کے بارہ میں حسنؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں ایک اعرابی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے
روز خلق کا حساب کون لیگا؟ آپنے فرمایا خدائے تبارک وتعالے۔ اُسنے عرض کیا قسم ہے پروردگار کعبہ کی
میں کامیاب ہوگیا کیونکہ جب وہ حساب لیگا تو اپنا حق نہ لیگا اور بیہقی نے شعب الایمان میں ایسی سند کے ساتھ
جسکو اُنہوں نے سعید بن مسیب کے طریق سے اور اُنہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے روز خلق کا حساب کون لیگا؟ آپنے فرمایا خداتعالے۔
اُسنے عرض کیا قسم ہے پروردگار کعبہ کی ہم نجات پاگئے۔ آپنے فرمایا اے اعرابی! یہہ کیونکر؟ اُسنے عرض کیا
اسواسطے کہ کریم جب قدرت پاتا ہے تو معاف کردیتا ہے۔ اسکو بیہقی نے بھی بیان کیا ہے۔ اور اسکی مثل
صفیان ثوری اور ابن یوسف زاہد کے کلام سے وارد ہوا ہے۔

باب خداتعالے فرماتا ہے **ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتاب ویشترون بہ ثمنا قلیلا اولئک ما یاکلون فی بطونہم الا النار ولا یکلمہم اللہ**
یعنے جو لوگ خدا کی اُتاری ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں اور اُسکے عوض میں ثمن قلیل حاصل لیتے ہیں

[illegible] اور خدا تعالیٰ اُن سے بات نہ کریگا۔ شیخین نے
[illegible] رسول خدا صلعم نے تین شخص ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ
[illegible] لیے دردناک عذاب ہے ۔ ایک وہ شخص [illegible]
[illegible] وہ شخص جو امام سے بیعت کرے اور نہیں کرتا بیعت مگر دنیا کی خاطر کہ وہ اگر اُسکے مطلب کو پورا کرے
تو بیعت کو وہ پورا کرے ورنہ پورا نہ کرے اور ایک وہ شخص کہ وہ عصر کے بعد کسی شخص کے ہاتھ اپنا
سودا فروخت کرے اور خدا کی قسم کھاوے کہ مجھکو اتنے اور اتنے دام ملتے تھے اور لینے والا اسکو سچا سمجھکر
لیجاوے اور اتنے دام درحقیقت اُسکو ملتے نہوں۔ اور مسلم نے ابوذر رضہ سے اور اُنہوں نے نبی صلعم سے
روایت کی ہے کہ تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ ان سے کلام نہ کریگا اور نہ انکی طرف
دیکھیگا اور نہ اُنکو پاک کریگا۔ اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک بوڑھا زناکار اور ایک بادشاہ دروغگو
اور ایک مفلس متکبر۔ اور طبرانی نے بسند صحیح حضرت سلمان رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم
نے تین شخص ہیں کہ خدا تعالیٰ ان سے کلام نہ کریگا اور نہ اُن کو پاک کریگا۔ اور اُن کے لئے عذاب دردناک ہے ایک بوڑھا
زناکار اور ایک مفلس متکبر اور ایک وہ شخص جسکا سودا خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ بغیر اُسکے قسم کھانے
نہیں فروخت ہوتا۔ اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان اور ابن ماجہ رضہ نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص اپنی اولاد سے انکار کرے اور وہ اُسکو پہچانتا ہو تو قیامت کے روز
خدا تعالیٰ اُس سے پردہ میں ہوگا اور سب کے سامنے اُسکو رسوا کریگا اور احمد اور طبرانی نے بسند جید
معاذ رضہ بن جبل رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص لوگوں کے امور
میں سے کسی امر کا متولی ہو اور ناتوان اور حاجتمندوں کے لیے باہر نہ نکلے تو خدا تعالیٰ قیامت کے روز اُس
شخص سے پردہ میں رہیگا۔ اور ابو داؤد اور ترمذی رضہ نے اور حاکم نے صحیح بیان کرکے عمرو بن مرہ جہنی
کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔ قرطبی نے بیان کیا ہے کہ حساب کے وقت خدا تعالیٰ مومنین
سے اُن کی عزت کے لئے بغیر ترجمان کے کلام کریگا اور کفار سے کلام نہ کریگا بلکہ اُن کا حساب فرشتوں
سے کرائیگا اور اس سے کفار کی ذلت مقصود ہوگی تاکہ اہل کرامت کو اہل اہانت سے تمیز ہو جاوے۔

باب اس امر کے بیان میں کہ جس شخص سے حساب کے وقت مناقشہ کیا جائے گا ہلاک ہو جائے گا

شیخین نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے۔ آپ کہتی ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص حساب میں
مناقشہ کیا جائیگا یعنے اسکو ٹوکا جائیگا وہ شخص عذاب دیا جائیگا پس میں نے عرض کیا کیا خدا تعالیٰ نے یہ

نہیں فرماتا ہے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے بلکہ عرض ہے قیامت کے روز جس شخص پر حساب میں اعتراض کیا جائیگا اسکو عذاب دیا جائیگا۔ اور احمد اور ابن جریر اور حاکم نے بسند صحیح حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے۔ آپ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو بعض نمازوں میں فرماتے ہوئے سنا کہ اللّٰھم حاسبنی حسابا یسیرا یعنے اے اللہ میرا حساب آسانی کے ساتھ لینا۔ پس جب آپنے سلام پھیرا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آسان حساب کس طرح ہوگا۔ آپنے فرمایا خدا تعالےٰ اسکے نامہ اعمال کو دیکھیگا اور درگذر فرمائیگا۔ اور جسکے حساب میں مناقشہ یعنے اعتراض کیا گیا اسے عائشہ وہ ہلاک ہوگیا اور مومن پر جو مصیبت پڑتی ہے اسکے گناہوں کو مٹاتی ہے۔ یہانتک کہ جو کانٹا اسکے لگتا ہے۔ اور ترمذی رضہ نے حضرت انس رضہ سے حدیث مرفوع بیان کی ہے۔ کہ جو شخص حساب لیا جائیگا عذاب دیا جائیگا۔ قرطبی نے بیان کیا ہے اس سے پورا پورا حساب لینا مراد ہے۔ یعنی ذرا ذرا سی بات کا مطالبہ کرنا اور درگذر نہ کرنا۔ اور بزار اور طبرانی نے ابن زبیر رضہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے جسپر حساب میں اعتراض کیا جائیگا وہ ہلاک ہوجائیگا اور احمد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے قیامت کے روز جس شخص کا حساب لیا جائیگا اسکے گناہ کی بخشش نہوگی۔ اور مسلمان اپنی قبر میں اپنے اعمال کو دیکھ لیگا۔ اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے يَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ یعنے اُس روز کوئی انسان یا جن اپنے گناہ سے نہ پوچھا جائیگا۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ یعنے مجرم لوگ اپنی پیشانیوں سے پہچانے جاوینگے۔ اور طبرانی نے عقبہ بن عبد رضہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے برابر منہ کے بل پڑا رہے یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مرضیات الہی میں مرجائے تو قیامت کے روز اُسکو بھی حقیر سمجھیگا۔ اور ابن المبارک اور احمد نے محمد بن ابی عمیرہ رضہ سے جو رسول خدا صلعم کے صحابہ میں سے تھے اور میرے گمان میں انہوں نے اس حدیث کا رفع کیا ہے وہ کہتے ہیں اگر خدا کی بندگی میں کوئی بندہ پیدائش کے روز سے برابر منہ کے بل پڑا رہے یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مرجائے تو اُس روز اپنی بندگی کو حقیر سمجھیگا اور آرزو کریگا کہ مجھکو دنیا میں واپس بھیجدیا جاوے تاکہ اجر اور ثواب زیادہ ملے۔ اور احمد نے زہد میں ابو المہذب رضہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں خدا تعالےٰ نے داؤد عم کی طرف وحی بھیجی کہ میرے صدیق بندوں کو ڈرا دو کہ وہ اپنی ذات پر فریفتہ نہوں اور اپنے اعمال پر بھروسہ نکریں اسواسطے کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جسکو حساب کیلئے کھڑا کروں اور اپنا انصاف اُسکے اوپر

قایم کروں - مگر اُس کو عذاب دونگا بدون اہانت کے کہ اُسپر ظلم کروں - اور ابو نعیم نے حضرت علی رضہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ خدا تعالے نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک
نبی کے پاس وحی بھیجی کہ اپنی امت کے اُن لوگوں سے جو میری عبادت کرتے ہیں یہ بات کہدے
کہ اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کریں کہ قیامت کے روز کسی بندہ کو حساب کے لئے جسکو میں عذاب دینا چاہوں
نہ کھڑا کرونگا مگر اُسکو عذاب دونگا - اور اپنی امت کے اُن لوگوں سے کہ جو میرا گناہ کرتے ہیں کہدے کہ وہ
نا امید نہو جائیں - اسواسطے کہ میں بڑے گناہ کو بخشدیتا ہوں اور پرواہ نہیں کرتا اور واثلہ بن اسقع نے
رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے قیامت کے روز خدا تعالے ایک ایسے بندہ کو اُٹھائیگا
جسکے ذمہ کوئی گناہ نہوگا - اُس سے فرمائیگا دو باتوں میں سے کونسی بات تجھکو پسند ہے - میں تجھ کو
تیرے عمل کی جزا دوں یا تیرے اوپر اپنی طرف سے انعام کروں - وہ بندہ عرض کریگا اے میرے پروردگار
میں تیری نعمت اور رحمت کا طالب ہوں اور بزار نے حضرت انس سے اور انہوں نے نبی صلعم سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے آدمی کے لئے قیامت کے روز تین دفتر نکلینگے ایک اعمال صالحہ کا دفتر
اور ایک گناہوں کا اور ایک خدا تعالے کی نعمتوں کا جو اُسکو دی گئیں - پس خدا تعالے اُن نعمتوں سے
جو اُس دفتر میں لکھی ہونگی ادنے درجہ کی نعمت کے لئے فرمائیگا کہ اسکے اعمال صالحہ سے تو اپنی قیمت لیلے
پس وہ اُسکے تمام اعمال صالحہ کو اپنی قیمت میں لیلیگی - اور پھر عرض کریگی قسم تیری عزت کی میری قیمت پوری
نہیں ہوئی اور اُسکے گناہ باقی رہجائینگے اور اعمال صالحہ سب تمام ہو جائینگے - اور جب خدا تعالے کسی
بندہ پر رحم کرنا چاہیگا اُس سے فرمائیگا اے میرے بندے امینے تیری نیکیاں دو چند کردیں اور تیرے
گناہوں سے درگذر کی اور اپنی نعمت تجھکو عطا کی - اور طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عمر رضہ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اُس شخص کے لئے خدا تعالے ذمہ دار
ہو گیا - اور جس شخص نے سبحان اللہ کہا اُسکے بدلے میں اُسکے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جائینگی
اُسوقت ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسکے بعد ہم کسطرح ہلاک ہونگے - آپنے فرمایا قسم اُس
ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص قیامت کے روز اتنے عمل لیکر آئیگا کہ اگر پہاڑ پر
رکھدیے جائیں تو اُسپر بھاری ہوں اور خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت قایم ہو کر قریب ہوگی کہ اُن
سب اعمال کو تمام کردے - اگر خدا تعالے اپنے رحم سے فضل نہ کرے - اور حکیم ترمذی نے نوادر الاصول
میں اور حاکم نے صحیح بیان کرکے اور بیہقی نے شعب الایمان میں جابر رضہ سے روایت کی ہے کہ
فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مجھسے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا کہ خدا کے بندوں میں سے
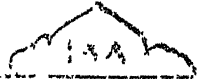
اسکا ایک بندہ تہا جسنے پانسو برس تک ایک پہاڑ کی چوٹی پر خدا کی عبادت کی اور وہ [illegible]
کھڑا تھا اور تیس گز لمبا اور تیس گز چوڑا پہاڑ تھا اور چار ہزار [illegible] سمندر [illegible]
اور خدا تعالےٰ نے اس بندہ کے لیئے ایک شیریں چشمہ انگلی کی برابر چوڑا نکالدیا تہا۔ [illegible] شیریں پانی
جاری تھا۔ اور وہ چشمہ پہاڑ کی جڑ میں جاری تہا اور وہاں ایک انار کا درخت تہا۔ ہر روز اسمیں سے
ایک انار پیدا ہوتا تہا۔ یہ شخص دن بہر خدا کی عبادت کرتا تہا اور جب شام ہوتی تہی پہاڑ سے اترکر وضو
کرتا اور اس انار کو توڑ کر کہاتا۔ پہر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا تہا۔ جب وہ مرنے لگا تو خدا سے اس نے
دعا مانگی کہ سجدہ میں میری جان نکالنا۔ اور زمین یا کوئی دوسری چیز اسکے جسم کو خراب نہ کرسکے یہانتک
کہ جب قیامت کے روز مجھکو اٹھایا جائے تو سجدہ میں اٹھایا جائے۔ پس جب ہم لوگ اترتے ہیں
اور جب چڑھتے ہیں تو ہم اس شخص کے حال سے بے خبر ہیں۔ کہ ہم یعنی لوح محفوظ [illegible] دیکھتے
ہیں کہ قیامت کے روز اس شخص کو اٹھا کر خدا تعالےٰ کے روبرو کھڑا کیا جائیگا اور خدا تعالےٰ [illegible]
میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کرو۔ وہ کہیگا بلکہ میرے عمل [illegible]
خدا تعالےٰ فرمائیگا میرے بندہ سے میری نعمت اور عمل کا مقابلہ کرو۔ پس فقط بینائی [illegible] اس کے
پانسو برس کی عبادت کو محیط ہو جائیگی۔ اور باقی تمام بدن کی نعمتیں بچ رہینگی۔ اور خدا تعالےٰ فرمائیگا
میرے بندہ کو دوزخ میں داخل کردو۔ اور اسکو دوزخ کی طرف کھینچا جائیگا پس وہ آواز دیگا
اے میرے پروردگار! اپنی رحمت سے مجھکو جنت میں داخل کر۔ پس خدا تعالےٰ فرمائیگا اسکو واپس
لاؤ۔ وہ خدا کے سامنے کھڑا کیا جائیگا۔ خدا تعالےٰ فرمائیگا اے میرے بندے! تجھکو کسنے پیدا کیا
جب کہ تو کوئی چیز نہ تہا وہ عرض کریگا اے پروردگار! تونے پیدا کیا۔ پہر فرمائیگا تجھکو پانسو برس
کی عبادت کرنیکی قوت کسنے دی؟ وہ عرض کریگا اے پروردگار! تونے۔ خدا تعالےٰ فرمائیگا تجھکو
پہاڑ میں دریا کے اندر کسنے اتارا۔ اور کھارے پانی میں سے شیریں پانی کسنے نکالا اور ہر روز ایک انار
تیرے لیے کسنے نکالا۔ حالانکہ سال بھر میں ایک مرتبہ انار پیدا ہوتا ہے اور تونے مجھسے دعا کی تھی کہ
سجدے میں تیری جان نکالوں پس میں نے ایسا ہی کیا وہ عرض کریگا اے پروردگار! تونے ہی کیا
خدا تعالےٰ فرمائیگا یہ سب کچھ میری رحمت سے تہا۔ اور اب اپنی رحمت ہی سے تجھکو جنت میں داخل کرتا ہوں
پہر خدا تعالےٰ حکم فرمائیگا کہ میرے بندہ کو جنت میں داخل کرو۔ پس یہ اچھا بندہ ہے۔ خدا تعالےٰ
اسکو جنت میں داخل فرمائیگا۔ حضرت جبرئیل عم نے کہا انبیاء بھی جنت میں خدا تعالےٰ کی رحمت ہی سے
داخل ہونگے۔ منذری نے ترغیب میں اسکو بیان کیا ہے اور حاکم کے صحیح کہنے پر انہوں نے

پر اعتراض نہیں کیا۔ اور ذہبی نے مختصر المستدرک میں اسکا تعاقب کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے
شیخین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تم
میں سے کسیکا عمل اسکو ہرگز نجات نہ دیگا صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپکو۔ آپنے فرمایا نہ مجھکو مگر یہ کہ خدا تعالے
اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل فرمائے۔ اور شیخین نے حضرت عائشہ سے اور انہوں نے رسول صلعم
سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے درست رہو۔ اور ثواب کے جویاں ہو کہ کسی شخصکو اسکا عمل جنت میں
نہ داخل کریگا۔ صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپکو یا رسول اللہ۔ آپنے فرمایا نہ مجھکو مگر یہ کہ خدا تعالے اپنی
مغفرت اور اپنی رحمت میں ڈھانک لے۔ اور مسلم نے جابر رضہ کی حدیث سے روایت کی ہے تم میں کسیکو
اسکا عمل جنت میں نہ داخل کریگا۔ اور نہ جہنم سے بچائیگا۔ اور نہ مجھکو مگر خدا تعالے کی رحمت سے۔ اور
ابو سعید رضہ کی حدیث میں بھی یہی وارد ہوا ہے۔ احمد اور ابن ابو موسی اور شریک بن طارق نے اسکو
بیان کیا ہے اور بزار نے اور شریک بن طارق اور اسامہ بن شریک اور اسد بن کرز نے اسکو بیان کیا ہے
اور طبرانی نے اسکو بیان کیا ہے مگر اس آیت سے اسپر اشکال پیدا ہوتا ہے ادخلوا الجنۃ بما
کنتم تعملون یعنے اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو۔ اور اسکا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ آیت
اس بات پر محمول ہے کہ جنت میں جو درجات ہیں وہ اعمال کی وجہ سے ملتے ہیں کیونکہ جنت کے درجات
اعمال کی طرح متفاوت ہیں۔ مگر جنت میں داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا یہ محض خدا کے فضل اور اسکی رحمت سے
ہوگا۔ اور حدیث سے یہی مراد ہے اور اسکی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسکو ہناد نے زہد کے
بیان میں حضرت ابن مسعود رضہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ پلصراط پر تم لوگ خدا کی بخشش سے
عبور کروگے اور جنت میں خدا کی رحمت سے داخل ہوگے اور اپنے اعمال کی وجہ سے تمکو درجات تقسیم ہونگے
اور ابو نعیم نے عون بن عبد اللہ سے اسکی مثل روایت کی ہے اور احمد نے زہد میں ثابت بنانی رح
سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ستر برس تک خدا کی عبادت کی اور وہ یہ دعا
مانگا کرتا تھا "الٰہی! مجھکو میرے عمل کا بدلہ دینا" پس وہ شخص مر گیا اور خدا تعالے نے اس کو
ستر برس تک جنت میں رکھا جب ستر برس پورے ہوگئے تو اس سے حکم ہوا کہ نکل کہ تو اپنے عمل کا
بدلہ پاچکا پس اسنے اپنے معاملہ میں غور کیا کہ دنیا میں سب سے زیادہ اسکو کس چیز پر اعتبار تھا پس اسنے
کوئی چیز اپنے ذہن میں خدا سے دعا کرنے اور اسکی طرف رغبت کرنے سے زیادہ معتبر نہیں پائی
پس اسنے دعا کرنی شروع کی کہ اے میرے پروردگار جب میں دنیا میں تھا تو میں نے سنا تھا کہ تو مصیبتوں کو
ٹالتا ہے۔ پس تو آج میری مصیبتوں کو ٹال پس وہ جنت میں چھوڑ دیا گیا۔ اور ابن مردویہ نے حضرت

ثابت بنانی سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کسی بندہ سے حساب لیگا مگر اسکو جنت
میں داخل کریگا۔ ابن حجر نے بیان کیا ہے بظاہر یہ حدیث احادیث سابقہ کی معارض ہیں انکی تطبیق کی
یہ شکل ہے کہ عذاب سے [illegible] ان دونوں میں کچھ منافات نہیں ہے اسواسطے کہ موحد کے لئے
اگرچہ عذاب کا حکم دیا جاوے مگر تاہم جنت میں داخل ہوگا - اور بیان کیا ہے کہ یہ دونوں قسم کی حدیثیں مومن کے
حق میں ہیں [illegible] ظاہر ہے کہ کافر کا حساب نہ لیا جائیگا اور اسکے لئے ہمیشہ دوزخ میں
[illegible] حضرت ابن عمر سے اور انہوں نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ
[illegible] قیامت کے روز ایک نیزہ کھڑا کیا جائیگا اور حکم ہوگا کہ یہ فلاں بن فلاں کا فریب ہے
اور [illegible] ابن ماجہ نے [illegible] عمرو بن حمق سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب کوئی
[illegible] قتل کر ڈالے تو وہ شخص قیامت کے روز فریب کا جھنڈا اٹھائے ہوئے
[illegible] اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آخرت میں بہت لوگوں کے جھنڈے
ہونگے [illegible] - بعض کے لئے عزت اور حمد و ثنا کے جھنڈے
اور [illegible] صلعم نے فرمایا ہے لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا - اور ایک روایت میں لواء الکرم آیا ہے
[illegible] ابوہریرہ سے حدیث صحیح مروی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ امرء القیس کے پاس
شعراء کا جھنڈا ہوگا [illegible] وہ ان کو دوزخ میں لیجائیگا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی کام میں امام اور
رئیس اور مشہور ہوگا اسکے لئے آخرت میں ایک جھنڈا ہوگا جس سے اسکی شناخت ہوگی خواہ نیکی میں
خواہ بدی میں - اور ہوسکتا ہے کہ صلحاء اور اولیاء کے لئے بھی ان کی تعظیم اور اکرام کے لئے جھنڈے ہوں
اگرچہ وہ لوگ دنیا میں مشہور نہوں انتہی - میں کہتا ہوں اسکی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے
جسکو اصبہانی نے بطریق وہب بن منبہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قیامت کے روز ایک
منادی آواز دیگا کہاں ہیں اولی الالباب - اس سے کہا جائیگا کونسے اولی الالباب مراد لیتا ہے
منادی کہیگا وہ لوگ جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے خدا کو یاد کرتے تھے اور آسمانوں اور زمین کی
پیدایش میں فکر کرتے تھے ان کے لئے جھنڈا تیار کیا گیا ہے پس لوگ اپنے جھنڈے کے پیچھے
ہوجائینگے - اور منادی ان سے کہیگا ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہوجاؤ - اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد
میں عقبہ بن سلام سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں صاحب عفت فقیر کے لئے قیامت کے روز تونگری
کا جھنڈا بلند کیا جائیگا اور وہ جھنڈا اسکے آگے آگے چلیگا یہانتک کہ اسکو جنت میں داخل کردیگا - اور
دینوری نے مجالست میں حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز سود خوار سے

کہا جائیگا لڑنے کے لیئے اپنا ہتہیا لیلے - اور طبرانی نے بسند حسن معاذ بن جبل سے اور اُنہوں نے رسول صلعم سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے کوئی بندہ دنیا میں شہرت یا دکھاوے کے لئے کسی جگہہ نہیں کھڑا ہوتا - مگر
خدا تعالے قیامت کے روز سب کے سامنے اُسکو مشہور کریگا - اور ابو یعلیٰ اور حاکم رضہ نے حضرت جابر رضہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے قیامت کے روز اسقدر بے آدمی پر عار لاحق ہوگی کہ کہیگا
کہ اے میرے پروردگار اگر تو مجھکو دوزخ میں بھیجدے تو میرے اوپر بہ نسبت اسکے آسان ہے جو
میری حالت ہو رہی ہے اور اس عذاب کی شدت کا حال اُسکو معلوم ہوگا - اور ابو نعیم نے عطار خراسانی
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز خدا تعالے بندہ سے حساب لیگا تاکہ اُسکے اوپر بہت
شدت ہو اور بزار اور طبرانی نے ابو موسیٰ رضہ سے اور اُنہوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ خدا تعالے
نے دنیا میں جس بندہ کے جس گناہ پر پردہ ڈالا ہے قیامت کے روز اُس بندہ کو اُسکی گناہ کی عار
نہ دیگا - اور طبرانی نے اوسط میں علقمہ مزنی رضہ سے اور اُنہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ خدا تعالے نے کسی بندہ پر پردہ نہیں ڈالا مگر آخرت میں بھی اُسپر پردہ
ڈالیگا - امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے یہ حدیث اُس مومن کے حق میں ہے جو لوگوں کی
عیب پوشی کرے - اور اپنے معاملہ میں اُن سے درگذر کرے - اور لوگونکی برائیاں اور اُن کی غیبت
نہ کرے - کیونکہ ایسا شخص اسی قابل ہے کہ اُسکو یہ جزا دیجائے - اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضہ سے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جو شخص کسی مسلمان کے ستر کو ڈھکیگا خدا تعالے قیامت کے روز
اُسکے ستر کو ڈھکیگا - اور طبرانی نے عقبہ بن عامر رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جس
شخصکو اپنے بھائی کی برائی معلوم ہو اور وہ اُسکو چھپاوے تو خدا تعالے قیامت کے روز اُسکی برائی کو
چھپاویگا - اور ابن المبارک نے ابو جعفر رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے
جو شخص لوگونکی غیبت سے اپنی زبان کو روکے - خدا تعالے قیامت کے روز اُسکے عذر کو قبول فرمائیگا اور جو شخص
اپنے غصہ کو لوگوں سے روکے قیامت کے روز خدا تعالے اُسکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھیگا اور ابو داؤد اور
ابن ماجہ اور حاکم رضہ نے حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے جو شخص کسی
مسلمان سے مصیبت کو دفع کرے خدا تعالے قیامت کے روز اُسکی مصیبت کو دور کریگا - **تنبیہ**
قرطبی نے بیان کیا ہے جسطرح قیامت کے روز آدمیوں سے سوال ہوگا اُسی طرح
جنات سے بھی سوال ہوگا - خدا تعالے فرماتا ہے یا معشر الجن والانس الم یأتکم
رسل منکم - یعنی اے گروہ جنوں اور انسانوں کے کیا تمہارے پاس رسول تم میں سے نہیں آئے تھے؟

قرطبی نے بیان کیا ہے اگر کوئی کہے کہ کافر بھی اپنے پروردگار سے ملیگا۔ اور پروردگار عالم اُس سے سوال کریگا
یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں ہاں ایسا ہوگا۔ اور اسکا ثبوت اُن احادیث سے ہوتا ہے جو شہادت اسکے مارکر باب میں
گذر چکیں۔ اور خداتعالےٰ نے فرمایا ہے فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین یعنے بلاشبہ
ہم اُن لوگوں سے سوال کرینگے جنکی پاس رسول بھیجے گئے اور بلاشبہ رسولوں سے سوال کرینگے اور فرماتا ہے
ولو تری اذ وقفوا علی ربھم اور اولئک یعرضون علی ربھم اور ثم ان علینا حسابھم۔ اور
لیسئلن یوم القیامة عما کانوا یفترون۔ اور بیان کیا ہے کہ یہ جو ارشاد ہوا ہے یعرف المجرمون
بسیماھم فیوخذ بالنواصی والاقدام یعنے مجرم لوگ اپنی پیشانیوں سے پہچانے جائینگے اور اُنکی
پیشانی کے بال اور قدم پکڑے جائینگے۔ اور وہ حدیث جو اوپر گذر چکی کہ دوزخ اپنی گردن نکالکر لوگونکو
چن لیگی۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ آیت اور حدیث کفار کے ایک گروہ کے حق میں ہے۔ اسکی وجہہ یہ ہے
کہ جسطرح بعض اہل ایمان جنت میں بیحساب داخل ہونگے۔ اسیطرح بعض کفار پر خداتعالےٰ کا غصہ اور کفار
کی نسبت بہت زیادہ ہوگا اور اُن کو بیحساب دوزخ میں داخل کیا جائیگا۔ پھر اگر کوئی کہے فیومئذ
لا یسئل عن ذنبه انس ولا جان اور ولا یسئل عن ذنوبھم المجرمون آیات اور احادیث مذکورہ
کی مخالف ہے اور اسیطرح آیت ولا یکتمون اللہ حدیثا مخالف ہے اس آیت کی واللہ ربنا ما کنا مشرکین
یعنے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا سے کوئی بات نہ چھپائینگے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے اپنے شرک کو
چھپائینگے۔ اور اپنے مشرک نہونے کی قسم کھائینگے۔ اور احادیث سابقہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ
وہ اپنے اعمال سے انکار کرینگے اور اُن کے اعضا اُنپر گواہی دینگے۔ تو اسکا جواب وہ ہے کہ جو حضرت ابن عباسؓ
نے بیان کیا ہے کہ قیامت میں کئی مقام ہونگے۔ کسی مقام میں اُنسے سوال کیا جائیگا اور کسی میں نہ کیا جائیگا
اور کسی مقام میں چھپائینگے اور کسی مقام میں نہ چھپائینگے۔ اور جس سوال کو ثابت کیا گیا ہے اُس سے سرزنش اور
توبیخ کا سوال مراد ہے اور جس سوال کی نفی ہے اُس سے سوال معذرت اور اقامت حجت مراد ہے۔ اور
بیان کیا ہے کہ اسیطرح اس آیت میں ونحشرھم یوم القیامة علی وجوھھم عمیا وبکما وصما یعنے
ہم اُن کو قیامت کے روز اُن کے مونہوں پر اٹھائینگے اندھا اور گونگا اور بہرا کہ خداتعالےٰ نے اُن لوگون کو
گونگا اور بہرا بھی فرمایا ہے۔ اور پھر اُن سے سوال بھی ہوگا اور جواب دینگے۔ اور انکار کرینگے اور اپنے اعضا کو
ملامت کرینگے اور بیان کیا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اہل محشر کے پانچ حال ہونگے۔ پہلا قبروں سے اُٹھنے کا
حال۔ دوسرا حساب کے مقام کو روانہ ہونیکا حال۔ تیسرا حساب کے وقت کا حال۔ چوتھا جنت یا دوزخ کی طرف روانہ
ہونیکا حال۔ پانچواں دوزخ یا جنت میں رہنے کا حال۔ پس اولین تینوں حالوں میں اُن کے حواس و اعضاء

سب تصدیق سے ہونگے۔ اور چوتھے حال میں اُن کے کان اور بینائی اور گویائی سلب کردی جائیگی۔
پہلی آیت مذکور۔ اور پانچویں حال کی ایک ابتدا ہوگی اور ایک انجام۔ ابتدا کے وقت اُن کے حواس
دیدیے جائینگے تاکہ آگ اور اُس عذاب کا جو اُنکے لیے تیار ہوگا اور جسکی وہ تکذیب کرتے تھے
سب کا سامنا دیکھیں [illegible] علی الاذقان الآیۃ
اور وقت [illegible] یعرضون علیہا خاشعین من الذل ینظرون من طرف خفی الآیۃ اور کلما
ماخبت [illegible] کلما نضجت [illegible] اور کلما القی فیہا فوج سألہم خزنتہا الآیۃ
اور ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک الآیۃ [illegible] من الآیات یہانتک کہ
اُن سے حکم ہوگا۔ اخسئوا فیہا ولا تکلمون۔ یعنی خواری کے ساتھ دوزخ میں پڑے رہو اور ہم سے
کلام مت کرو۔ پس اُسوقت اُن سے [illegible] سب کرلیے جائینگے۔ میں کہتا ہوں یہ جواب حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] حضرت ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اُنسے سوال کیا کہ یہ تو بتلائیے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ونحشر المجرمین
یومئذ زرقا یعنی اُس روز ہم مجرموں کو نیلگوں اٹھائینگے۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا ہے عمیا یعنی
اندھا اٹھائینگے۔ تو حضرت ابن عباس نے فرمایا قیامت کے دن کئی حال ہونگے۔ ایک حال میں تو وہ نیلگوں
ہونگے ایک حال میں اندھے۔ اور بخاری وغیرہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے ایک شخص نے
اُن سے عرض کیا میں قرآن شریف میں چند آیات ایسی دیکھتا ہوں کہ اُن میں مجھکو فکر رہتی ہے۔ ایک
جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون اور دوسری جگہ فرماتا ہے
فاقبل بعضہم علی بعض یتساءلون اور ایک جگہ فرماتا ہے ولا یکتمون اللہ حدیثا اور دوسری
جگہ فرماتا ہے واللہ ربنا ما کنا مشرکین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو چھپائینگے۔
پس حضرت ابن عباس نے فرمایا واللہ ربنا ما کنا مشرکین کا حال یہ ہے کہ جب قیامت میں وہ دیکھینگے
کہ خدا تعالیٰ اہل اسلام کو بخشتا ہے اور اُن کے گناہ معاف کرتا ہے اور شرک کو نہیں بخشتا تو مشرک
لوگ اپنی شرک سے بالیقین انکار کرینگے کہ اُن کی بھی مغفرت ہوجاوے اور اُسوقت کہینگے واللہ ربنا ما کنا
مشرکین اور خدا تعالیٰ اُن کے مونہوں پر مہر لگا دیگا۔ اور اُن کے ہاتھ اور پیر اُن کے اعمال
کی گواہی دینگے۔ اُسوقت یہ نوبت ہوگی کہ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی
بہم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا۔ یعنی کافر اور وہ لوگ جنہوں نے رسول کی نافرمانی کی ہے
اُسوقت اس بات کو پسند کرینگے کہ اُنکو زمین میں داب دیا جاوے اور اوپر سے زمین برابر کر دیجاوے

وہ کہتے ہیں مجھکو یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے روز آٹھ آدمیوں کو لایا جائیگا جنہوں نے باہم خدا کیلئے
دوستی کی ہوگی اور بھائی ہوکر رہے ہونگے۔ ایک فقیر اور غنی کو لایا جائیگا پس غنی کو اُن اعمال کے اعتبار سے جو
اُسنے اپنے مال میں کیئے ہونگے فضیلت دیجائیگی اور اُسکو اُسکے ساتھی پر شرف دیا جائیگا پس فقیر کہیگا
اے میرے پروردگار! تونے اسکا درجہ میرے اوپر کسطرح سے بلند کیا؟ حالانکہ ہم دونوں باہم تیری ہی وجہہ سے
دوستی رکھتے تھے۔ اور تیرے واسطے ہم دونوں نے عمل کیا خداتعالے فرمائیگا اُسکے لیئے اُن اعمال کی وجہہ سے
فضیلت ہے جو اُسنے اپنے مال میں کیئے۔ وہ فقیر عرض کریگا اے پروردگار تو جانتا ہے کہ اگر تو مجھکو مال دیتا
تو میں بھی وہی کام کرتا جو اُسنے کیئے۔ خداتعالے فرمائیگا تو سچ کہتا ہے لہٰذا اُسکو بھی اُسکے ساتھی کے
مقام پر پہنچا دیا جائیگا۔ اور پھر مریض کو اور تندرست کو لایا جائیگا اور تندرست کا درجہ بسبب اُس کے
اعمال کے زیادہ ہونے کے بلند کیا جائیگا پس مریض کہیگا تونے میرے اوپر اس کا درجہ کیوں بلند کیا۔ خداتعالے
فرمائیگا اسواسطے بلند کیا کہ یہ اپنی تندرستی میں اعمال کرتا تہا۔ وہ مریض عرض کریگا اے میرے پروردگار
تو جانتا ہے کہ اگر تو مجھکو تندرست رکھتا تو میں بھی اُسی تندرستی کے موافق اعمال کرتا۔ خداتعالے فرمائیگا
سچ کہتا ہے اسکو اسکے ساتھی کے مقام پر پہنچا دو۔ اور پھر حر کو اور غلام کو حاضر کیا جائیگا اُن کے ساتھ بھی
یہی معاملہ ہوگا۔ اور پھر خوش اخلاق اور بداخلاق کو حاضر کیا جائیگا وہ بداخلاق کہیگا اے میرے پروردگار!
تونے اسکا درجہ میرے اوپر کیوں بلند کیا ہے حالانکہ ہم تیری ہی وجہہ سے آپسمیں رفاقت رکھتے تہے اور تیری ہی
وجہہ سے عمل کرتے تھے۔ خداتعالے فرمائیگا اُسکی خوش اخلاقی کی وجہہ سے ہم نے ایسا کیا پس وہ
بداخلاق خدا کو کچھ جواب نہ دے سکیگا۔

باب - اعمال کے وزن کا بیان

خداتعالے فرماتا ہے ونضع
الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من
خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین۔ یعنے ہم قیامت کے روز انصاف کے وزن رکھینگے
پس کسی نفس پر کچھ ظلم نہوگا اور اگر رائی کے دانہ برابر بھی ہوگا تو ہم اُسکو نکال لائینگے اور ہم حساب
کرنیکے لیئے کافی ہیں۔ اور فرماتا ہے والوزن یومئذ ن الحق الآیتین۔ اور فرماتا ہے
فاما من ثقلت موازینہ فہو فی عیشۃ راضیہ۔ یعنے جن کے وزن بھاری ہونگے
وہ خوشی کی زندگی میں ہونگے۔ بیہقی نے بعث کے بیان میں اخراج کیا ہے اور اُنھوں نے حضرت عمر
بن الخطاب سے اُس حدیث میں جسکے اندر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ایمان سے دریافت کرنیکا حال
مذکور ہے۔ روایت کی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد! ایمان کیا چیز ہے؟

آپنے فرمایا یہ ہے کہ تو خدا پر اور اسکے فرشتوں اور رسولوں پر ایمان لاوے یہی ہو یا دی حضرت جبریل
نے عرض کیا پس جب میں ایسا کروں تو میں مومن ہوں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہاں حضرت جبریل نے
عرض کیا پس آپ سچ کہتے ہیں۔ اور حاکم نے مستدرک میں مسلم کی شرط پر صحیح بیان کرکے حضرت سلمان سے
اور انہوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے قیامت کے روز میزان کو رکھا جائیگا اگر اس میں تمام
آسمانوں کو رکھدیا جاوے تو سما جاوینگے پس فرشتے کہینگے اے پروردگار اسکے ساتھ کس کو
وزن کریگا۔ خدا تعالے فرمائیگا اپنی مخلوقات میں سے جسکو چاہونگا۔ فرشتے عرض کرینگے تو پاک ہے
کیا ہم نے تیری عبادت نہیں کی اور صراط کو رکھا جاویگا جو استرے کی دھار کی مانند ہوگا۔ فرشتے کہینگے
اسکو پچھیلکر کہینگے اسپر کون چلیگا۔ خدا تعالے فرمائیگا میری مخلوق میں سے جسکو میں چاہونگا۔ فرشتے عرض
کرینگے تو پاک ہے کیا ہم نے تیری عبادت نہیں کی۔ اور ابن المبارک نے زہد کے بیان میں اور آجری نے
شریعت کے بیان میں سلمان سے روایت کی ہے۔ اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت لی ہے وہ کہتے ہیں
میزان کے ایک پلڑے کا دستہ اور دو پلڑے ہیں۔ اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اور ابن ابی الدنیا نے
حذیفہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز میزان کے تھامنے والے حضرت جبریل ہونگے
ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے دن لوگوں کا حساب
لیا جاویگا۔ جس شخص کی نیکیاں اسکی برائیوں سے ایک بھی زیادہ ہونگی جنت میں داخل ہوگا۔ اور
جسکی برائیاں اسکی نیکیوں سے ایک بھی زیادہ ہونگی دوزخ میں داخل ہوگا۔ اور وہ کہتے ہیں میزان کا حال یہ
ہوگا کہ ایک دانے کے برابر سے نیچی اور اونچی ہو جائیگی۔ اور جس شخص کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہونگی
وہ اصحاب الاعراف سے ہوگا۔ وہ اعراف والوں میں داخل ہونگے۔ اور ان کو پلصراط پر روکدیا جائیگا۔ اور بزار اور
عبد بن حمید نے مسند میں حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے نبی صلعم سے اور آنحضرت نے حضرت جبریل
سے روایت کی ہے کہ بندہ کی برائیاں اور اسکی نیکیاں لائی جائینگی۔ اور بعض بعض کی عوض میں
ہو لی جائینگی۔ پس اگر ایک نیکی بھی باقی بچ جائیگی تو اسکی وجہ سے خدا تعالے جنت میں جگہ دیگا۔ اور
ابن ابی الدنیا نے کتاب الاخلاص میں حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں جسکا
ظاہر اسکے باطن سے اچھا ہوگا قیامت کے روز اسکی ترازو ہلکی ہو جائیگی اور جسکا باطن اسکے ظاہر سے
اچھا ہوگا۔ قیامت کے روز اسکی ترازو بھاری ہو جائیگی اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں حضرت عائشہ سے
روایت کی ہے آپ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا نے عزوجل نے جب میزان کے
پلڑوں کو آسمان اور زمین کے برابر پیدا کیا فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار اس سے کس کو تولیگا

قیامت تک کا خدا تعالے نے فرمایا جب تک جا ہونگا اُسکا وزن کرونگا۔ اور جب خدا تعالے نے پل صراط کو
تلوار کی دھار کی مانند پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار اسکے اوپر کن لوگوں کو
چلائیگا خدا تعالے نے فرمایا جسکو چاہونگا چلاؤنگا اور بزار اور بیہقی نے قیامت کے بیان میں حضرت
انس سے اور اُنہوں نے حضرت نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے قیامت کے روز آدمی کو
حاضر کر کے میزان کے پلّوں کے بیچ میں کھڑا کیا جائیگا اور ایک فرشتہ کو اُسپر مقرر کیا جائیگا بس اگر اُسکی
میزان بھاری اُتری تو فرشتہ ایسی آواز سے آواز دیگا کہ تمام مخلوق سن لیگی اور کہیگا فلاں شخص ایسی سعادت
کو پہنچا کہ اسکے بعد کبھی شقی نہوگا۔ اور اگر وزن ہلکا ہوا تو فرشتہ ایسی آواز سے جسکو تمام مخلوق سنلیگی
یہ کہیگا کہ فلاں شخص ایسا شقی ہو گیا کہ اسکے بعد کبھی سعید نہوگا۔ اور احمد نے زہد میں ابن مسعود سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں قیامت کے روز لوگونکو میزان کے پاس حاضر کیا جائیگا اور اُسکے پاس وہ لوگ سخت جھگڑا کرینگے
اور بیہقی نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے کہ میزان کے پاس لوگوں کا جھگڑا اور اژدحام ہوگا اور احمد نے
زہد میں حجاج بن زید کے طریق سے اور اُنہوں نے ابو العوام سے اور اُنہوں نے ایک شخص سے کہ جسکو
حازم کہتے ہیں روایت کیا ہے کہ رسولخدا صلعم کے پاس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اُسوقت آنحضرت صلعم کے
پاس ایک شخص رو رہا تھا جبرئیل نے عرض کیا یہ کون ہے حضور نے فرمایا فلاں شخص ہے جبرئیل نے
عرض کیا آدمی کے تمام اعمال تولے جائینگے بجز رونے کے کہ خدا تعالے ایک آنسو سے آتش دوزخ کی کئی دریا
بجھا دیتا ہے اور بیہقی نے مسلم بن یسار سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کوئی
آنکھ اپنے آنسو میں نہیں ڈوبی مگر خدا تعالے اُس شخص کے تمام جسم کو دوزخ پر حرام کردیگا اور اگر کوئی قطرہ
رخسار پر نہیں گرا کہ پھر اُس مونہہ کو سیاہی یا ذلت لاحق ہو۔ اور اگر امتوں میں سے کسی امت میں ایک
رونے والا بھی روتا تو اس امت کو عذاب نہ دیا جاتا اور کوئی چیز ایسی نہیں کہ جسکی مقدار یا میزان نہو بجز
آنسو کے کہ اُسکی وجہ سے آگ کے کئی دریا سرد ہو جاتے ہیں۔ اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں وزن اُنہیں اعمال کا ہوگا کہ جو آخر وقت میں ہوئے ہیں۔ اور جب خدا تعالے نے کسی بندہ
کے لئے بہتری کا قصد فرماتا ہے تو اعمال صالحہ پر اُسکا خاتمہ کردیتا ہے۔ اور جب کسی بندہ کے لئے بُرائی
کا قصد فرماتا ہے تو بداعمالی پر اُسکا خاتمہ کرتا ہے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق سدی صغیر
کلبی سے اور اُنہوں نے ابن صالح سے اور اُنہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہیں اُس میزان میں ایک ڈنڈی اور دو پلّے ہیں اُس سے نیکیاں اور برائیاں تولی جائینگی نیکیوں کو
اچھی صورت میں لاکر میزان کے ایک پلّے میں رکھا جائیگا وہ نیکیاں برائیوں سے بھاری ہونگی تو

ان کو لیکر جنت کے اندر اس شخص کے مقامات میں رکھا جائیگا پھر مومن کے لیے حکم ہوگا تو اپنی اعمال کے
پاس چلا جا وہ جنت کی طرف روانہ ہوجائیگا اور اپنے عمل سے اپنے مقامات پہچان لیگا۔ اور برائیوں کو
بدتر صورت میں لاکر میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائیگا۔ وہ پلہ ہلکا ہوگا۔ اور باطل چیز ہلکی ہوتی ہے تو
اسکو جہنم میں اس شخص کے مقام پر ڈالا جائیگا اور وہیں سے اسکے لیے حکم ہوگا کہ اپنے اعمال کے پاس
دوزخ میں چلا جا وہ شخص دوزخ میں آئیگا اور اپنے عمل کی وجہ سے اپنے مقام کو اور اقسام اقسام کے
عذاب جو اسکے لیے خدا نے تیار کیے ہونگے پہچان لیگا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ لوگ اپنی مقامات کو
جنت اور دوزخ میں ان لوگوں کی نسبت زیادہ پہچانینگے جو جمعہ کے روز اپنے اپنے گھروں کو لوٹ کر آتے
ہیں اور گھروں کو پہچانتے ہیں اور ترمذی نے بہ بیان حسن اور بیہقی نے حضرت انس سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول صلعم سے اسبات کا سوال کیا کہ قیامت کے روز میرے لیے آپ شفاعت
کریں۔ آپنے فرمایا میں کرنے والا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم پس میں آپ کو کہاں تلاش
کروں۔ آپنے فرمایا سب سے پیشتر مجھکو جب تو تلاش کرے تو پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر اگر
میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں تو آپنے فرمایا پس تو میزان کے پاس مجھکو تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا پس اگر
آپ کو میزان کے پاس بھی نہ پاؤں تو آپنے فرمایا تو مجھکو حوض کے پاس تلاش کرنا میں ان تین مقامات
کے سوا کہیں نہ جاؤنگا۔ میں کہتا ہوں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ میزان پل صراط سے پہلے جیسا کہ
عنقریب بیان ہوگا اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حوض پل صراط سے قبل نہیں ہے بلکہ پل صراط کے بعد
اور میزان کے بعد ہے اور حاکم اور بیہقی اور آجری نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے آپ
فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا تم قیامت کے روز اپنے گھر والوں کو یاد کروگے۔ آنحضرت
صلعم نے فرمایا تین مقام پر کوئی کسیکو نہ یاد کریگا۔ ایک تو وہاں کہ جب میزان رکھی جائیگی۔ اور جب تک
نہ معلوم ہوگا کہ اس شخص کی میزان بھاری ہوئی یا ہلکی اور ایک جسوقت کہ اعمالنامے اڑکر لوگوں کے ہاتھ میں
آوینگے جب تک کوئی کسیکو یاد نہ کریگا جب تک یہ نہ معلوم کرلے کہ اسکا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں آویگا
یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے اور ایک وہاں جہاں پل صراط رکھا جائیگا جب تک اسکو یہ نہ معلوم
ہوگا کہ اسکو نجات ہوگی یا نہیں اور آجری نے حضرت عائشہ سے نقل کی ہے آپ فرماتی ہیں میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ کیا دوست اپنے دوست کو قیامت کے روز یاد کریگا؟ آپنے فرمایا مگر تین جگہ۔ ایک
میزان کے وقت جب تک نہ معلوم ہو کہ بھاری ہوئی یا ہلکی۔ اور ایک اعمالنامے کے وقت جبتک کہ اعمالنامہ
داہنے یا بائیں ہاتھ میں نہ دیا جائے۔ اسوقت تک یاد نہ کریگا۔ اور جسوقت تک کہ آگ کی گردن نکلیگی اور

اور وہ گردن کہیگی میں تین شخصوں کیلئے متعین ہوئی ہوں۔ ایک وہ کہ جو خدا کیساتھ دوسرا خدا
ہونیکا دعوے کرے اور میں ہر سرکش ظالم پر متعین کیگئی ہوں اور ہر متکبر پر جو حساب کے دن پر ایمان نہیں
رکھتا تھا۔ اسوقت تک وہ شخص کسیکو یاد نہیں کریگا۔ اور شیخین نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے ایک بڑا موٹا شخص قیامت کے روز آئیگا خدا تعالیٰ کے روبرو مچھر کے پر کے
برابر اسکا وزن نہوگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فلا نقیم لهم یوم القیامة وزنا اور ابو نعیم اور آجری نے
عمل کی تفسیر میں کہا ہے کہ اس سے سخت قوی آدمی اور بہت کہانے اور پینے والا مراد ہے اسکو
میزان میں رکھا جائیگا اور جو کے برابر اسکا وزن نہوگا۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں میں سے ستر ہزار کو دفعتاً
آگ میں ڈالدیگا۔ اور مسلم نے حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ
خدا تعالیٰ کسی مومن کی کسی نیکی کا جو دنیا میں اسکو ملی ہے ظلم نہ کریگا اور آخرت میں اسکا بدلہ دیگا اور کافر کو
بالعوض ان نیکیوں کے جو اسنے کی ہیں خدا تعالیٰ دنیا میں کھلائے پلائیگا۔ یہانتک کہ جب اسکو آخرت میں لایا جائیگا
تو اسکی کوئی نیکی باقی نہوگی جو اسکے کام آئے۔ اور ابو یعلے نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے وہ
کہتی ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے ذکر خفی جسکو محافظین فرشتے نہیں سنتے ستر درجہ فضیلت رکھتا ہے جب قیامت کا روز
ہوگا تو خدا تعالیٰ مخلوقات کو ان کے حساب کے لئے جمع کریگا اور فرشتے ان چیزوں کو لائینگے جنکی انہوں نے
حفاظت کی ہے تو ان سے خدا تعالیٰ فرمائیگا غور کرو آیا اسکے لئے کچھ اور باقی ہے؟ وہ عرض کرینگے
جو کچھ ہمکو معلوم اور ہمارے پاس محفوظ تھا بغیر شمار کئے اور لکھنے کے ہم نے نہیں چھوڑا پس خدا تعالیٰ فرمائیگا
تیرے لئے میرے پاس ایک ایسی نیکی ہے جسکو تو نہیں جانتا اور اسکی جزا میں تجھکو دونگا اور وہ ذکر خفی ہے
اور بزار اور طبرانی نے اوسط میں ترغیب کے بیان میں حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا
رسولخدا صلعم نے قیامت کے روز لوگوں کے اعمالنامے حاضر کئے جائینگے۔ اور انمیں مہر لگی ہوئی ہوگی اور پھر وہ
خدا تعالیٰ کے سامنے رکھدیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ فرمادیگا اسکو ڈالدو۔ اور اسکو قبول کرو فرشتے
عرض کرینگے قسم تیری عزت کی ہمنے وہی لکھا ہے جو اسنے کیا ہے پس خدائے عز و جل فرمائیگا کام میرے لئے
نہیں ہوا تھا اور میں آج اسی کام کو قبول کرونگا جسکو اس شخص نے میری رضامندی کی خاطر کیا تھا۔ اور
ابن مردویہ نے توحید کے بیان میں شہر بن عطیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز آدمی کو
حساب کیلئے حاضر کیا جائیگا اسکے اعمالنامے میں نیکیاں پہاڑوں کے برابر ہونگی۔ پس رب العزت فرمائیگا
تونے فلاں فلاں روز نماز پڑھی تھی۔ تاکہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص نے نماز پڑھی۔ میں وہ خدا ہوں کہ میرے
سوا کوئی معبود نہیں ہے خالص میری ہی عبادت چاہیے اور فلاں فلاں روز تونے روزہ رکھا تھا تاکہ لوگ

کہیں کہ فلاں شخص نے روزہ رکھا تابعداری خاص میرے ہی لیئے ہو پس برابر کیئے جاویں گے اُس کے اعمال مجھ سے جاینگے پس اُسکے دونوں فرشتے کہینگے تو غیر خدا کے لیئے عمل کرتا تہا اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی نے ابوسعید بن ابی فضالہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جب خدا تعالےٰ اولین و آخرین کو قیامت کے روز جمع کریگا تو ایک منادی آواز دیگا جو اپنے عمل میں خدا تعالےٰ کے ساتھہ کسیکو شریک کیا تہا وہ اپنا ثواب اُسیکے پاس سے لیلے کیونکہ خدا تعالےٰ شرک سے سب شریکوں سے زیادہ غنی ہے - اور اصبہانی نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے خدا تعالےٰ تمام اگلے پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کریگا اور ایک نظر ان کو دیکھ سکیگی اور ایک پکارنے والا سب کو آواز سنا سکیگا - اور وہ پکارنے والا کہیگا میں بہتر شریک ہوں جو عمل میرے لیئے دنیا کے اندر کیا گیا جسمیں میرا کوئی شریک تہا - پس میں آج اپنے شریک کے لیئے اسکو چھوڑتا ہوں - اور آج میں بجز خالص عمل کے قبول نہ کرونگا - اور نیز حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے چھوٹے شرک سے بچو - لوگوں نے عرض کیا چھوٹا شرک کیا ہے آپنے فرمایا کہ جب خدا تعالےٰ بندوں کو انکے اعمال کی جزا دیگا تو فرمائیگا اُنہیں لوگوں کے پاس چلے جاؤ جنکو تم دنیا میں دکھاتے تھے جاکر دیکھو کہ اُن کے پاس تمکو کچھ بہتری ملتی ہے یا نہیں - اور احمد نے بسند جید اور ابن ابی الدنیا نے محمد بن لبید رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے سب سے بڑھکر جس چیز کا تمہارے حق میں مجھکو ڈر ہے وہ شرک اصغر ہے کسی نے عرض کیا شرک اصغر کیا چیز ہے - آپ نے فرمایا کہ جب خدا تعالےٰ لوگوں کو اُن کے اعمال کی جزا دیگا تو فرمائیگا اُنہیں کے پاس چلے جاؤ جنکو تم دنیا میں دکھاتے تھے - اور جاکر دیکھو کہ تم اُن کے پاس کچھ بہتری پاتے ہو یا نہیں - اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے کسی عمل کو دکھانیکے لیئے کریگا خدا تعالیٰ قیامت کے روز اُسیکے حوالے کریگا اور فرمائیگا دیکھہ آیا تجھکو کچھ یہ نفع دیگا یا نہیں

باب - اُن اعمال کا بیان جو میزان میں بہت بھاری ہونگے

بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں اور میزان میں بھاری ہیں اور خدا کو پیارے ہیں - سبحان اللہ وبحمدہ - سبحان اللہ العظیم - اور مسلم نے ابو مالک اشعری رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسولخدا صلعم نے وضو نصف ایمان ہے - الحمد للہ ترازو کو بھر دیگا - اور اصبہانی نے ترغیب میں حضرت ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم فرمایا کرتے تھے کہ سبحان اللہ نصف میزان ہے الحمد للہ

میزان بھر جائیگی اور ابن عساکر نے ابو ہریرہؓ کی حدیث سے اُسی کی مثل روایت کیا ہے اور بزار اور حاکم نے ابن عمرؓ سے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کا جب نزع کا وقت قریب ہوا تو
اُنہوں نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا اور اُن سے فرمایا مین تم سے لا الہ الا اللہ کا حکم کرتا ہوں اس لیئے کہ
اگر آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے اندر ہے اگر میزان کے ایک پلہ مین رکھا جائے اور لا الہ الا اللہ کو دوسری پلہ
مین تو اُن سب سے لا الہ الا اللہ کا وزن زیادہ ہوگا۔ اور ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے اور حاکم نے صحیح بیان کر کے
ابو سعیدؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے موسیٰ علیہ السلام نے خداتعالیٰ سے عرض کیا اے میرے
پروردگار مجھکو کوئی ایسی چیز بتلا دے جس سے مین تیری یاد کیا کرون اور اُس سے تجھکو پکارا کرون خداتعالیٰ نے
ارشاد فرمایا اے موسیٰ وہ لا الہ الا اللہ ہے حضرت موسیٰ ؑ نے عرض کیا یہ تو تیرے سب بندے کہتے ہین فرمایا اے موسیٰ
اگر تمام آسمانوں اور اُن کی آبادی کو بجز میرے اور ساتون زمینوں کو ایک پلہ مین اور لا الہ الا اللہ کو دوسرے پلہ مین
رکھا جائے تو لا الہ الا اللہ اُن سب سے بھاری ہو جائیگا۔ اور طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے۔ اگر تمام آسمانون اور زمین اور اُن کے
درمیان والون اور اوپر والون اور نیچے والون کو لا کر میزان کے ایک پلہ مین رکھا جائے اور سات کی گواہی کو کہ لا الہ
الا اللہ یعنے خدا ایک کے سوا کوئی معبود نہین دوسرے پلہ مین رکھا جائے تو یہ اُن سب کے اوپر غالب آجائے۔ اور ترمذی اور
ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور حاکم نے صحیح بیان کر کے اور بیہقی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین
فرمایا رسول خدا صلعم نے میری امت کے ایک شخص کو قیامت کے روز سب لوگون کے سامنے پکارا جائیگا اور اُسکے ننانوے
تومار کھولے جائینگے انمین سے ہر تومار بصر کے برابر ہوگا یعنی جہانتک نگاہ پہنچے پس خداتعالیٰ فرمائیگا آیا
تو انمین سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے۔ آیا میرے منشیون نے جو تیری محافظ تھے تجھپر کچھ ظلم کیا ہے وہ کہیگا
نہین اے پروردگار پھر فرمائیگا آیا تجھکو کچھ عذر ہے۔ وہ کہیگا نہین اے پروردگار پھر خداتعالیٰ فرمائیگا
نہین ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تیرے اوپر ظلم نہوگا پھر اُسکے لئے ایک پرچہ نکالا جائیگا اُسمین یہ
لکھا ہوگا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ وہ عرض کریگا اے میرے
پروردگار یہ پرچہ اُن توماروں کے ساتھ کیا کریگا۔ خداتعالیٰ فرمائیگا تیرے اوپر ظلم نہوگا پس اُن توماروں کو
ایک پلہ مین رکھا جائیگا اور اُس پرچہ کو ایک پلہ مین پس وہ تومار اُٹھ جاوینگے اور وہ پرچہ جھک جائیگا۔ خدا کے
نام کے مقابل مین کوئی چیز بھاری نہین ہو سکتی۔ اور احمد نے بسند حسن حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے قیامت کے روز میزان قایم کیجائیگی پس ہر ایک شخص کو لا کر ایک پلہ مین
رکھا جائیگا اور اُسکے جو اعمال لکھے گئے ہین وہ رکھے جائینگے پس میزان اُسکو لیکر جھک جائیگی اور اُسکو دوزخ کی

طرف بھیجا جاویگا اور جب اسکو پیٹھہ پھیر کر لیجاینگے تو یکایک خدے تعالیٰ کیطرف سے ایک پکارنیوالا زور سے
پکاریگا کہ جلدی مت کرو کہ اسکا کچھہ اسباب باقی رہ گیا ہے پس لا الٰہ الا اللہ کا ایک پرچہ لاکر اس شخص کے
ساتھہ ایک پلہ میں رکھا جائیگا یہانتک کہ میزان اسکو لیکر جھک جائیگی اور ابوداؤد اور ترمذی نے تصحیح
بیان کرکے اور ابن حبان نے ابو الدرداؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے خوش اخلاقی
سے زیادہ کوئی چیز میزان میں بھاری نہیں ہے اور ابو نعیم نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے جو اپنے بھائی کی حاجت کو پورا کریگا میں اسکے میزان کے پاس کھڑا ہو جاونگا
پس اگر ترازو جھک گئی تو بہتر ہے ورنہ میں شفاعت کرونگا۔ اور بزار اور طبرانی اور ابو یعلیٰ اور ابن ابی الدنیا
و بیہقی نے بسند حسن روایت کی ہے وہ کہتے ہیں رسول خدا صلعم ابو ذرؓ سے ملے اور فرمایا اے ابو ذر کیا تجھکو
ایسی دو چیزیں نہ بتلادوں جو پیٹھ پر ہلکی ہیں اور میزان میں اور چیزوں سے بھاری ہیں ابو ذرؓ نے عرض کیا
ہاں یا رسول اللہ صلعم آپنے فرمایا تو خوش اخلاقی اور دیر تک خاموشی اختیار کر پس قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھہ
میں میری جان ہے مخلوقات نے اسکے مثل کوئی عمل نہیں کیا۔ اور طبرانی نے اوسط میں حضرت جابرؓ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے سب سے پیشتر بندہ کی میزان میں جو کام رکھا جاویگا جو اسنے اپنے
گھر والوں پر کیا ہے اور ابن المبارک نے حماد بن ابی سلیمانؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز
ایک شخص آئیگا اور وہ اپنے عمل کو حاضر پائیگا پس وہ اسی حال میں ہوگا کہ ایک ابر کی مانند آکر میزان میں
گر جائیگا اور حکم ہوگا یہ وہ ہے جو لوگوں کو تو بھلائی سکھاتا تھا یہ تیری بھلائی تیرے بعد باقی رہگئی اسکا تجھکو
بدلا ملا ہے اور شیخین نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلعم نے جس شخص نے
خدا کی راہ میں ایمان اور اسکے وعدہ کی تصدیق کے ساتھہ کوئی گھوڑا باندھا تو اسکا پیٹ بھرنا اور پانی پینا
اور اسکی لید اور پیشاب قیامت کے دن اس شخص کی میزان میں ہوگا اور طبرانی نے حضرت علیؓ سے اور انہوں نے
رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے جو شخص خدا کی راہ میں گھوڑا پالیگا تو اسکا چارہ اور باقیماندہ قیامت کے روز اسکی میزان
میں ہوگا اور طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے
سنا جو شخص جنازے کے پیچھے پیچھے جائیگا اسکی میزان میں احد پہاڑ سے بڑے دو ڈھیر رکھے جائینگے۔ اور ابن
ابی الدنیا او نمیری اور درود شریف کی فضیلت کے بیان میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ حضرت آدمؑ کیلیے خدا کے پاس عرش کے میدان میں ایک مقام ہوگا اور وہ دو سبز
کپڑے پہنے ہوئے ہونگے جیسے لانبی کھجور ہوتی ہے اُن کی اولاد میں سے جو جو آگ میں چلی جائینگے وہ اُن کو دیکھتے
ہونگے پس حضرت آدم علی نبینا علیہ السلام اسی حال میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک شخص کو دیکھیں گے کہ

اُسکو دوزخ مین لیئے جاتے ہین پس وہ آواز دینگے ای احمد مین کہونگا حاضر ہون ای ابو البشر وہ کہینگے یہ آپ کی
امت کا ایک شخص ہے اُسکو دوزخ مین لئے جاتے ہین پس مین کمر بند کو مضبوط باندھونگا اور فرشتون کے پیچھے
پیچھے دوڑونگا اور کہونگا ای میرے پروردگار کے بھیجے ہوؤ ٹہیر جاؤ وہ کہینگے ہم سخت مزاج اور قوی اور ایسے لوگ
ہین کہ ہمکو جو خدا نے حکم دیا ہے ہمین اُسکی نافرمانی نہین کرتے اور ہم وہی کرتے ہین جو ہمکو حکم ہوتا ہے پس
جب رسول خدا صلعم نا اُمید ہو جاوینگے تو اپنے بائین دست مبارک سے داڑہی کو پکڑ کر عرش کی طرف کو اپنا مونہہ
کر کے جناب باری میں عرض کرینگے ای میرے پروردگار تونے دعوی کیا ہے کہ تو مجھکو میری امت کے معاملہ مین
رسوا نکریگا پس عرش کے پاس سے ندا آئیگی ای محمد کی اطاعت کرو اور اِس بندہ کو مقام کیطرف واپس لے
آؤ پس مین اپنی کمر سے ایک سفید پرچہ پوری کے برابر نکالونگا اور بسم اللہ کہکر میزان کے پلہ مین ڈال دونگا
پس نیکیان برائیون پر بہاری ہو جاینگی پس آواز دیجائیگی خوش نصیب ہو گیا اور اُسکا نصیب اچہا ہو گیا
اور اُسکے وزن بہاری ہو گئے اُسکو جنت مین لیجاؤ۔ وہ بندہ کہیگا ای میرے پروردگار کے بہیجے ہوؤ ٹہیر جاؤ تاکہ
مین اِس عزت دار بندہ کی بابت دریافت کرون جسکی خدا کے نزدیک عزت ہے پس وہ بندہ کہیگا میری ماں
باپ آپکے اوپر قربان آپکا چہرہ کیا ہی خوشنما اور آپ کی اخلاق کیسے عمدہ ہین آپ کون ہین کیا آپنے
مجھکو چہڑالیا اور میرے آنسوؤن پر رحم کیا مین کہونگا مین تیرا نبی ہون محمد اور یہ تیرا درود ہے کہ جو میرے اوپر
بہیجا تہا جب تجھکو اسکی بہت ہی ضرورت ہوئی جب مین نے تجھکو لا دیا ابو داؤد اور ترمذی نے صحیح بیان
کرکے اور نسائی اور ابن حبان اور ابن عمر سے اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ دو خصلتین ایسی
ہین کہ اُن کے اوپر کوئی بندہ مسلمان مداومت نکریگا مگر جنت مین داخل ہوگا یہ دونون آسان ہین اور اس پر
عمل کرنیوالے کم ہین تو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سُبحانَ اللہ کہا کرا اور دس مرتبہ الحمدُ للہ اور دس مرتبہ اللہُ
اکبر یہ زبان کہنی مین ڈیڑہ سو ہین اور میزان مین ڈیڑہ ہزار ہین اور جب تو سونیکی کے لئے لیٹا کرے تو
چونتیس مرتبہ اللہُ اکبر کہا کر اور تینتیس مرتبہ الحمدُ للہ اور تینتیس مرتبہ سُبحانَ اللہ پس یہ زبان سے کہنے مین ایک سو
ہین اور میزان مین ایک ہزار ہین پس تم مین ایسا شخص کونسا ہے کہ جو دن اور رات مین ڈہائی ہزار برائیان
کریگا اور نسائی اور حاکم نے صحیح بیان کرکے ابو سلمٰی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
پانچ چیزین بہت عمدہ ہین کہ میزان مین وہ کسقدر بہاری ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکبَرُ اور سُبحانَ
اللہِ اور الحمدُ للہِ اور اچہا بیٹا جو کسی شخص کا مرجاوے اور وہ شخص ثواب کا امیدوار ہو کر صبر کرے اور اسی کے
مثل احمد نے اسامہ کی حدیث سے اور بزار نے ثوبان کی حدیث سے اور طبرانی نے اوسط مین سفینہ کی حدیث
سے روایت کی ہے اور اِس حدیث مین فرط صالح کا لفظ آیا ہے کہ جو آدمی کے لئے پیشتر جاکر سامان کرے

اور اس حدیث مین یہ لفظ ہے ورفرط عام ولد ہے اور طبرانی نے ابو امامہ باہلیؓ سے روایت کی ہے کہ انہون نے
تین مرتبہ الحمد للہ کہا اور تین مرتبہ سبحان اللہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر اور پھر کہا دونون زبان پر ہلکی ہین اور میزان
مین بھاری ہین اور خدا کے پاس محبوب ہین اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بسند صحیح عبداللہ بن بسرؓ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا خوشنودی ہے اُس شخص کیلئے جسکے اعمالنامہ مین
استغفار بکثرت ہو اور بیہقی نے ایسی سند کے ساتھ جسمین مضائقہ نہین ہے براء بن عازبؓ سے روایت کی
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس شخص کو اپنے اعمالنامہ کو مسرور حال کرنا پسندیدہ ہو تو اسمین تھوڑی سی
استغفار کا ہونا چاہیے۔ اور ابو نعیم نے عمرو بن دینارؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین قیامت کے روز مومن کے
اعمالنامہ مین ایک دفعہ سبحان اللہ کہنا اس بات سے بہتر ہوگا کہ دنیا کے پہاڑ سونا ہوکر ساتھ ساتھ چلین
اور صبہانی نے ایسی سند کے ساتھ جسکو بقول منذری بعض حفاظ نے حسن کہا ہے حضرت علیؓ سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کھڑی ہو اور اپنی قربانی کے پاس آ کہ تیرے لیے
اسکے خون کا ہر قطرہ کہ جو ٹپکتا ہے ہر گناہ کی مغفرت ہے آگاہ ہو جا اسکا خون اور اسکا گوشت ستر حصہ
زیادہ کرکے تیری میزان مین رکھا جائیگا۔ ابو سعیدؓ نے کہا یا رسول اللہ صلعم آیا یہ خاص محمد صلعم کی اولاد
کے لئے ہے کہ وہ جس بھلائی کے ساتھ کئے جاتے ہین اسکے اہل ہین یا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی ہے اور عام
مسلمانون کیلئے بھی آپ نے فرمایا آل محمدؐ کیلئے بھی اور عام مسلمانون کیلئے بھی اور احمد نے زہد مین مغیث
بن سمیؓ سے اور ان کی بیٹی نے زوائد الزہد مین مسروقؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین ایک راہب نے ایک
گرجا مین ساٹھ برس تک عبادت کی پھر اُسنے ایک دن باہر نکلتے تالاب کیطرف دیکھکر کہا کہ مین بھی اسپر اترکر
جاؤنگا اُسمین کسی کو نہین دیکھتا پھر اسکا پانی پیکر اور وضو کرکر لوٹ آتا۔ وہ یہ خیال کرکے اترا وہان ایک عورت
اُسکے سامنے آگئی اور برہنہ ہوگئی۔ وہ راہب اپنے اختیار سے باہر ہوکر اُس سے فعل بد کر بیٹھا اور پھر کسی گرہے
مین نہانے کی لیئے گھسا۔ وہان اسی حال مین اُن دونون کو موت آگئی اور مرتے وقت اس راہب کے پاس کوئی
سائل ہوکر گذرا اسکی چادر مین ایک روٹی تھی اُسنے روٹی کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ روٹی لیلے اُس محتاج نے
روٹی لیلی اور راہب مرگیا پس اسکے ساٹھ برس کے اعمال تولے گئے تو زنا اُن سب پر غالب آیا پھر وہ روٹی بھی اسکے
اعمال مین رکھدی گئی تو زنا پر غالب آگئی اور اس راہب کی مغفرت ہوگئی اور مغیثؓ نے اسطرح روایت کی
ہے کہ اسکے ساٹھ برس کے عمل حاضر کرکے ایک پلہ مین رکھے گئے اور اسکا یہ گناہ دوسرے پلہ مین رکھا گیا
وہ گناہ اسکے سب اعمال پر غالب آگیا یہانتک کہ روٹی کو لاکر اسکے اعمال کے ساتھ رکھا گیا پس وہ اُس کے
گناہ پر غالب آگئی۔ اور بیہقی نے حضرت ابن مسعودؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اسکو اپنی صحیح مین

ابو ذرؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا ہی اور ابن عساکر نے بسند ضعیف ابو ہریرہؓ سے اور اُنہون نے رسولخدا صلعم
سے روایت کی ہی کہ فرمایا آنجناب نے جس شخص نے وضو کرکے پاک کپڑے سے پونچھ لیا تو کچھ حرج نہین ہے
اور اگر ایسا نکرے تو بہتر ہے اسواسطے کہ وضو کا پانی تمام اعمال کے ساتھہ تولا جاوے گا اور ابن ابی شیبہ نے
مصنف مین سعید بن مسیبؒ سے روایت کی ہے کہ وضو کے بعد رومال سے پونچھنے کو اُنہون نے مکروہ
سمجھا اور فرمایا کہ اُسکا وزن کیا جاویگا اور ابو یعلےٰ و ابن حبانؒ نے عمرو بن حریثؓ سے روایت کی
ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اپنے خادم سے جو تو کام مین کمی کری تو تیرے اعمال کے وزن مین اُسکا ہی
اجر ہوگا اور طبرانی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہی ایک شخص نے رسولخدا صلعم سے رمی الجمار کی
بابت سوال کیا کہ ہماری لئے اسمین کیا نفع ہوگا آپ نے فرمایا تو اُسکو اپنی پروردگار کے پاس پائیگا۔
جب تجھکو بہت حاجت ہوگی اور طبرانی نے ادب کے بیان مین حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت کی
ہے وہ فرماتے ہین مین نے خدا کی راہ مین ایک اونٹنی دی تھی پھر مین نے اُسکی نسل کا بچہ خریدنا چاہا
اور رسولخدا صلعم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا اسکو چھوڑدے تاکہ قیامت کے روز اُسکی اولاد سب
تیری میزان مین آوی اور حاکم نے ابو زہیر انماریؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین رسولخدا صلعم جب
سونیکی لئے لیٹتے تھے تو فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ
وَاجْعَلْنِيْ مِنَ النَّدِيِّ الْاَعْلٰى یعنے ای اللہ مجھکو بخشدے اور میرے شیطان کو ذلیل کردے اور میرے
رہن کو چھڑا اور میرے ترازو کو بھاری کر اور مجھکو مجلس اعلیٰ مین داخل کر اور ابن عبد الرزاق نے علم کی فضیلت
مین اپنی سند کے ساتھہ ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین آدمی کا عمل لاکر اُسکے میزان کے پلہ
مین رکھا جاویگا اور وہ جھک جائیگا تو اُس شخص کو حکم ہوگا تو یہ نہین جانتا کہ یہ کیا ہی وہ کہیگا نہین
حکم ہوگا کہ یہ علم کی فضیلت ہے جسکو تو لوگون کو سکھاتا تھا۔ اور ذہبی نے علم کی فضیلت مین عمران
بن حصینؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے قیامت کے روز علمار کی سیاہی اور شہیدون
کا خون تولا جاویگا پس علمار کی سیاہی شہدا کے خون پر غالب آویگی اور دیلمی نے اسی کی مثل ابن عمرؓ و
بن عمرؓ کی حدیث سے روایت کیا ہی اور ابن المبارک نے ابو الدرداءؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین جسکا
اہتمام صرف پیٹ اور شرمگاہ مین ہوگا قیامت کے روز اُسکی میزان نقصان مین ہوگی۔ اور ابو نعیم نے حلیہ
مین یحییٰ بن معاذؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین اُن لوگون سے مت ہو جا جسکی میزان قیامت کے روز بھی
اُسکو فضیحت کریگی اور حشر کے روز بھی اُسکی میزان اُسکو فضیحت کریگی۔ اور دینوری نے مجالست مین سفیان
ثوریؒ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین صاحب عیال کا اعتبار مت کر کہ قیامت کے روز کسی آدمی کو

دوزخ کا حکم دیا جاویگا اور کہا جائیگا یہ اُسکے عیال ہیں جنہون نے اُسکی نیکیان کہالین - اور صبہانی نے لیث سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے فرمایا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میزان مین سب لوگون سے بہاری ہوگی اُن کی زبانین ایسی کلمہ پر چلین گی جو اُنسے پیشتر کے لوگون پر بہاری ہوگا اور وہ لا الہ الا اللہ ہے اور احمد بن زنجویہ نے یحییٰ بن عبداللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ایک عورت نے خواب مین دیکہا کہ اُسکو میزان کے پلہ کے پاس لاکر رکہا گیا اور دوسرے پلہ مین اُحد پہاڑ رکہا گیا وہ عورت اُسکے اوپر غالب آگئی پس لوگون نے کہا ہم نے ایسی خواب کبہی نہین دیکہی - کسی شخص نے اُس وقت بیان کیا کہ اُسکی بارہ اولادین مرگئی تہین اور وہ چیخ کو ضبط کرتی تہی اور آنسو وُنکو آنکہہ مین پہیرا۔

فصل اسبات مین اختلاف ہے کہ میزان خاص مومنین کیلیئے ہوگی یا کفار کے اعمال بہی تولے جائینگے جو لوگ یہہ کہتے ہین کہ کفار کے اعمال نہ تولے جائینگے - اُنہون نے اس آیت سے استدلال کیا ہے فلا نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا یعنے ہم قیامت کے روز کفار کیلیئے وزن نہ قایم کرینگے اور جو وزن کے قائل ہین اُنہون نے اسکا جواب یہہ دیا ہے کہ آیت مین وزن نہ قایم کرنے سے یہ مراد ہے کہ اُن کے اعمال کا اعتبار نہ کرینگے مجازاً اُسکو وزن کرنے سے تعبیر فرمایا ہے اور اس آیت سے بہی ثبوت ہوتا ہے ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم فی جہنم خالدون تلفح وجوہہم النار وہم فیہا کالحون الم تکن ایاتی تتلی علیکم فکنتم بہا تکذبون یعنے جنکے وزن ہلکے ہونگے تو یہہ وہی ہین کہ جنہون نے اپنی جان کو نقصان مین کیا وہ ہمیشہ جہنم مین رہینگے آگ اُن کے موہنہ کو جہلس ڈالیگی اور اُن کے موہنہ آگ مین چڑہے ہوئے ہونگے - کیا ہماری آیتین تمہارے اوپر .... تمہین پڑہی جاتی تہین پس تم اُن کی تکذیب کرتے تہے اور قرطبی نے کہا ہے میزان ہر شخص کیلیئے قایم ہوگی چنانچہ جو لوگ جنت مین بیحساب داخل ہونگے اُن کیلیئے بہی میزان نہ قایم ہوگی علیٰ ہذالقیاس جو لوگ دوزخ مین بے حساب داخل ہونگے - اُنکا بہی یہی حال ہے جنکا اس آیت مین ذکر ہے یعرف المجرمون بسیماہم الایۃ قرطبی نے یہہی بیان کیا ہے کہ دونون قولون اور دونون آیتون مین اسطرح تطبیق ہوسکتی ہے پس جن کفار کو بے حساب دوزخ کا حکم دیا جاویگا - اُن کیلیئے میزان قایم ہوگی اور باقی کفار کیلیئے قایم ہوگی - مین کہتا ہون ہوسکتا ہے کہ اُن کفار مذکورین سے خاص منافقین مراد ہون اسواسطے کہ وہی مسلمانون مین باقی رہ جائینگے اور ہر گروہ اپنے اپنے معبود کے ساتہہ جیسا کہ تجلی کی احادیث مین گذرچکا ملجائیگا - اور یہ امت مع منافقین کے باقی رہ جائینگے - امام غزالی نے بیان فرمایا ہے - وہ ستر ہزار کہ جو جنت مین بےحساب داخل ہونگے اُن کیلئے میزان نہ قائم کیجائیگی

اور نہ اُن کو اعمالنامہ دیئے جائینگے صرف اُن کے پاس برات ایک پرچہ ہوگا اُسمین لکہا ہوگا یہہ فلان
بن فلان کی برات ہے۔ اور اصبہانی نے حضرت انس رضؓ سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے
قیامت کے روز میزانین قایم کی جائینگی پس اہل صلوۃ کو حاضر کیا جاویگا اور تول تولکر اُنکا اجر دیا جاویگا
اور اہل صدقہ کو حاضر کر کے اُنکا ثواب تول تولکر دیا جاویگا۔ اور اہل حج کو حاضر کر کے اُن کے ثواب تول
تولکر دیئے جائینگے اور اہل مصیبت کو جب حاضر کیا جاویگا تو اُن کے لئی میزان قایم نہ ہوگی - اور نہ اُن
کے لیئے دفتر پہیلایا جاویگا بلکہ بے حساب اُن کے اوپر ثواب کے دہانے کہولدئے جائینگے۔ یہانتک کہ
صاحبان عافیت تمنا کرینگے کہ دنیا مین اُن کے بدن مقراضون سے تراشے جاتے جب وہ اہل مصیبت کو
بہت کچہہ لیجاتے ہوئی دیکہین گے اسیکا بیان اس آیت مین ہے۔ اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ اَجْرَهُمْ
بِغَيْرِ حِسَابٍ اور طبرانی اور ابونعیم نے ایسی سند کے ساتہہ جسمین مضائقہ نہین ہے۔
حضرت ابن عباس رضؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین قیامت کے روز شہید کو
حاضر کر کے اُسکے لئی حساب قایم کیا جاویگا پہر اہل مصیبت کو حاضر کیا جاویگا اُن کیلیئے ترازو نہ قایم کی
جائیگی اور نہ دفتر قایم کیا جاویگا اور ثواب کے دہانے کہولدئے جائینگے حتی کہ اہل عافیت موقف حشر مین خدا
تعالی کو اُن کیلئے بہت کچہہ ثواب دیتا ہوا دیکہکر تمنا کرینگے کہ اُن کے بدن مقراضون سے کاٹے جاتے
ہین - اور ترمذی اور ابن ابی الدنیا نے حضرت جابر رضؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم
نے جب اہل مصیبت کو قیامت کے روز ثواب دیا جاویگا تو اہل عافیت تمنا کرینگے کہ اُن کی کہالین قینچیو نسے
کاٹی جاتین اور طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضؓ سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین قیامت کے روز اہل مصیبت جب
ثواب کو دیکہین گے تو وہ اسبات کی تمنا کرینگے کہ اُن کی کہالین قینچیون سی کاٹی جاتین - پہر قرطبی رحؒ
نے بیان کیا ہے اگر کافر کی بدعمالیان تولی جاوینگی تو دوسرے پلہ مین کیا ہوگا تو ہم کہتے ہین دوسری
پلہ مین وہ افعال ہونگے کہ جو احسان او رصلہ رحم کیطور پر اُس سے صادر ہوئی ہین مگر یہہ بات ہے کہ ایک کفر
جب اُنکے مقابل ہوگا تو وہ سب پر غالب آجائیگا - اور جب ہم نے اُسکو منافقین کیساتہہ خاص کیا جیسا
کہ مین اوپر بیان کر چکا ہون تب تو دوسری پلہ مین اعمال کا ہونا بر محل ہوگا اسواسطے کہ منافق بہی اعمال صالحہ
مثل نماز و حج و جہاد وغیرہ کے بطور ریا و اظہار اسلام کے نہ خاص لوجہ اللہ کرتا ہے پس اُنکا وزن کیا
جاویگا۔ مگر میزان ہلکی ہو جائیگی۔ نسفی نے بحر الکلام مین بیان کیا ہی اگر کوئی کہے کہ قرآن مین میزان کا لفظ جمع
کیساتہہ یعنی موازین آیا ہے اسکی وجہ کیا ہے تو ہم کہتے ہین کہ ہر شخص کیلیئے جدا وزن ہوگا یا اسواسطے
کہ جمع بولکر کبہی واحد مراد ہوتا ہی جیسے کہ قرآن شریف مین ہے۔ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ - اور اس سے

حضرت جبرئیل مراد ہین یا اس آیت مین ہے ۔ یٰاَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ اور اس سے مراد محمد صلعم
کی ذات ہی پہر اگر کوئی کہے کہ اعمال کا وزن کسطرح ہوگا تو ہم کہتے ہین کہ اسمین اختلاف ہی بعض کہتے ہین
کہ بندہ مع اپنے اعمال کے تولا جاویگا بعض کا قول ہے نیکی و بدی کا اعمالنامہ تولا جاویگا ۔ بعض کا قول
ہے عمل مجسم ہوکر اُسکا وزن کیا جاویگا نسفی نے بیان کیا ہے کہ ایمان کا وزن نکیا جاویگا ۔ کیونکہ اُسکی
کوئی ضد نہوگی کہ جو دوسرے پلہ مین رکہا جاوے اسواسطے کہ ایمان کی ضد کفر ہو ۔ اور ایک شخص مین ایمان اور
کفر جمع نہین ہوسکتا ۔ اور دوسرا قول صحیح ہے کہ اعمالناموں کا وزن کیا جاویگا جیسا کہ اسحدیث سے ثابت
ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم ایک چہوٹا پرچہ اُس شخص کے پلہ مین رکہدینگے ۔ اور ابن عبدالبر اور قرطبی نے بہی
اسکو صحیح کہا ہے ۔ پہر قرطبی نے بیان کیا ہے ۔ ہمارے علماء کا قول ہے آخرت مین لوگونکے تین طبقے
ہونگے ۔ ایک پرہیزگار دنکا جنکے اعمال مین گناہ کبیرہ نہونگے ۔ اور ایک مخلطین جن کے اعمال مین فواحش
اور کبائر ملے ہوئے ہونگے اور تیسرے کفار ۔ پس پرہیزگارونکی حسنات نورانی پلہ مین رکہی جاوینگی ۔ اور اگر ان کے
صغائر ہونگی تو دوسرے پلہ مین رکہے جاوینگے ۔ مگر خدا تعالی اُن صغائر کا کچہ لحاظ نفرمائیگا اور نورانی پلہ جہک
جائیگا اور کونہ اُٹہیگا ۔ اور ظلمانی پلہ اوپر کو اُٹہہ جائیگا جسطرح خالی پلہ اُٹہہ جاتا ہی اور مخلطین کے حسنات نورانی
پلہ مین اور انکے شبہات ظلمانی پلہ مین رکہے جائینگے اور ان کے اعمال مین بوجہہ بہی ہوگا پس اگر نیکیان غالب
آگئین تو نیکیونکا بوجہہ زیادہ ہوا تو وہ شخص جنت مین داخل ہوگا ۔ اور اگر برائیونکا بوجہہ زیادہ ہوا تو وہ خدا کی
مشیت مین ہوگا جہان چاہے داخل کرے ۔ اور اگر دونون برابر ہونگے تو وہ شخص اصحاب الاعراف مین سے ہوگا
مگر یہ ان گناہونکا حال ہے جو فیما بین بندہ اور بین اللہ ہون ۔ اور جو بندونکے گناہ ہونگے تو اسیقدر اُسکی نیکیون
ثواب مین سے بدلہ دیا جاویگا پس اگر اُسکی نیکیان کافی نہوئین تو مظلومین کے گناہ اُسیقدر اُسکے اوپر رکہہ
دئے جائینگے اسکے بعد جو لوگ باقی رہینگے اُن سبکو عذاب دیا جاویگا ۔ احمد بن حرب نے کہا ہے قیامت
کے دن لوگون کے تین فرقے آئینگے ۔ ایک فرقہ ایسا ہوگا کہ اپنے اچہے اعمال کیوجہ سے غنی ہوگا اور ایک فرقہ
محتاج ہوگا ۔ اور ایک فرقہ غنی ہوگا مگر حقوق کیوجہ سے محتاج اور مفلس ہو جاویگا ۔ سفیان ثوری نے فرمایا ہے کہ
اگر تم خدا کے ستر گناہون کیساتہہ ہی خدا کو ملے تو بہ نسبت [illegible] کہ حقوق العباد مین سے
ایک گناہ کیساتہہ ہی خدا سے ملے ۔ اب کفار باقی رہے انکا کفر اور انکے گناہ ظلمانی پلہ مین رکہے
جاوینگے اور اگر ان کے پاس اعمال صالحہ بہی ہونگے تو ان کو دوسرے پلہ مین رکہا جائیگا مگر یہ اعمال کچہ
[illegible] اعمال کا وزن کرنے سے اُسکی فضیلت کا ظاہر کرنا مقصود ہوگا [illegible]
[illegible]

جسطرح انسانونکے اعمال تولے جائینگے جنون کے اعمال بہی تولے جائینگے اور حکیم ترمذی نے [illegible] کیا ہے
توحید کی شہادت کا وزن نہیا جاویگا اسواسطے کہ میزان کیواسطے یہ بات ہے کہ ایک پلہ میں ایک چیز رکہی جاتی
ہے اور دوسرے پلہ میں اُسکی ضد رکہی جاتی ہے اور یہ ممکن نہیں کیونکہ ایمان کی ضد نہیں پائی جاتی [illegible]
ایمان کو ایک پلہ میں رکہا جائے اور کفر کو دوسرے پلہ میں اور ابوبکر کی ایک حدیث میں جو بیان ہوا ہے کہ لا الہ
الا اللہ کا پرچہ اسکے ایک پلہ میں رکہا جائیگا اُس سے ایمان لانیکے بعد لا الہ الا اللہ کا پڑہنا مراد ہے [illegible]
کہ ایمان لانیکے بعد لا الہ الا اللہ کا زبان سے پڑہنا منجملہ اور نیکیوں کے ایک نیکی ہے اور حدیث شریف
مین وارد ہوا ہے کہ برائی کے بعد نیکی کر تو وہ نیکی اُسکو مٹا دیتی ہے کسی نے عرض کیا کہ لا الہ الا
اللہ بہی آیا نیکیوں میں سے ہے آپنے فرمایا ہان یہ سب سے بڑی نیکی ہے بہیقی وغیرہ نے اسکو روایت کیا

باب خدائی تعالیٰ فرماتا ہے یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ یعنی بعض کے موہنہ سفید
ہوجائینگے اور بعض کے موہنہ سیاہ۔ ابن ابی حاتم اور لالکائی نے حضرت ابن عباس رض سے اس آیت کے متعلق روایت کی
ہے کہ اہلسنت والجماعت کے موہنہ سفید ہوجائینگے اور اہل بدعت اور ضلالت کے موہنہ سیاہ ہوجائینگے اور
خطیب نے روایت کی بیان میں مالک اور دیلمی سے ابن عمر کی حدیث سے موقوفاً اسکو روایت کیا ہے اور ابن
ابی حاتم نے ابی بن کعب سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے وہ کہتے ہیں قیامت کے روز لوگون کے دو فرقے
ہوجائینگے جس فرقہ کا موہنہ کالا ہوگا اُن سے فرشتے کہینگے اکفرتم بعد ایمانکم یعنے کیا تم ایمان کے بعد کافر
ہوگئے اور اس سے وہی ایمان مراد ہے جو حضرت آدم کی پشت میں ہونیکے وقت جب سب لوگ ایک گروہ تہے
خدا پر ایمان لائے تہے اور اسکی ربوبیت کا اقرار کیا تہا۔ اور جس فرقے کے موہنہ سفید ہونگے اس سے وہ لوگ
مراد ہیں کہ جو ایمان پر قائم رہے اور خلوص کیساتہہ اسکی تابعداری کی کہ خدائی تعالیٰ اُن کے موہنہ کو روشن
کریگا اور اُن کو اپنی رضامندی اور جنت میں داخل کریگا۔ اور فریابی نے عکرمہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
یہ لوگ اہل کتاب ہونگے۔ کہ جو محمد صلعم کی تصدیق کرتے تہے اور جب آپ تشریف لائے تو اُنہوں نے کفر کیا
اکفرتم بعد ایمانکم سے یہی مراد ہے اور ہناد نے ضحاک سے یعرف المجرمون بسیماہم کے متعلق روایت
کی ہے انکی نشانی یہ ہوگی کہ موہنہ کالے اور آنکہین نیلی اور قرطبی نے بیان کیا ہے۔ احادیث سے ثابت
ہوتا ہے کہ اہل توحید سے کبیرہ گناہ صادر ہونگے اور انکے موہنہ سیاہ نہ کئے جاوینگے اور نہ اُن کی آنکہین نیلی
کیجائینگی اور یہ بات کفار کے ساتہہ خاص ہوگی۔

باب طبرانی نے ابو الدردا سے اور اُنہوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کوئی
بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے مگر قیامت کے روز خدا تعالیٰ اُسکو اسطرح اُٹہائیگا

کہ اسکا منہ چودھوین رات کے چاند کی مانند ہوگا اور ابو نعیم نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے عنقریب قیامت کے روز میری امت کے کچھ لوگ آئینگے اور انکا نور آفتاب کے
نور کی مانند ہوگا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ کون ہونگے آپنے فرمایا فقرا مہاجرین مصیبت
مین ہنستے ہین۔ انمین سے کوئی مرجاتا ہے اور اسکی آرزو دل کی دل ہی مین رہتی ہے اطراف زمین سے
انکو جمع کیا جاویگا۔ اور احمد نے ابو الدرداء رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
جو شخص خدا کی راہ مین ایک ہی زخم کہائیگا خدا تعالی شہدا کی مہر سے اُن پر مہر لگاوے گا اور قیامت
کے روز اسمین نور ہوگا اور اسکا رنگ زعفران کی مانند اور خوشبو مشک کی مانند ہوگی اسوجہ سے اس شخص کو
تمام اگلے پچھلے پہچان لینگے اور کہینگے فلان شخص کے اوپر شہدا کی مہر ہے۔ اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رض
سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے بڑھاپے کو یعنی سفید بالونکو مت اکھاڑو کہ قیامت کے روز وہ
نور ہوگا اور ترمذی نے تصحیح بیان کرکے اور نسائی نے عمرو بن عبسہ رض سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم
نے جو شخص حالت اسلام مین بوڑھا ہوا وہ بڑھاپا اسکے لیے قیامت کے روز نور ہوگا۔ ابو داود اور ترمذی نے
بہی ابن عمر کی حدیث سے اور ابن حبان نے حضرت عمر بن خطاب رض کی حدیث اور بزار نے فضالہ بن عبید رض کی
حدیث سے اسکو روایت کیا ہے۔

باب خدائی تعالی فرماتا ہے یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ
یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا۔ یعنی یہ وہ دن ہوگا کہ خدا تعالی اپنے
نبی صلعم کو اور ان لوگون کو جو اسکے ساتھ ایمان لائے رسوا نکریگا انکا نور انکے سامنے اور نور انکے آگے پیچھے
دوڑتا ہوگا کہتے ہونگے ای ہمارے پروردگار ہمارے لیے ہمارے نور کو پورا کردے اور فرماتا ہے یَوْمَ یَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ یعنے منافق مرد اور منافق عورتین ایمان والون سے
کہینگے تم ہمارا انتظار کرو کہ ہم بہی تمہارے نور سے روشنی حاصل کرین حاکم اور بیہقی نے حضرت
ابن عباس رض سے لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ الآیۃ کے متعلق روایت کی ہے وہ کہتے ہین کوئی
موحد ایسا نہوگا جسکو قیامت کے روز نور نہ عطا کیا جاے مگر منافق کا نور بجہہ جائیگا اور مومن جب اسکے نور
کو بجہتے ہوے دیکہیگا تو ڈر جائیگا اور کہیگا رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا اور طبرانی نے حضرت ابن عباس رض سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے خدا تعالی قیامت کے روز لوگون کو انکی
ماؤن کے نام سے پکاریگا تاکہ اُسکے بندون کی اس مین پردہ پوشی ہو مگر پلصراط سے اترنے کے وقت
خدا تعالی ہر مومن کو نور عطا فرمائیگا اور ہر منافق کو بہی نور عطا فرمائیگا اور جب سب لوگ پلصراط کے

اوپر چڑہکر سیاہ ہے کہڑے ہوجائینگے تو خدا تعالی منافق مردوں اور منافق عورتوں کا نور سلب کر دیگا
اُسوقت منافق کہینگے ہمارے لیئے ٹہرے رہو کہ ہم تمہارے نور سے روشنی حاصل کرلیں اور اہل ایمان
کہیں گے رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا پس اُسوقت کوئی کسی کیلئے نہ ٹہیریگا اور ابن المبارک نے بطریق حیان بن بدینہ
بن شجرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں خدا تعالی کے ہان تم سب کے نام و نشان اور مشورے اور حلیے
لکہے ہوئے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا آواز دیجائیگی اے فلان شخص فلان کے بیٹے تیرے لئے نور
نہیں ہے اور مسلم اور احمد اور دارقطنی نے رویت کے باب میں ابن زبیر کے طریقے سے روایت کیا ہے کہ
اُنہوں نے جابر بن عبداللہ کو ورود کی سندیت سوال کرتے ہوئے سُنا تو اُنہوں نے فرمایا قیامت کے روز
ایک ٹیلہ پر ہونگے اسوقت امتوں کو اپنے اپنے بتوں اور معبودوں کے ساتہہ یکے بعد دیگرے بلایا جاویگا اُسکے
بعد ہمارا پروردگار ہمارے پاس آکر فرمائیگا تم کسکا انتظار کرتے ہو لوگ عرض کرینگے ہم اپنے پروردگار کا انتظار
کرتے ہیں فرمائیگا میں تمہارا پروردگار ہوں عرض کرینگے ہم آپکو دیکہنا چاہتے ہیں خدا تعالی ہنستا ہوا
اُن کیلئے تجلی فرمائیگا اور اُن کو اپنی ہمراہ لیگا وہ لوگ پیچہے پیچہے ہولینگے اور ہر انسان کے ساتہہ اُنمیں سے
نور عطا کیا جاویگا پہر وہ لوگ اُس نور کے پیچہے پیچہے رہینگے اور جہنم کے پل پر آنکڑے اور کانٹے ہیں جسقدر
خدا کو منظور ہوگا وہ لوگوں کو روکیں گے پہر اُسکے بعد منافقین کا نور بجہہ جائیگا اور مومنین اُسکے بعد
اُتر کر چلے جائینگے۔ اول گروہ جو پل پار اتریگا اُن کے موہنہ چودہویں رات کے چاند کے برابر ہونگے اور شمار میں
ستر ہزار ہونگے اُن سے حساب نہ لیا جاویگا۔ پہر اُنکے بعد جو لوگ گذرینگے اُنکے موہنہ نہایت روشن ستارے
کی مانند ہونگے وہ بہی اسیقدر ہونگے پہر شفاعت کا دروازہ کہل جاویگا اور اُنکی شفاعت کیجائیگی یہانتک
کہ دوزخ میں سے اُس شخص کو بہی نکال لیا جائیگا جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا اور اُسکے دل میں جو بہر
بہی نیکی ہوگی ان لوگوں کو دوزخ سے نکالکر جنت کے صحن میں ڈالدیا جائیگا جنتی اُنکے اوپر پانی چہڑکا
کرینگے یہانتک کہ جسطرح پانی کے راستہ میں کوئی گہاس جمتی ہے اسیطرح جسم نکلیں گے اور جہنم کی
سیاہی اور جلن کا اثر اُنکے بدن سے دور ہوجائیگا پہر ہر شخص خدا سے سوال کرینگے یہانتک کہ اُن کو
دنیا اور دنیا سے دس حصہ زیادہ ملجائیگا۔ ابن جریر اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے
جب لوگ تاریکی سے کے اندہے ہونگے خدا تعالی اُسوقت ایک نور بہیجیگا اہل ایمان اُس نور کیطرف چلدینگے
اور خدا تعالی کیطرف سے وہ نور اُنکو جنت کا راستہ بتلانیوالا ہوگا جب منافق اہل ایمان کو اُس نور کی
طرف چلتا ہوا دیکہیں گے وہ بہی پیچہے پیچہے ہولینگے مگر منافقین کیلئے اندہیرا ہوجاویگا اُسوقت وہ مومنین
سے کہیں گے تم ہمکو کچہہ مہلت دو کہ ہم بہی تمہارے نور سے فائدہ اُٹہائیں کہ ہم دنیا میں بہی تمہارے

ابوداؤد اور ترمذی نے ابوہریرہؓ سے اور ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے
جو لوگ اندہیرون مین مسجدونکو جاتے ہین انکو قیامت کے دن نور تام کی خوشخبری دیدے اور اسی کے مثل
سہل بن سعد اور زید بن حارثہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور ابوامامہ اور ابوالدردا اور
ابوسعید اور ابوموسی اور ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین کیحدیث مین بہی اسیطرح آیا ہے اور
احمد اور طبرانی نے ابن عمر اور انہون نے نبی صلعم سے روایت کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین جس شخص نے
نماز کی نگہداشت کی اسکے لئے روز قیامت نور اور دلیل اور نجات ہوگی اور جسنے نگہداشت نہین کی تو
اسکے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات اور وہ شخص روز قیامت قارون اور فرعون اور ہامان کے
ساتہہ ہوگا اور طبرانی نے اوسط مین ابوسعیدؓ سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے
کہ جس شخص نے سورہ کہف پڑہی وہ اسکے لئے روز قیامت اتنی دور تک نور ہوگا جتنی دور یہانسے مکہ۔
اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین اسی سند کیساتہہ جسمین مضائقہ نہین ہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت
کیا ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جس شخص نے روز جمعہ سورہ کہف پڑہی اسکے لئے روز قیامت تا بہ
نیچے سے آسمان کی بلندی تک ایک نور بلند اور درخشان ہوگا۔ اور احمد نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے
کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی جس شخص نے کتاب اللہ عزوجل کی ایک آیت کو کان لگاکر سنا اسکے لئے دو چند
نیکی لکہی جائیگی اور جسنے اسکو پڑہا وہ آیت اسکے لئے روز قیامت نور ہوگی۔ اور دیلمی نے ابوہریرہؓ
سے اور انہون نے نبی صلعم سے روایت کیا ہی آپنے فرمایا ہی کہ میرے اوپر درود بہیجنا روز قیامت نور ہوگا
اور طبرانی نے اوسط مین حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے دنیا
مین جس شخص کی بینائی جاتی رہیگی اگر وہ نیک آدمی ہوگا تو خداتعالی روز قیامت اسکے لئے نور کردیگا۔ اور
بزار نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم نے حج کے بیان مین فرمایا ہے
کہ سر کے منڈانے مین یہ خوبی ہے کہ تیرے بالونمین سے کوئی بہی بال زمین پر گریگا مگر وہ تیرے لئے روز
قیامت نور ہوجاویگا۔ اور طبرانی نے عمدہ سند کے ساتہہ ابوامامہ سے اور انہون نے نبی صلعم سے روایت
کیا ہی کہ جو شخص اسلام کیحالت مین بوڑہا ہوجائیگا تو وہ بڑہاپا روز قیامت اسکے لئے نور ہوگا اور بزار نے سند حسن کے
ساتہہ ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی جس نے خدا کی راہ مین ایک تیر بہی پہینکا ہی وہ روز
قیامت اسکے لئے نور ہوگا۔ اور طبرانی نے ابی عمرو القاری سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ مین نے رسولخدا
صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے خدا کی راہ مین ایک تیر بہی پہینکا خواہ نشانہ پر پہونچے یا نہ پہونچے وہ روز قیامت
اسکے لئے نور ہوگا اور بیہقی نے شعب الایمان مین سند منقطع کے ساتہہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے

وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جسنے کسی مسلمان کی مشکل آسان کردی خدا تعالیٰ اُسکے لیے بروز قیامت
نور کی دو شاخین پلصراط کے پر پیدا کریگا جس کی روشنی مین ایک جہان چلیگا جنکی تعداد سوا خدا تعالیٰ
کے کسی کو معلوم نہین - اور شیخین نے ابن عمرؓ سے اور مسلمؓ نے جابرؓ سے اور حاکم نے ابو ہریرہؓ سے اور ابن عمرؓ
سے اور طبرانی نے ابن زیادؓ سے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی تم لوگ ظلم سی بچتے رہو کہ قیامت کی
روز ظلم تاریکی ہوجائیگا

باب اُن احادیث کے بیان مین جو پلصراط کی بارہ مین وارد ہوئی ہین علاوہ اُسکے جسکا حدیث سابقہ کی ضمن مین ذکر ہوا ہے

حاکم نے ابو ذرؓ سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ میرے دوست قلبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے
بیان فرمایا ہی کہ جہنم کا پل ایسا ہوگا کہ اُس پر سے قدم لغزش کرینگے اور ڈگمگا جائینگے یعنی اُس پر پھسلن ہوگی -
اور ابن منیع نے اپنی سند مین ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ پلصراط تلوار
کی دہار کے مانند ہی اور اُس پر پھسلن اور جنبش اور کانٹے اور آنکڑے ہونگے - اور حضرت عائشہؓ سے روایت
ہے آپ فرماتی ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جہنم کیلئے پل ہے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سی زیادہ
تیز اُسکے اوپر آنکڑے اور خار ہین جسکو چاہیگا اُسکو وہ پکڑینگے اور لوگ اس پل کے اوپر ایسے گذرینگے جسطرح پلک
یا بجلی یا ہوا یا تیز گھوڑا یا تیز اونٹنی اور فرشتے کہتے ہونگے رب سلم سلم یعنی اے پروردگار رحم فرما رحم فرما
پس کوئی صحیح و سلامت اُتر جائیگا اور کوئی زخمی ہوکر اُتر جاویگا کوئی اوندہا ہوکر موہنہ کے بل دوزخ مین گریگا
اور مسلم نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ مین نے سنا ہی پلصراط بال سی زیادہ باریک اور
تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اور ابن ماجہؒ اور حاکمؒ نے ابو سعیدؓ سے روایت کیا ہی کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے
ہوئی سنا ہی کہ جہنم کی خاص پشت پر پلصراط رکہا جائیگا اور اُسکے اوپر کانٹے ہونگی جسطرح سعدان گہاس میں
کانٹے ہوتے ہین پس لوگ اُسکے اوپر سے گذرینگے کوئی صحیح و سالم گذر جائیگا کوئی اثنا راہ مین زخمی ہوگا مگر پہونچ
جائیگا کوئی راستہ مین رہجائیگا اور اوندہا کرکے جہنم مین ڈالدیا جاویگا - اور احمد اور طبرانی اور بزار اور ابن
ابی عاصم نے سند صحیح کیساتھ حضرت ابو بکرؓ سے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی قیامت کے روز
لوگون کو پلصراط پر سوار کیا جائیگا اور پلصراط کے دونون پہلو لوگون کی اسطرح بہر جائینگے جسطرح پتنگے آگ
کے گرد بہر جاتے ہین پہر خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے جسکو چاہیگا پار اُتاریگا اُسکے بعد فرشتون اور انبیا اور شہدا
کو شفاعت کی اجازت ملیگی پس شفاعت لوگون کے حق مین قبول ہوتی جائیگی اور نکلتے جائینگے اور برابر نیچ

اسیطرح شفاعت منظور ہوگی اور نکلینگے چوتھی مرتبہ وہ لوگ نکلیں گے جنکے دل مین دانہ کے برابر ایمان ہوگا۔
اور طبرانی اور بیہقی نے بسند صحیح حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہی کہ جہنم کی پشت پر پلصراط رکہی جائیگی جسطرح
تیز تلوار کی دہار ہوتی ہے اور پلصراط کو جنبش ہوگی اُسکے اوپر آگ کے کانٹے ہونگے جو دور ہی سے اچکینگے اور ادہر ادہر
انکو چہید لینگے اُسمین وہ رک جائینگے۔ اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق اُسپر چلیں گے بعض لوگ
اس تیزی سے چلیں گے جیسی بجلی ایسے لوگون کے بالکل کانٹا نہ لگیگا اور پار اتر جائینگے۔ اور بعض اس سے تیزی
چلیں گے جسطرح ہوا اور بعض تیز گہوڑے کے مانند اور بعض آدمی جوان کے برابر دوڑتے ہوئے اور بعض
تیز رفتار آدمی کیطرح اور بعض معمولی چال کیطرح اور سب سے آخر وہ شخص جنت مین داخل ہوگا کہ آگ نے اسکو جہلس
دیا ہوگا خدا تعالی اُس سے فرمائیگا کہ تو سوال اور تمنا کر وہ عرض کریگا ای پروردگار کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہی
حالانکہ تو جہان کا پروردگار ہی خدا تعالی فرمائیگا کہ مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا لیکن مین جو چاہتا ہون کر سکتا
ہون تو مجھسے سوال اور تمنا کر جب وہ شخص سوال و تمنا سے فارغ ہو جائیگا فرمایا جسقدر تو نے سوال کیا وہ
ہم نے تجھکو دیا اور اُسکے ساتھ اسیقدر اور۔ اور ابن جریر اور بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہی کہ
پلصراط جہنم کے اوپر تلوار کی دہار کی مانند ہوگا پہلا طبقہ اُسکے اوپر سے ایسا گذر جائیگا جیسا کہ بجلی اور دوسرا
جیسے ہوا اور تیسرا جیسے تیز گہوڑا اور چوتہا جیسے تیز چہارپایہ پہر اُسکے اوپر سے لوگ گذرینگے اور فرشتے کہتے ہونگے
کہ خدایا رحم فرما رحم فرما۔ اور ہناد نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہی کہ خدا تعالی پلصراط کو حکم دیگا وہ جہنم کے اوپر
رکہی جائیگی اور لوگ اپنے اپنے اعمال کیموافق اُسکے اوپر سے گذرینگے سب سے پہلے جو لوگ گذرینگے جیسے بجلی پہر جیسے
ہوا پہر جیسے تیز جانور پہر اُسی کے قریب قریب یہانتک کہ بعض لوگ دوڑتے ہوئے گذرینگے پہر معمولی چال
سے گذرینگے یہانتک کہ اخیر مین پیٹ کے بل گہسٹتے ہوئے گذرینگے وہ لوگ کہین گے ای پروردگار ہمارے
لئے تو نے کیون دیر لگادی حکم ہوگا مین نے دیر نہین لگائی بلکہ تمہارے عمل نے دیر لگائی اور بیہقی نے حضرت انسؓ
سے روایت کیا ہی کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہی کہ پلصراط تلوار کی دہار کے مانند ہوگی اور
فرشتے اہل ایمان مرد و زن کو پار اتارینگے اور جبرئیلؑ میری چنبر گردن کو پکڑے ہوئے ہونگے اور مین کہتا ہونگا
یا رب سلم سلم پس اُس روز پہسلنے والے مرد و زن کثرت سے ہونگے۔ اور ابن المبارک و بیہقی اور ابن ابی الدنیا
نے عبید بن عمیرؓ سے اور انہون نے رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہی کہ پلصراط جہنم پر ایسا ہوگا جیسے تلوار
کی دہار اُسکے دونون پہلوؤن مین آنکڑے اور خار ہونگے جب لوگ اُسمین سوار ہونگے تو اُنمین الجہینگے اور
قسم اُس ذات پاک کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے ایک ایک آنکڑے مین ربیعہ اور مضر سے زیادہ
لوگ الجہے ہوئے ہونگے اور فرشتے پلصراط کے دونون طرف سے کہتے ہونگے رب سلم سلم۔ اور بیہقی نے

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ پلصراط ایسا ہوگا جیسے تلوار کی دہار اور اسکو حرکت اور لچک ہوگی
اور پہسلن ہوگی اور فرشتے اور انبیا اوسپر کھڑے ہونگے اور کہتے ہونگے رب سلم سلم اور فرشتے لوگون کو اُنکے زانون سے
اُچکتے ہونگے۔ اور بیہقی نے حضرت انسؓ سے انہون نے رسول اللہ صلعم سے روایت کیا ہے آپ فرماتے
ہین جہنم کے اوپر پل تنا ہوا ہے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز اُسکا اوپر کا سرا جنت
کیطرف ہے اور اُسکے اوپر پہسلن اور جنبش ہے اور دونون پہلوؤن مین آنکڑے اور آگ کے کانٹے ہین۔
خدا تعالی اپنے بندون مین سے جسکو چاہیگا اُن مین اُلجھا دیگا یہ پہسلنے والے اور پہسلنے والیان اُسدن بہت
ہونگی اور فرشتے اُسکے دونو طرف آواز کیا کرتے ہونگے اللھم سلم سلم پس جو شخص ٹھیک ٹھیک
رہا ہوگا پار اتر جاویگا اور اُس روز بقدر اپنے اپنے ایمان اور اعمال کے لوگونکو نور عطا ہوگا پس کچھہ
لوگ ایسے ہونگے کہ بجلی کیطرح اُسکے اوپر سے گذر جاینگے اور کچھہ لوگ ہوا کیطرح اور کچھہ تیز گہوڑے کی
طرح اور کچھہ دوڑتے ہوے اور کچھہ تیز رفتاری کیطرح اور کسی کو پیر کے انگوٹھے تک نور عطا کیا جاویگا اور کوئی
شخص اوندہا گہسیٹتا ہوا ہوکر گذر کریگا اور لوگون سے جو گناہ کئے ہونگے اُسکے بدلے آگ اُنکو پکڑ لیگی اُسوقت
مومنین کہین گے بسم اللہ حس حس اور آگ پہٹ پہٹ کر جسکو خدا چاہیگا بقدر گناہ اُنکے
جلائیگی حتی کہ سب سے پہلے ستر ہزار ایسے لوگ پار اتر جائینگے کہ اُن پر نہ حساب ہوگا اور نہ عذاب اور اُنکے
مونہہ چودہوین رات کے چاند کی مانند ہونگے اور دوسرے درجہ کے لوگ نہایت روشن ستارے کی مانند
ہونگے یہانتک کہ خدا تعالی کی رحمت سے جنت مین پہونچ جائینگے۔ اور ابو نعیم نے ضعیف سند کیساتھہ
حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے روز پلصراط کے اوپر گذرینگے اور
پلصراط پر پہسلن اور حرکت ہوگی۔ لوگون کے چلنے سے اُسمین لچک اور جنبش پیدا ہو جائیگی اور آگ اُنکو
پکڑیگی اور جہنم اُنکے اوپر برف کی مانند ٹھنڈی ہو جائیگی اور یہہ سبب ہوگا کہ جہنم اُنکے اوپر چہنگی اور جلائیگی
لوگ اسیحالت مین ہونگے کہ خدا تعالی کیطرف سے منادی آکر آواز دیگا اے میرے بندو تم دنیا مین
کس کو پوجتے تھے وہ کہینگے ای ہمارے پروردگار تو خوب جانتا ہے ہم تجھی کو پوجتے تھے پس خدا تعالی
انکو ایسی آواز کیساتھہ جواب دیگا کہ خلقت نے کبھی ایسی آواز نہ سنی ہوگی اور فرمائیگا ای میرے بندو میرے اوپر
حق ہے کہ مین تمکو آج کسی غیر کے حوالہ نکرون مین نے تمکو بخشدیا اور مین تم سے راضی ہوگیا پس فرشتے
اُسوقت شفاعت کے لئے کہڑے ہونگے اور اُس جگہ سے لوگونکو پار کرینگے اُسوقت دوزخ مین دوزخی نیچے
سے کہینگے کہ ہمارا نہ کوئی سفارش کرنیوالا ہے اور نہ کوئی دوست صادق ہے کاش ہمکو دنیا مین پہر جانا ہو
اور ہم ایمان والو مین سے ہوجاتے پس اور گمراہ لوگ دوزخ مین اوندہے کردئے جائینگے حاکم نے

عبد اللہ بن سلام سے روایت کیا ہی اور اسکو صحیح بیان کیا ہی وہ کہتے ہین جب قیامت کا روز ہوگا تو خدای تعالیٰ
خلقت کی الگ الگ امتونکو اپنے اپنے نبی کیساتھہ اٹھائیگا یہانتک کہ رسول خدا صلعم اور آپکی امت سب سے بعد
اٹھائی جائیگی پہر جہنم کے اوپر پل تانا جائیگا اسکے بعد ایک منادی ندا کریگا کہ احمد صلعم اور اُن کی امت کہان ہے
رسول خدا صلعم کہڑے ہو جائینگے اور سب امت نیک و بد آپکے پیچھے پیچھے چلیگی پس پلصراط کو آکر پکڑ لینگے خدا تعالیٰ
اپنے دشمنون کی بینائیان دور کر دیگا وہ لوگ بائین اور دائین سے دوزخ مین گرینگے اور نبی صلعم اور صلحا لوگ
آپکے ساتھہ ساتھہ پار اُتر جائینگے اور فرشتے اُن کو استقبال کر کے لیجائینگے اور جنت مین اُن کو جدا جدا مرایک
درجون مین پہونچا دینگے کسی کو داہنی طرف کسی کو بائین طرف یہانتک کہ رسول خدا صلعم اپنے پروردگار کے پاس
پہونچ جائینگے وہان ایک تخت آپکے لئی خدا تعالیٰ کی داہنی طرف ڈالدیا جائیگا پہر ندا دیجائیگی کہان ہین عیسیٰ
اور اُن کی امت حضرت عیسیٰ کہڑے ہونگے اور اُن کی امت کے تمام نیک و بد پیچھے پیچھے ہو جائینگے اور سب پلصراط کو
جا کر پکڑینگے اُسوقت خدا تعالیٰ اپنے دشمنون کی نگاہین مٹا دیگا اور دائین اور بائین طرف سی دوزخ مین گرینگے اور
حضرت عیسیٰ اور اُن کی امت کے صلحا لوگ پار اُتر جائینگے پہر یکے بعد دیگرے انبیا کا اسی طرح گذر ہوگا یہانتک
کہ سب کے آخر مین حضرت نوح گذرینگے۔ ذہبی نے بیان کیا ہی کہ یہ حدیث غریب اور موقوف ہی۔ اور ابن المبارک
نے عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے روایت کیا ہی قیامت کے روز بقدر اپنے اپنے ایمان اور اعمال کے لوگون کا گذر
ہوگا کوئی شخص اسقدر جلد گذریگا جیسے آنکہہ جہپکتی ہے کوئی جسطرح تیر جاتا ہی کوئی تیز پرند کیطرح کوئی تیز گہوڑے
کیطرح دوڑتا ہوا کوئی معمولی چال سی چلتا ہوا یہانتک کہ اخیر مین گہسٹتے ہوئی پار اُترینگے۔ ابن عساکر نے فضیل
بن عیاض سے روایت کیا ہے ہم نے سُنا ہی کہ پلصراط کی مسافت پندرہ ہزار برس کی ہی پانچ ہزار برس چڑہاؤ
اور پانچ ہزار برس اسکا اُتار اور پانچ ہزار برس مین اور بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے جہنم کے
پیٹ پر اسکو کہڑا کیا جاویگا وہ شخص اُسکے اوپر سی پار اُتریگا جو خدا کے خوف سی لاغر اور ضعیف ہوگا اور ابن
شاہین نے سنت مین بسند ضعیف ابو امامہ سے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی اے بنی ہاشم
اپنی جانون کو خدا تعالیٰ سی خرید لو کہ مین تمہاری لئے کچھہ نہ کر سکونگا حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
کوئی دن ایسا ہوگا کہ آپ ہماری کسی کام نہ آئینگے آپنے فرمایا تین مقامات ایسی ہی ہونگے۔ میزان کیوقت
اور نور و ظلمت کیوقت جسکو خدا چاہیگا نور پورا کریگا اور جسکو چاہیگا تاریکی مین چہوڑ دیگا اور پلصراط کے
وقت جسکو خدا چاہیگا سلامت رکہیگا اور جسکو چاہیگا دوزخ مین اوندہا کر دیگا حضرت عائشہ نے عرض کیا
میزان کو اور نور و ظلمت کو ہم جانتے ہین مگر پلصراط کیا چیز ہے آپنے فرمایا وہ راستہ ہی درمیان جنت اور
دوزخ کے استرہ کی دہار کے مانند ہے فرشتے اس کے دائین بائین صف بستہ کہڑے ہونگے لوگون کو اچک لینگے

سے اچکینگے اور اُن کی شکل سعدان گہاس کے کانٹون کیطرح ہوگی تو فرشتے کہین گے رب سلم سلم اور لوگون کے
دل اڑے ہوے ہونگے جسکو خدا چاہیگا سلامت رکہیگا اور جسکو چاہیگا اُوندہا کردیگا۔ اور طبرانی نے حضرت ابن عمرؓ
سے اور اُنہون نے رسولخدا صلعم سے روایت کیا ہے کہ تحقیق جب لوگ پلصراط پر چڑہینگے تو میری اُمت کی
پہچان لا الہ الا اللہ سے ہوگی اور ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ میری
امت کی پہچان پلصراط پر سلم سلم سے ہوگی اور ابونعیم حلیہ مین معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہی کہ رسولخدا صلعم نے
فرمایا ہے مومن کے خوف کو سکون نہ ہوگا اور اُسکا اضطراب فرو نہ ہوگا جب تک کہ پلصراط کو اپنی پشت
کے پیچہے نہ چہوڑیگا۔ اور مدہی لوزی نے مجالست مین اور ابونعیم نے دلایل مین حضرت علیؓ سے روایت کیا ہی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ ای اہل محشر اپنی
نگاہون کو فاطمہؓ دختر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نیچی کرلو تاکہ وہ گذر جایئن۔

باب آن اعمال کا بیان جو پلصراط کے پار ہونے اور اُسپر ثابت رہنے کی موجب ہین

طبرانی اور ابن حبانؒ نے اور خرایطی نے مکارم اخلاق مین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہی آپ کہتی ہین کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا ہی جس کسی شخص نے اپنے بہائی مسلمان کیلئے صاحب حکومت کے پاس سفارش کی ہوگی خواہ
نفع پہونچانے کیلئے خواہ کسی دشواری کے آسان کرنے کیلئے تو خدا تعالی بروز قیامت پلصراط پر اترنے مین
اعانت کریگا جب لوگون کے قدم ڈگڈگاتے ہونگے۔ ابن عساکر نے بہی ابن عمرؓ کی حدیث سے اُسی کے مثل
روایت کیا ہی اور اصبہانی نے عبداللہ بن محیریز سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی جو شخص
کسی ناتوان کی حاجت کسی صاحب حکومت کے پاس پہونچادے جسکے پہونچانیکی طاقت اُس ناتوان کو
نہو تو خدا تعالی بروز قیامت اُسکے قدم کو ثابت رکہیگا۔ اور اصبہانی اور ابن ابوالدنیا نے ابن عمرؓ سے
روایت کیا ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی جو شخص دنیا مین اچہی طرح سے صدقہ دیگا پلصراط کے اوپر بلا خوف
اطمینان کے ساتہہ گذر کریگا۔ اور دیلمی نے باب ثابت مین ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہی کہ رسولخدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ لوگون کو میری سنت سکہلا اگرچہ وہ اُسکو ناگوار سمجہین اور اگر تجہکو یہ بات پسند ہو کہ پلصراط کے اوپر
ایک پلک بہی اُسکو توقف نہو یہانتک کہ جنت مین داخل ہو جاوے تو خدا تعالی کے دین مین اپنی رای سے
کوئی بات بیان مت کر قرطبی نے کہا ہی کہ اُسکے اسناد غریب اور متن حسن ہی اور سعید بن منصور اور طبرانی
نے اور بزار نے ابوالدرداؓ سے روایت کر کے اُسکو حسن بیان کیا ہی ابوالدرداؓ کہتے ہین مین نے رسولخدا صلعم
کو فرماتے ہوے سنا ہی مسجدین پرہیزگارون کے گہر ہین پس اگر مسجدین اُن کے گہر ہو جایئن تو خدا تعالی

اُن کے لیے راحت اور آرام اور پلصراط پر اُتر کر رضوان الہی کی طرف پہنچنے کا ضامن ہے۔ اور وہ کہتے ہین مین نے
رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے روز مالدار آدمی کو حاضر کیا جاویگا جس نے خدا تعالی کے
حق کو جو کچھ اُس مال مین ہوگا اور ایسا ہوگا اُوسکا مال اُسکے سامنے سامنے ہوگا وہ مال اُس سے کہیگا تجھکو
ہلاکی ہو جیو کیا تو نے اُس خدا کے حق کو ادا نہین کیا کہ جو میری متعلق تہا اور برابر یہی حالت رہیگی یہانتک
کہ وہ ہلاکی کو پکاریگا۔ ابو نعیم نے وہب سے روایت کیا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے کہا اے پروردگار پلصراط پر کون
شخص زیادہ تیزی کے ساتہہ گذریگا خدا تعالی نے فرمایا کہ جو لوگ میرے ذکر سے راضی ہوتے ہین اور اُنکی
زبانین میرے ذکر سے تر ہین حاکم نے روایت کی ہے اور اُسکی تصحیح کی ہے اور طبرانی نے ام درداؓ سے روایت
کی ہے اُنہون نے کہا کہ مین نے ابو الدرداؓ سے کہا الا تبغی الرجال لاضیافہم تو اُنہون نے کہا
کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تہے کہ تمہارے سامنے ایک سخت گہاٹی ہے گرانبار لوگ اُسکے پار نہ
ہو سکین گے مین دوست رکہتا ہون کہ اُس گہاٹی کیلیے مین سبک رہون بزار نے ان لفظون سے روایت
کی ہے کہ تمہارے سامنے ایک سخت گہاٹی ہے اُس سے وہی نجات پاویگا جو سبکبار ہوگا۔ طبرانی نے انسؓ سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہمارے سامنے سخت گہاٹی ہے سبکبارون کے سوا اُسپر کوئی نہین چڑہ سکتا
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین سبکبار لوگون مین سے ہون یا گرانبار لوگون مین سے آپنے فرمایا کہ تیرے
پاس کہانا ہے اُسنے کہا ہان کل کا کہانا ہے آپنے فرمایا پرسون کا اُسنے کہا نہیں ہے آپنے فرمایا اگر تیرے پاس
تین روز کا کہانا ہوتا تو تو گرانبارون مین سے ہوتا۔ احمد نے بسند صحیح حضرت ابو ذرؓ سے روایت کی ہے کہ میرے
محبوب رسول خدا صلعم نے مجہکو نصیحت کی ہے اور پلصراط کے قریب ایک رستہ پر لغزش ہے اگر ہم اُسپر ایسی حالت
مین آدین کہ ہماری بوجہون مین گرانی ہو تو اُس سے یہ بہتر ہے کہ ہم اُس سے ایسی حالت مین ملے ہوجاوین اور ہمارے
بوجہہ ہلکے ہون۔ ابو داؤد نے معاذ بن انس کے واسطے سے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو شخص منافق سے
مسلمان کی حفاظت کریگا تو خدا ایک فرشتہ بہیجیگا جو قیامت کے روز اُسکے گوشت کو جہنم کی آگ سے محفوظ
رکہیگا اور جو شخص عیب کے ارادہ سے مسلمان کو تہمت لگاویگا خدا تعالی اُسکو پلصراط پر جب تک روکے
رکہیگا جبتک کہ وہ اپنے قول کی جوابدہی سے باہر ہو۔ ابن مبارک و ابن ابی الدنیا نے سعد بن ابو ہلال سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہین کہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ پلصراط قیامت کے روز بعض لوگون کے لیے زیادہ باریک ہوگی اور بعض
کے لیے فراخ بیابان کیطرح وسیع ہوگی۔ ابو نعیم نے حضرت سہل بن عبد اللہ تستری سے روایت کی ہے کہ دنیا مین
جس شخص کے اوپر پلصراط باریک ہوگی اُسکو قیامت کے دن چوڑی ہوگی اور جس کے نزدیک پلصراط دنیا مین
چوڑی ہوگی اُس کیلیے آخرت مین باریک ہوگی۔

باب خدا تعالی فرماتا ہی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین
اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا اور تم مین سے کوئی شخص نہین ہے جو اوس مین نہ آوے کہ تیری رب نے اپنے اوپر
ضروری قرار دیا ہے اوسکے بعد ہم متقیون کو نجات دیدینگے اور ظالمون کو دہین اوندہا پڑا ہوا چہوڑ دینگے
احمد اور حاکم اور بیہقی نے ابو سمیہؓ سے روایت کی ہی کہ ہم نے اس ورود کے متعلق جو قرآن مین آیا ہے اختلاف کیا
بعض نے کہا کہ مسلمان داخل نہونگے بعض نے کہا کہ سب داخل ہونگے لیکن خدا متقیونکو نجات دیدیگا اسکے بعد مین
حضرت جابر بن عبد اللہ سے ملا اور ان سے اسکا ذکر کیا انہون نے اپنی انگلیان کانون کیطرف جہکا کر کہا کہ یہ دونو
گنگ ہوجاوین اگر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو کہ کوئی نیک و بد باقی نہوگا کہ جو
اس مین داخل نہو بعد داخل ہونیکے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیطرح خنکی اور سلامتی ہوجاویگی حتی کہ اونکی سردی
کیوجہ سے دوزخ شور و فغان کریگی اسکے بعد خدا متقیون کو نجات دیدیگا اور ظالمون کو اوس مین خواری کی
حالت مین چہوڑیگا سعید ابن منصور اور عبد الرزاق اور ابن جریر اور ابن ابو حاتم اور بیہقی نے مجاہد رحہ سے روایت
کی ہے کہ نافع ابن ازرق نے آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لہا واردون ٥
مین حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے مخاصمت کی اور کہا کہ لوگ اسمین وارد ہونگے یا نہونگے اور پڑہا یقدم قومہ یوم
القیامۃ فاوردہم النار وہ لوگ اسمین وارد ہونگے یا نہونگے لیکن مین اور آپ اسمین داخل ہونگے پس اسمین
غور کرو کہ اس سے خارج بہی ہونگے یا نہونگے اور بذریعہ عوفی کے عبد اللہ ابن عباسؓ سے وان منکم الا واردہا
کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ اس سے نیک و بد مراد ہین کیا تو نے خدا کا قول نہین سنا فاوردہم النار وبئس
الورد المورود اور ونسوق المجرمین الی جہنم وردا حاکم نے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہی کہ ان سے وان منکم الا واردہا کے معنی
دریافت کئے گئے انہون نے فرمایا وارد کے معنے داخل ہونیوالے کے ہین ایسے ہی بیہقی نے عکرمہ سے اسی
آیت کے متعلق روایت کیا ہی کہ وارد کے معنی داخل ہونیوالے کے ہین اور بذریعہ عکرمہ کے عبد اللہ ابن عباسؓ سے
روایت کی ہے کہ کوئی شخص نرہیگا ...... جو اسمین داخل نہو ان آثار سے ورود کے معنی دخول کے ہین
اور اس آیت مین دو قولون مین سے ایک یہ قول ہی اور قرطبی نے اسی کو راجح بیان کیا ہی اور دوسرا قول یہ ہے
کہ اس سے مراد پل صراط پر گذرنا ہے اور امام نووی نے اسی کو راجح بیان کیا ہے اور ذیل کی احادیث سے اسکی
شہادت معلوم ہوتی ہے۔ احمدؒ اور ترمذیؒ اور حاکمؒ نے اور بیہقی نے حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے وان منکم الا
واردہا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوگ سب دوزخ مین وارد ہونگے اسکے بعد اپنے
اعمال کیوجہ سے وہان سے نکلینگے انمین سے پہلے ایسے نکلینگے جیسے بجلی کا چمکنا اسکے بعد جیسے ہوا
اسکے بعد جیسے تیز گہوڑا اسکے بعد جیسے ناقہ کا سوار اور اسکے بعد جیسے آدمی کا دوڑنا اسکے بعد جیسے معمولی رفتار

ابن ابوحاتم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہی کہ سب لوگ اسمیں وارد ہونگے اور وارد ہونیکے معنی یہ ہین کہ دوزخ
پر کھڑے ہونگے اور اسکے بعد اپنے اعمال کیوجہ سے پلصراط سے نکلینگے بعض بجلی کیطرح سے گذرینگے اور بعض مانند ہوا کے
اور بعض مانند پرند کے اور بعض مانند تیز گھوڑے کے بعض جیسے تیز اونٹ اور بعض آدمی کے دوڑنے کیطرح۔
یہانتک کہ سب مین سے اخیر وہ شخص ہوگا جسکی روشنی اسکے قدمون کی انگوٹھی کی جگہہ ہوگی بتکفایہ الصلوٰۃ ابن جریر
اور بیہقی نے اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہون نے وان منکم الا واردھا پڑھا اور کہا
کہ اس سے مراد کافر ہین مسلمان اسمین داخل نہونگے۔ ابن جریر نے غنیم بن القیسؓ سے روایت کی ہے کہ
لوگون نے ورود نار کا ذکر کیا تو اسوقت حضرت کعبؓ نے کہا کہ خدا لوگون کو آگ پر روکیگا گویا کہ وہ جمی ہوئی پشت
کے ہوگا۔ تمام نیک اور بد لوگون کے قدم اسپر ٹھہر جاوینگے اسکے بعد منادی آواز دیگا کہ اپنے اصحاب کو روک لے
اور میرے اصحاب کو چھوڑ دے۔ کعبؓ نے کہا کہ اس ندا کے بعد دوزخ اپنے ہر ایک خواہان کو کھینچ لیگی اور وہ لوگون سے
زیادہ واقف ہوگی اس سے کہ جیسے کوئی شخص اپنے بیٹے سے واقف ہوا اور مسلمان ایسی حالت سے نکلینگے کہ ان کے کپڑے تر ہونگے
ہناد نے کلبی سے روایت کی ہی کہ ورود کے معنی پلصراط پر گذرنے کے ہین اور ہناد نے عکرمہ سے اسی آیت کے
متعلق روایت کی ہی کہ پلصراط جہنم پر ہے کہ لوگ اسپر وارد ہونگے۔ ہناد اور طبرانی اور بیہقی نے خالد بن معدان سے
روایت کی ہی کہ جب جنتی جنت مین داخل ہونگے تو کہینگے کہ ای پروردگار کیا تو نے ہمسے وعدہ نہین کیا تہا کہ ہم دوزخ
پر وارد ہونگے خدا فرمائیگا کہ ہان وعدہ کیا تہا لیکن تم اسپر ایسی حالت مین گذرے کہ وہ بجھی ہوئی تہی۔ طبرانی اور ابن
عدی نے یعلی ابن منیہ کے ذریعہ سے رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہی کہ قیامت کے روز آگ ایماندار سے کہیگی کہ
اے ایماندار تو گذر جا تیرے نور نے میری بہڑک کو بجہا دیا بیہقی نے حسنؓ سے روایت کی ہی کہ ورود کے معنی بغیر
داخل ہوئے گذرجانیکے ہین تو ہناد نے حضرت حفصہؓ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین امید رکہتا
ہون کہ جو جو لوگ جنگ بدر اور حدیبیہ مین موجود تہے وہ دوزخ مین داخل نہون گے حضرت حفصہؓ نے کہا کہ
یا رسول اللہ کیا خدا تعالی نہین فرماتا ہی وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا آپ نے فرمایا کیا تو نے نہین سنا
ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا۔ مسلم نے حدیث ام مبشر سے روایت کی ہی اور شیخین نے
حضرت ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے مرجاتے ہین وہ دوزخ مین صرف قسم
پورا کرنیکیلئے داخل ہوگی اسکے بعد سفیان نے وان منکم الا واردھا پڑھا طبرانی نے عبدالرحمن بن بشیر انصاری
سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جس کے تین لڑکے مرے ہونگے اور حد بلوغ تک نہ پہونچے ہونگے اسکا
گذر نا صرف قسم سے ہوگا کہ وہ پلصراط کو طے کر جاویگا اور تیسرا قول یہ ہی کہ ورود کے معنی دوزخ کی جہانتک ہیبت ہے اور اسکے
قریب ہوجانے کے ہین اسلئے کہ سب لوگ موقع حساب مین حاضر ہونگے اور وہ موقعہ جہنم کے قریب ہوگا

اس لیے لوگ جہنم کے قریب ہونگے اور جب اسکی حالت کو دیکھین گے اُسکے بعد متقیونکو نجات ملجاویگی اور اُنکو جنت کا حکم مِلجاویگا اور ظالمون کو دوزخ کا حکم دیا جاویگا اور خواری کیحالت مین وہان ظالم چھوڑدی جاوینگے جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہی۔ ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا یعنے اُسکو چہانکین گے یعنی اُسمین داخل ہونگے اور اُسکی تائید اُس حدیث سے بہی ہوتی ہے جسکو احمد اور ابو یعلے اور طبرانی نے معمولی سند سے بواسطہ حضرت معاذ ابن انس رض کے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہی کہ جو شخص مسلمانون کے پیچھے خدا کی راہ مین بطوع کے طور پر اُن کی حفاظت کرے کہ سلطان اُسکو نہ پکڑے آگ کو اپنی آنکھہ سے نہ دیکھیگا مگر قسم پوری ہونیکے لیے اور خدا تعالی فرماتا ہی وان منکم الا واردہا اور اکثر سلف کے لوگ متفق ہین کہ ورود کے یہ معنی تحقیقی ہین اور اُس سے نکلنا نہ معلوم ہی۔ ہناد نے اور احمد نے کتاب الزہد مین اور سعید ابن منصور اور حاکم اور بیہقی نے حاکم بن ابو حازم رض سے روایت کی ہی کہ عبد اللہ ابن رواحہ رونے لگے اور اُن کی بیوی نے کہا تمکو کیا چیز رلاتی ہے اُنہون نے کہا کہ مجھکو خبر دیگئی ہے کہ مین دوزخ مین وارد ہونگا اور یہ نہین خبر دیگئی کہ اُس سے باہر نکلونگا ہناد اور بیہقی نے ابو اسحاق سے روایت کی ہی کہ ابو میسرہ عمر بن شرحبیل اپنے فرش کیطرف اُٹھے اور کہا کہ کاش میری مان مجھکو نہ جنتی تب اُنکی بیوی نے کہا کیون اُنہون نے کہا اسلیئے کہ خدا تعالی ہمکو خبر دیتا ہی کہ ہم دوزخ مین داخل ہونگے اور اُسنے یہ نہیں بیان کیا کہ ہم اُسمین سے نکلینگے۔ احمد نے کتاب الزہد مین حسن سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بہائی سے کہا کہ تجہکو اپنے دوزخ مین جانیکی خبر معلوم ہے اُس نے کہا ہان معلوم ہی اُسکے بہائی نے کہا کہ یہ بہی معلوم ہے کہ تو اُسمین سے نکلیگا اُس نے کہا نہین تب وہ بولا کہ ہنسی کا اسوقت مین کیا موقع ہی اسکے بعد مرنیکے وقت تک اُسکو کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا

باب اس بات کا بیان کہ مومنین مین سے جو لوگ دوزخ کے مستحق ہونگے شفاعت کیوجہ سے وہ دوزخ مین نجانے پاوینگے اور جو لوگ دوزخ مین داخل ہوگئے ہونگے شفاعت کیوجہ سے نکل آوینگے اور بدعتی لوگ اس بات سے انکار کرتے ہین شیخین نے عمر بن خطاب رض سے روایت کیا ہی کہ اُنہون نے ایکمرتبہ خطبہ پڑہا اُسمین فرمایا کہ عنقریب اس امت مین ایک قوم ایسی ہوگی جو رجم کی اور دجال کی تکذیب کرینگے اور آفتاب کے مغرب سے نکلنے کے منکر ہونگے اور عذاب قبر اور شفاعت کے منکر ہونگے اور دوزخ مین داخل ہونے کے بعد اُس سے نکلنے کے منکر ہونگے اور سعید بن منصور اور بیہقی اور ہناد نے حضرت انس رض سے روایت کیا ہی جس شخص نے شفاعت سے انکار کیا وہ محروم رہیگا اور جس نے حوض سے انکار کیا وہ حوض سے محروم رہیگا اور بیہقی نے حضرت انس رض سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ ایک قوم دوزخ سے نکلیگی اور ہم اُسکا انکار نہین کرتے جس طرح اہل حرورا انکار کرتے ہین اور بیہقی نے شبیب بن ابی فضالہ مکی رض سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین عمران بن حصین کے

سامنے لوگون نے شفاعت کا ذکر کیا انمین سی ایک شخص نے کہا یا ابا نجید تم لوگون سی وہ باتین کرتے ہو
قرآن مین جنکی اصل نہین ہی۔ عمران بن حصین کو اس بات پر غصہ آیا اور اُس شخص سی کہا تو نے قرآن مجید
پڑھا ہے اُسنے کہا ہان اُنہون نے کہا تو نے قرآن مین کہین دیکہا ہی کہ نماز عشا چار رکعت اور نماز مغرب
تین رکعت اور نماز فجر دو رکعت اور نماز ظہر چار رکعت اور نماز عصر چار رکعت ہے اُسنے کہا نہین انہون نے
کہا پہر تم نے یہ کس سی سیکہا کیا تم نے ہم سے اسکو نہین سیکہا اور ہم نے نبی صلعم سے سیکہا اور کیا تم نے قرآن
مین چالیس درہم کی زکوۃ ایک درم اور اسی قدر بکریون مین ایک بکری اور اسقدر اونٹون مین ایک اونٹ
قرآن مین دیکہا ہی اُسنے کہا نہین اُنہون نے کہا کہ تم نے قرآن مین ولیطوفوا بالبیت العتیق
دیکہا ہے آیا یہ بہی دیکہا ہی کہ سات طواف کرو اور مقام ابراہیم کے پیچہے دو رکعت پڑہو قرآن مین یہ دیکہا ہے
یا نہین پہر بتلاؤ کہ یہ تم نے کس سی سیکہا کیا ہم سے اسکو نہین سیکہا اور ہم نے رسول خدا صلعم سے سیکہا لوگون
نے کہا کیون نہین اُنہون نے کہا تم نے قرآن مین یہ بہی دیکہا ہی کہ اسلام مین جلب نہین ہی اور نہ
جنب اور نہ شغار لوگون نے کہا نہین اُنہون نے کہا کہ خدا تعالی نے اپنی کتاب مین فرمادیا ہی کہ جو رسول جو
تمکو دی اُسکو لو۔ اور جس سی منع کرے اُس سی باز رہو اور ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی وہ باتین سیکہی
ہین کہ جسکا تمکو علم نہین ہی اور مسلم نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلعم نے حضرت ابراہیم
کا یہ قول رب انھن اضللن کثیرًا من الناس فمن تبعنی فانہ منی و من عصانی
فانک غفور الرحیم ، اور حضرت عیسیٰ کا یہ قول پڑہا ان تعذبہم فانھم عبادک فان تغفر لھم
فانک انت العزیز الحکیم ○ پہر آپنے دونون دست مبارک اُٹہا کر کہا امتی
امتی پہر آپ روئے پس خدا تعالی نے فرمایا اے جبرائیل محمد صلعم کے پاس جا کر کہہ دو ہم عنقریب
تمہاری امت کے بارہ مین تمکو راضی کر دینگے اور ناراض نکرینگے۔ اور بزار نے اور طبرانی نے اوسط مین
اور ابو نعیم نے منزلی کے قول کے موافق بہ سند حسن حضرت علی بن ابیطالبؓ سی روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہی مین اپنی امت کے حق مین شفاعت کرونگا یہانتک کہ میرا پروردگار تبارک و تعالی مجہکو ندا کریگا
اے محمد کیا تو راضی ہوگیا مین کہونگا ہان ای پروردگار میرے مین راضی ہوگیا۔ اور ترمذیؒ اور ابن ماجہ
اور حاکمؒ اور ابن حبانؒ اور بیہقی اور طبرانی نے عوف بن مالک اشجعی سی روایت کیا ہی اور حاکم نے اسکو صحیح
کہا ہی پہر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی میرے پروردگار نے مجہکو اس بات مین اختیار دیا ہے کہ میری نصف امت
بغیر حساب اور عذاب کے جنت مین داخل ہو یا اپنی امت کیلئے مین شفاعت کرون اور ایک روایت مین دو ثلث
امت آیا ہی تو مین نے شفاعت کو اختیار کیا اور شفاعت ہر مسلمان کیلئے ہوگی اور احمد اور طبرانی اور بزار نے بسند

بن جبلؓ اور ابی موسیٰؓ سے بسند جید روایت کی ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے میرے پروردگار نے مجھکو اس بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل کیجاوے یا میں اُن کے لیے شفاعت کروں تو میں نے اُن کیلیے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ خیال کیا کہ شفاعت میں اُن کیلیے بہت گنجائش ہے اور جو شخص بغیر کچھہ شرک کیے ہوئے مرگیا ہوگا اُسکے لیے بھی میری شفاعت ہوگی۔ اور اسی کے مثل حضرت انسؓ سے مروی ہے اور احمد اور طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن عمرؓ سے بسند صحیح روایت کیا ہے آپ فرماتے ہیں مجھکو ماہین شفاعت اور اس بات کے کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اسواسطے کہ اسمیں شمول اور کفایت زیادہ ہے کیا تم اسکو پرہیزگاروں کے لیے سمجھتے ہو نہیں بلکہ گنہگاروں اور خطاکاروں کے لیے ہے جو گناہوں میں آلودہ ہیں اور حاکم اور بیہقی نے حضرت ام حبیبہؓ سے روایت کی ہے اور بیہقی نے اسکو صحیح کہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے میرے بعد میری امت کے اوپر جو کچھہ گذریگا اور بعض لعض کا خون بہائینگے میں نے اسکو معلوم کیا تو مجھکو رنج گذرا اور جسطرح پہلی امتوں کیلیے خدا تعالیٰ کا حکم ازل میں ہو چکا تھا۔ اسیطرح میری امت کے لیے بھی ہو چکا تھا پس میں نے خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ بروز قیامت اُن کے حق میں مجھکو شفاعت عطا فرمائی اُسنے میری درخواست کو پورا کیا اور احمد اور طبرانی نے سند کے ساتھہ جسمیں نقصان نہیں ہے عبادہ بن صامتؓ سے اور اُنہوں نے رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے مجھسے ارشاد فرمایا اے محمد میں نے کوئی نبی اور کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جس نے مجھسے ایک سوال کیا ہو اور میں نے اسکو عطا نہ کیا ہو اے محمد تو بھی سوال کر تجھکو بھی عطا کیا جاویگا میں نے عرض کیا کہ میرا سوال یہ ہے کہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شفاعت سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا میں کہونگا اے پروردگار میرے شفاعت وہ ہی ہے جو اپنے پاس تونے پوشیدہ کر رکھی ہے خدا تعالیٰ فرمائیگا ہاں پھر میرا پروردگار میری باقی امت کو دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کریگا۔ اور ابن مبارک اور ابو یعلے اور طبرانی نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے آپ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مجھکو میری امت کے اعمال جو میرے بعد کریگی دکھلائی گئے تو میں نے اُن کیلیے شفاعت کو اختیار کیا اور احمد اور بیہقی اور طبرانی نے اوسط میں حضرت بریدہؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جسقدر زمین پر درخت اور ڈہیلے ہیں اُن سے زیادہ کیلیے میں بروز قیامت شفاعت کرونگا اور طبرانی نے اوسط میں انس انصاریؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جسقدر زمین پر پتھر اور ڈہیلے ہیں اُس سے زیادہ کیلیے میں بروز قیامت شفاعت کرونگا اور اوسط میں ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میں جہنم کے پاس آکر اُسکے دروازہ کو ٹھوکونگا دروازہ میرے لیے

کہولدیا جاویگا مین اُسمین داخل ہوجاؤنگا اور خدا تعالی کے وہ وہ اوصاف بیان کرونگا جو کسی نے
مجہہ سی پیشتر ایسے اوصاف نہ بیان کئی ہونگی اور نہ کوئی میرے بعد ایسے اوصاف بیان کریگا پہر مین اُس شخص کو
بہی نکال لونگا جسنے خلوص کیساتہہ لا الہ الا اللہ کہا ہوگا پہر قریش کے کچہہ لوگ میرے پاس آکر کہڑے
ہونگے اور میرے ساتہہ اپنی رشتہ داری بیان کرینگے مین اُن کے مونہہ پہچان لونگا اور دوزخ مین اُن کو چہوڑ
دونگا - اور بخاری نے عمران بن حصین سی اور انہون نے رسول اللہ صلعم سی روایت کی ہی عمران ابن حصین کہتے
ہین کہ محمد کی شفاعت سے ایک گروہ دوزخ مین سی نکلکر جنت مین داخل ہوگا اور ان کو لوگ جہنمی کہا کرینگے اور
شیخین نے جابر بن عبد اللہ رض سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئی سنا
کہ خدا تبارک و تعالی ایک گروہ کو شفاعت کیوجہ سی دوزخ مین سی نکالکر جنت مین داخل کریگا اور طبرانی نے
بسند حسن ابن عمر رض سی روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اس قبلہ والون مین سی دوزخ مین
اسقدر داخل ہونگی جنکے شمار سوائی خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا اور داخل ہونیکا سبب یہی ہوگا کہ انہون نے
خدا تعالی کی نافرمانی اور اسکی معصیت پر جرات کی ہوگی پہر مجہکو شفاعت کی اجازت دیجائیگی اُسوقت مین
سجدہ مین گرکر اسکی ثنا بیان کرونگا جسطرح کہڑی سی بیان کرتا ہونگا خدا تعالی مجہسی فرمائیگا اپنے سر کو اٹہا
اور سوال کر دیا جاویگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی - اور طبرانی نے عبادہ بن صامت رض سی روایت
کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے قسم اُس ذات کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہی مین قیامت کے روز تمام لوگون کا
سردار ہونگا فخر سے نہین کہتا اور لوگون مین سی کوئی ایسا نہوگا جو میرے جہنڈون کے نیچی قیامت کے روز باب
شفاعت کے کہلنے کا منتظر ہو اور میرے ساتہہ خدا کی تعریف کا جہنڈا ہوگا مین چلدونگا تو سب لوگ میرے
ساتہہ ہونگی یہانتک کہ مین جنت کے دروازہ کے پاس آؤنگا اور کہلنے کی درخواست کرونگا حکم ہوگا یہ کون ہے
مین کہونگا محمد ہے خدا تعالی فرمائیگا مرحبا محمد کیلئی پہر جب مین اپنے پروردگار تبارک و تعالی کو دیکہونگا
تو اُسکے شکریہ مین سجدہ مین گر پڑونگا پہر مجہکو حکم ہوگا اپنا سر اٹہا سوال کر عطا کیا جاویگا - اور شفاعت کر
تیری شفاعت قبول ہوگی پس مجرم لوگ خدا تعالی کی رحمت اور میری شفاعت سی دوزخ سی باہر آجائینگے
اور ابوداؤد اور ترمذی اور بیہقی نے حضرت انس رض سی روایت کی ہی اور اُسکو صحیح کہا ہے فرمایا رسول خدا صلعم نے
میری امت کے کبیرہ گناہ کرنیوالون کے لئی میری شفاعت ہوگی - طبرانی اور ابو نعیم نے ابو امامہ سی اور انہون نے
نبی صلعم سی روایت کیا ہی آپ فرماتے ہین اپنی امت کے بدلوگون کے حق مین بہت اچہا شخص ہون کسی نے
عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح سے آپنے فرمایا میری امت کے بدلوگون کو خدا تعالی میری شفاعت سی جنت مین
داخل کریگا اور جو اچہے لوگ ہین اُنکو خدا تعالی اُن کے اعمال کیوجہ سے جنت مین داخل کریگا - اور نیز طبرانی نے

حضرت ابن عباس رض سے اور انہون نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہین میری امت کے کبیرہ
گناہ کرنیوالون کو میری شفاعت ہوگی اور فرمایا جو لوگ نیکیون مین سب سے آگے ہین اُن کو خدا تعالی
بے حساب جنت مین داخل کریگا اور جو درمیانی لوگ ہین وہ خدا تعالی کی رحمت سے جنت مین داخل ہونگے اور
جو لوگ اپنی جانون پر ستم کرتے ہین اور اہل اعراف ہین وہ محمد صلعم کی شفاعت سے جنت مین داخل ہونگے اور اوسط
مین ابن عمر رض سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے اپنی امت کے اہل کبائر کے لئے
اپنی شفاعت رکھ چھوڑی ہے - اور کبیر مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت کی ہے وہ کہتی ہین کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے عمل کر اور خدا پر بھروسہ کر اور میری شفاعت اپنی امت کے اہل کبائر کے لئے ہوگی - اور ترمذی اور حاکم
نے جابر رض سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میری شفاعت اپنی امت کے اہل کبائر کیلئے ہوگی
پھر حضرت جابر رض کہتے ہین جسکی نیکیان برائیون سے زیادہ ہونگی اُسی کا حساب آسانی کیساتھ لیا جاویگا اور لیکن
رسول خدا صلعم کی شفاعت پس اُس شخص کے لئے ہوگی جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا ہوگا اور اپنی پشت پر
گناہون کا بوجھ لیا ہوگا اور حضرت انس رض سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین یا رسول اللہ آپ کس کیلئے شفاعت
کرینگے آپ نے فرمایا اپنی امت کے ان لوگون کیلئے جنہون نے کبیرہ اور بڑے بڑے گناہ کئے ہونگے اور
خونریزیان کی ہونگی - اور کعب بن عجرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اپنی امت کے
اہل کبائر کیلئے میری شفاعت ہوگی اور طاؤس رض سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میری شفاعت
اہل کبائر کیلئے ہوگی بیہقی نے کہا ہے یہ حدیث مرسل حسن ہے تابعین سے انہین الفاظ کے ساتھ اس کو
شہرت بیان کی جاتی ہے - اور ابن ابی عاصم نے سنت مین حضرت انس رض سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے
کہ رسول خدا صلعم فرماتے ہین کہ مین برابر اپنے رب سے سفارش کرتا رہونگا اور وہ برابر میری سفارش قبول
فرماتا رہیگا یہانتک کہ مین کہونگا اے میرے پروردگار جس شخص نے ایکمرتبہ بھی لا الہ الا اللہ کہا ہے
اُسکے حق مین بھی میری سفارش کو قبول فرما خدا تعالی فرمائیگا اسمین اے محمد نہ تیری خاطر ہے اور نہ کسی
کی بلکہ مین اپنی طرف سے یہ کرتا ہون مجھکو قسم ہے اپنی عزت اور جلال اور رحمت کی مین کسی لا الہ الا اللہ
کہنے والیکو دوزخ مین نہ چھوڑونگا -

باب رسول خدا صلعم کے سوا اور انبیاء اور تمام ملائکہ علیہم السلام اور علماء اور شہدا
اور صالحین اور مؤذنون اور اولاد کا شفاعت کرنا -

رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ سب سے پہلے شفاعت کرنیوالا اور سب سے پہلے شفاعت قبول کیا گیا ہون ان لفظونکو
حضرت ابو ہریرہ رض نے روایت کی ہے اور مسلم اور جابر بن عبد اللہ بن سلام نے روایت کی ہے بیہقی نے

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ تمہارا نبی شفاعت کریگا اور وہ چاروں میں سے چوتھا ہوگا حضرت
جبرئیل شفاعت کرینگے پھر حضرت ابراہیمؑ پھر حضرت عیسیٰؑ پھر حضرت موسیٰؑ ان کے بعد تمہارا نبی صلعم جسقدر
تمہارا نبی شفاعت کریگا اسقدر کوئی اور نبی نہ کریگا اسکے بعد ملائکہ شفاعت کرینگے پھر نبی پھر صدیق
پھر شہدا۔ بخاری کی روایت کے الفاظ نہیں ہیں بزار نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے ایسے ہی نقل کیا ہے لیکن
یہ حدیث اتباع کے قابل نہیں ہے مسلم اور [illegible] کہ رسولخدا صلعم سب سے پہلے شفیع ہونگے بخاری کے علاوہ دوسرے
ائمہ حدیث نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ابن ماجہ اور بیہقی نے بذریعہ عثمان ابن عفانؓ کے رسولخدا صلعم
سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز انبیا شفاعت کرینگے ان کے بعد علما پھر شہدا۔ بزار نے بھی
ایسی ہی روایت کی ہے اور [illegible] زیادہ کیا ہے کہ پھر اسکے بعد موذن شفاعت کرینگے طبرانی
نے کتاب الاوسط میں حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ اہل جنت ان لوگوں کو تلاش
کرینگے جنسے انکو دنیا میں [illegible] انبیا کے پاس آکر ان کا ذکر کرینگے اور انبیا ان کی شفاعت
کرینگے اور ان لوگوں کو [illegible] ان پر آب حیات بہیگا طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے حضرت
عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے ایسے گروہ خدا کی رحمت اور شفاعت
کرنیوالوں کی شفاعت سے جنت میں داخل ہونگے جنکو دوزخ میں عذاب دیا گیا تھا۔ احمد اور بیہقی نے حضرت
حذیفہؓ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔ طبرانی نے کتاب الاوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے
کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ [illegible] تعالیٰ قیامت کے روز تمام ذریت کیلیے حضرت آدمؑ کو شفیع کریگا ایک لاکھ
میں ایک ہزار یا دس ہزار میں ایک ہزار کی شفاعت کرینگے بیہقی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے
کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جب جنت اور دوزخ کے لوگ علیحدہ علیحدہ کردئے جاوینگے تو پیغمبر کھڑے ہوکر انکی
شفاعت کرینگے تو خدا فرماویگا چلے جاؤ جسکو تم جانتے ہو اُن کو دوزخ سے نکالو وہ ان کو ایسی حالت میں
نکالینگے کہ ان کے بدن بالکل سوختہ ہونگے اور ایک نہر میں ڈالدئیے جاوینگے جسکا نام حیات ہے اس سے
اُن کے بدنوں کی تاریکی نہر کے کناروں پر جاتی رہیگی اور وہ گورے رنگ ہوکر باہر نکلیں گے اُس کے
بعد پیغمبر پھر شفاعت کرینگے خدا فرماویگا جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے
اسکو نکالو اسکے بعد خدا تعالیٰ فرماویگا میں خدا ہوں کہ اپنے علم اور رحمت سے میں نکالوں اور جتنے لوگوں
کو انبیا نے نکالا تہا اُن سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ نکالیگا۔ ان لوگوں کی گردنوں پر لکہا جاویگا عتقاء اللہ
اسکے بعد جنت میں داخل ہونگے اور ان کا نام جہنم والے کہا جاویگا۔ ابن ابی عاصم اور اصفہانی نے ابو امامہؓ سے
روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ عالم اور عابد لائے جاوینگے عابد سے کہا جاویگا کہ جنت میں چلا جا

اور عالم سے کہا جاویگا کہ شفاعت کرنے کے لیے کھڑا رہو۔ بیہقی نے حضرت جابرؓ کی حدیث سے ایسی ہی روایت
کی ہے اور اجر میں برابر دیا ہوا اپنے کہ تو نے لوگوں کے ادب کو اچھا کر دیا ہے۔ دیلمی نے حضرت عبداللہ
ابن عمر کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ عالم سے کہا جاویگا اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگرچہ انکی تعداد
آسمان کے ستاروں تک پہونچے۔ ابوداؤد اور ابن حبانؓ نے حضرت ابوالدرداؓ سے روایت کی ہے
کہ میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید اپنے اہل بیت میں ستر آدمیوں کی شفاعت کریگا۔ احمد
اور طبرانی نے عبادہ بن صامت کی حدیث سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ترمذی اور ابن ماجہؓ نے مقدام بن
معدیکرب کی حدیث سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ بزار اور بیہقی نے بسند صحیح حضرت انسؓ سے روایت کی ہے
کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ایک ایک شخص ایک ایک اور دو دو اور تین تین آدمیوں کی شفاعت
کرینگے۔ ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے عبداللہ بن ابی الجدعاء سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خدا صلعم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک شخص کی شفاعت کرنے سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ جنت
میں داخل ہونگے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ شخص آپکے سوا ہوگا آپنے فرمایا کہ میرے سوا ہوگا
غزالی نے کہا بعض علماء کا قول ہے کہ یہ شخص عثمان بن عفانؓ ہیں بیہقی نے حسن سے روایت کی
ہے کہ میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کرنے سے خاندان ربیعہ اور مضر سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے
حاکم اور بیہقی اور ہناد نے حارث بن قیسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میری امت
میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنکے شفاعت کرنے سے مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے۔ ابی برزہ
کی حدیث سے احمد نے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے ہناد نے ایسی ہی روایت کی ہے۔ احمد اور طبرانی اور بیہقی
نے بسند صحیح ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے شخص
کی شفاعت سے جو نبی نہوگا ربیعہ اور مضر کے خاندانوں کے برابر جنت میں داخل ہونگے ایک شخص نے کہا یا
رسول اللہ ربیعہ اور مضر کیا ہیں آپنے فرمایا انما اقول ما اقول۔ طبرانی نے اور بیہقی نے ابوامامہؓ
سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت
کرنے سے مضر کی شمار سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے اور آدمی اپنے اہل بیت کی شفاعت کرینگے اور
لوگ اپنی اعمال کے اندازہ سے شفاعت کرینگے۔ بیہقی نے عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم
نے فرمایا کہ آدمی سے کہا جاویگا اے فلان شخص اٹھ اور شفاعت کر یہ شخص اٹھکر بقدر اپنے عمل کے اپنے
قبیلہ اور اہل بیت اور ایک آدمی یا دو آدمیوں کی شفاعت کریگا۔ ترمذی نے اور بیہقی نے ابوسعید
خدریؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں

سے ایک شخص دوسرے شخص کی اور اپنے اہل بیت کی شفاعت کریگا اور اسکی شفاعت سے یہ لوگ جنت
مین داخل ہونگے طبرانی نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ لوگون سے شفاعت کا برابر
تعلق رہیگا اور لوگ دوزخ سے نکلتے پاوینگے یہانتک کہ ابلیس الایالیس بہی اس امید پر کہ اسکی بہی کوئی
شفاعت کرے اپنی گردن اونچی کریگا طبرانی نے اوسط مین حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے
کہ رسول محمد صلعم نے فرمایا کہ مین اولاد آدم کا سردار ہون اور اسمین کچہہ فخر نہین ہے اور ان سب سے اول
ہون جنکی زمین پہٹیگی اور اسمین کوئی فخر نہین ہے اور ان سب سے افضل ہون کہ جو اپنے سر سے مٹی کو جہاڑینگے
اور اسمین کوئی فخر نہین ہے اور جنت مین سب سے پہلے داخل ہونگا اور اسمین کوئی فخر نہین ہے مین شفاعت
کرونگا اور میری شفاعت قبول کی جاویگی یہانتک کہ وہ لوگ بہی شفاعت کرینگے کہ جن کے حق مین میری
شفاعت قبول کی گئی ہے یہانتک کہ ابلیس بہی اپنی شفاعت کے لئے گردن اٹہاویگا بیہقی نے عتبہ
بن عبد سلمی سے روایت کی ہے کہ رسول محمد صلعم نے فرمایا مجہسے میرے پروردگار نے وعدہ فرمایا تہا کہ میری
امت مین سے ستر ہزار کو بغیر حساب کے جنت مین داخل کردیگا پہر ان مین سے ہر ایک ہزار ستر ستر ہزار کی شفاعت
کریگا پہر خداتعالی اپنے دست مبارک سے تین لپ بہریگا۔ اور ابویعلے اور بیہقی نے ایسی سند کیساتہہ
کہ جسمین کوئی نقصان نہین ہے حضرت انسؓ سے اور انہون نے رسول محمد صلعم سے روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا
دو شخص ایک جنگل کو چلے ایک ان مین سے عابد تہا اور دوسرا مفسد اور مفسد کے پاس ایک برتن مین پانی
تہا اور عابد کے پاس پانی نہین تہا وہان پہونچکر عابد کو پیاس لگی اور اپنے ساتہی سے کہا کہ اے فلان
شخص مین تو اب مرتا ہون اسنے کہا کہ میرے پاس برتن ہے اور ہم جنگل مین ہین اگر مین نے تجہکو پلادیا
تو مین ہلاک ہوجاؤنگا پہر وہ عابد پیاس کے غلبہ سے گر پڑا اس مفسد نے کہا خدا کی قسم اگر مین اس نیک
بندے کو ایسی حالت مین چہوڑ دیا تو پیاس کا مارا مرجائیگا حالانکہ میرے پاس پانی ہے اگر ایسی حالت
مین مرگیا تو خدا کیطرف سے مجہے کبہی بہتری نہوگی پہر اس عابد کے اوپر کچہہ پانی چہڑکا اور پلایا پہر روانہ ہوگئے
اور جنت کو قطع کیا فرمایا آپنے کہ یہ دونون شخص بروز قیامت حساب کے لئے کہڑے جاینگے عابد کو جنت
کا حکم ہوگا اور مفسد اور بدکار کو دوزخ کا پس یہہ مفسد عابد کو پہچان لیگا اور اسوقت اس عابد کو پکارے گا
اے فلان شخص مین وہی ہون کہ جنگل کے دن مین نے تجہکو اپنی جان پر مقدم رکہا تہا اب مجہکو دوزخ
کا حکم دیا گیا ہے تو اپنے پروردگار سے میرے حق مین سفارش کر وہ عابد فرشتون سے کہیگا ٹہہر جاؤ وہ وہان
ٹہہرا دیا جاویگا اور خداتعالی کے پاس حاضر ہوکر کہیگا اے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ جو اسنے میرے
ساتہہ احسان کیا تہا اور مجہکو اپنی جان پر کسطرح سے مقدم رکہا تہا اے میرے پروردگار اسکو مجہے دیدے

خداتعالی فرمائیگا وہ تیرے لئے ہے پہر اُسکا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لیجائیگا اور ترمذی دوسرے طریق [illegible]
سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے قیامت کے روز دوزخیون کے اوپر ہو کر ایک [illegible]
اُسکو پکاریگا اے فلان شخص کیا تو مجہکو پہچانتا ہے وہ کہیگا کہ نہیں [illegible]
کہیگا کہ مین وہی ہون کہ دنیا مین تو میرے پاس ہوکر گذرا تہا اور مجہسے تو نے پانی [illegible]
مین نے تجہکو پانی پلایا تہا جنتی کہیگا مین نے پہچان لیا دوزخی کہیگا کہ تو اپنے پروردگار سے [illegible]
سفارش کر وہ جنتی خداتعالی سے اُسکے حق مین سوال کریگا اُسکا سوال قبول ہوگا اور اسکو دوزخ سے
نکال لیا جاویگا - اور ابو یعلی اور طبرانی نے حضرت انس رض سے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے قیامت
کے روز دوزخیون کے پرے کے پرے پیش کئے جاوینگے اور اُسطرف کو مومنین کا گذر ہوگا پس [illegible]
دوزخی ایمان والیکو دیکہیگا دنیا مین اُن کی جان پہچان ہوگی اُس سے کہیگا تجہکو وہ دن یاد ہی
کہ فلان حاجت مین تو نے مجہسے فریاد چاہی تہی وہ مومن اسکو یاد کرکے پہچان لیگا اور اپنے پروردگار
سے اُسکے حق مین سفارش کریگا پروردگار اُسکی سفارش کو قبول کریگا بیہقی نے دوسرے طریق سے
حضرت انس رض سے اسی کی مثل ان الفاظ سے روایت کیا ہے اما تذکر یوم اصطنعت الیک فی الدنیا
معروفا یعنے کیا تجہکو وہ دن یاد نہین کہ مین نے دنیا مین تیرے ساتہہ بہلائی کی تہی - اور ابن ماجہ
نے اسی طرح سے روایت کیا ہی کہ قیامت کے روز لوگون کے پرے کے پرے کہڑے ہونگے پہر اہل جنت کا
اُسطرف کو گذر ہوگا اُن میں سے ایک جنتی ایک دوزخی کے پاس ہو کر گذریگا یہ دوزخی اُس سے کہیگا کہ
اے فلان شخص کیا تجہکو وہ دن یاد نہین ہے کہ تو نے مجہسے پینے کے لئے پانی مانگا تہا مین نے تجہکو
پانی پلایا تہا یہ جنتی اُس کے لئے سفارش کریگا اور ایک شخص ایک شخص کے پاس ہو کر گذریگا وہ کہیگا کیا
تجہکو وہ دن یاد نہین کہ مین نے تجہکو وضو کے لئے پانی دیا تہا یہ اُسکے لئے سفارش کریگا اور ایک شخص ایک
شخص پر گذریگا اور وہ اس گذرنیوالے سے کہیگا اے فلان شخص تجہکو وہ دن یاد نہین کہ تو نے مجہے فلان فلان
کام کے لئے بہیجا تہا اور مین تیری خاطر گیا تہا - اور ابن ابو عاصم اور ابو نعیم نے حضرت ابن مسعود رض سے روایت
کیا ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ کی تفسیر مین
فرمایا ہے کہ یوفیہم اجورہم کے یہ معنی ہین کہ جنت مین اُنکو داخل کریگا ویزیدہم من فضلہ
سے اُن لوگون کی شفاعت مراد ہے کہ جن کے لئے دوزخ واجب ہوگئی ہوگی اور انہون نے کسی کے ساتہہ دنیا مین
بہلائی کی ہوگی وہ شخص اُن کے لئے شفاعت کرینگے - اور بزار نے ابو موسی رض سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ حاجی اپنے گہرانے کے چار سو آدمیون کی سفارش کریگا اور طبرانی نے اوسط مین سند

اسنادِ حسن کیساتھ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب کوئی شخص جہاد کے لیے
گہوڑا پالتا اور اُسکی پرورش میں مرجاتا ہے تو قیامت تک اُسکے عمل کا اجر لکھا جاویگا اور صبح و شام
اُسکے کہانے پینے کا ثواب دیا جاویگا اور ستر حوروں کے ساتھ اُسکا نکاح کیا جائیگا اور اُس سے کہیگی حکم ہوگا ٹھہرو
اور لوگوں کی شفاعت کر یہانتک کہ حساب سے فراغت ہو اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت علیؓ سے
روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جس نے جی لگا کر قران مجید پڑھا اور قرآن کے حلال کو
حلال اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اُسکو جنت میں داخل کریگا اور اُسکے گہر والوں کے دس آدمیوں کے
حق میں اُسکی شفاعت قبول کریگا جن کے حق میں دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ اور اسحاق بن راہویہ
نے اپنی مسند میں ام حبیبہ سے روایت کیا ہے کہ ہم حضرت عائشہؓ کے گہر میں تہی کہ آنحضرت صلعم وہان
تشریف لائے اور فرمایا مسلمانوں میں سے کوئی ایسا نہوگا جس کے تین بچے جو خورد سال جو بلوغ کی حد کو نہ
پہنچے ہوں مرجائیں مگر قیامت کے روز اُن بچوں کو حاضر کیا جاویگا اور جنت کے دروازوں پر کہڑا کرکے
اُنسے کہا جائیگا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ وہ کہینگے کیا ہم داخل ہو جائیں اور ہمارے ماں باپ نہیں داخل
ہوئے پس دوسری یا تیسری مرتبہ اُن کو حکم ہوگا تم مع اپنے ماں باپوں کے جنت میں داخل ہو جاؤ پس
فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین کے معنی یہی ہیں کہ بیٹوں کی شفاعت باپوں کے حق میں نفع دیگی اور
ابونعیم نے ابوامامہ سے اور اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ مسلمانوں کی اولاد قیامت
کے روز عرش کے نیچے ہوگی وہ شفاعت کریگی اور اُن کی شفاعت قبول ہوگی۔

باب اسلام اور قرآن اور حجراسود اور اعمال کی شفاعت کا بیان

احمد نے سند حسن کیساتھ اور حاکم نے اور طبرانی نے اور ابن ابوالدنیا نے کتاب الجوع میں حضرت
عمرؓ سے روایت کی ہے اور حاکم نے اُسکو صحیح کہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ روزہ اور قرآن بندہ
کے حق میں قیامت کے دن شفاعت کرینگے روزہ کہیگا میں نے اُسکو کہانے اور شہوت سے منع کیا تہا
تو میری سفارش اُس کے حق میں قبول فرما قرآن کہیگا میں نے اُسکو سونے سے روکا تہا اُسکے حق میں
میری سفارش قبول فرما فرمایا آپ نے کہ اُن دونوں کی سفارش قبول کی جائیگی۔ اور ابونعیم نے
حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے قرآن شفاعت کرنیوالا
اور مقبول الشفاعت اور سعی کرنیوالا التصدیق کیا گیا ہے جو شخص اُسکو اپنا پیشوا بنائیگا وہ اُس شخص کو
جنت کیطرف کہینچکر لیجائیگا۔ اور جو شخص قرآن کو اپنی پس پشت کردیگا قرآن اُسکو دوزخ کیطرف ہانک
کر لیجائیگا۔ بزار اور ابن حبان نے جابرؓ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے اور اس حدیث میں ماحل کا

لفظ جسکے معنے سعی کرنیوالے کے لئے گئے ہین بعض نے اسکے معنے جھگڑا کرنیوالے کے بیان کئے ہین اور طبرانی نے اوسط مین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہی آپ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول محمد صلعم نے کہ اس حجر اسود کو نیکی کا گواہ کرنا کہ قیامت کے روز یہ شفاعت کریگا اور اسکی شفاعت قبول ہوگی اور اسکی زبان اور دو ہونٹ بنجائینگے جس نے اسکا بوسہ لیا ہوگا اسکے لئے گواہی دیگا۔

باب خدا تعالی فرماتا ہے ولا یشفعون الا لمن ارتضی یعنے نہ شفاعت کرینگے مگر اُس شخص کی کہ جسکو وہ پسند کرے اور فرماتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعنے وہ کون ہے جو اُسکے بلا اجازت اُسکے ہان شفاعت کرے اور فرماتا ہے وکم من ملک فی السموات لا تغنی شفاعتہم شیئا الا من بعد ان یاذن اللہ لمن یشاء ویرضی یعنے آسمانون مین بہت سے فرشتے ہین جنکی شفاعت کچھ کام نہ آئیگی مگر جبکہ خدا تعالی اجازت دے جسکے لئے چاہے اور پسند کرے۔ حاکم نے روایت کیا ہی اور اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول محمد صلعم نے یہ آیت پڑھی ولا یشفعون الا لمن ارتضی وھم من خشیتہ مشفقون یعنے نہ شفاعت کرینگے مگر اُس کے لئے کہ جسکو وہ پسند کرے اور وہ اُس کے خوف سے ڈرتے ہین اُس کے بعد آپنے فرمایا میری شفاعت اپنی امت کے اہل کبایر کے لئے ہوگی۔ بیہقی نے کہا ہے ظاہر اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کبایر کی شفاعت خاص رسول محمد صلعم کرینگے فرشتے نہ کر سکین گے صرف صغایر کے لئے اور ترقی درجات کے لئے فرشتون کی شفاعت ہوگی۔ پس ہو سکتا ہے کہ اس سے یہ مقصود ہو کہ ایمان کیوجہ سے خدا تعالی لوگون کو پسند کریگا۔ اگرچہ انہون نے گناہ کبیرہ کئے ہون بشرطیکہ شرک نہ کیا ہو پس آیت سے مراد یہ ہوگا کہ کافرون کے حق مین شفاعت نہوگی اور کسی کو جرأت نہوگی کہ اُن کے حق مین شفاعت کرے کیونکہ خدا تعالی اُنکے اعتقاد کیوجہ سے اُن سے راضی نہوگا۔ پھر ابو العلیہ کے طریقہ سے حضرت ابن عباسؓ سے ولا یشفعون الا لمن ارتضی کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ جس کے حق مین خدا تعالی شفاعت کرنے سے راضی ہو جسطرح من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ مین واقع ہوا ہے بیہقی نے بیان کیا ہے لا تملک نفس لنفس شیئا سے شفاعت کی نفی نہین ثابت ہوتی اسواسطے کہ اس آیت کا مقصود یہ ہی کہ جسطرح دنیا مین زبردستی کے ساتھ اپنی ذات سے یا دوسرے سے کسی چیز کو دفع کر سکتے ہین قیامت کے روز ایسا نہوگا اور شفاعت مین زبردستی نہین ہوتی کیونکہ وہ تو حاکم کے سامنے التماس کرنے والا ہے اور شفیع شفیع کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے اور اُس مین کوئی اطاعت ضروری نہ ہے بلکہ سائل جیسا چاہے ویسا کرے اور چاہے تو رد کر دے۔

باب مسلم اور ابو داؤد نے ابو الدرداء سے روایت کیا ہی کہ مین نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئی سنا کہ لعنت کرنیوالے بروز قیامت نہ گواہ ہونگے اور نہ کسی کی شفاعت کرینگے۔

باب خدا تعالی کی رحمت بہت وسیع ہے اور اُس کے پاس پہونچکر وہی ہلاک ہوگا جسنے اپنے آپ کو ہلاک کرڈالا ہوگا۔ خدا تعالی فرماتا ہے۔ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم یعنے میرے بندون کو خبر دیدے کہ مین بڑا بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہون۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم یعنے کہدے اے میرے بندو جنہون نے اپنی جانون پر ستم کیا ہے تم خدا کی رحمت سے نا امید مت ہو خدا تعالے سب گناہون کو بخشدیگا وہ بلا شبہ بہت بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ اور ارشاد ہوتا ہے ومن یقنط من رحمۃ اللہ الا الضالون یعنے بجز گمراہون کے اپنے پروردگار کی رحمت سے کون نا امید ہوگا اور ارشاد ہوتا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنے خدا تعالی اس بات کو نہ بخشیگا کہ اُسکے ساتھہ شرک کیا جائے اور اسکے علاوہ جسکو چاہیگا بخشدیگا شیخین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین مین نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئی سنا کہ خدا تعالے نے جس روز رحمت کو پیدا کیا ہے اُسکے سو حصے پیدا فرمائے ہین پس ننانوین حصے اپنے پاس رکھہ چھوڑے ہین اور ایک حصہ خلق مین بھیجدیا ہے اور اگر کافر کو اُس رحمت کا علم ہوجائی جو خدا تعالی کے پاس موجود ہے تو جنت کی نا امید نہو وے اور اگر مومن کو تمام عذاب کا علم ہوجائے جو خدا تعالی کے پاس ہی تو دوزخ سے بیخوف نہو۔ اور احمد نے ابو ہریرہؓ سے اور اُنہون نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہی کہ فرمایا آپنے کہ خدا تعالے کی رحمت کے سو حصے ہین جنمین سے ایک حصہ تمام اہل زمین کو تقسیم کردیا ہے پس اُن کے دم مرگ تک وہی رحمت کافی ہے اور ننانوین حصے قیامت کے روز کے لئی اپنے اولیاء کیواسطے رکھہ چھوڑی ہین اور بزار نے اور طبرانی نے بسند حسن حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے خدا تعالی نے ۱۰۰ سو رحمتین پیدا فرمائی ہین اُنمین سے ایک کو تمام خلق مین تقسیم کردیا ہے اور ننانوین کو قیامت کے روز اُنمین تقسیم کریگا۔ اور طبرانی نے معاویہ بن حیدہؓ سے اور اُنہون نے رسولخدا صلعم سے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے خدا تعالی نے ۱۰۰ سو رحمتین پیدا کی ہین اُنمین سے ایک رحمت تمام خلق مین تقسیم کردی ہے جسکی وجہ سے وہ باہم ایکدوسرے پر رحم کرتے ہین اور ۹۹ ننانوین اپنے اولیاء کرام کے لئی رکھہ چھوڑی ہین۔ اور طبرانی نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ہمارے پروردگار نے اپنی رحمت کو سو حصون پر تقسیم کیا ہے اور سو مین سے ایک حصہ زمین پر اُتارا ہے اسی کی

وجہ سے لوگ اور پرند اور چرند باہم ایکدوسرے پر رحم کرتے ہین اور ایک کم سو حصّے اُس کے پاس قیامت کے دن کیلئے اُسکے بندون کیواسطے باقی ہین۔ اور احمد اور بزار اور ابو یعلے نے بسند صحیح حضرت انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم معہ اپنے چند اصحاب کے باہر گذرے اثنائی راہ مین ایک بچہ بیٹھا ہوا تہا اُس بچہ کی ماں نے جب لوگون کو آتے ہوئے دیکھا پس اُسے خوف ہوا کہ میرا بچہ اُن کے نیچے دب جائے اور دوڑتی ہوئی اے میرے بچے اے میرے بچے کہتی ہوئی بہاگی اور بہاگ کر اُسکو اُٹھا لیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ یہ تو اپنے بچہ کو دوزخ مین نہین ڈال سکتی۔ نبی صلعم نے فرمایا خدای تعالی بہی اپنے پیاری کو جہنم مین کبہی نہ ڈالیگا۔ اور بزار نے بسند صحیح عمر بن الخطاب رضہ سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم ایک جہاد مین تشریف لئے ہوئے جا رہے تھے لوگون نے چلتے چلتے کسی پرند کا بچہ پکڑ لیا اُس بچہ کا ماں اور باپ اُڑتا ہوا سامنے سے آیا حتی کہ اُس شخص کے ہاتہہ مین گر پڑا جسنے کہ بچہ کو پکڑ لیا تھا رسولخدا صلعم نے فرمایا تم اُس پرند سے تعجب مت کرو کہ اُس نے بچہ کو پکڑ لیا تو ان لوگون کے ہاتہہ مین وہ آکر گر پڑا قسم ہے خدا کی خدا تعالی بہ نسبت اس پرند کے محبت کے جو اپنے بچہ کے ساتہہ رکہتا ہے اپنی خلق کے اوپر زیادہ محبت رکہنے والا ہے اور بزار نے بسند حسن ابو سعید سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اگر تمکو خدا تعالی کی رحمت کا اندازہ معلوم ہو تو رحمت کے اوپر بہروسہ کر بیٹہو اور ابو نعیم نے سلم بن یسار سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے سنا ہے کہ قیامت کے روز ایک بندہ حاضر کر کے خدا تعالی کے سامنے کہڑا کیا جائیگا خدا تعالی فرمائیگا اُسکی نیکیون کو دیکہو تو اُسکی ایک نیکی بہی نہ نکلیگی حکم ہوگا اُسکی برائیون کو دیکہو اُسکی برائیان کثرت کے ساتہہ نکلین گی پہر حکم ہوگا اُسکو دوزخ مین پہونچا دو۔ وہ شخص دوزخ کیطرف کو چلا جائیگا اور گوشہ چشم سے خدا تعالی کیطرف دیکہتا جائیگا اور کہیگا اے پروردگار میرا یہ گمان یا امید تیرے ساتہہ نہین تہی خدا تعالی فرمائیگا کہ تو سچ کہتا ہے پہر اُسکے لئے حکم ہوگا کہ جنت مین پہونچا دو نیز مجاہد سے روایت کی ہے کہ بروز قیامت ایک بندے کو دوزخ کا حکم دیا جاویگا وہ عرض کریگا میرا گمان تیرے ساتہہ یہ نہین تہا ارشاد ہوگا پہر تیرا گمان کیا تہا عرض کریگا یہ تہا کہ تو مجہکو بخشدے حکم ہوگا کہ اسکا راستہ چہوڑ دو اور بیہقی نے شعب مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ خدای تعالی نے ایک بندہ کیلئے دوزخ کا حکم دیا جب دوزخ کے کنارہ پر پہونچا تو اُسنے گوشہ چشم سے خدا تعالی کیطرف دیکہکر عرض کیا قسم ہے خدا کی اے پروردگار میرا گمان تو تیرے ساتہہ بہتری کا تہا خدا تعالی فرمائیگا اسکو چہوڑ دو مین اپنے بندہ کے گمان کے ساتہہ ہون کہ جو میرے ساتہہ رکہتا ہے۔ اور بیہقی نے حذیفہ بن یمان رضہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے

قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قبضہ مین میری جان ہے خدا تعالی قیامت کے روز بخشش فرمائیگا کہ ابلیس
بہی اس امید پر کہ مین بہی بخشا جاؤن ہاتہہ بڑہائیگا۔

باب اُن چیزون کے بیان مین جنکی علماء اور قراء کے لئے امید ہے کہ خدا تعالی اُن سے
درگذر فرمائیگا۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم
لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ ذلک ہو الفضل الکبیر جنات عدن
یدخلونہا یعنی پہر کتاب کا وارث اُن لوگون کو کیا جنکو ہم نے اپنے بندون مین سے پسند فرمایا پس اُن مین سے
بعضے اپنی جان پر ستم کرنے والے ہوتے ہین اور بعضے میانہ روی کرنے والے اور نیکیون مین سبقت
کرنے والے خدا کے حکم سے یہہ بڑا افضل ہے بہشت مین ہمیشہ رہنے کی جسمین وہ داخل ہونگے مقصود یہ ہے
کہ تینون قسم کے لوگ جنت مین داخل ہونگے۔ ابن ابی الدنیا نے مطرف سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین
یہ آیت قراء کے لئے ہے اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کے باب مین سوال
کیا ہے کہ وہ محمد صلعم کی امت ہے جسکو خدا تعالی نے اپنی ہر کتاب کا جو اُس نے نازل فرمائی ہے وارث
کیا ہے پس جو انمین سے ظالم ہے وہ بخشا جائیگا اور جو اوسط درجہ کا آدمی ہے اُسکا حساب آسانی کیساتہہ
لیا جائیگا۔ اور جن لوگون نے اپنے نفسون پر ظلم کیا ہے پس یہہ لوگ محشر کی مدت مین روک لئے
جائینگے پہر خدا اپنی رحمت کیساتہہ اُنسے ملیگا اور یہہ لوگ کہین گے تمام تعریفین خدا کے لئے ہین جس نے
ہمسے غم کو دور کر دیا بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا ہے اور شکر کی جزا دینے والا ہے بیہقی کا قول
ہے کہ ابو الدرداء کی روایت سے اس حدیث کے چند طرق ہین اور یہ بہی اُنکا قول ہے کہ جب حدیث
کی روایتین زیادہ ہوتی ہین تو اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ حدیث مین پختگی ہے سعید نے ابو منصور سے
اور بیہقی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ جب یہہ آیت پڑہا کرتے تہے تو فرمایا کرتے
تہے ہوشیار ہو جاؤ جو ہم مین کا سابق ہوگا وہ نجات مین سب سے پہلے ہوگا اور جسکی درمیانی حالت ہوگی وہ
بہی نجات پاویگا اور ظلم کرنیوالے کی بہی بخشش کیجاویگی بیہقی نے ایک اور ذریعہ سے اسکی مرفوعاً روایت
کی ہے اور طبرانی نے براء ابن عازب سے منہم ظالم لنفسہ کی تفسیر مین کہا ہے کہ مین خدا پر گواہی
دیتا ہون کہ وہ ان سب کو جنت مین داخل کریگا بیہقی نے بواسطہ اسامہ بن زید کے آنحضرت صلعم سے
آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ سب کے سب جنت مین ہونگے ابن ابو حاتم نے کعب اور عطاء سے اسی طرح
روایت کی ہے کہ تینون قسمین جنت مین ہونگی۔ ابن ابو حاتم اور اصفہانی نے ابو موسے سے روایت کی
ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا قیامت کے روز بندونکو اُٹہاویگا اور اُنمین سے علماء کو جدا کرکے فرمائیگا

اے علماء کے گروہ مین بسبب جاننے اسکے کہ تمہارے اندر علم رکہا تہا اور اپنے علم کو تمہارے اندر اس لئے رکہا تہا
کہ عذاب دون جاؤ مین نے تمکو بخشدیا طبرانی نے ایسی سند سے کہ جسکے سب راوی ثقہ ہین ثعلبہ بن
حکم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالی قیامت کے روز اپنے بندونکے فیصلہ کیلئے اپنی کرسی
پر بیٹہیگا تو علماء سے فرمائیگا کہ مین نے اپنے علم اور حکمت کو اسواسطے تمہارے اندر کیا تہا کہ مین تمام ان امور
کو بخشدون کہ جو تم سے ہوئے اور تمہارے کچہہ پرواہ نہین ہے منذری کا قول ہے کہ قول علمی وحکمتی حکیم کیطرف
غور کرو اسمین جو علم کو خدا نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے علم اکثر لوگون کا
مراد نہین ہے کہ جو عمل اور اخلاص سے خالی ہوتا ہے ابن عساکر نے ابو عمر صنعانی سے روایت کی ہے صنعانی
کہتے ہین کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو علماء جدا کرلئے جاوینگے اور جب خدا تعالی حساب سے فارغ ہوگا
تو فرماویگا کہ مین نے اپنی حکمت کو تمہارے اندر اسی لئے ٹہرایا تہا کہ آج کے روز مین تمہارے ساتہہ نیکی کا
ارادہ کرتا تہا باوجود ان امور کے کہ جو تمہارے اندر ہین جنت مین داخل کردون ابو عمر کا نام حفص ابن میسرہ
ہے انہون نے زید بن اسلم اور ہشام ابن عروہ وغیرہ سے روایت کی ہے۔

باب پلصراط سے گذرنے کے بعد لوگونکا باہم مخاصمت کرنا اور اس کے قصاص وغیرہ بیان
خدا تعالی فرماتا ہے ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم تختصمون پہر تم اپنے پروردگار کے سامنے جہگڑا
کروگے۔ احمد اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے اور انہون نے اپنے باپ
سے روایت کی ہے کہ جب آیت انک میت وانہم میتون ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم
تختصمون نازل ہوئی تو حضرت زبیرؓ نے کہا یا رسول اللہ جو دنیا مین باہم ہم مین جہگڑے ہوئے
ہین وہ خاص خاص گناہ کیساتہہ پہر دوبارہ کئے جاوینگے حضرتؐ نے فرمایا ہان بیشک وہ دوبارہ
تمہارے سامنے پیش ہونگے تاکہ ہر ایک حقدار اپنے حق کو پہونچا دے حضرت زبیرؓ نے کہا واللہ بیشک
یہ حالت سخت ہوگی بخاری اور اسمعیلی نے اپنے مستخرج مین روایت کی ہے اور اسمعیلی کے لفظ یہ ہین
کہ حضرت ابو سعید خدریؓ کے واسطے رسول خدا صلعم سے آیت ونزعنا ما فی صدورہم من
غل اخوانا علی سرر متقابلین کہ ہم اس کدورت کو نکال دینگے کہ جو ان کے دلو مین تہی
وہ بہائی بہائی ہونگے تختون پر ایک دوسرے کے سامنے ہونگے متعلق مروی ہے کہ مسلمان دوزخ سے
نجات پاکر ایک پل پر روکے جاوینگے جو جنت اور دوزخ کے بیچ مین ہوگا اور ایک کا دوسرے سے
ان مظالم کا عوض لیا جاویگا کہ جو دنیا مین باہم آپس مین ہوئے تہے یہانتک کہ جب وہ بالکل پاک
صاف ہو جاوینگے تو انکو جنت مین جانیکی اجازت دیجاویگی پس اس ذات کی قسم ہے جس کے

ہاتہہ مین محمد صلعم کی جان ہے کہ ہر شخص اپنی جنت کے مکان کو دنیا کے مکان سے زیادہ راہ پانیوالا ہوگا۔
قتادہؓ کا قول ہے کہ لوگ کہا کرتے تہے کہ ان کے ساتہہ جمعہ پڑہنیوالون کو مشابہت ہی جب وہ جمعہ پڑہکر
لوٹتے ہین۔ قرطبی کا قول ہے کہ یہہ روکنا اُس شخص کے حق مین ہوگا جو دوزخ مین داخل نہوا ہو اور جو
لوگ اُسمین داخل ہونگے اور پہر وہان سے نکالے جاوینگے وہ نہین روکیجاوینگے بلکہ نکلتے ہی جنت کی نہر مین
پہیل جاوینگے۔ ابن حجرؒ کہتے ہین کہ اسکے معنے کہ مسلمان دوزخ سے نجات پاوینگے یہ ہین کہ پلصراط پر گذرکر
سے دوزخ مین گرنے سے نجات پاوینگے اور ابن حجرؒ کا قول ہے کہ پل مذکور مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین
کہ وہ پلصراط کا تتمہ اور اسکا کنارہ ہوگا کہ جو جنت کے قریب ہوگا اور بعض کہتے ہین کہ وہ دوسرا راستہ ہوگا اور
قرطبی نے اسی کی روایت کی ہے مین کہتا ہون کہ پہلا قول پسندیدہ ہی یہی نکی اور پلصراط کی حدیثون سے
یہی معلوم ہوتا ہے ابن ابو حاتم نے حسن بصری سے روایت کی ہی کہ مجہکو خبر پہونچی ہے رسولخدا صلعم
نے فرمایا کہ پلصراط کے گذرنے کے بعد جنت کے لوگ روک لئے جاوینگے یہانتک کہ ایک سے دوسری کا
دنیا کے جور و ستم کا معاوضہ لیا جاویگا اور جنت مین ایسی حالت مین ہونگے کہ کسی کی طرف سے کسی کے دل مین
کوئی کدورت نہوگی احمد نے بسند حسن ابوہریرہؓ سے روایت کی ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا قسم ہی اُس
ذات کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہی کہ قیامت کے روز بیشک خصومت ہوگی یہانتک کہ دو بکریون کا
بہی فیصلہ ہوگا کسی لئے ایک نے دوسری سے سینگ سے ٹکر ماری تہے۔ احمد اور ابو یعلے نے ابو سعید خدریؓ سے
روایت کی ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے بیشک قیامت
کے روز ہر چیز خصومت کریگی یہانتک کہ دو بکریون کی کہ جو سینگ سے لڑی تہین طبرانی نے بسند لاباس بہ
حضرت ابو ایوبؓ سے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے خاوند اور بیوی
مین خصومت ہوگی بیوی کی زبان کلام نہ کریگی بلکہ اُس کے دونون ہاتہہ اور پیر اسپر اُن چیزونکی گواہی
دینگے کہ جو اپنے خاوند کو عیب لگایا کرتی تہی اور خاوند کے ہاتہہ اور پیر اُسکے حق مین گواہی دینگے اس کے
بعد آقا اور خادم اسی طرح ایکدوسرے پر دعوی کرینگے اور اُسکے بعد بازار کے لوگ مدعی ہونگے اور وہان
یعنی روپیہ پیسہ نہوگا بلکہ ایک کی نیکیان اسکو دیدیجاوینگی کہ جسپر ظلم ہوا تہا اور مظلوم کی برائیان
ظالم کو دیدیجاوینگی اُسکے بعد سرکش لوہے کی زنجیرون مین لائے جاوینگے اور کہا جاویگا اُن کو دوزخ
کیطرف لیجاؤ پس خدا کی قسم مین نہین جانتا کہ یہ لوگ اُسمین داخل ہونگے یا ایسا ہوگا جیسا خدا تعالی فرماتا ہے
وان منکم الا واردھا کان علی ربک احمد اور ترمذی نے ایسی سند سے جو صحیحین اور ترمذی کے قول کے
موافق ہے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے رسولخدا صلعم سے کہا کہ میرے دو غلام

ہیں وہ مجھسے جھوٹ بولتے ہین میرے مال مین خیانت کرتے ہین میری نافرمانی کرتے ہین مین انکو
مارتا ہون اور گالیان دیتا ہون میرا اُنسے کیا معاملہ ہوگا رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جسقدر وہ تیری خیانت
کرتے ہین ور نافرمانی کرتے ہین اور جھوٹ بولتے ہین اور جسقدر تو اُن کو تکلیف دیتا ہے سب کا حساب
کیا جاویگا اور اگر اُن کے گناہون سے تیری تکلیف کم ہوگی تو تیرے لئے فضیلت ہوگی اور اگر تیری تکلیف
اُن کے گناہون کے موافق ہوگی تو برابر ہی ہوگی نہ تیرا فائدہ ہوگا نہ نقصان اور اگر تیری تکلیف اُن
کے گناہون سے زیادہ ہوگی تو تجھسے اُس فضیلت کے حصہ مین سے جو تیرے لئے باقی رہا تھا عوض لیا
جاویگا وہ شخص یہ سنکر رونے لگا اسپر رسول خدا صلعم نے فرمایا کیا تو خدا کی کتاب نہین پڑھتا وہ فرماتا
ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا
وکفی بنا حاسبین ہم انصاف کیساتھہ روز قیامت ترازو رکھینگے اور کوئی کسی پر ظلم نکریگا اور اگر رائی کے دانہ
کے برابر بھی ظلم ہوگا تو ہم اُسکو ظاہر کردینگے اور ہم حساب کرنے کیلئے کافی ہین تو اُسنے کہا یا رسول اللہ
مین اِس سے زیادہ کچھہ بہتری نہین پاتا کہ ان غلامونکو جدا کردیجئے مین آپکے سامنے گواہی دیتا ہون
کہ یہہ آزاد ہین شیخین نے حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ قیامت کے روز سب سے پہلے خونونکا عوض لیا جاویگا ترمذی اور ابن ماجہ اور طبرانی نے اوسط مین
اور ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہی کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے
سنا کہ مقتول آویگا اُسکے ایک ہاتھہ مین اُسکا سر لٹکتا ہوگا اور دوسرے ہاتھہ مین اُسکا قاتل سہارا
دے رہا ہوگا اور گردن کی رگون سے خون جاری ہوگا عرش کے پاس ہوکر وہ مقتول رب العالمین سے
کہیگا اسنے مجھکو قتل کیا ہے خدا تعالی قاتل سے فرماویگا تو ہلاک ہوگیا تو اُسکو دوزخ کیطرف پہنچا دینگے
اور طبرانی نے اوسط مین حضرت ابن مسعودؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کیا ہی آپ فرماتے
ہین مقتول اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے حاضر ہوگا اور اُسکی گردن کی رگون سے خون کی دہارین نکلتی ہونگی
وہ خدا تعالی سے عرض کریگا اے میرے پروردگار اُس سے دریافت فرما کہ اُسنے مجھکو کیون قتل کیا تھا
قاتل کہیگا مین نے اِس لئے قتل کیا تھا تاکہ فلان شخص کو عزت ہو خدا تعالی فرمائیگا عزت تبارک تعالے
کے لئے ہے اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہی کہ ایک صاف سفید زمین مین
لوگ جمع کئے جاوینگے جس طرح چاندی گداختہ ہوتی ہے کہ سب سے پیشتر یہہ کلام ہوگا کہ خدا تعالے
فرمائیگا۔ لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم
الیوم ان اللہ سریع الحساب ۝ یعنے آج بادشاہت کس کی ہے خدا ہی یکتا غالب

کی ہے آج ہر شخص کو اُسکے اعمال کا بدلہ دیا جاویگا آج کچھ ظلم نہو گا خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے اور سب
پیشتر لوگون کے جھگڑون مین خون کا فیصلہ کیا جاویگا اور قاتل اور مقتول کو خدا تعالی کے سامنے کہڑا کیا
جائیگا قاتل کو حکم ہو گا تو نے اُسکو کیون قتل کیا اگر خدا کے لئے اُسنے قتل کیا ہوگا کہیگا مین نے اس لئے
قتل کیا تہا کہ خدا کی عزت ہو حکم ہوگا یہہ قتل کرنا خدا کے لئے تھا اور اگر مخلوقات الہی مین کسی خلق کی
خاطر قتل کیا تہا کہیگا مین نے اس لئے قتل کیا تہا کہ فلان شخص کو عزت ہو حکم ہو گا کہ یہہ قتل کرنا خدا کو
لیئے نہین تہا پس اُسروز مخلوق الہی کے تمام مقتولین اپنے اپنے قاتلون کو جنہون نے ظلم سے قتل کیا
ہوگا قتل کرینگے مگر اُسی قدر دلون تک انکو موت کا ذائقہ چکہایا جاویگا جسقدر دلون تک دوسرونکو
دُنیا مین قاتل نے مزا چکہایا تہا اور بخاری نے ابو ہریرہؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کیا
ہے آپ فرماتے ہین جس نے اپنے بہائی پر ظلم کیا ہو دنیا مین اُس کو اُس ظلم کو معاف کرا لے کہ
وہان نہ دینار ہوگا نہ درہم قبل اس سے کہ اُسکے بہائی کو اُسکے حسنات دیدئے جاوین اور اگر اُس
ظالم کے حسنات نہون تو مظلوم کی بدعمالیان اُسکے اُوپر کردی جائیں اور مسلم اور ترمذی نے حضرت
ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے بہلا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے صحابہؓ
نے عرض کیا کہ ہمارے اندر مفلس وہ شخص ہے کہ جسکے پاس نہ درہم ہو اور نہ سامان ہو رسولخدا صلعم نے
فرمایا میری امت مین سے مفلس وہ شخص ہی کہ جو قیامت کے روز نماز اور زکوۃ اور روزہ لیکر آئیگا مگر
اُسنے کسی کو گالی دی ہوگی کسی کو تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کہایا ہوگا کسی کا خون کیا ہوگا
کسی کو پیٹا ہوگا اُس شخص کو بٹہایا جائیگا اور اُسکی نیکیونسے اُس بدلہ مین دیا جائیگا پہر اگر نیکیان
ختم ہو جائینگی اور عوض برائیون کا ہنوز پورا نہوا ہوگا تو اُن لوگون کی برائیان اُسکے اوپر ڈالی
جائینگی پہر اُسکو دوزخ مین ڈال دیا جائیگا۔ اور مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہی فرمایا رسولخدا
صلعم نے قیامت کے روز سب حقوق اہل حقوق کو ادا کئے جائینگے یہانتک کہ سینگ والی سے
منڈی بکری کا بدلہ دلایا جائیگا اور احمد نے بسند صحیح ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم
نے باہم خلق کا ایک دوسرے سے بدلہ دیا جائیگا حتی کہ منڈی بکری کا سینگ والی بکری سے اور ایک
چیونٹی کا دوسری چیونٹی سے بدلہ دلایا جاویگا اور نیز عثمان بن عفانؓ کی حدیث سے وارد ہوا ہے۔
جسکو ابو یعلے اور بزار اور عبد اللہ بن ابی اوفی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ثوبان نے کبیر مین
اور ابو یعلے نے اور بیہقی نے ابن مسعودؓ سے اور حاکم نے اُسکی روایت کر کے صحیح بیان کیا ہے کہ
ابن مسعودؓ کہتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے ابلیس اس بات سے نا امید ہو گیا کہ ملک عرب مین بت پرستی

پہنچا دے مگر یہ ہے کہ چھوٹے گناہون سے ابلیس تم سے خوش رہیگا اور وہی گناہ تمہاری ہلاک کرنے
والے ہونگے پس جہانتک ہوسکے ستمگاریون سے بچو کہ قیامت کے روز بہت سی ظلمون کیساتھہ بندہ
کو حاضر کیا جائیگا وہ سمجھیگا کہ مجھکو یہہ عنقریب نجات دیدینگے پس برابر ایک ایک شخص آنا شروع
کریگا اور عرض کریگا اے پروردگار فلان شخص نے میرے اوپر یہ ظلم کیا تہا ارشاد ہوگا اسکی نیکیون مین
سے شاد دو پس برابر یہی سلسلہ رہیگا حتی کہ اسکی نیکیون مین سے کچھہ نہ باقی رہیگا اور احمد اور بخاری
نے ادب مین اور طبرانی نے اوسط مین اور حاکم نے صحیح بیان کرکے اور بیہقی نے عبداللہ بن انیس سے
روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا تعالی تمام خلقت کو برہنہ بدن
اور غیر مختون بہم اٹہائے جائینگے ہم نے عرض کیا بہم کے کیا معنی ہین آپنے فرمایا ان کے ساتہہ کچھہ
نہوگا پہر خدا تعالی انکو ایک ایسی آواز سے ندا فرمائیگا جسکو پاس والے اور دور والے سب یکسان
سنینگے۔ انا الملک انا الدیان الحدیث یعنے مین بادشاہ ہون اور مین بڑا بدلہ لینے والا ہون کو
دوزخی دوزخ مین نہ داخل ہوسکیگا کہ کسی جنتی کے پاس حق ہو جبتک کہ مین اسکا اس جنتی سے فیصلہ
نکردون اور نہ کوئی جنتی جنت مین داخل ہوسکیگا کسی دوزخی کے اوپر کچھہ حق ہو جبتک کہ مین اس دوزخی
سے اسکا فیصلہ نکردون حتی کہ طمانچہ کا بہی صحابہ نے عرض کیا یہ کسطرح سے ہوگا ہم تو اسروز برہنہ بدن
برہنہ پا اور بے سر و سامان ہونگے آپنے فرمایا نیکیون اور برائیون سے یہ فیصلہ ہوگا اور اسکے بعد آپنے یہہ
آیت پڑہی الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم یعنے آجکے روز ہر شخص کو اسکے عمل کا
بدلہ دیا جاویگا آجکے روز کچھہ ظلم نہوگا بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین جو صوت کا لفظ آیا ہے
وہ ندا مراد ہے جو صفات الہی جل وعلی کے مناسب ہو اور ہوسکتا ہے کہ کسی فرشتہ کو خدا تعالی
پکارنیکا حکم دے پس یہ آواز درحقیقت فرشتہ کی ہوگی مگر چونکہ خدا کے حکم سے ہوگی اسلئے خدا کی
طرف نسبت کیگئی اور احمد اور حاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ خدا تعالی کے پاس تین
دیوان ہونگے ایک دیوان وہ ہوگا خدا تعالی اسکی کچھہ پروا نکریگا اور ایک وہ کہ جسمین سے کچھہ نہ چہوڑیگا
اور ایک وہ کہ جسمین سے کچھہ نہ بخشیگا۔ وہ دیوان کہ جسکو خدا تعالی نہ بخشیگا شرک کا دیوان ہوگا۔
اور وہ دیوان کہ جسکی خدا تعالے کچھہ پروا نکریگا وہ ہوگا کہ جو بندے نے اپنی جان پر فیما بینہ وبین اللہ
ستم کیا ہوگا مثلاً روزہ چہوڑا ہوگا یا نماز چہوڑی ہوگی اسکو خدا تعالی بخشدیگا اور جس سے چاہیگا
درگذر فرمائیگا اور وہ دیوان کہ جسمین سے کچھہ نہ چہوڑیگا بندون کے ظلم ہونگے کہ جو باہم انہون نے
کئے ہونگے ان کا بدلہ لامحالہ دیا جاویگا۔ طبرانی نے اسی کی مثل سلمان اور ابوہریرہؓ کی حدیث سے

اور بزار نے اسی کا مثل حضرت انس کی حدیث سے روایت کیا ہے اور بزار نے حضرت انس رضہ سے اور انہون
نے نبی صلعم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے خرابی ہے مالک کے لئے مملوک کی طرف سے اور خرابی ہے
مملوک کے لئے مالک کیطرف سے اور خرابی ہے غنی کے لئے فقیر کی طرف سے اور خرابی ہے فقیر کے
لئے غنی کیطرف سے اور خرابی ہے ضعیف کے لئے زبردست کی طرف سے اور خرابی ہے زبردست کے لئے
ضعیف کیطرف سے اور احمد نے حذیفہ کی حدیث سے اسکے شروع کو روایت کیا ہے اور احمد نے بسند
حسن عقبی بن عامر رضہ سے یہہ روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اول دو فریق
جھگڑا کرنیوالے بروز قیامت دو ہمسایہ ہون گے اور ابو یعلے اور طبرانی نے اسانید جیدہ کے
ساتھ حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے اپنے ایک چھوکرے کو بلایا اُس نے
آنے مین دیر کی حتی کہ آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ ظاہر ہوا ام سلمہ کہتی ہین کہ مین باہر نکلی تو مین نے
اس چھوکرے کو دیکھا مین نے اوسکو بلایا اور رسول خدا صلعم کے دست مبارک مین مسواک تھی آپنے فرمایا
اگر مجھکو بدلہ لینے کا ڈر نہوتا تو اس مسواک سے تجھکو مارتا اور بزار اور طبرانی نے بسند حسن کے ساتھ حضرت
عمار سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کوئی شخص اپنے غلام کو نہ مارے گا مگر بروز
قیامت اس سے بدلہ لیا جائیگا اور بسند حسن کے ساتھ ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ظلم سے اپنے مملوک کے ایک کوڑا مارے گا قیامت مین اس سے قصاص
بدلہ دلایا جاویگا اور ابن ماجہ نے اور نعیم نے اپنے الفاظ سے حضرت ابن عمر رضہ سے روایت کیا ہے
کہ مینے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کسی کا قرض لیکر نہ مرنا کہ حسنات اور سیات ہی وہان [illegible]
[illegible] ہین [illegible] خدا تعالے کسی پر ظلم نہ کریگا اور ابن ماجہ نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے
[illegible] دینار او درہم قض من حسناتہ یعنے جو شخص مرگیا اور اوسپر کسی کا
دینار یا درہم ہے تو اسکی نیکیون مین سے بدلہ دیا جاوے گا اور ربیع بن خثیم نے روایت کی ہے کہ آخرت مین
[illegible] لوگ [illegible] دنیا کے زیادہ تقاضا کرینگے انکے لئے قرضدارون کو روک لیا جائیگا
[illegible] قرضدار کہیگا اے پروردگار کیا تو دیکھتا نہین ہے کہ مین برہنہ پا ہون خدا تعالے
[illegible] اسکی نیکیون مین سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پھر مارا جائے پھر زندہ ہو پھر مارا جائے اور اُسکے اوپر قرض ہو تو جبتک قرض نہ ادا کریگا جنت میں داخل نہوگا
اور طبرانی نے سند حسن کے ساتھ ثوبانؓ سے اور اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ اللہ عز وجل تشریف فرما ہو کر روز قیامت اپنے قدم مبارک کو بیچ پل صراط کے ساتھ پل دیگا
اور فرمائیگا قسم ہے مجھکو اپنی عزت اور جلال کی ظالم کا ظلم میرے اوپر سے گذرنہ کریگا پس خلق کا باہم
انصاف اور فیصلہ کیا جاویگا حتی کہ منڈی بکری کا سینگ والی بکری سے اُسکے سینگ مارنے کا بدلہ
دلایا جاویگا - اور اس حدیث میں مثنی رجلہ کا جو لفظ وارد ہوا ہے وہ عرب کے طریقہ کیموافق ہوا ہے یہہ کلمہ اُنکے
نزدیک ضرب المثل کیطور پر مشہور ہے اُس سے معنی حقیقی مراد نہیں ہیں بلکہ جمع کرنے اور اعتماد کرنیکے معنے مراد ہوتے
ہیں میدانی نے کتاب مجمع الامثال میں بیان کیا ہے کہا کرتے ہیں ثنی علی الاجر رجلاً اور مراد یہہ ہوتا ہے
کہ اُسپر اعتماد اور بھروسہ کیا اور اُسکو جمع کیا اور بزار اور طبرانی نے سلمانؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز ایک شخص اتنی نیکیاں لیکر آئیگا کہ بسبب اُن نیکیوں کے اُسکو اپنی نجات
کا گمان ہوگا پس برابر ایک شخص ایک ایک ظلم کی شکایت کرتا ہوا آنا شروع کریگا یہانتک کہ اُسکی
سب نیکیاں لیکر مظلوم کو دیدی جائینگی پھر ایک مظلوم آئیگا اور اُسکی نیکیوں میں سے کچھ باقی نہوگا تو مظلوم
کی کچھ برائیاں لیکر اُسکی برائیوں میں شامل کردیجاوینگی اور حاکم نے صحیح بیان کرکے اور بیہقی نے بھی
صحیح بیان کرکے ابو عثمان نہدیؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قیامت کے روز
انسان کا نامۂ اعمال نکالکر دیکھا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ یہہ نجات پاجائیگا - پس پیاپے بنی آدم کے
مظلمے پیش ہونے شروع ہونگے یہانتک کہ اُسکی کوئی نیکی باقی نہ رہیگی اور مظلوموں کی برائیاں اُسکی
برائیوں میں بڑہادی جائینگی - کسی نے کہا ابو عثمانؓ یہہ تم کس سے روایت کرتے ہو اُنہوں نے کہا سلمانؓ اور
سعد اور ابن مسعودؓ یہانتک کہ چھہ سات آدمیوں کے نام لے دئے اور طبرانی نے ابو امامہ باہلیؓ سے
روایت کی ہے کہ جہنم میں ایک پل کے سامنے سات پل ہیں - بندیکو وہان لائینگے یہانتک کہ جب اُن میں سے
بیچ کے پل پر آئیگا تو اُسکے لئے حکم ہوگا تیرے اوپر کسقدر قرضہ ہے وہ کہیگا اے پروردگار اتنا اتنا ہے حکم ہوگا
کہ اپنا قرضہ ادا کر وہ کہیگا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے حکم ہوگا اُسکی نیکیوں میں سے لیلو پس برابر اُسکے
نیکیاں لیتے رہینگے یہانتک کہ کوئی نیکی باقی نہ رہیگی جب سب نیکیاں ہوچکیں گی کہا جائیگا سب
نیکیاں ہوچکیں حکم ہوگا اس کے مدعی کی برائیوں میں سے لیکر اسکے اوپر رکھدو اور اوسط
میں سند حسن کیساتھ ابو امامہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے قیامت کے روز
ظالم آئیگا حتی کہ جب دوزخ کے پل کے اوپر اُس تاریکی اور دشواری کے اندر ہوگا مظلوم اُسکو ملیگا اسکو

پہچان لیگا اور اُس ظلم کو بھی پہچان لیگا جو اُسکے اوپر اُسنے کیا تھا پس برادر مظلوم لوگ ظالم لوگون سے بدلہ
لینے بیٹھینگے یہانتک کہ اُن کے پاس جسقدر نیکیان ہونگی سب لے لینگے اور اگر اُن کے پاس نیکیان نہونگی
تو مظلومون کی برائیان اُن کے اوپر کردی جائینگی اور آخر کار دوزخ کے نیچے کے طبقہ مین اُن کو ڈالدیا
جائیگا اور نیز ابو بردہ بن نیار سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا تعالی
مدعی کو مدعا علیہ کیلئے روک لیگا جسطرح نہایت سختی کے ساتھ کسی چیز کو روکا جاتا ہے۔ مدعا علیہ کہیگا اے
پروردگار مین اسکو کسطرح سے دون کہ مجھکو تو نے برہنہ پا برہنہ تن اٹھایا ہے خدا تعالے فرمائیگا ہم اُن لوگون
کو عنقریب تیری نیکیون مین سے دیدینگے اور تیری نیکیان اُن لوگون کی نیکیون مین شامل کردی جائینگی
اور یہہ جب ہوگا کہ تیرے پاس نیکیان ہون اور اگر نہونگی تو لوگون کی برائیان لیکر تیری برائیون مین
شامل کردی جائینگی۔ اور نیز حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے رحم فرمائے
اللہ تبارک وتعالے اُس بندے پر کہ اُسنے اپنے بھائی کے اوپر کچھ ظلم کیا خواہ جان مین یا مال مین پھر اُسکے
پاس آیا اور قبل روز قیامت کے اُس سے معاف کرالیا اور وہان نہ دینار ہے نہ درہم صرف نیکیان ہین کسی نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اُسکے پاس نیکیان نہین ہین آپنے فرمایا مظلوم کی کچھ برائیان
لے کر اُس کی برائیون مین شامل کردیجاوینگی۔ اور طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے حضرت ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اگر
مان باپ کا اپنی اولاد کے اوپر کچھ قرضہ ہوگا تو قیامت کے روز مان باپ اس اولاد کے سر ہوجائینگے وہ
کہیگا مین تمہاری اولاد ہون اور وہ چاہینگے اور تمنا کرینگے کہ اس سے زیادہ کچھ اور قرضہ ہوتا اور ابن المبارک
اور ابو نعیم اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ بروز قیامت غلام اور باندی کو حاضر
کیا جائیگا اور تمام اگلے پچھلون کے سامنے اُن دونون کو کھڑا کیا جائیگا پھر ایک منادی ندا کریگا یہہ فلان
شخص فلان کا بیٹا موجود ہے جس کسی کا اسکے اوپر قرض ہو وہ اپنا لینے کو آجائے۔ اسوقت یہہ نوبت
ہوگی کہ اگر کسی عورت کا حق اپنے بیٹے یا بھائی یا باپ یا خاوند پر نکل آئیگا تو خوش ہوجائینگے اسحدیث کے
بیان کرکے حضرت ابن مسعودؓ نے یہہ آیت پڑہی فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون یعنے اسروز باہم
نسب نہونگے اور نہ باہم ایک دوسرے کو پوچھینگے پھر خدا تعالے اپنا حق جسکے لئے چاہیگا بخشدیگا
اور اُن لوگون کے حقوق مین سے کچھ نہ بخشیگا۔ بندہ کہیگا اے پروردگار دنیا کو مین فنا کرچکا اب اُن کے
حق مین کہان سے دون حکم ہوگا اسکے اعمال صالحہ مین سے لیکر ہر حقدار کو اور طالب کو اُسکا حق دیدو
پس اگر کوئی شخص خدا کا ولی ہوگا اور اُس کے لئے ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی رہیگا تو خدا تعالی

اس کو پکڑ کر جنت میں پہونچا دیگا اور اگر [illegible] بندہ سے [illegible] [illegible]
قسم ہو گئے [illegible] اور روایت ہے [illegible] پانی میں حکم [illegible]
شامل کر دو پھر [illegible] حضرت ابن مسعود سے روایت ہے [illegible]
راہ میں قتل ہوئے قیامت کے آنے سے پہلے سب گناہ مٹ جاتے ہیں مگر دین کہ جب [illegible] امانت کو قیامت کے روز
حاضر کیا جائیگا اور وہ خدا کی راہ میں قتل ہوا ہوگا تو اس سے کہینگے کہ اپنی امانت کو ادا کر وہ کہیگا اے
پروردگار میں ادا نہیں کر سکتا کیونکہ دنیا ختم ہو چلی حکم ہوگا اسکو دوزخ کے گڑھے میں لیجاؤ وہ اسمیں ڈال
دیا جاویگا اور برابر اسمیں چلا جائیگا یہانتک کہ اسکی گہرائی میں جا پونہچیگا - وہان وہی امانت ایکصورت
مین بنکر اسکے سامنے آئیگی وہ اسکو اٹھا کر اوپر کو چڑھیگا یہانتک کہ جب کنارہ کے قریب آکر نجات پانے کا
خیال کریگا تو اسکا قدم اس امانت پر پھسلیگا اور پھر اس میں گر پڑیگا اور ابد الاباد تک یہی حالت رہیگی
اور حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہر چیز میں امانت ہے وضو میں نماز میں روزہ میں غسل جنابت میں اور
سب سے زیادہ امانت ودیعتوں کے اندر ہے اور مسلم اور ابوداود اور نسائی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہیں ہے
کہ جو کسی کو اپنے گھر چھوڑ جاوے اور وہ اسکے پیچھے اسمیں خیانت کرے مگر اسکو بروز قیامت کھڑا کرکے حکم دیا
جائیگا اس شخص نے تیرے گھر والوں میں تیری خیانت کی تھی اسکی نیکیوں میں سے جسقدر چاہے لیلے وہ جسقدر
چاہیگا اسکی نیکیوں میں سے لیگا جبتک کہ راضی ہو جاوے پہر تم خیال کرتے ہو کہ وہ اسکی کوئی نیکی چھوڑیگا اور شیخین نے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسنے اپنی باندی یا غلام کو ناحق زناہ کی تہمت
لگائی بروز قیامت اسپر حد قائم کیجائیگی اور حاکم نے صحت کیساتھ عمر بن عاصؓ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی پہوپہی
سے ایک مرتبہ ملنے گئے ان کی پھوپھی نے ان کیلئے کہانا منگایا لونڈی نے کہانا لانے میں دیر کی -
پھوپھی نے کہا اے زانیہ جلد کیوں نہیں لاتی عمر بن عاصؓ نے کہا تو نے بڑی بات کہی کیا اسنے
تیرے سامنے زناہ کیا ہے پھوپھی نے کہا نہیں بخدا عمر بن عاصؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے
ہوئے سنا ہے جو کوئی مرد یا عورت اپنی باندی سے کہے یا زانیہ اور اس نے زناہ کی خبر نہ پائی ہو تو [illegible]
بروز قیامت اسکو درے لگاوینگا اور اسکو دور کردینگا اور طبرانی نے واثلہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ذمی کافر کو زناہ کی تہمت لگائی قیامت کے روز آگ کے کوڑوں سے
اسکے حد لگائی جائیگی اور ابوداود نے چند صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے اور انہوں نے
رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں خبردار ہو جاؤ جس شخص نے کسی شخص سے عہد کرکے

کسی پر ظلم کیا یا اُسکے حق ادا کرنے مین کوتاہی کی یا طاقت سے زیادہ اسکو حکم دیا یا بغیر اُسکی خوشی کے کوئی چیز سے لی تو ہم بروز قیامت اس کیطرف سے جھگڑا کرینگا اور ہنادؔ نے ابراہیم تخعی سے روایت کی ہو کہ کہا جاتا ہی کہ قیامت کے دن اگر کوئی شخص دوسرے سے کہیگا اسکو کپڑا دو پہنایا جاوے گا اور روٹی دو کھانا پیش کیا جاوے اُس سے قرض مانگتا تھا تو میں نے اُسکو نہ دیا حالانکہ اُس کے پاس پہنچ گیا تھا اور اصبہانی نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہمسایہ لوگ اپنے ہمسایون کے سر ہو جاوینگے ایک ہمسایہ دوسرے سے کہیگا اے پروردگار اس کو دریافت فرما کرنے اپنے دروازہ کو میرے لئے کیون بند کیا تھا اور اپنے گھر کی بچی ہوئی چیز یعنی اپنی حاجت سے زیادہ چیز مجھکو کیون نہین دی تھی

چھینکنے والیکے جواب کا قصاص یعنی بدلہ لئے جانیکے متعلق حدیث

اصبہانی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا تم مین سے کوئی اپنی چھینک کے جواب کا اپنے بھائی کے اوپر قیامت کے روز دعویٰ کریگا پس اُسکو بدلہ دلایا جاویگا اور ابو نعیم نے سعید بن جراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہی جس شخص کو اپنے بھائی مسلمان کے سامنے چھینک آ دی اور اُسنے چھینک کا جواب دیا تو اُسکے اوپر قرض رہیگا جسکو وہ بروز قیامت لیگا اور رزین نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین ہم سنا کرتے تھے کہ قیامت کے روز ایک شخص دوسرے کو چمٹیگا وہ کہیگا مجھسے تجھے کیا تعلق ہے اور مین تجھکو پہچانتا بھی نہین ہون وہ کہیگا تو مجھکو بری باتین کرتا ہوا دیکھتا تھا اور مجھکو منع نہین کرتا تھا **تنبیہہ** بیہقی نے بیان کیا ہی جاننا چاہیئے کہ اہلسنت کے اصول کے موافق مومن کے گناہون کی جزا ایک مدت معین تک ہوگی اور اُسکے حسنات کی جزا کے لئے مدت متناہی نہ ہوگی۔ اسواسطے کہ حسنات کی جزا ہمیشہ کیلئے جنت ہی پس غیر متناہی چیز کی انتہا کب ہو سکتی ہے پس اس تقدیر پر ان احادیث کی توجیہ یہ ہوگی کہ اُسکے مدعیون کو نیکیون کی جزا مین سے اس قدر دیدیا جاویگا۔ جو اُسکی برائیون کے برابر ہوگا پس اگر اُسکے حسنات ختم ہوگئے یعنے اُن کا اجر ختم ہوگیا تو مدعیون کی برائیان سے کر اُس کی برائیون مین شامل کرکے اُس کو جہنم مین ڈالدیا جاویگا۔ اگر اس کو معاف نہ کیا گیا حتی کہ جب اُن کی برائیون کی سزا ختم ہوجائیگی تو وہ جنت کو واپس آجاویگا کیونکہ ایمان کیوجہ سے اُسکے لئے جنت کی ہمیشگی لکھی ہوئی ہے اور اُسکے مدعیون کو اُسکے حسنات کے بدلے جسقدر باقی ہوگا وہ نہ دیا جاویگا صرف اسی قدر دیا جاویگا جو اُن مدعیون کے مظالم کے برابر ہوگا۔ اسواسطے کہ یہہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے اس شخص کے لئے جو قیامت کے روز ایمان کے ساتھ حاضر ہوگا

باب ان لوگونکا بیان کہ اللہ تعالی انکے دعوی رکھنے والونکا خود متکفل ہوگا

احمد اور طیالسی اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابونعیم رضی اللہ تعالی عنہم نے سند حسن کیساتھ عبدالرحمن
ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خدا تعالی قرضدار
کو اپنے سامنے بلائیگا وہ خدا تعالی کے سامنے کھڑا کیا جائیگا خدا تعالی فرمائیگا تو نے لوگون کے حق
کس وجہ سے ضائع کئے اور کسوجہ سے ان کے مال خراب کئے وہ کہیگا اے میرے پروردگار مین نے خراب نہین
کیا اور نہ ضائع کیا اور نہ کھایا اور نہ پیا اور نہ پہنا البتہ میرا مال جلگیا یا کہیگا غرق ہوگیا یا کہیگا چوری ہوگیا
خدا تعالی فرمائیگا میرا بندہ سچ کہتا ہے تیری طرف سے حق ادا کرنے کیلئے مین زیادہ سزاوار ہون
پس خدا تعالی کوئی چیز منگاکر اسکی میزان کے پلہ مین رکھیگا اسکے رکھنے سے حسنات کا پلہ بھاری اور سیات کا
پلہ ہلکا ہوجاویگا۔ اور اسکو جنت کا حکم دیا جاویگا۔ اور حاکم نے ابو امامہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ جو شخص
کچھ قرض لے اور اسکے ادا کرنے کی دلمین نیت ہو اور پھر مرجائے تو اللہ تعالے اس سے درگذر فرمائیگا اور جو
کچھ چاہیگا اسکے مدعی کو دیکر راضی کردیگا اور جو شخص قرض لے اور دلمین نیت دینیکی ہو اور مرجائے
تو خدا تعالے اسکے حق کو بدلہ دلوائیگا۔ اور ابونعیم نے باب حلیت مین سہل بن سعد سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تین شخص ایسے ہین کہ خدا تعالے قیامت کے روز ان کیطرف سے
حق ادا فرمائیگا ایک وہ شخص کہ جسنے خوف کیا کہ دشمن لوگ اہل اسلام کو مغلوب کردینگے اور اسکے
پاس کچھ سرمایہ نہین تھا اسلیئے اس نے قرض لیکر ہتھیار خریدا اور خدا کی راہ مین اس سے قوت حاصل
کی اور اس قرض کے ادا کرنے سے قبل مرگیا تو خدا تعالی اسکے قرض کو ادا فرمائیگا ایک وہ شخص کہ
اسکے پاس اسکے مسلمان بھائی کا انتقال ہوگیا اور کفن کو کپڑا میسر نہین ہوا اس شخص نے کپڑا قرض خریدا اور
مرگیا قرض کو ادا نہ کرسکا تو خدا تعالی بروز قیامت اسکی طرف سے ادا کردیگا۔ اور طبرانی اور حاکم نے ابو امامہ
سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے قرض لیا اور اسکے ادا کرنیکی
نیت رکھتا ہے تو خدا تعالی بروز قیامت اسکی طرف سے ادا کردیگا اور جس شخص نے قرض لیا اور ادا کرنیکی
نیت نہین رکھی اور اسی حال مین مرگیا تو خدا تعالے بروز قیامت فرمائیگا تجھکو یہ گمان تھا کہ مین اپنے
بندے کا حق نہ دلاؤنگا۔ پس اس شخص کی نیکیون کو لیکر دوسرے کی نیکیون مین شامل کردیا جاویگا۔
اور اگر اسکے پاس نیکیان نہونگی تو دوسرے کی برائیان لیکر اسکے اوپر کردی جائینگی اور طبرانی
نے ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے دین دو طرح کے ہوتے ہین جس
شخص نے ادا کی نیت رکھتے مرگیا تو مین اسکا متولی ہون۔ اور جو شخص ادا کی نیت نہین رکھتا تھا اور مرگیا

تو اُس شخص کے حسنات مین سے لیلیا جاویگا کیونکہ اُس روز نہ درم ہونگے اور نہ دینار۔ اور بزارؒ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان مین حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اگر تین چیزون کیوجہ سے انسان قرض لیگا اور پھر بغیر ادا کئے مرجائیگا تو اللہ تبارک تعالی اُسکی طرف سے ادا کردیگا ایک وہ شخص کہ اُسکے پاس کوئی مسلمان مرگیا اور اُسکو کفن میسر نہوا جس سے اُسکے بدنکو چھپادے اسوجہ سے اُس نے قرض لیکر کفن مول لیا اور بغیر ادا کئے مرگیا اور ایک وہ شخص کہ اُسنے اس بات سے خوف کیا کہ زنا نہ صادر ہوجاے اور اسلئے اُسنے کسی عورت سے نکاح کرلیا اور اُسکا مہر ادا نہ کیا تو اللہ تبارک تعالے اُسکی طرف سے بروز قیامت ادا کردیگا۔ اور سعید بن منصورؒ اور حاکمؒ اور بیہقیؒ اور ابن داؤدؒ نے حضرت انسؓ سے اور اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہین کہ میری امت مین سے دو شخص رب العزت تبارک وتعالے کے حضور مین کھڑے ہونگے ایک کہیگا اے میرے پروردگار میرے بھائی نے جو میرے اوپر ظلم کیا ہے اسکا بدلہ مجھکو دلادے خداتعالے ارشاد فرمایا تونے جو اپنے بھائی پر ظلم کیا ہے اُسکو ادا کر وہ عرض کریگا اے میرے پروردگار میری نیکیون مین سے کچھ باقی نہ رہا خداتعالی نے مدعی سے ارشاد فرمایا اب تو کیا کریگا اُسکی نیکیون مین سے کچھ باقی نہ رہا وہ کہیگا اے میرے پروردگار ایسا ہو کہ میرے گناہون مین سے کچھ بوجھ اُسکے اوپر رکھدیا جاے رسول اللہ صلعم نے جب یہہ بیان فرمایا تو آپکے چشمان مبارک سے آنسو جاری تھے اور روتے ہوے پھر فرمایا کہ یہہ بڑا دن ہوگا کہ اسروز لوگون کو اس بات کی ضرورت ہوگی کہ اُن کے بوجھ دوسرون پر ڈالے جائین پس خداتعالے نے مدعی سے فرمایا کہ اپنے سر کو اُٹھا اور جنتون کیطرف دیکھ اُسنے سر اُٹھایا اور دیکھ کر عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مین چاندی کے شہر بلند اور سونیکے محل موتیون سے جڑے ہوے دیکھتا ہون یہہ کسنے نبی یا کونسے صدیق یا کونسے شہید کے لئے ہین۔ اللہ تبارک تعالی نے فرمایا یہہ اُسکے لئے ہین کہ جو اُن کی قیمت ادا کرے اُسنے عرض کیا اے میرے پروردگار اُن کی قیمت کون ادا کرتا ہے ارشاد ہوا کہ تو ادا کرسکتا ہے اُسنے عرض کیا کسطرح ادا کرسکتا ہون حکم ہوا اسطرح سے کہ تو اپنے بھائی کو معاف کردے اُسنے عرض کیا اے پروردگار مین نے اُسکو معاف کیا اللہ تعالے نے فرمایا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور اُسکو بھی جنت مین لیجا۔ اور پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم لوگ خدا سے ڈرو اور آپسمین مصالحت رکھو تو خداتعالی قیامت کے روز مومنین مین صلح کرائیگا اور طبرانیؒ نے اوسط مین سند حسن کیساتھ حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب قیامت کے روز سب خلقت ملکی اور جنی جنت مین داخل ہونگے اور دوزخی دوزخ مین داخل ہونگے تو ایک منادی ندا کریگا اے اہل محشر تمہاری

تمہارے اندر جس نے ظلم کیا ہو اوسکو بخشو دو اور تمہارا اجر خدا تعالیٰ کے اوپر ہے نیز طبرانی نے حضرت ام ہانی رض
بنت ابی طالب سے انہوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہین خدا تعالیٰ تمام اولین اور آخرین
کو ایک میدان مین جمع کریگا پھر عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا کریگا اے اہل توحید خدا عزوجل
نے تمکو بخشدیا پھر لوگ کہڑے ہو کر باہمی مظلومون کے بارہ مین ایک دوسرے سے چمٹینگے پھر ایک منادی
ندا کریگا اے اہل توحید چاہیے کہ تم مین کا ایک دوسرے کا ظلم معاف کردے اور میرے اوپر اوس کا
اجر ہے امام غزالی رح نے فرمایا یہ حدیث اس شخص پر محمول ہے کہ جس نے ظلم سے توبہ کرلی ہو اور پھر اعادہ
نکیا ہو اور اوابین سے اس آیت مین یہی مراد ہے انہ کان للاوابین غفورا یعنے خدا
تعالے رجوع کرنے والون کے حق مین بخشنے والا ہے قرطبی نے بیان کیا ہے کہ یہہ تاویل
اچھی ہے اور یون بھی تاویل کر سکتے ہین کہ یہہ اوس شخص کے حق مین ہے جس نے خفیہ طور پر
اعمال صالحہ کئے ہون خدا تعالے اسکو بخشدیگا اور اسکے مدعیون کو اس سے راضی کردیگا ورنہ اگر تمام
لوگون کے لئے عام ہو تو کوئی دوزخ مین نہ داخل ہوگا اور شیخین نے ابو ہریرہ رض سے روایت کیا ہے فرمایا
رسولخدا صلعم نے ابن آدم کے تمام اعمال اسی کے لئے ہین مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور اسکی مین خود
جزا دونگا اور سفیان بن عیینہ رح سے دریافت کیا گیا کہ اس حدیث کے کیا معنے ہین انہون نے کہا کہ
جب قیامت کا روز ہوگا تو خدا تعالے برتر اپنے بندہ سے حساب لیگا اور اسکے اوپر جو ظلم ہووے
تمام اعمال سے اسکا بدلہ لیا جاویگا حتی کہ فقط روزہ باقی رہ جائیگا خدا تعالے باقی مظلومون کا
خود متکفل ہو جائیگا اور اسکو روزہ کیوجہ سے جنت مین داخل کریگا اور یہہ جو سفیان نے بیان کیا ہے
حدیث کے بعض طریقون مین صریح طور پر واقع ہوا ہے اور دار قطنی نے حضرت علی رض سے روایت
کیا ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کوئی میت ایسی نہین کہ جو مقروض مرجائے مگر وہ اپنے قرض مین
گروہ ہوگا اور جو شخص میت کی رہن کو فک کرادے خدا برتر بروز قیامت اُسکے رہن کو فک کردیگا
اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب الرد علی الجہمیہ مین راشد بن سعید سے روایت کیا ہے کہ فرمایا
رسولخدا صلعم نے کہ خدا تعالے ہمارے مظلومون کو سمیٹ کر اپنے قدم مبارک کے نیچے رکھہ لیگا یہانتک کہ
کسی مزدور کی مزدوری اور کسی چہارپایہ کی ہلاکی اور کسی مہر کا ناحق توڑنا باقی نہ ہوگا اور اس سے مہر نکاح مراد ہے

باب اصحاب اعراف کا بیان

خدا تعالے فرماتا ہے وعلی الاعراف رجال الایۃ ابن جریر اور بیہقی نے ابو طلحہ کے طریقہ سے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے آپ فرماتے ہین اعراف ایک دیوار ہے درمیان دوزخ اور جنت کے اور اصحاب الاعراف وہ لوگ ہین کہ جنسے بڑے بڑے گناہ ہوئے اُن گناہون کیوجہ سے خدا تعالی نے اُن کو روک لیا ہوگا وہ لوگ اعراف کے اوپر کھڑے ہونگے اور دوزخیون کو چہرہ کی سیاہی سے اور جنتیون کو چہرہ کی سفیدی سے پہچان لینگے جب انکی نگاہ جنتیون پر پڑیگی تو جنت مین داخل ہونے کی طمع کرینگے اور جب دوزخیون پر اُن کی نگاہ پڑیگی تو دوزخ سے اللہ تعالے سے پناہ مانگین گے اللہ تعالے ان کو جنت مین داخل کریگا اسی آیت مین اس کا ذکر ہے۔ اھو لاء الذین اقسمتم لاینالھم اللہ برحمۃ یعنے اصحاب اعراف جنت مین داخل ہو نہ تم کو کچھ خوف ہو اور نہ غم اور ہناد اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے اپنی تفسیرون مین عبد اللہ بن الحرث کے واسطے سے حضرت عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اعراف ایک دیوار ہے درمیان جنت اور دوزخ کے اصحاب اعراف اُسی جگہ پر ہونگے حتی کہ جب خدا تعالی کو اُن کا چھوڑنا مقصود ہوگا تو اُن کو ایک نہر کیطرف پہنچایگا جسکو نہر حیات کہتے ہین اُس کے دونون کنارے سونے کے خول کے ہونگے اور اُن کے اوپر موتی جڑے ہوئے ہونگے اور اُسکی مٹی مشک کی ہوگی وہ لوگ اسمین ڈالدیے جاوینگے اُس سے اُن کے رنگ صاف ہوجاینگے اور اُن کے سینون پر ایک سفید نشان ظاہر ہوجائیگا اُس سے اُن کی شناخت ہوا کریگی پھر جب اُن کے رنگ صاف ہوجاینگے تو اُن کو اللہ کے پاس حاضر کرینگے اللہ تعالی ارشاد فرمائیگا تم جس چیز کی چاہو تمنا کرو وہ تمنا کرینگے جب خوب تمنا کر چکین گے اور کوئی تمنا باقی نہ رہیگی تو حکم ہوگا جسقدر تم نے تمنا کی وہ ہم نے تمکو دی اور اُس کے مانند ستر گنا اور زیادہ پس وہ لوگ جنت مین داخل ہونگے اور وہ سفید نشان اُن کے سینون پر ہوگا اُس سے وہ پہچانے جاوینگے اور یہی لوگ اہل جنت مین مساکین مشہور ہونگے اور سعید بن منصور اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور ابو الشیخ نے اپنی اپنی تفسیرون مین اور طبرانی نے اور حارث بن اسامہ نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے عبد الرحمن مزنی سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلعم سے اصحاب اعراف کی نسبت کسی نے دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہین کہ جو خدا کی راہ مین قتل کئے گئے اور ابو الشیخ نے ابن المنکدر کے طریقہ سے مزینہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ نبی صلعم سے کسی نے اصحاب الاعراف کی نسبت دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہین کہ جو بلا اجازت اپنے باپونکی نافرمانی کر کے جہاد کیلئے نکل گئے اور خدا کی راہ مین مارے گئے اور طبرانی نے سند ضعیف کیساتھ ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم سے اصحاب اعراف کی نسبت دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا یہ وہ ہین جنہون نے اپنے باپونکا کہنا نہ مانا اور خدا کی راہ مین مارے گئے پس شہادت اُن کو دوزخ مین

داخل ہونے سے روکیگی اور ماں باپ کی نافرمانی جنت مین داخل ہونے سے روکیگی اسواسطے وہ جنت اور دوزخ
کے مابین ایک دیوار پر ہونگے حتی کہ اُن کے گوشت اور پوست پگہل جائینگے پہر جب خدا تعالی اپنی خلقت کے
حساب سے فارغ ہوگا اور اُن سب کے سوا کوئی باقی نہ رہا ہوگا تو اُن کے ساتھہ اپنی رحمت کا قصد کریگا اور
اپنی رحمت سے اُن کو جنت مین داخل فرمائیگا اور بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم
سے اصحاب اعراف کی نسبت دریافت کیا گیا آپنے فرمایا یہہ وہ لوگ ہین کہ جو خدا کی راہ مین مارے گئے پس
ماں باپ کی نافرمانی کیوجہ سے وہ جنت سے روک دئے جاوینگے اور خدا کی راہ مین مارے جانے کے
باعث دوزخ سے روک دئے جاوینگے اور ابن داؤد اور ابن جریرؓ نے بطور سند کے عمرو بن حزم بن جریر کی
روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم سے اصحاب اعراف کی نسبت دریافت کیا گیا آپنے فرمایا
یہہ لوگ ہین کہ جنکا فیصلہ سب بندون کے بعد کیا جائیگا جب رب العالمین سب بندون کے فیصلہ
سے فارغ ہوگا اُن کیطرف متوجہ ہوکر فرمائیگا تم وہ لوگ ہو کہ تمہاری نیکیون نے تمکو دوزخ سے نکالا
مگر تم جنت مین داخل نہوئے پس میری طرف سے تم آزاد ہو اب جہان چاہو جنت مین کہاؤ پیو یہ حدیث مرسل
حسن ہے اور ابن مردویہ اور ابو الشیخؒ نے دو طریقہ پر جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم
سے اُن لوگون کی نسبت دریافت کیا گیا جنکی نیکیان اور برائیان برابر ہونگی آپنے فرمایا یہ لوگ
صاحب اعراف ہونگے یہ جنت مین داخل نہوئے ہونگے اور داخل ہونے کی طمع رکہتے ہونگے اور بیہقی نے
حذیفہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قیامت کے روز خدا تعالی جنت مین
لوگون کو جمع فرمائیگا اہل جنت کو جنت مین جانیکا اور اہل دوزخ کو دوزخ مین جانیکا حکم دیگا پہر اصحاب اعراف
سے فرمائیگا تم کس چیز کا انتظار کرتے ہو وہ عرض کرینگے ہم تیرے حکم کے منتظر ہین ارشاد ہوگا تمہاری
نیکیان تمکو دوزخ سے نکالکر باہر لیگئین اور دوزخ مین تمکو داخل نہ ہونے دیا مگر تمہارے گناہ تمہارے
جنت کے مابین حائل ہوگئے پس میری رحمت اور مغفرت سے جنت مین داخل ہوجاؤ اور سعید بن منصور اور
ابن جریر اور ابو الشیخ اور بیہقی اور ہناد نے حذیفہؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین اصحاب اعراف
وہ لوگ ہین کہ جنکی برائیان جنت مین داخل ہونے سے مانع ہونگی اور نیکیان دوزخ سے نکال لیجائینگی
اور جبتک خدا تعالی لوگون کا فیصلہ فرمائیگا اصحاب الاعراف اسجگہ چہوڑ دئے جاوینگے پہر جب
خدا تعالی فیصلہ سے فارغ ہوگا تو اسی اثنا مین پروردگار تعالی شانہ اُن کے پاس ظہور فرمائیگا اور
ارشاد ہوگا کہڑے ہوجاؤ اور جنت مین داخل ہو مین نے تمکو بخشدیا اور عبد الرزاق نے حذیفہ سے روایت
کیا ہے کہ اصحاب اعراف وہ لوگ ہین کہ جنکی نیکیان اور برائیان دونون برابر ہین یہہ لوگ جنت اور

اور دوزخ کے مابین ایک دیوار پر ہونگے اُن کو جنت مین داخل ہونے کی طمع ہوگی داخل نہ ہونگے اور
ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جن لوگون کی نیکیان اور
برائیان برابر ہونگی وہ اصحاب اعراف مین سے ہونگے اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ اصحاب اعراف
وہ لوگ ہین جنکی نیکیان اور برائیان برابر ہون اور وہ جنت اور دوزخ کے مابین ایک دیوار پر ہونگے اور جنت
مین داخل ہونیکی اُن کو توقع ہوگی اور وہ جنت مین داخل بھی ہونگے اور ہناد نے مجاہد سے روایت
کیا ہے کہ اصحاب اعراف صلحا و فقہا علماء لوگ ہونگے اور اعراف ایک دیوار ہے مابین جنت اور دوزخ
کے اور بیہقی نے ابی مجلز سے روایت کیا ہے کہ اعراف ایک بلند جگہ ہوگی جسپر فرشتے موجود ہونگے اور اہل جنت
اور اہل دوزخ کو پیشانیون سے پہچانتے ہونگے اور ہناد نے مجاہد کے طریقہ سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت
کی ہے کہ اعراف ایک دیوار ہے جیسے مرغ کا کلغی ہوتا ہے قرطبی نے کہا ہے کہ اصحاب اعراف کی تفسیر مین
تمام اختلافات کا ماحصل بارہ قول ہین جنمین سے ارجح قول یہ ہے کہ اصحاب اعراف وہ لوگ ہین کہ جنکی
نیکیان اور برائیان برابر ہونگی اور اسکے متعلق حدیث بیان ہوچکی دوسرا قول یہ ہے کہ وہ صلحاء اور فقہا
لوگ ہونگے تیسرا قول یہ ہے کہ وہ شہدا ہین چوتھا قول یہ ہے کہ عمدہ مومنین اور شہدا ہین جو اپنی ذاتون سے
فارغ ہوکر لوگون کے حالات کی نگرانی کرتے ہین پانچوان قول وہ لوگ ہین کہ جنہون نے اپنی مان
باپون کا کہنا نہ مانا اور بلا اجازت جہاد کے لئے چلے گئے پس اُن کی نافرمانی اور شہادت مین مقابلہ اور
برابری اور اسکے متعلق حدیث بیان ہوچکی چھٹا قول یہ ہے کہ وہ قیامت کے عادل لوگ مراد ہین کہ جو
لوگون پر گواہی دینگے اور وہ ہر است مین سے ہونگے ساتوان قول انبیاء ہین کہ جو اما مہین دنیا مین اصحاب اعراف
ہین آٹھوان قول وہ لوگ مراد ہین کہ جن کے چھوٹے چھوٹے گناہ ہین اور دنیا مین رنج اور تکلیفین
اٹھا کر گناہون کا کفارہ نہین ہوا ہے اور اُن لوگون نے کبیرہ گناہ نہین کئے ہین لہذا وہ کھڑے
کردئے جاوینگے تاکہ کھڑے رہنے کی اور رکنے کی تکلیف صغیرہ گناہون کے مقابل ہو جائے نوان
قول اہل قبلہ کی اہل کبائر مراد ہین اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہ منقول ہوا ہے دسوان قول
ولد الزنا لوگ مراد ہین گیارہوان قول وہ فرشتے مراد ہین جو اس دیوار کے اوپر مقرر ہین اور جنت
اور نار مین داخل کرنے سے قبل کافرین اور مومنین مین تمیز کرتے ہین بارہوان قول حضرت عباس
اور جعفر اور حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین مراد ہین اور اعراف ایک پہاڑ ہے درمیان جنت
اور دوزخ کے اور بعض کہتے ہین جبل اُحد ہے جو وہان اُٹھا کر رکھدیا جاویگا مین کہتا ہون پانچوان
اور نوان قول پہلے قول کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے کما لا یخفی اسواسطے کہ جنت کا مدار نیکیون اور برائیوں

کے برابر ہوتے ہر ہے پس اس طرح سے تینون احادیث جمع ہوسکتی ہین اور قطعی طور پر اس قول کی ترجیح ثابت ہوسکتی ہے واللہ تعالی اعلم

باب اطفال مشرکین کے بیان مین

ابو یعلے نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین رسول خدا صلعم سے اطفال مسلمین کی نسبت دریافت کیا تہا آپ نے فرمایا وہ اپنے باپون کے ساتہہ ہونگے اور اطفال مشرکین کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے باپون کے ساتہہ ہونگے۔ اور احمد نے نہایت ضعیف سند کے ساتہہ حضرت عائشہ رض سے روایت کیا ہی کہ حضرت عائشہ نے رسول خدا صلعم کے حضور مین اطفال مشرکین کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر تو کہے تو مین انہین سے ہر ایک کا نام تبلادون اور عبداللہ ابن احمد نے زوائد المسند مین ایسی سند کے ساتہہ کہ اسمین ایک راوی مجہول ہے اور اُس سند مین انقطاع ہے اور ابن ابی عاصم نے سنت مین علی رض سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت خدیجہ رض نے رسول خدا صلعم سے اپنے دو بچون کی نسبت دریافت کیا کہ جو ایام جاہلیت مین مرچکے تہے آپ نے فرمایا وہ دونون دوزخ مین ہین پہر حضرت خدیجہ کے چہرہ پر جب آپ نے اداسی دیکہی تو فرمایا اگر تو اُن کی جگہ کو دیکہتی تو اُن سے نفرت کرتی پہر اُنہون نے عرض کیا اچہا آپ سے جو میری اولاد ہوئی وہ کہان ہونگے آپ نے فرمایا مومنین اور اُن کی اولاد جنت مین اور مشرکین اور اُن کی اولاد دوزخ مین ہوگی پہر آپ نے یہہ آیت پڑہی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا الاٰیۃ اور ابو داؤد نے حضرت ابن مسعود رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس شخص نے لڑکی کو زندہ درگور کیا وہ بہی دوزخ مین ہوگا اور وہ لڑکی بہی اور نیز سند حسن کے ساتہہ سلمہ بن قیس اشجعی سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ مین اور میرا بہائی دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری ماں ایام جاہلیت مین مرگئی اور وہ مہمانون کی مہمان نوازی کرتی تہی اور اہل قرابت کیساتہہ سلوک کرتی تہی مگر اُسنے ایام جاہلیت مین اپنی بہن کو جو چہوٹی لڑکی تہی زندہ درگور کیا تہا آپ نے ارشاد فرمایا زندہ درگور کرنیوالی اور زندہ درگور کی گئی دونون دوزخ مین ہین اور احمد نے سند حسن کیساتہہ خنساء بنت معاویہ بن صریم سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ میرے چچا نے مجہسے بیان کیا کہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ جنت مین کون کون ہوگا آپ نے فرمایا جنت مین نبی ہوگا اور شہید جنت مین ہوگا اور جسکو زندہ درگور کیا ہے وہ جنت مین ہوگا اور بہی جنت مین ہوگا اور بخاری نے سمرہ سے خواب کی حدیث مین کہ جو ایک طویل حدیث ہی روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلعم ایک بوڑہے آدمی کے پاس ہوکر گذرے وہ ایک درخت کی

نیچے بیٹھا ہوا تہا اور اسکے گرد بچے بیٹھے ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہہ حضرت ابراہیم ہین اور وہ یہ
مسلمانون اور مشرکین کی اولاد ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اور مشرکین کی اولاد آپنے فرمایا
ہان اور مشرکین کی اولاد اور ابن عبد البر نے سند ضعیف کے ساتھہ حضرت عائشہؓ سے روایت کی
ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے رسول خدا صلعم سے اولاد مشرکین کی نسبت دریافت کیا آپنے فرمایا وہ اپنے
باپون سے پیدا ہوئی ہین پہر اس کے بعد مین نے دریافت کیا تو آپنے فرمایا خدا خوب جانتا ہے کہ وہ
کیا عمل کرتے پہر اسکے بعد جب اسلام محکم ہوگیا تو مین نے دریافت کیا تو یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ یعنے کوئی بوجہہ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجہہ نہ اٹھائیگا پس آپنے فرمایا وہ فطرت
اسلام پر ہونگے یا فرمایا جنت مین ہونگے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے
وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے اپنے پروردگار سے اولاد لاہیون کی نسبت سوال کیا جو
چہوٹے بچے ہوتے ہین کہ ان کو عذاب نہ دے پس خدا تعالی نے مجہکو وہ دیدئے اور ابن عبد البر نے کہا
ہے کہ لاہین سے کہ جو اس حدیث مین واقع ہوا ہے اطفال مراد ہین اسواسطے کہ ان کے سب
کام لہو ولعب ہوتے ہین اور کچہہ ارادہ اور اہتمام انکو نہین ہوتا پس ان احادیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ جنت مین جائینگے اور طیالسی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اطفال مشرکین
کی نسبت دریافت کیا گیا تو فرمایا رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے انہون نے برائیان نہین کی ہین
کہ جو دوزخ مین جائین اور نیکیان بہی نہین کی ہین کہ جو ان کے بدلہ مین جنت کے بادشاہ بنتے
وہ اہل جنت کے خادم ہونگے اور ابن جریر نے سمرہؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ ہم نے رسول خدا
صلعم سے اطفال مشرکین کی نسبت دریافت کیا آپنے فرمایا کہ وہ اہل جنت کے خادم ہونگے اور سعید
بن منصور نے سلمانؓ سے روایت کیا ہے کہ مشرکین کے اطفال اہل جنت کے خادم ہونگے اور اسی
کے مثل حضرت ابن مسعودؓ سے موقوفا روایت کیا ہے اور شیخینؒ نے ابو ہریرہؓ سے اور انہون نے نبی صلعم
سے روایت کیا ہے کہ آنجناب صلعم سے اطفال مشرکین کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ خدا
خوب جانتا ہے کہ وہ کیسے کام کرتے اور اسی کی مثل حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے اور یہہ
دونون تمام احادیث کے اعتبار سے بلحاظ اسناد و معنی کے زیادہ تر صحیح ہین اور متقدمین اور
متاخرین نے اطفال مشرکین کی نسبت مختلف قول بیان کئے ہین ایک یہہ قول ہے کہ وہ دوزخ
مین ہونگے اسکی دلیل وہی احادیث ہین کہ جو شروع مین بیان کی گئین لیکن وہ ضعیف ہین انسے
حجت قائم نہین ہوسکتی یا اس حدیث سے منسوخ ہین کہ جسمین آیت کے نازل ہونیکا بیان ہے یا ان

اطفال پر محمول ہین کہ جنکی نسبت خدا کو علم تھا کہ اگر زندہ رہے تو کفر کرینگے یا اُن اطفال پر محمول ہین کہ اگر اُن کا امتحان لیا جاتا تو دوزخ مین داخل ہوتے قول دوم یہ ہے کہ وہ جنت مین داخل ہونگے اور اُن کی دلیل پر وہ احادیث ہین کہ جو ہم پہلے بیان کر چکے نووی نے بیان کیا ہے کہ مذہب صحیح اور مختار یہی ہے اور محققین نے اسی کیطرف رجوع کیا ہے بقولہ تعالیٰ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا یعنے جب تک ہم رسول نہ بھیجدیتے اُسوقت تک عذاب دینیوالے نہین تھے اور جب خدا تعالیٰ دعوت اسلام کی نہ پہونچنے کی حالت مین عاقل کو بھی عذاب نہ دیگا تو غیر عاقل کو بطریق اولیٰ نہ دیگا اور ایک دلیل اسکی صحیح کی یہ حدیث ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ وابواہ یہودانہ او ینصرانہ یعنے ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور اُسکے ماں باپ اُسکو خواہ یہودی بنادین یا نصرانی تیسری دلیل یہہ ہے کہ وہ اہل جنت کے خادم ہونگے چنانچہ اوپر کی احادیث مین مذکور ہو چکا اور نسفی نے بحر الکلام مین اہل سنت والجماعۃ سے اسکو نقل کیا ہے چوتھا قول یہ ہے کہ وہ خدای تعالیٰ کی مشیت مین ہے ہم کچھ حکم نہین لگاتے چنانچہ صحیحین کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور یہ قول حماد اور ابن مبارک اور ابن راہویہ اور شافعی سے منقول ہے اور نسفی نے ابو حنیفہ رح سے اسکو نقل کیا ہے پانچوان قول یہ ہے کہ آخرت مین اُن کا امتحان لیا جاویگا اور اُسکا ثبوت اُن احادیث سے ہوتا ہے کہ جو اُسکے بعد ذکر کیجائینگی بیہقی نے کتاب الاعتقاد مین اسی قول کو صحیح کہا ہے اور میرے نزدیک یہہ ہے کہ احادیث مین کچھہ منافات نہین ہے بلکہ اسی بات کا قائل ہونا چاہیئے کہ جسکا ثبوت صحیحین کی حدیث سے ہوتا ہے کہ اُن کا جنت یا دوزخ مین داخل ہونا خدا تعالیٰ کی مشیت مین ہے اور آخرت مین اُنکا امتحان لیا جائیگا پس جسکی قسمت مین سعادت لکھی ہوگی تب اُس کے لئے حکم ہوگا کہ دوزخ مین داخل ہو تب وہ اطاعت کریگا پھر اُسکو جنت کیطرف لوٹا دینگے اور جسکی قسمت مین شقاوت لکھی ہوگی وہ دوزخ مین داخل ہونے سے باز رہیگا اطاعت نہ کریگا اُسیوقت اُسکو دوزخ مین جھونک دیا جاویگا اور اسطرح سے تمام احادیث و اقوال مین تطبیق ہو سکتی ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہ جنت اور دوزخ کے مابین ایک مقام مین ہونگے اور بعض کہتے ہین کہ مٹی ہو جائینگے اور اس قول کی کوئی دلیل نہین ہے اور مسلمانون کی اولاد مین کسی کا اختلاف نہین ہے سب کے نزدیک جنت مین جائینگے امام احمد اور ابن ابی زید اور ابو یعلے وغیرہم نے اُسکو نقل کیا ہے اور قرآن اور حدیث سے صاف اُسکا ثبوت ہوتا ہے پس جو شخص اُسمین توقف کرے اور اُنکو مشیت مین داخل کرے عجیب بات کہتا ہے بلکہ جو اس قول کو نقل کرے اُس سے بھی تعجب معلوم ہوتا ہے قرطبی نے بیان

کیا ہے یہہ قول ایسا ہے کہ اجماع اہل سنت اور اخبار صحیحہ کے خلاف ہی اور نووی نے بیان کیا ہے
اہل اسلام کے علما معتبرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمانون کے بچے جنت مین ہونگے اور بعض
نے اسمین توقف کیا ہی اور مسلم کی اس حدیث سے دلیل بیان کی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہین
کہ رسول خدا صلعم ایک انصاری کے لڑکے کی نماز کے لیے بلائے گئے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
خوشخبری ہی اسکے لیے کہ وہ جنت کی چڑیون سے ایک چڑیا ہے کوئی برائی کا کام اُسنے نہین کیا تھا
اور نہ جوان ہوا تھا آپنے فرمایا یا اسکے غیر اے عائشہ خدا تعالی نے جنت کو پیدا کیا اور اسکے لیے
اہل پیدا کیے اور وہ اپنے باپ دادا کی پشت مین اہل تھے اور دوزخ کو پیدا کیا اور اُسکے لیے اہل پیدا کیے
جب وہ اپنے باپ دادا کی پشت مین تھے - نووی نے بیان کیا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ شاید جناب
رسول خدا صلعم نے اُن کو اسبات سے منع فرمایا کہ بلا کسی دلیل کے فورًا ایک چیز کا قطعی حکم نہ لگا یا کرین
یا آپ کو اُسوقت تک خدا کیطرف سے یہہ علم نہین کہ مسلمانون کے بچے جنت مین جاوینگے مین کہتا ہون
کہ اس جواب مین یہ احتمال اور بڑہا دینا چاہیے کہ شاید آپنے آیت فتح کی نازل ہونے سے قبل ایسا
فرمایا جو وما ادری ما یفعل بی ولا بکم کی ناسخ ہے اور رسول خدا صلعم کا دستور تھا کہ اگر کوئی شخص
کسی خاص شخص کے لیے جنت کی گواہی دیتا تھا تو آپ اسی آیت سے رد کر دیا کرتے تھے چنانچہ عثمان بن
مظعون کے لیے جب ایک عورت نے جنت کی گواہی دی تو حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آپنے اُسکو
روک دیا پھر جب آیت الفتح نازل ہوئی تو آپ بہت خوش ہوئے اور پھر چند خاص خاص لوگون کیلئے
آپنے جنت کی گواہی دی واللہ سبحانہ تعالے اعلم بازلی نے بیان کیا ہی کہ یہہ توقف اول تو کرنا نہین
چاہیے اور اگر بالفرض کیا بھی جاوے تو اولاد انبیا کے سوا ہی اور سعید بن منصور اور ابن ابی حاتم اور
حکیم نے نوادر الاصول مین حضرت علی بن ابیطالبؓ سے کل نفس بما کسبت رھینۃ الا اصحٰب الیمین
کی تفسیر مین بیان کیا ہے کہ اصحاب الیمین سے مسلمانون کے بچے مراد ہین اور حکیم نے اتنی بات اور
زیادہ بیان کی ہے کہ بچون نے کوئی کام نہین کیے کہ اپنے کامون مین گرو ہوتے اور ابو الشیخ
نے ثواب مین ابو امامہؓ سے روایت کیا وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے خواب دیکھی کہ
مین جنت مین داخل ہوا ہون وہان دیکھتا ہون کہ اہل جنت مین سب سے اوپر فقرا مہاجرین اور مومنین
کے بچے ہین اور دیکھتا ہون کہ سب سے کمتر جنت مین تونگر اور عورتین ہین مجھسے کسی نے بیان کیا
کہ تونگر اسواسطے ہین کہ وہ دروازہ کے اوپر کھڑے ہوئے ہین انکا حساب ہو رہا ہے اور منتخب ہو کر
آتے ہین اور عورتون کو سونے اور حریر نے خدا سے غافل کر دیا اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور

بزار نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول محمد صلعم نے کہ اس امت کا
حال ہمیشہ قریب قریب رہیگا جبتک بچون کے اور تقدیر کے اندر کلام نکرینگے ابن حبان نے کہا ہے کہ
اس سے مشرکون کے بچے مراد ہین ۔

باب اسبات کے بیان مین کہ ان لوگون کے ساتھہ کیا معاملہ کیا جائیگا جنکی طرف انبیا
کی تبلیغ نہین پہونچی مثلاً گونگا آدمی یا بیہوش یا وہ لوگ کہ جو انبیا کے زمانہ سے عرصہ دراز کے بعد پیدا
ہوتے ہین یعنے فطرت کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے بزار نے ثوبانؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول محمد صلعم
نے نہایت اہتمام کے ساتھہ بیان فرمایا کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو اہل جاہلیت اپنے اپنے گناہونکو
اپنے پیٹھون پر لادے ہوئے آئینگے خدا تعالی اُنسے پوچھیگا وہ کہینگے اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری
پاس کسی رسول کو نہین بھیجا اور تیرا حکم ہمارے پاس تک نہین آیا اور اگر تو ہماری پاس رسول بھیجتا
تو ہم سب بندون سے زیادہ تیری فرمانبرداری کرتے خدا تعالی اُنسے فرمائیگا بہلا مین تمکو ایک چیز
کا اب حکم دون تو میری اطاعت کروگے وہ اسکو قبول کرینگے اور خدا تعالی اُنسے عہد لیگا پہر ان کے
سامنے ایک آگ بلند کی جائیگی اور حکم ہوگا کہ تم اس آگ مین گہس پڑو وہ اسطرف کو چلین گے مگر جب
قریب پہونچکر آگ کو دیکھین گے تو پراگندہ ہو کر ہٹینگے اور کہینگے اے پروردگار ہماری ہمکو اس سے جدا کردے
کہ ہم مین اسکے اندر داخل ہونیکی طاقت نہین ہے خدا تعالی فرمائیگا اب ذلت کے ساتھہ اسمین داخل ہوجاؤ
پہر آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر پہلی مرتبہ وہ اسمین داخل ہوجاتے تو وہ آگ ان پر ٹھنڈی اور رحمت ہوجاتی
اور احمد اور ابن راہویہ نے اپنی مسندین مین اور بیہقی نے کتاب الاعتقاد مین اسود بن سریعؓ سے روایت
کیا ہے اور اسکو صحیح کہا ہے کہ فرمایا رسول محمد صلعم نے چار شخص قیامت کے روز جھگڑا کرینگے ایک بہرہ
کہ جو بالکل نہ سنتا ہوگا اور ایک احمق اور ایک بہت بوڑھا جسکے حواس درست نہونگے ایک وہ شخص
کہ جو ایام جاہلیت مین مرگیا اُسکے پاس کوئی رسول نہین آیا بہرہ تو یہ کہیگا اے میری پروردگار جب
اسلام آیا ہے تو مین کچھہ نہین سنتا تہا اور احمق کہیگا اے میری پروردگار جب اسلام آیا ہے تو بچے اس
زمانہ مین میری اونٹون کے مینگنے پہینک کر مارتے تہے اور وہ بوڑھا کہیگا کہ جب اسلام آیا ہے
تو مین کچھہ نہین سمجھتا تہا اور وہ جاہلیت کا شخص کہیگا ای پروردگار میرے پاس تیرا کوئی رسول نہین آیا
پس خدا تعالی اُنسے اطاعت کے اوپر عہد کریگا یعنے اگر اب تیرا حکم ہوگا ہم اسکی اطاعت کرینگے پہر
خدا تعالی ان کو یہ حکم کریگا کہ آگ مین داخل ہوجاؤ پس قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھہ مین میری
جان ہے اگر وہ آگ مین داخل ہوجاتے تو ٹھنڈی ہوجاتی اور سیر تینون سے ابو ہریرہؓ کی حدیث سے

مرفوعاً اسی کے مثل روایت کی ہے مگر اس کے آخر اسقدر اور زیادہ ہے کہ جو اسمین داخل ہوجائیگا تو ہٹنڈی ہی
اور رحمت ہوجاے گی اور جو داخل ہو گا تو اسمین جہونکدیا جائیگا اور بزار اور ابویعلے نے حضرت انس رضہ
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ قیامت کے روز چار آدمیون کو حاضر کیا جا دیگا ۔ ایک بچہ ایک بے عقل ایک
وہ شخص کہ جو جاہلیت کے زمانہ مین مرگیا ایک شیخ فانی اور ان مین سے ہر ایک اپنی اپنی حجت کریگا پھر
خدا تعالی آگ سے کہیگا اپنی گردن باہر نکال پھر ان سے فرمائیگا مین اپنے بندون کیطرف انہین کی جنس سے
رسول بہیجا تہا اور اب مین خود تمہارے لئے اپنا رسول بنتا ہون تم اس آگ مین گہس جاؤ پس جس شخص
کی تقدیر مین شقاوت لکہی ہوگی کہیگا اے پروردگار کیا ہم اس مین گہس جائین اس سے تو ہم بہاگا
کرتے تہے اور جس کی قسمت مین سعادت لکہی ہوگی فوراً اس آگ مین جا پڑیگا خدا تعالی فرمائیگا تم میرے
رسولون کی سب سے زیادہ تکذیب اور نافرمانی کرتے پس ان کو جنت مین اور ان کو دوزخ مین داخل کریگا
اور بزار نے محمد بن یحیی ذہبی سے اور انہون نے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا
رسولخدا صلعم نے جو شخص رسول کے پیدا ہونے سے پہلے مرگیا اور بے عقل اور بچہ سب اپنی اپنی دلیل
بیان کرینگے جو شخص رسول کے آنے سے پہلے مرگیا ہے وہ کہیگا کہ میرے پاس کتاب نہین آئی اور
بیعقل کہیگا اے پروردگار تونے مجہکو عقل نہین دی تہی کہ جس سے مین نیکی اور بدی کو سمجہتا اور بچہ
کہیگا اے میرے پروردگار مین عقل کے درجہ کو نہین پہونچا تہا پس ان کے لئے آگ بلند کیجائیگی اور
حکم دیا جاویگا کہ اس کے اندر چلے جاؤ پس جسکی نسبت خدا تعالی کا علم یہہ ہوگا کہ اگر یہہ کام کے درجہ کو
پہونچتا تو سعید ہوتا وہ آگ مین چلا جائیگا اور جسکی نسبت خدا تعالی کا یہہ علم ہوگا کہ اگر وہ کام کے لائق ہوتا
تو شقی ہوتا وہ آگ مین جانے سے رک جائیگا اسوقت خدا تعالی فرمائیگا تم نے خود میری نافرمانی کی پس اگر
میرے رسول تمہارے پاس آتے تو تم کیا کرتے ۔ اور طبرانی اور ابونعیم نے معاذ بن جبل رضہ سے اور انہون نے
نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے قیامت کے روز اس شخص کو حاضر کیا جائیگا کہ جس کی عقل
سلب ہوگئی ہوگی اور اس شخص کو جو رسول کے آنے سے پہلے مرگیا ہوگا اور بچے کو جو حالت طفلی مین مرا ہوگا
پس وہ بیعقل حاضر ہوکر کہیگا اے میرے پروردگار اگر تو مجہکو عقل دیتا تو جس شخص کو تونے عقل دی ہے
وہ اپنی عقل کیوجہ سے مجہسے زیادہ نیکبخت ہوتا اور قبل از رسول مرنے والے اور جو دس سال بچہ بہی ایسا ہی
کہیگا اسوقت خدا تعالی فرمائیگا مین تمکو اب ایک حکم دیتا ہون تم میری اطاعت کروگے وہ کہینگے
ہان ۔ خدا تعالی فرمائیگا جاؤ دوزخ مین داخل ہوجاؤ اگر وہ اس مین داخل ہوجائینگے تو ان کو ضرر
نہ پہونچیگا پس ان کی طرف آگ کی زبانین نکلین گی وہ سمجہین گے کہ تمام مخلوق اس سے ہلاک

ہوجائیگی کوئی نہ بچیگا اور یہہ خیال کرکے فوراً بہاگین گے پہر خدا تعالی دوسری مرتبہ حکم دیگا وہ پہر لوٹ کر
بہاگین گے پس خدای تعالی فرمائیگا مین نے تمکو پیدا کرنے سے پیشتر جان لیا تہا کہ تم ایسے ایسے کام
کروگے اور مین نے اپنے علم کے موافق ہی تمکو پیدا کیا تہا اور میرے علم کے موافق ہی تمہارا انجام کار ہوگا
اے آگ ان کو جہپٹ جلد آگ اُن کو پکڑے گی۔ اور ابن المبارک نے مسلم بن یسارؓ سے روایت کیا ہی وہ کہتے
ہین کہ مجہسے اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالی ایک بندہ کو اٹہائیگا کہ جو دنیا مین اندہا اور
بہرہ اور گونگا ہوگا اور یہہ وصف اُسمین مادرزاد ہونگے نہ اُسنے کچہہ سنا ہوگا اور نہ کچہہ دیکہا ہوگا نہ کوئی کلام
کبہی زبان سے نکالا ہوگا خدا تعالی اُس سے فرمائیگا جس چیز پر تو مقرر کیا گیا تہا اور تجہکو حکم دیا گیا تہا اسکو
تونے کیا کیا وہ کہیگا اے میری پروردگار بخدا تونے مجہکو بینائی نہین دی کہ جس سے مین لوگونکو دیکہتا
اور اُن کی پیروی کرتا اور نہ میرے کان ہین جس سے مین سنتا کہ مجہکو کس چیز کا حکم دیا گیا اور کس چیز
سے منع کیا گیا اور نہ تونے مجہکو زبان دی کہ جس سے مین اچہا یا بُرا کلام کرتا مین تو بمنزلہ ایک لکڑی
کے تہا خدا تعالی فرمائیگا اب جس چیز کا مین تجہکو حکم دون اُسمین تو میری اطاعت کریگا وہ کہیگا ہان
خدا تعالی حکم دیگا دوزخ مین چلا جا۔ وہ دوزخ مین جانے سے انکار کریگا جب انکار کریگا تو زبردستی اُسمین
دہکیلدیا جاویگا۔

باب جنات کے بیان مین

بیہقی نے حضرت انسؓ سے اور اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ فرمایا
آپنے جنات مین سے جو ایمان لائے ہین اُن کے لئے ثواب اور عذاب ہوگا ہم نے آنحضرت صلعم سے
اُن کے ثواب کا اور اُن کے مومنین کا حال دریافت کیا اُنہون نے فرمایا وہ اعراف پر ہونگے جنت مین
امت محمد صلعم کے ساتہہ نہونگے۔ پہر ہم نے دریافت کیا اعراف کیا چیز ہے آپنے فرمایا جنت کی دیوار
ہے اُسمین بہی نہرین چلتی ہین اور درخت اور پہل پیدا ہوتے ہین اور ابو الشیخ نے عظمت مین لیث
بن سلیم سے روایت کی ہے کہ مسلمان جن نہ جنت مین داخل ہونگے اور نہ دوزخ مین اور حضرت ابن
عباسؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ خلق کی چار قسمین ہین ایک قسم سب جنت مین ہین وہ فرشتے
ہین ایک قسم سب دوزخ مین ہین وہ شیاطین ہین اور دو قسمین جنت اور دوزخ مین ہین وہ جن اور انسان
ہین اُن کے لئے ثواب اور عذاب دونون ہین اور حمزہ بن حبیب سے روایت کی ہی کہ کسی نے اُنسے دریافت
کیا آیا جنت مین جن داخل ہوگا اُنہون نے کہا ہان اور اُسکی تصدیق اس آیت سے ہوتی ہے۔ لم
یطمثهن انس قبلهم ولا جان۔ یعنے اُن سے پیشتر کسی انسان نے ان عورتون کو نہین چہوا

اور نہ جن نے انہوں نے جن کی تفسیر جنیات سے اور انس کے انسیات سے کی ہے۔

باب جہنم کے بیان مین نعوذ باللہ تعالیٰ منہا

ترمذی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے دوزخ کی مثل
کوئی چیز نہین دیکھی جسکا بہاگنے والا سو گیا ہوا اور نہ جنت کی مثل کوئی چیز دیکھی کہ جسکا طلب کرنیوالا سو
گیا ہوا اور شیخین نے ابوہریرہؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے دوزخ اور جنت مین
جھگڑا واقع ہوا۔ دوزخ نے کہا میرے اندر بڑے بڑے متکبر اور سرکش داخل کئے گئے اور جنت نے
کہا کہ میرے اندر وہی لوگ داخل ہوتے ہین کہ جو ناتوان اور ادنیٰ لوگ ہین خدا تعالیٰ نے دوزخ سے
فرمایا تو میرا عذاب ہے جسکو چاہتا ہون تجھسے عذاب دیتا ہون اور جنت سے ارشاد ہوا تو میری رحمت ہے جسکو
چاہتا ہون تجھسے رحم کرتا ہون اور تم مین سے ہر ایک کے لئے بھرا ؤ ہے مگر دوزخ جب بھر چکی تو خدا تعالیٰ
اپنے قدم مبارک کو اسپر رکھدیگا اور فرمائیگا قط قط یعنے بس کر بس کر اسوقت دوزخ بھر جائیگی اور اسکے
اجزا باہم سمٹ جائینگے اور خدا تعالیٰ کسی پر ظلم نکریگا مگر جنت کے لئے ایک اور خلقت پیدا کردیگا اور شیخین نے
انسؓ سے اور انہوں نے نبی صلعم سے حدیث بیان کی ہے کہ برابر جہنم مین خلقت کو ڈالتے رہینگے اور وہ
برابر کہتی رہیگی ھل من مزید یعنے اس سے زیادہ اور بھی ہے حتی کہ رب العزت اپنے قدم مبارک کو
اسپر رکھدیگا اسوقت جہنم کے اجزا سمٹ جائینگے اور کہیگی قط قط بعزتک وکرمک یعنے بس بس قسم
ہے تیری عزت اور کرم کی اور جنت مین برابر جگہ جگہ خالی رہیگی یہانتک کہ خدا تعالیٰ اُسکے لئے ایک اور
خلقت پیدا کریگا اور جنت کی باقیماندہ جگہ مین اُن کو رکھیگا اور ابن ابی عاصم نے سنت مین ابی بن
کعب سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جہنم زیادتی کا سوال کرتی رہیگی یہانتک
کہ خدا تعالیٰ اپنے قدم مبارک کو اسمین رکھدیگا اسوقت سمٹ جائیگی اور کہیگی قط۔ قط اور طبرانی نے
اوسط مین عمر بن خطابؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیل رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئے
آپنے فرمایا اے جبرائیل کیا وجہ ہے کہ مین تیرا رنگ بدلا ہوا دیکھتا ہون حضرت جبرائیل نے عرض کیا
جب مین آیا ہون خدا تعالیٰ نے دوزخ کی کنجیون کے لئے حکم دیا تھا آپنے فرمایا اے جبرائیل مجھسے دوزخ
کا حال بیان کرو انہون نے کہا خدا تعالیٰ نے دوزخ کی بابت حکم دیا تو ہزار برس تک اُسکو دہونکا گیا
یہانتک کہ آگ سپید ہوگئی پھر ہزار برس تک اُسکو دہونکا گیا یہانتک کہ آگ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس
تک دہونکا گیا یہانتک کہ آگ سیاہ ہوگئی پس اب وہ سیاہ اور تاریک ہے نہ اُس کی چنگاریون سے

روشنی ہوتی ہے نہ اُس کی بھڑک بجھتی ہے قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھکو سچا رسول کر کے بھیجا ہی
اگر سوئی کے ناکے برابر جہنم مین سے سوراخ ہو لیا جاتا تو سب اہل زمین اُس کی گرمی سے مر جاتین
اور اگر جہنم کا داروغہ دنیا کیطرف نظر کرے اور وہ اسکو دیکھین تو اُس کی بدصورتی اور بدبو سے تمام اہل
دنیا مر جاتین اور دوزخیون کے زنجیر کی ایک کڑی جو کہ خدا نے صفت بیان کی ہے اگر زمین کے
پہاڑون پر رکھدی جاے تو سب کانپنے لگین اور قرار نہ پکڑین یہانتک کہ ساتوین زمین پر جا کر رہین ہو جاے
اور ابن المبارک نے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ جب دوزخ کو پیدا کیا گیا تو فرشتے
گھبرا گئے اور ان کے دل کانپ گئے پھر جب حضرت آدم کو پیدا کیا گیا تو ان کی پریشانی کم ہوئی
اور ہناد نے صفت مین ثمی سے روایت کی ہے کہ بروز جہنم تین ماری ہے ... جو
سے جنپر عذاب اور حساب ہر چیز نہتی ہے اور ابو نعیم نے ... روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ایک
بندہ کو دوزخ کا حکم دیا جاویگا مگر دوزخ اسکو دیکھکر سکڑ سکے گی خدا تعالی دوزخ سے فرمائیگا تیرا کیا حال
وہ کہیگی کہ یہہ مجھسے پناہ مانگا کرتا تھا خدا تعالی فرمائیگا اسکو رہا کر دو ؛

باب اس بات کے بیان مین کہ جنت اور دوزخ کسجگہ پر ہین

خدا تعالے فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون یعنے آسمان مین تمہارا رزق ہے اور وہ
جنت کہ جسکا تم سے وعدہ ہوا ہے اور فرماتا ہے عند سدرة المنتهى عندها جنة المأوى یعنی نزدیک
سدرة المنتہی کے اسی کے نزدیک ہے جنت الماوی ۔ امام بیہقی نے دلائل مین عبداللہ بن سلام سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جنت آسمان مین ہے اور دوزخ زمین مین اور ابو نعیم نے تاریخ اصبہان
مین ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جہنم تمام دنیا کو گھیرے ہوئی ہے
اور جنت اُس کے پرے ہے اسیواسطے پلصراط کے اوپر ہو کر جنت مین جاوینگے اور جویبر نے اپنی تفسیر مین
حضرت معاذؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم سے کسی نے دریافت کیا کہ بروز قیامت
جہنم کو کسطرف سے لاوینگے ۔ آپنے فرمایا ساتوین زمین سے لاوینگے اور اُسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر
باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے ہونگے اور وہ چیختی ہوگی الی اهلی الی اهلی یعنے جو میرے
لوگ مین مجھکو دو پھر جب بندون سے ایک ہزار برس کے فاصلہ پر رہجائیگی تو اُسوقت ایک چیخ ماریگی
پھر کوئی فرشتہ مقرب یا نبی یا مرسل ایسا نہو گا کہ اپنے گھٹنون پر گر پڑیگا اور کہیگا رب نفسی نفسی اور
ابو الشیخ نے عظمت مین جویبر کے طریقہ سے ضحاک سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ وفی السماء رزقکم

سے یہہ مراد ہے اور ما توعدون سے جنت اور دوزخ اور بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے نہ سوار ہو سمندر مین مگر مجاہد یا حاجی یا عمرہ کرنیوالا کیونکہ سمندر کے نیچے دوزخ ہین اور ابن
عبدالبر نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ سمندر کے پانی سے وضو نکیا جاوی کیونکہ وہ جہنم کا طبقہ ہی
اور بیہقی نے ابن مسیب کے طریقہ سے حضرت علی بن ابیطالبؓ سے روایت کی ہے آپ کہتے ہین کہ مین نے
کسی یہودی کو قلان یہودی سے زیادہ راست گو نہین دیکہا وہ کہتا ہی خداتعالی کی بڑی آگ سمندر ہے
جب قیامت کا روز ہوگا تو خداتعالی چاند اور سورج اور ستارون کو سمندر مین جمع کر دیگا پھر پچھوا
ہوا کو بہیجیگا وہ اسکو دہکا دیگی اور ابوالشیخ نے کعب سے والبحر المسجور کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ سمندر کو
جوش دیا جاویگا وہ جہنم بنجاویگا اور بیہقی نے شعب الایمان مین وہبؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین
کہ جب قیامت آئیگی تو اللہ عزوجل صبح کی سفیدی کو حکم دیگا اُس سی ایک دوزخ نکل آئیگا اور وہ اُسکا پردہ
ہوگا پھر اُس سے ایک آگ نکلیگی جب وہ آگ سمندر کیطرف پہونچیگی جو جہنم کے کنارہ پر پھیلا ہوا ہوگا
اور بحر مسجور سے یہی مراد ہے تو وہ اُسکو پلک مارنے سی پہلے خشک کردیگی اور وہی سمندر جہنم اور اہل
زمین کے مابین حائل ہے پھر سب ایک انگار بن جاویگا۔

باب جہنم کے دروازونکا بیان

خداتعالی فرماتا ہے لھا سبعۃ ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم یعنے جہنم کے سات
دروازہ ہین اور اُن کے لیے ہر دروازہ کا حصہ بٹا ہوا ہے اور فرماتا ہے حتی اذا جاؤھا فتحت ابوابھا
یعنے یہانتک کہ جب جہنم کے پاس آئینگے اُسکے دروازہ کہولدئے جائینگے ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ
سے لھا سبعۃ ابواب کی تفسیر مین روایت کی ہے وہ سات دروازہ یہہ ہین جہنم سعیر لظی حطمہ۔
سقر جحیم۔ ہاویہ۔ اور یہہ سب سے نیچے ہے قرطبیؒ نے بیان کیا ہے پہلا دروازہ جہنم ہے اور وہ بہ نسبت
اور دروازون کے عذاب مین کمتر ہے وہ خاص اس امت کے گنہگارون کے لئے ہے اور اُسکو جہنم اسواطی
کہتے ہین کہ وہ مرد وزن کے موہنون کو جہلس دیگا اور اُن کے گوشت کہا جائیگا اور ہاویہ سب سے زیادہ
گہرا ہے اور بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے اُنہون نے فرمایا ہی جہنم کے دروازہ اسطرح سے ہونگے
اور ایک ہاتہہ کو دوسرے ہاتہہ پر رکہا اور انگلیون کو کہولدیا آپ کی مراد یہہ تہی کہ دروازہ کے اوپر دروازہ
ہونگا ہر ایک دروازہ کو بہر دار بہرا جائیگا اور بیہقی نے خلیل بن مرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم
جب تک تبارک الذی اور حم سجدہ نہ پڑہ لیا کرتے تہی اُسوقت تک نہ سوتے تہی اور آپنے فرمایا ہی

جھم ساتھ میں اور جہنم کے دروازہ بھی سات ہیں۔ ان ساتون میں ہر حم قیامت کے روز آکر ان دونون میں سے
ایک ایک دروازہ پر کھڑے ہو جائینگے اور کہینگے اے میری خدا اس دروازہ میں اس شخص کو مت
داخل کر کہ جو مجھپر ایمان رکھتا تھا اور مجھکو پڑھتا تھا یہہ حدیث مرسل ہی اور ترمذی نے حضرت ابن عمرؓ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جہنم کے سات دروازہ ہین ان میں سے ایک
دروازہ اُس کے لئے ہے کہ جس نے میری امت کے اوپر تلوار کہینچی۔ اور ابو نعیم نے عطاء خراسانی سے
روایت کی ہے کہ جہنم کے کئی دروازے ہین ان میں سے سب سے زیادہ غم اور کرب اور گرمی اور
بدبو کا دروازہ زناکارون کے لئے ہے کہ جو دیدہ و دانستہ زنا کے مرتکب ہوئے اور ابو نعیم نے
ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ہر روز جہنم دہونکے جاتے ہین اور اُس کے
دروازہ کہولے جاتے ہین بجز جمعہ کے روز کے۔ اور ابو داؤد نے ابو قتادہؓ سے اور اُنہون نے
رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ آپ دوپہر کیوقت نماز کو مکروہ جانتے تہی بجز جمعہ کے روز کے اور آپ نے
فرمایا ہے کہ بجز جمعہ کے روز کے ہر روز جہنم دہونکے جاتے ہین اور احمد نے ابو امامہؓ سے روایت کی ہی
وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے دوپہر کیوقت نماز مت پڑہو کیونکہ اُسوقت جہنم جہونکے جاتے ہین
اور طبرانی نے واثلہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم سے کسی نے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ جمعہ کے
روز دوپہر میں آذان دی جاتی ہے اور باقی دنونمین اسکی ممانعت ہی آپ نے فرمایا خدا تعالی ہر روز
دوپہر کیوقت جہنم کو تیز کرتا ہے اور جمعہ کے روز نہین کرتا۔

باب جہنم کے دار وغونکا بیان

خدا تعالی فرماتا ہے علیہا تسعة عشر وما جعلنا اصحاب النار الا ملئکةً وما
جعلنا عدتهم الا فتنة للذین کفروا یعنے جہنم کے اوپر انیس فرشتے مقرر ہین اور ہم نے
دوزخ کا مالک فرشتون کو ہی کیا ہے اور اُن کے شمار کو صرف کافرون کے لئے جانچ مقرر کیا ہی اور
اور فرماتا ہے وقال الذین فی النار لخزنة جهنم الآیة یعنے دوزخی جہنم کے دار وغون سے کہینگے
اور فرماتا ہے ونادوا یا مالک یعنے دوزخی پکارینگے اے دوزخ کے مالک اور فرماتا ہے
سندع الزبانیة یعنے ہم عنقریب زبانیہ کو پکارتے ہین اور فرماتا ہے علیها ملئکة غلاظ شداد
یعنے دوزخ کے اوپر فرشتے سخت اور بے رحم مقرر ہین اور ابن المبارک اور بیہقی نے ازرق سے کے طریق
بنی تمیم کے ایک شخص سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم ابو العوام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنہون نے

پہر آیت پڑہی علیہا تسعۃ عشر اور لوگون سے کہا کہ تم اس مین کیا کہتے ہو آیا انیس فرشتے مراد ہین
یا انیس ہزار مین سے کہا نہین بلکہ انیس فرشتے مراد ہین انہون نے فرمایا کہ تو نے یہہ کہان سے
جانا مین نے کہا اس سئے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ کافرون کے لئے ہم نے ان کی شمار کو جانچ مقرر
کیا ہے ابوالعوام نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے انیس فرشتے ہی مراد ہین ان مین سے ہر ایک
کے مونڈہون کے مابین اتنی اتنی مسافت ہے۔ ہمین نے عیون الاخبار مین طاؤس سے روایت
کی ہے کہ خدا تعالی نے مالک دوزخ کو پیدا کیا اور اسکی اتنی انگلیان پیدا کین جتنی دوزخیون کی تعداد
ہوگی پس کسی دوزخی کو عذاب نہین دیا جائیگا مگر مالک دوزخ اپنی انگلیون مین سے اسکو تکلیف دیا کریگا
پس بخدا اگر مالک دوزخ اپنی ایک انگلی کو آسمان پر رکہدے تو آسمان کو اسکی انگلی پگلادے اور ضیاء مقدسی
نے دوزخ کے بیان مین حضرت انس رض سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے
ہوئے سنا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے جہنم کے پیدا ہونے سے ہزار برس
پیشتر جہنم کے فرشتون کو پیدا کیا اور ان کو ہر روز قوت پر قوت بڑہتی رہیگی جبتک کہ لوگونکو قدم اور
پیشانی کے بال پکڑ کر گہسیٹین گے اور عبداللہ نے ابن عمران جینی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین ہمکو معلوم
ہوا ہے کہ دوزخ کے انیس ۱۹ داروغہ ہین ان مین سے ہر ایک کے کندہون کے مابین ایک سال کی
مسافت ہے ان کے دلونمین رحم نہین ہے کیونکہ وہ عذاب کے لئے پیدا کئے گئے ہین ان مین ایک فرشتہ
جب کسی دوزخی کے ایک ہاتہہ ماریگا تو سر سے قدم تک دوزخی کا قیمہ ہوجائیگا۔ اور قرطبی نے
بیان کیا ہے کہ انیس فرشتون سے فرشتون کے افسر مراد ہین ورنہ دوزخ کے سب کارخانون کی
تعداد سوا خدا کے کوئی نہین جانتا۔

باب دوزخ کے پردونکا بیان

خدا تعالی فرماتا ہے۔ واحاط بہم سرادقہا۔ یعنے دوزخ کے پردہ ان کو گہیرے ہوئے ہونگے
احمد اور ترمذی اور حاکم نے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے اور اسکو صحیح کہا ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے چار موٹی موٹی دیوارون سے دوزخ کا پردہ ہوگا انمین سے ہر ایک دیوار کا موٹاپا چالیس سال کا ہوگا

باب دوزخ کے نہرون اور سانپ اور بچہو اور پہاڑونکا بیان

خدا تعالی فرماتا ہے ویل لکل همزة۔ یعنے خرابی ہے اسطے ہر چغلخور کے اور فرماتا ہے فسوف

یلقون غیا یعنے عنقریب گمراہی کو پہونچینگے اور فرماتا ہے ومن یفعل ذلک یلق اثاما
یعنے جو ایسا کریگا گناہ مین پڑجائیگا اور فرماتا ہے سحقا لاصحاب السعیر یعنے ہلاکی ہے دوزخیون
کے لئے اور فرماتا ہے قل اعوذ برب الفلق - کہدے کہ پناہ مانگتا ہون مین پروردگار صبح کے
سے اور فرماتا ہے سارھقہ صعودا یعنے ہم اُسکو عنقریب چڑہائی پرچڑہائینگے اور فرماتا ہے
وجعلنا بینہم موبقا یعنے بنایا ہمنے اُن کے درمیان مین ہلاکی کا مقام - احمد اور ترمذی
نے ابو سعید خدری رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے ویل جہنم مین ایک
نالہ ہے کہ جس مین چالیس برس تک کافر اُس کی گہرائی تک پہونچنے سے قبل گرتا چلا جائیگا اور صعود
دوزخ مین ایک پہاڑ ہے ستر برس تک دوزخی اُسپر چڑہیگا پھر وہانسے گریگا اور ہمیشہ اسیطرح اسی حال
مین رہیگا اور سعید بن منصور اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ویل جہنم
کے اندر ایک نالہ ہے اُس مین جہنمیون کی پیپ بہتی ہے تکذیب کرنیوالون کے لئے وہ مقرر کیا گیا ہے
اور بیہقی نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ ویل جہنم کی پیپ کا ایک نالہ ہے اگر اُس مین پہاڑ
بہادے جائین تو اُس کی گرمی سے پگہل جائین اور بزار نے بسند ضعیف سعد بن ابی وقاص سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے دوزخ مین ایک پتھر ہے اُسکو ویل کہتے ہین اُسپر
مشہور لوگ چڑہینگے اور اترینگے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور سعید بن منصور اور ہناد اور عریانی اور
طبرانی اور حاکم نے صحیح بیان کرکے اور بیہقی نے کئی طریق پر حضرت ابن مسعود رضہ سے (فسوف یلقون
غیا) کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ غی ایک نالہ ہے جہنم مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ غی دوزخ
مین کہولتی ہوئی پانی کی نہر ہے اُسمین وہ لوگ ڈالے جائینگے کہ جو خواہشون کی تابعداری کرتے ہین
اور بیہقی نے براء بن عازب رضہ سے آیت مذکورہ کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ غی جہنم مین ایک نالہ بہت
گہرا اور بدبودار ہے اور ابن ابی حاتم نے عمر رضہ سے یلق اثاما کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ اثام ایک
نالہ ہے جہنم مین اور ہناد نے صفیان سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور ابن جریر اور طبرانی نے
اور بیہقی نے ابو امامہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اگر سو اوقیہ کے وزن
کا پتھر جہنم کے کنارہ سے چھوڑا جاے تو ستر برس تک اُس کے تلے مین نہ پہونچے یہانتک کہ وہ پتھر
غی اور اثام مین پہونچیگا مین نے عرض کی غی اور اثام کیا چیزین ہین آپنے فرمایا جہنم مین دو
نہرین ہین جن مین دوزخیونکی پیپ بہتی ہے خدا تعالی نے انہین دو نہرون کا ذکر اپنی کتاب
مین فرمایا ہے فسوف یلقون غیا ومن یفعل ذلک یلق اثاما اور بیہقی نے ابن عمر رضہ سے موبقا کی

تفسیر مین بیان کیا ہے کہ دوزخ مین ایک گہرا نالہ ہے خدا تعالی قیامت کے روز اہل ہدایت اور
گمراہون کے مابین اس سے فرق کریگا اور عمرو بکالی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ موبق جسکو
خدا تعالی نے سورہ کہف مین ذکر کیا ہے ایک نہایت گہرا نالہ ہے جس سے خدا تعالی قیامت کے
روز اہل اسلام اور اُن کے سوا اور لوگو مین تمیز کریگا۔ اور ابن المبارک نے شفاء اصبحی سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہین کہ جہنم مین ایک پہاڑ ہے اُسکو صعود کہتے ہین کافر لوگ چالیس برس تک
بہی اُسپر نہ چڑہ سکین گے اور جہنم مین محل ہے اُس کو ہوای کہتے ہین اُس کے اوپر سے کافر کو
چہوڑا جائیگا اور چالیس برس تک بہی اُسکی جڑ تک نہ پہونچیگا خدا تعالی فرماتا ہے ومن یحلل علیہ غضبی
فقد ھوی یعنے جس پر میرا غصہ اُترا وہ ہلاک ہوا اور جہنم مین ایک نالہ ہے اُس کو آثام کہتے ہین
اُس کے اندر سانپ اور بچہو رہتے ہین اُن مین سے ہر ایک کے منکو مین ستر قلوں کے برابر زہر ہے اور
بچہو اُس کے زین کہی ہوئی خچر کے برابر ہین اور جہنم مین ایک نالہ ہے اُس کو غی کہتے ہین اُس مین
پیپ اور خون بہتا ہے اور ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے سعید بن جبیر سے سحقا لاصحاب السعیر کی تفسیر مین
بیان کیا ہے کہ سحق جہنم مین ایک نالہ ہے اور بیہقی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ صعود
ایک پتھر ہے جہنم مین جب دوزخی اُس پتھر پر اپنے ہاتھ رکہینگے تو پگہل جائینگے پھر جب اُٹھائینگے
تو پھر پیدا ہو جائینگے اگر کسی نے کسی کی گردن چھڑائی ہوگی یا بھوک کے دن کہلایا ہوگا تو اُس سے محفوظ
رہیگا۔ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ صعود جہنم کے اندر
ایک پتھر ہے کافر کہ مونہہ کے بل اُس پر گھسیٹین گے اور ابن جریر نے ابو ہریرہؓ سے اور اُنہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ فلق ایک گڑہا ہے جہنم مین اوپر سے
ڈہکا ہوا اور ابن جریر اور بیہقیؓ نے عبد الجبار خولانی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین ہمارے پاس دمشق
مین نبی صلعم کے اصحاب مین سے ایک شخص آیا اور اُس نے لوگونکو دنیا مین مبتلا دیکھہ کر کہا کہ یہہ دنیا
اُن کے کس کام آئیگی کیا اُن کے نیچے فلق نہین ہے کسی نے کہا کہ فلق کیا چیز ہے اُنہون نے فرمایا
کہ دوزخ مین ایک گڑہا ہے جب وہ کہولدیا جاتا ہے تو دوزخی اُس سے بہاگتے ہین اور ابن ابی حاتم
نے زید بن علیؓ سے اور اُنہون نے اپنے آبا سے روایت کی ہے کہ فلق ایک گڑہا ہے جہنم کے تلے
مین جس سکا اوپر ڈہکن رکہا ہوا ہوتا ہے جب وہ ڈہکن کہولدیا جاتا ہے تو پھر اُسمین سے آگ نکلتی ہے
یہہ آگ بیس درجہ گرم ہوتی ہے کہ دوزخ کی آگ اُسکی گرمی سے جلاتی ہے اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی
نے حضرت ابو موسے اشعریؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جہنم مین ایک نالہ ہے

اور اُس نالہ مین ایک کنوان ہے جس کو ہبب ہبب کہتے ہین اللہ عزوجل ہر سرکش کو اُس مین رکہیگا اور ترمذی اور ابن ماجہؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے پناہ مانگو اللہ کی حب الحزن سے صحابہؓ نے عرض کی حب الحزن کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک نالہ ہے جہنم مین جہنم اُس سے ہر روز سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور ابن ماجہؒ کی روایت مین جا رہو آیا ہے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ اسمین کون داخل ہوگا آپنے فرمایا وہ قاری کہ جو دکہانے کے لیئے کام کرتے ہین اور ابن المبارک اور ضیاء نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جہنم مین ایک نالہ ہے اُسکو یلیم لم کہتے ہین جہنم کے سب نالے اُس کی گرمی سے خدا کی پناہ مانگتے ہین اور خطیب نے روایت مین مالک سے حضرت علیؓ کی حدیث سی مرفوعاً روایت کی ہے تین شخص ایسے ہین کہ اُن کے اوپر اللہ عزوجل کا غصہ ہوگا اور خدا تعالیٰ اُن کی طرف نہ دیکہیگا اور نہ اُن سے کلام کریگا اور وہ سنا کے اندر ہونگے اور سنا ایک کنوان ہے جہنم کے اندر ایک وہ شخص جو تقدیر سے انکار کرتا ہے اور ایک وہ شخص جو خدا کے دین مین بدعت نکالتا ہے اور ایک شرابی جو ہمیشہ شراب پیتا ہے اور ابن ابی عاصم نے سنت مین اور ابن ابی حاتم نے ابوہریرہؓ سے اور اُنہون نے رسول خدا صلعم سے روایت کی کہ فرمایا ہے آپنے تین شخص بروز قیامت سنلی کے اندر ہونگے اللہ تبارک وتعالیٰ اُن سے کلام نکریگا اور نہ اُن کیطرف دیکہیگا اور نہ اُن کو پاک کریگا ایک وہ جو تقدیر سے انکار کرتا ہے ایک جو ہمیشہ شراب پیتا ہے اور ایک جو اپنی اولاد کو دوسرے کی اولاد بناتا ہے مین نے عرض کیا سنلی کیا چیز ہے آپنے فرمایا جہنم کے تلے مین ایک گڑہا ہے۔ اور بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی اور ابن عساکر نے اور ابن مندہ نے حجاج ثمالیؓ سے جو نبی صلعم کے اصحاب مین سے ہی روایت کی ہے کہ نغیر بن محمد بن حدثہ جو رسول اللہؐ کے پرانے اصحاب مین سے تہی فرمایا ہے کہ جہنم مین ستر ہزار نالہ ہین اور ہر نالہ مین ستر ہزار شعبہ اور ہر شعبہ مین ستر مکان اور ہر مکان مین ستر ہزار کوٹہریان اور ہر کوٹہری مین ستر ہزار کوئین اور ہر کوئین مین ایک اژدہا ہے ہر اژدہے کے حلق مین ستر ہزار بچہو ہین کوئی کافر اور منافق ایسا نہوگا جو ان سب مین نہ جائے۔ اور ابو نعیم نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ ہم نے سنا ہے کہ جہنم مین تنور ہین جسطرح نیزہ زمین مین گرنے سے پہنس جاتا ہے وہ تنور اسی طرح سے لوگون پر بہ سبب اُن کے اعمال کے تنگ اور پہنسا ہوا ہوگا اور ابن وہب نے کعب سے روایت کی ہے کہ دوزخ مین ایک کنوان ہے کہ جیسے وہ پیدا کیا گیا ہے اُس روز سے

اب تک اُسکے دروازہ نہین کہولے گئے جہنم پر کوئی دن اُس کوئین کو وقت پیدائش سے ایسا نہین آیا کہ جو اُس کوئین کی شر سے خدا کی پناہ نہ مانگتے ہون اس خوف سے کہ اُس کوئین مین خدا تعالیٰ کا عذاب اس قدر ہو کہ جس کی وہ برداشت اور طاقت نہ لاسکے اور جہنم کا نیچے کا طبقہ وہی ہے

باب جہنم کی گہرائی کا بیان

مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم رسول خدا صلعم کے ساتہہ تہے کہ ہم نے ایک سخت آواز کسی چیز کے گرنیکی سنی آنحضرت صلعم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ کیا ہے ہم نے عرض کیا کہ خدا اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا کہ ستر برس کا زمانہ گذرا کہ یہہ پتہر جہنم مین چہوڑا گیا تہا اور وہ برابر آگ مین اب تک جارہا تہا یہانتک کہ اسوقت جہنم کی تہ مین پہونچا ہے اور ہناد اور بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے ایک آواز سُنی اُس آواز کو سُنکر آپنے فرمایا اے جبرائیل یہ کیسی آواز ہے حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا کہ جہنم کے کنارہ سے ستر برس کا عرصہ ہوا ایک پتہر چہوڑ گیا تہا اب وہ اُس کی تہ مین جاکر ٹہرا ہے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر ایک پتہر جسکا وزن سات خلفات کے برابر ہو جہنم کے دروازہ سے چہوڑا جائے تو چلتے چلتے ستر برس بعد اُس کی گہرائی مین پونچے اور طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے ایک آواز سُنی جس سے آپ ڈر گئے اسیوقت حضرت جبرائیلؑ بہی آپکے پاس حاضر ہوئے آپنے فرمایا یہہ آواز اے جبرائیل کیسی ہے حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا یہہ ایک پتہر ہے کہ یہہ ستر برس سے جہنم کے کنارہ سے چہوڑا گیا تہا اسوقت اسکے تہ مین پہونچا ہے خدا تعالےٰ کو یہہ بات لپسند آئی کہ آپ کو اُس کی آواز سنا دی پہر اُس روز سے رسول خدا صلعم کو کسی نے منہ بہر کر ہنستے ہوئے نہین دیکہا حتیٰ کہ آپ اس عالم سے تشریف لے گئے اور حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تہے واذکروا النار فان حرھا شدید وان قعرھا بعید وان مقامعھا حدید یعنے دوزخ کو بہت یاد کیا کرو کہ اُس کی گرمی سخت اور وہ بہت گہرا ہے اور اُس کی موگریان لوہے کی ہین اور شیخین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ انہون نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ کوئی ایسی بات زبان سے نکالدیتا ہے کہ جسکی اُس کو کچہہ خبر نہین ہوتی اور اُس بات کی وجہ سے دوزخ مین اتنی دور پہسل جاتا ہے کہ جتنا مشرق سے مغرب دور ہے

باب دوزخ کے ایندہن اور اس کی شدت گرمی اور اُس کی شدت سردی اور چنگاریونکا بیان

خدا تعالیٰ فرماتا ہے فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اعدت للکٰفرین یعنے بچو تم ایسی
آگ سے کہ جس کا ایندہن آدمی اور پتھر ہے کہ جو کافرون کے لئے تیار کی گئی ہے۔ بیہقی نے حضرت
ابن مسعودؓ سے وَقُودُهَا النَّاسُ وَالحِجَارَة کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ اس سے گندک کے پتھر
مراد ہین جسطرح سے خدا چاہیگا انکو کردیگا اور ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کی
تفسیر مین بیان کیا ہے کہ وہ دوزخ کے اندر سیاہ گندک کے پتھر ہین دوزخیونکو ان پتھرون کے
ساتھہ آگ مین جلاکر عذاب دیا جاویگا۔ اور قرطبیؒ نے بیان کیا ہے گندک کے پتھر اس کام کے لئے
اسواسطے خاص کئے گئے ہین کہ پانچ باتین اُسمین ایسی ہوتی ہین جو اور پتھرون مین نہین ہوسکتین۔
ایک جلدی کیساتہہ روشن ہونا۔ بدبودار ہونا۔ دہوئین کی کثرت۔ بدن کے ساتہہ چپکنا۔
گرم ہو جانے کے بعد بہت زیادہ گرم ہونا۔ قرطبی نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہے
کہ یہہ بات اُس آگ کے لئے خاص ہے کہ جو کافرون کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اور بیہقی اور
اصفہانی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے اس آیت کو پڑہا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالحِجَارَة اور فرمایا کہ دوزخ کو ہزار برس تک جلایا گیا یہانتک کہ وہ سرخ ہوگیا اور پہر ہزار برس تک
جلایا گیا یہانتک کہ وہ سفید ہوگیا اور پہر ہزار برس تک جلایا گیا یہانتک کہ سیاہ ہوگیا اب وہ سیاہ
اور تاریک ہی اُس کی بہڑک نہین بجہتی۔ اور شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے بنی آدم جو آگ جلاتے ہین وہ دوزخ کی آگ کے ستر حصونمین سی ایک حصہ ہے لوگون
نے عرض کیا یا رسول اللہ یہی آگ کافی تہی آپنے فرمایا ہان مگر اُس کو خدا تعالیٰ نے اونہتر حصہ اسقدر
زیادہ گرم پیدا کیا ہے۔ اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا تم
یہہ گمان کرتے ہو کہ دوزخ کی آگ ایسی ہی آگ ہی کہ جیسی تمہاری آگ ہوتی ہے وہ تار سے زیادہ
سیاہ ہے اور یہہ آگ اُس آگ کے کچہہ زیادہ ساتہہ حصون مین سے ایک حصہ ہی اور حاکم نے صحیح
بیان کرکے حضرت انسؓ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا
تمہاری یہہ آگ ستر حصونمین سے ایک حصہ ہی اور اگر اُس کو دو مرتبہ سمندر مین ٹہنڈا کیا جاتا
تو اُس سے تم نفع نہ اُٹہا سکتے اور خدا کی قسم یہی آگ عذاب دینے کیلئے بہت ہی اور یہہ آگ
خدا سے دعا کرتی ہے اور اُس سے پناہ مانگتی ہے کہ دوزخ کی آگ مین اُسکو کبہی نہ جلایئن
قرطبی نے بیان کیا ہے ان احادیث کے یہہ معنی ہین کہ اگر تمام دنیا کی لکڑیان اور ایندہن
جمع کرکے جلایا جاوے یہانتک کہ آگ ہو جاوے تو دوزخ کی آگ کے حصون کا ایک حصہ دنیا کی

سی آگ سے گرمی مین ستر حصہ زیادہ ہوگا اور شیخین نے ابوہریرہؓ سے اور انہون نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے دوزخ نے اپنے پروردگار سے گلہ کیا کہ اے میرے
پروردگار میرے اجزاء نے اجزاء کو کھالیا پس خدا تعالے نے اُس کو اجازت دی کہ دو سانس لیا
کرے ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس گرمی مین پس سخت گرمی جو تم موسم گرما مین دیکھتے
ہو اُسی کی گرمی سے ہے اور موسم سرما مین جو سخت سردی دیکھتے ہو اُسی کی سردی سے ہے
اور شیخین نے ابوسعیدؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گرمی کی شدت جہنم کے
جوش سے ہوتی ہے پس نماز کو ٹھنڈا کرکے پڑہا کرو ۔ اور بیہقی نے ابوسعیدؓ سے اور ابوہریرہؓ
سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ذرا گرمی کی شدت زیادہ ہوتی
ہے اور بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کسقدر گرمی ہے ۔ الہی جہنم کی گرمی سے مجھے بچا تو
خدا تعالی اُسوقت جہنم سے فرماتا ہے میرے بندہ نے تجھسے میری پناہ مانگی مین نے اُسکو پناہ
دیدی ۔ اور جب زیادہ سردی کا دن ہوتا ہے اور بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کسقدر سردی ہے
الہی مجھکو جہنم کی سخت سردی سے بچا تو خدا تعالی جہنم سے فرماتا ہے میرے بندے نے
تیری سردی سے میری پناہ مانگی مین نے اُسکو پناہ دیدی صحابہؓ نے عرض کیا جہنم کی سردی
یعنی زمہریر کیا ہو آپنے فرمایا وہ ایک جہنم مین گڑہا ہے جب کافر اُس مین ڈالا جائیگا تو
شدت سردی سے اسکے جوڑ جوڑ اُس کے الگ ہو جائینگے اور بخاری نے حضرت ابن عباسؓ
اور حضرت ابن عمر اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ بخار جہنم کا جوش ہے پانی سے اُس کو ٹھنڈا کرو ۔ اور مالک نے موطا مین ابوہریرہؓ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کیا تم اُس آگ کو اپنی آگ کے مانند جانتے ہو وہ روغن قار سے زیادہ
سیاہ ہے ۔ اور ضیاء نے دوزخ کے بیان مین حضرت ابن مسعودؓ سے انہا ترمی بشرر کالقصر
کی تفسیر مین روایت کیا ہے خبردار ہو جاؤ کہ وہ چنگاریان درختون اور پہاڑون کی مثل ہونگی
بلکہ شہرون اور قلعون کے برابر بڑی ہونگی ۔

باب خدا تعالی فرماتا ہے اذا القوا فیہا سمعوا لہا شہیقا و ہی تفور یعنے جب اُس میں
ڈالے جائینگے تو اُس کی چیخ کو سنینگے اور وہ جوش مارتی ہوگی ہناد نے مجاہدؓ سے اس آیت کی تفسیر
روایت کی ہے جسطرح چھوٹا ساگڑ یا بہت سے پانی مین ابلنے لگتا ہے اُسی طرح
جہنم ابلے گی ۔

باب دوزخیون کے لباس اور بسترون اور زیور کا بیان

خدا تعالے فرماتا ہے الذین کفروا قطعت لہم ثیاب من نار یعنے کافرون کے لئے آگ کے کپڑے
تراشے جائینگے اور فرماتا ہے سرابیلہم من قطران یعنے کرتے اُن کے گندک کے ہونگے اور ایک
قراءت مین قطرآنٍ آیا ہے یعنے پگلے ہوئے تانبے کے جو سخت گرم ہوگا - اور خدا تعالے فرماتا ہے
لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش یعنے انکے لئے جہنم کا بستر اور ان کے اوپر سے اوڑہنی ہوگی اور
احمد نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سب سے پیشتر
دوزخ کا جوڑہ ابلیس کو پہنایا جائیگا وہ اُسکو اپنی بہوؤن پر رکہیگا اُسکے بعد اُس کے پیچہے کے لوگ
اور اُس کی اولاد اُس جوڑے کو لینگی اور ابلیس چلا کر کہیگا واثبوراہ یعنے افسوس مین ہلاک ہوگیا
اور اس کی ذریات کہین گے افسوس ہم ہلاک ہوگئے یہی کہتے ہوئے دوزخ کے پاس پہونچینگے
وہان کہڑا ہوکر ابلیس کہیگا ہائے ہلاکی اور ذریات کہینگے ہائے ہلاکی اُن کے لئے حکم ہوگا ایک
ہلاکی کو آج مت پکارو اور بہت سی ہلاکیون کو پکارو اور ابونعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی
ہے دوزخیون کو کپڑے دئے جائینگے اور ننگا رہنا اُن کے لئے بہتر ہوگا اور زندگی اُن کو دی جائیگی
اور مرنا انکو بہتر ہوگا - اور مسلم نے ابو مالک اشعری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے چلا کر
رونے والی عورت نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نکی ہوگی تو قیامت کے روز اُس کو کہڑا کر کے گندک کا کرتہ
اور خارشت کے کرتے پہنائے جائینگے - اور ہناد نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کی ہے کہ لہم من
جہنم مہاد سے بستر اور من فوقہم غواش مین لحاف مراد ہین - ابن حبان نے بریرہ رض سے روایت
کی ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلعم کے پاس لوہے کی انگوٹہی پہنے ہوئے حاضر ہوا آپ نے فرمایا
کہ کیا وجہ کہ مین تجہکو دوزخیون کا زیور پہنے ہوئے دیکہتا ہون -

باب زنجیر اور طوق اور بیڑیون اور گرزون کا بیان -

خدا تعالے فرماتا ہے فسوف یعلمون اذ الاغلال فی اعناقہم والسلاسل یسحبون فی الحمیم ثم فی النار یسجرون
یعنے عنقریب جان لینگے جب طوق اور زنجیرین انکی گردنون مین ہونگی کہسیٹتے ہوئے پانی مین انکو
کہسیٹین گے پہر آگ مین جہونکین گے اور فرماتا ہے خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلة
ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ - یعنے اس کو پکڑو اور طوق ڈالو پہر دوزخ مین پہونچاؤ پہر اُسی

زنجیرین جنکی کی لمبائی ستر گز ہے اسکو جکڑ ڈالو اور فرماتا ہے وتری المجرمین یومئذ مقرنین فی الاصفاد یعنے دیکھیگا تو مجرمون کو اسدن جکڑا ہوا زنجیرون مین اور فرماتا ہے۔ ان لدینا انکالا وجحیما یعنے ہمارے پاس طوق ہین اور دوزخ اور فرماتا ہے فیؤخذ بالنواصی والاقدام یعنے پکڑے جائینگے پیشانیان اور قدم اور فرماتا ہے ولھم مقامع من حدید یعنے ان کیلئے سونٹے ہین لوہے کی اور بیہقی نے ابن عمر سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم نے یہہ آیت پڑہی اذا الاغلال فی اعناقھم والسلاسل الی قولہ یسجرون پھر ایک کھوپڑی کیطرف اشارہ کرکے فرمایا اُس کے برابر شیشہ آسمان سے زمین کیطرف چھوڑا جائے جو پانسو برس کی مسافت ہے تو رات سے پہلے پہلے زمین مین آجائے اور اگر اُس زنجیر کے ایک سرے سے یہ شیشہ چھوڑا جائے تو اگر شب و روز چالیس برس برابر چلتا رہے تب بہی اُس کی جڑ مین نہ پونہچے اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے فاسلکوہ کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ وہ زنجیر دوزخی کی مقعد مین سے ڈالکر اُس کے نتہنون مین سے نکال لی جاویگی تاکہ پیرون سے نہ کہڑا ہو سکے اور ہناد اور ابن مبارک نے نوف شامی سے فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ وہ گز ستر باغ ہوگا جتنا تیرے پاس سے مکہ اور وہ اسروز کوفہ مین تھے اور ابن المبارک نے کعب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب مین جس زنجیر کا ذکر کیا ہے اُسکا ایک کڑا تمام دنیا کے لوہے کے برابر ہے اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے فیؤخذ بالنواصی والاقدام کی تفسیر مین روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ دوزخی کے سر اور پیرون کو اکٹہا کرکے باندہ دیا جاویگا جسطرح لکڑیون کا گٹہہ باندہتے ہین اور ابن ابی حاتم نے ابو جوزہ کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے والسلاسل کو زیر کے ساتہہ اور یسحبون کو ی کی زبر کے ساتہہ پڑہا ہے اور اسمین اور زیادہ شدت معلوم ہوتی ہے کہ دوزخی خود زنجیرون کو کہینچینگے اور عکرمہ کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے مقرنین فی الاصفاد کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ اُس سے بیڑیان مراد ہین اور بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہ انکال سے دوزخ کی بیڑیان مراد ہین اور ابونعیم نے احمد بن ابو الحوارہ کے طریق سے طیب سے اور اُنہون نے حسن بن یحیی الخشنی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جہنم مین کوئی گڑہا یا غار یا طوق یا زنجیر یا بیڑی ایسی نہوگی جسپر اُسکے صاحب کا نام نہ لکہا ہو اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے ولھم مقامع من حدید کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ اُن گرزون سے دوزخیون کو مارینگے کہ ہر

سے ہر عضو الگ الگ جا پڑیگا اسوقت ہلاکی کو پکارینگے اور احمد اور بیہقی نے ابو سعید خدری سے اور
انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا اگر لوہے کا ایک گرز زمین پر
رکھدیا جاوے اور تمام جن اور انسان جمع ہوکر زور کرین تو اُس کو زمین سے نہین اٹھا سکتے اور اگر وہ گرز
پہاڑ پر ماردیا جاوے تو ریزہ ریزہ ہوکر پہر بدستور ہوجاوے اور بیہقی نے ابو صالح سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہین اگر کسی شخص کو دوزخ مین ڈالدیا جاوے تو بغیر اُس کے نہ نکالا جائیگا جبتک کہ دوزخ کے تلے
مین نہ پہونچ جاوے اور پہر اسکو جوش کرکے دوزخ اوپر کو نکال لائیگی اور اُس کی ہڈیون پر گوشت
کی بوٹی نہوگی پہر فرشتے اُسکو گرزون سے مارکر نیچے ڈال دینگے پہر ہمیشہ اسی طرح سے رہیگا اور ابن ابی
حاتم نے یعلے بن منیہ سے مرفوعًا روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا تعالے
دوزخیون کے لیئے ایک سیاہ تاریک بادل پیدا کرکے فرمائیگا تم کیا چاہتے ہو وہ دنیا کے بادل کو یاد
کرکے کہینگے اے ہمارے پروردگار پانی چاہتے ہین اُس بادل مین سے۔ اُن کے اوپر طوق اور زنجیرین
جیسے ان کی زنجیرین اور زیادہ ہونگی چنگاریان بہڑکتی ہوئی برسینگی اور دینوری کے مجالست مین
صالح مری سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین کہ مین نے سنا ہے دوزخیون کو طرح طرح کے عذاب دیئے
جائینگے اور دوسرا عذاب پہلے عذاب سے زیادہ سخت ہوگا وہ کہینگے اے پروردگار جسطرح سے چاہے اور جس
چیز سے چاہے تو ہمکو عذاب دے مگر ہمارے اوپر غصہ مت کر کہ تیرا غصہ ہمارے اوپر آگ سے بہی زیادہ ہے
جب تیرا غصہ ہوتا ہے تو ہمارا طوق اور بیڑیان اور زنجیرین ہمارے اوپر تنگ ہوجاتی ہین -

باب جہنم کے سایہ کا بیان

خدا تعالی فرماتا ہے وظل من یحموم لا بارد ولا کریم یعنے اور سایہ دہوئین کا نہ ٹہنڈا نہ عزت
کا اور فرماتا ہے انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب لا ظلیل ولا یغنی من اللھب یعنے چلو تم سایہ کی
طرف جس کے تین حصے ہین نہ اُسمین سایہ ہوتا ہے اور نہ گرمی کے لئے کچھہ مفید ہے

باب خدا تعالے فرماتا ہے یصب من فوق رؤسھم الحمیم یعنے ڈالا جائیگا اُن کے
سرون پر کہولتا ہوا پانی - اور ترمذی نے حسن بیان کرکے ابو ہریرہؓ سے اور اُنہوں نے رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ کہولتا ہوا پانی اُن کے سرون پر ڈالا جائیگا
تو وہ پانی نفوذ کرکے دوزخی کے پیٹ مین پہونچ جائیگا اُسکی وجہ سے جو کچھہ اُس کے پیٹ مین ہے
سب کٹ کر نکل جائیگا پہر اُس کے قدمون کے اوپر سے بہیگا - اور صہر سے بہی مراد ہے پہر ویسا ہو

وہی حال ہوجائیگا اور ہناد نے مجاہدؒ سے ویرسل علیکما شواظ کی تفسیر مین روایت کی ہی کہ وہ سرخ اور بہبرکتا ہوگا اور نحاس سے یہہ مراد ہے کہ تانبے کو پگہلا کر اُس کے سر پر ڈالا جاویگا۔

باب دوزخیون کے کہانے اور پینے کا بیان

اللہ تعالےٰ فرماتا ہی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمھل یغلی فی البطون کغلی الحمیم یعنے زقوم کا درخت گنہگار کا کہانا ہی جسطرح تانبا پیٹون مین وہ اسطرح جوش کریگا جسطرح کہولتا ہوا پانی اور فرمایا ہے ثم انکم ایھا الضالون المکذبون لاٰکلون من شجر من زقوم فمالئون منھا البطون ثم ان لھم علیھا لشوبا من حمیم ثم مرجعکم لالی الجحیم یعنے پہر تم اے گمراہو جھٹلانیوالو تہوہر کے درخت سے کہانیوالے ہو اور اُس سے پیٹون کے بہرنیوالے ہو پہر تمہارے لئے اُسکے اوپر کہولتے ہوئے پانی کا گہونٹ ہوگا پہر تمہارا مرجع دوزخ کیطرف ہی اور فرماتا ہی تسقی من عین اٰنیۃ لیس لھم طعام الا من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع پلائے جائینگے گرم چشمہ سے نہوگا اُن کا کہانا مگر ضریع جو نہ موٹا کرتی ہی اور نہ بہوک کو نفع دیتی ہے اور فرمایا ہی ولا طعام الا من غسلین لا یاکلہ الا الخاطئون یعنے کوئی کہانا نہوگا بجز پیپ کے نہ کہائینگے اُسکو مگر خطاکار اور فرماتا ہی وطعاما ذا غصۃ اور کہانا اٹکتا ہوا اور فرماتا ہے۔ ویسقی من ماء صدید یتجرعہ ولا یکاد یسیغہ ویاتیہ الموت من کل مکان یعنے اور پیپ کا پانی اُس کو پلایا جاویگا وہ اُسکو نگلیگا مگر حلق سے نہ اُتریگا اور ہر طرف سے اُسکے لئے موت آویگی اور فرماتا ہی وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب یعنے اور اگر پانی مانگین گے تو اُن کو پانی دیا جاویگا جیسے پگہلا ہوا تانبا جہلس دیگا مونہون کو بُرا ہے پانی اور فرماتا ہی ھذا فلیذوقوہ حمیم وغساق یعنے اُسکو چاہیئے کہ وہ چکہین کہولتا ہوا پانی اور پیپ اور فرماتا ہی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءھم اور پلایا جاویگا اُن کو کہولتا ہوا پانی پس کاٹدیگا اُن کی آنتون کو ترمذی نے صحیح بیان کرکے اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے اس آیت کو پڑہا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ڈرو خدا سے جو حق ڈرنے کا ہی اور مسلمان ہی مرو پہر فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا کے دریاؤن مین ڈالدیا جاوے تو زمین والون کی زندگی کو خراب کردے پس کیا حال ہے اُن لوگونکا جنکا وہ کہانا ہے اور ابو نعیم نے ابو عمران خولانیؒ سے ان الشجرۃ الزقوم کی تفسیر مین بیان کیا ہی ہم نے سنا ہی کہ بنی آدم جب زقوم کو مونہہ سے کاٹیگا تو اُ[illegible]

وہ بنی آدم کو کاٹ لیگا اور ضیاء نے ضحاکؓ سے اور اُنہون نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت
کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ضریع ایک چیز دوزخیون کا نٹونکی مانند ہوگی ایلوہ سے زیادہ
تلخ اور مردار سی زیادہ بدبودار اور آگ سی زیادہ گرم جب کہانیوالا اُسکو کہائیگا تو نہ پیٹ مین جائیگی
اور نہ موہنہ کیطرف باہر کو آئیگی دونون درمیان مین ہیجائیگی - نہ اُس سی فربہی ہوگی اور نہ بھوک کو کچھ
نفع ہوگا - اور ابن جریر نے ابو زیدؓ سے روایت کی ہی کہ ضریع خشک کانٹونکو کہتے ہین اور آخرت مین
وہ آگ کے کانٹے ہونگے اور ترمذی اور بیہقی نے ابو الدرداءؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے کہ دوزخیون پر بھوک مسلط کیجائیگی - اسدرجہ بھوک کی تکلیف ہوگی جسدرجہ عذاب
کی تکلیف اسوقت وہ کہانے کی فریاد کرینگے اُنکو کہانا ایسا دیا جاویگا کہ جو گلے مین پھنس جاویگا وہ یاد کرینگے
کہ دنیا مین جب نوالہ اٹکتا تھا تو پانی سے اتارتے تھے اس سبب سے پانیکو فریاد کرینگے - کھولتا ہوا پانی
معہ لوہے کے آنکڑونکے اُنکے پاس لایا جاویگا جب وہ پانی اُن کے موہنون کے قریب آئیگا تو قریب آتے
ہی موہنہ کباب ہو جائینگے - پہر جب اُن کے پیٹونمین پونہچیگا تو جو کچھ پیٹ کے اندر ہوگا سب کو کاٹ
ڈالیگا پہر باہم کہینگے جہنم کے داروغہ کو پکارو وہ جہنم کے داروغہ کو پکار کر کہینگے اپنے پروردگار سے دعا مانگو
کہ ایک روز کیلئے ہمارا عذاب کم کر دی جہنم کے داروغہ اُنسے کہینگے کیا تمہارے پاس رسول نشانیان لیکر نہین
آئے تھے وہ کہینگے ہان آئے تھے داروغہ کہینگے پس پکارو اور کافرونکا پکارنا ہوگا مگر گمراہی مین - پہر باہم
کہینگے دوزخ کے مالک کو پکارو تو وہ مالک کو پکارینگے اور کہینگے ای مالک تیرا پروردگار تو ہمکو
موت دیدیتا - مالک دوزخ اُن کو جواب دیگا تم پہر نیوالے ہو اعمش کہتے ہین کہ ہمنے سنا ہی کہ اُنکے پکارنے مین
اور مالک کے اُنکو جواب دینے مین ہزار برس کا عرصہ ہوگا پہر کہینگے اپنے پروردگار کو پکارو کہ تمہارے
پروردگار سی بہتر کوئی نہین ہے پس کہینگے اے ہمارے پروردگار ہماری شقاوت ہمپر غالب ہوگئی
اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے پروردگار ہمکو اس سی نکال دی اگر پہر ہم ایسا کرین تو ظالم ہونگے اللہ
اُن کو جواب دیگا خواری کیساتھ اسمین پڑے رہو اور مجھسے کلام مت کرو - اسوقت اُن کو ہر طرح کی بہتری سے
ناامیدی ہو جائیگی اور چیخ پکار اور حسرت اور افسوس کرنا شروع کرینگے اور بیہقی نے بطریق عکرمہ حضرت
ابن عباسؓ سے وطعاما ذا غصة کی تفسیر مین بیان کیا ہی کہ اُس سی تہوہر کا درخت مراد ہی اور بیہقی نے
ابو امامہؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سی روایت کی ہی کہ آنجناب نے ویسقی من ماء صدید یتجرعه کی تفسیر مین
فرمایا کہ جب وہ پانی دوزخی کے قریب کیا جاویگا تو اسکو ناگوار معلوم ہوگا اور جب اسکے قریب آئیگا تو اسکے
موہنہ کو کباب کر دیگا اور سر کا پوست اتر کر گر پڑیگا اور جب پیٹ گا تو آنتون کو کاٹ کر پیخانہ کی راہ سی نکالدیگا

اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے وسقوا ماء حمیماً وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ اور احمد اور
ترمذی نے اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اور انہون نے نبی صلعم سے بماء کالمھل کی تفسیر مین روایت کی
ہے کہ یہ ایسے ہوگا جیسے روغن زیتون کا تلچھٹ جب وہ منہ کے قریب لایا جاویگا اسکے چہرے کی
کہال اُترکر گر پڑیگی اور اگر ایک ڈول پیپ کا دنیا مین ڈالدیا جاوے تو تمام دنیا والون کو سڑا دے
اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے بماء کالمھل کی تفسیر مین بیان کیا ہے کہ وہ سیاہ ہوگا جسطرح
روغن زیتون کی تلچھٹ اور کشراب الھیم کی تفسیر مین بیان کیا ہے کہ ہیم سے بہت پیاسا اونٹ مراد ہے
اور بیہقی نے مجاہدؒ سے شراب الھیم کی تفسیر مین بیان کیا ہے کہ ہیم ایک بیماری ہے جس سے اونٹونکو
پیاس ہوجاتی ہے اور پانی پینے سے سیرابی نہین ہوتی اور من ماء صدید سے مراد پیپ اور خون
ملاہوا ہے اور ابن ابی حاتم نے سدی سے من عین آنیہ کی تفسیر مین بیان کیا ہے کہ اس سے انتہا درجہ
کی گرمی مراد ہے جس سے زیادہ کوئی چیز گرم نہو اور بیہقی نے حسنؓ سے روایت کی ہے کہ جب کوئی چیز
انتہا درجہ کی گرم مراد ہوتی تھی جس سے زیادہ کوئی چیز گرم نہو تو عرب کے لوگ کہتے تھے قد انی حرہ
یعنے انتہا درجہ کی گرم ہوگئی اُسی کے موافق اس آیت مین ہے من عین آنیہ کہتے ہین جس روز سے
اس چشمہ کو پیدا کیا گیا ہے برابر اُسکو دوزخ مین گرم کیا گیا ہے یہانتک کہ وہ انتہا درجہ کا گرم ہو
گیا ہے اور ہناد نے مجاہدؒ سے روایت کی ہے کہ غساق سے مراد وہ چیز ہے جس کو بسبب
شدت سردی کے چکھ نہ سکینگے اور عطیہ سے روایت کی ہے کہ غساق بہتی ہوئی پیپ کو کہتے
ہین۔ اور ابن ابی حاتم اور ابن ابی الدنیا اور ضیا نے کعبؓ سے روایت کی ہے کہ
غساق جہنم مین ایک چشمہ ہے کہ جسمین ہر زہریلے جانور مثل سانپ اور بچھو وغیرہ کا زہر بہکر اکٹھا ہوتا ہے
آدمی کو لاکر اُسمین ایک غوطہ دیا جاویگا پھر نکالدیا جائیگا اس غوطہ سے اُسکی کہال ہڈیونسے اور سے جدا ہوجائیگی
اور تمام گوشت اور کہال اُسکے ٹخنون مین آکر لٹک جائیگا اور جسطرح آدمی کپڑے کو گھسیٹتا ہے
اسیطرح وہ اپنے گوشت کو گھسیٹیگا اور احمد اور ابن حبانؒ نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شرابی مرجائیگا اللہ تعالیٰ نہر غوطہ سے اُسکو پانی پلائیگا کسی نے عرض
کیا یا رسول اللہ نہر الغوطہ کونسی نہر ہے آپ نے فرمایا کہ جو زنا کار عورتون کے فرجون سے جاری ہوگی اور
طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی الدنیا نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
اگر جہنم کے پانی کا ایک ڈول زمین کے بیچ مین ڈالدیا جاے تو اُسکی بدبو اور شدت گرمی سے مشرق سے
مغرب تک پہنچ جائے اور اگر جہنم کی چنگاریون مین سے ایک چنگاری مشرق مین رکھدی جاے تو مغرب

والون کو اُسکی گرمی معلوم ہونے لگے اور ہناد نے مغیث بن سمیؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین
کہ جب آدمی کو دوزخ کے مابین لائینگے تو اُس سے کہینگے ذرا ٹھہر جا کہ ہم تیرے لئے تحفہ لائین۔ پھر
سانپون کی زہر کا ایک پیالہ اُسکے لئے لائینگے جب وہ اُس کو اپنے مونہہ کے سامنے لائیگا تو
گوشت رخسار سے جدا ہو جائیگا اور رخسار کی ہڈی الگ جا پڑیگی۔ اور ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے سعد
بن جبیر سے روایت کی ہے کہ جب دوزخیون کو بھوک لگیگی تو اُن کے فریاد کرنے کے بعد زقوم کا درخت
اُن کو دیا جاویگا جب وہ اُسکو کہائینگے تو اُن کی کہال اور مونہہ کو وہ درخت گہسوٹ لیگا اور اگر کوئی
گذرنیوالا اُن کے پاس ہو کر گذرے تو اُن کو پہچان کر اُن کی کھالون اور موہنون کو اُس درخت مین
پہچان سکتا ہے پھر اُن کے اوپر پیاس غالب کیجاویگی اور پیاس کے مارے فریاد کرینگے اُن کی فریادرسی
یہہ ہوگی کہ پگہلے ہوئے تانبے کیمانند پانی اُن کو دیا جاویگا کہ جو اپنی حرارت مین انتہا درجہ کو پہنچ گئی ہوگی
جب وہ اُس پانی کو اپنے موہنون کے پاس لاوینگے تو بیشتر موہنون کی کہال گر چکی ہوگی اب وہ
پانی کی گرمی سے کباب ہو جائینگے اور جو کچھ پیٹ مین ہوگا کٹ کر نکل آئیگا پہلتے جائینگے اور اُن کی آنتین
اور کہالین گرتی جائینگی۔ پھر لوہے کے گرزون سے اُن کو مارینگے اُس سے ہر عضو الگ الگ جا پڑیگا اسوقت وہ ہلاکی
کو پکارینگے۔

باب دوزخ کے سانپ اور بچھو وغیرہ کا بیان

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے زدناھم عذابًا فَوقَ العَذَابِ یعنے زیادہ کیا اُن کو ہم نے عذاب پر عذاب
اور فرماتا ہے سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ یعنے جس چیز کا انہون نے بخل کیا ہے عنقریب وہ چیز طوق
بنا کر اُن کے ڈالی جاویگی۔ سعید بن منصور اور ابو یعلے اور بیہقی نے حضرت ابن مسعودؓ سے زدناھم
عذابا فوق العذاب کی تفسیر مین بیان کیا ہے کہ اُن کیلئے بچھو زیادہ زیادہ پیدا کئے جاوینگے اُن کے
دانت ایسے ہونگے جیسے کھجور کے لمبے لمبے درخت اور ہناد اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعودؓ سے
عذابا ضعفا من النار کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ اُس سے سانپ مراد ہین۔ بیہقی نے عبداللہ بن
الحارث بن الجزء الزبیدیؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے دوزخ مین
سانپ ہین جس طرح بختی اونٹون کی گردنین جب اُنمین سے ایک سانپ کسی کو ڈسیگا تو چالیس برس
تک اُسکا زہر رہیگا۔ اور دوزخ مین اسقدر اتنے بڑے بچھو ہین جتنی زین کسے ہوئے خچر جب اُن مین سے
ایک بچھو کسی کے ڈسیگا تو چالیس سال تک اُسکا زہر رہیگا اور ابن المبارک نے یزید بن شجرہ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہین دریا کے کنارہ پر جہنم مین سانپ ہونگے اور وہ دریا زہریلے جانورونکا ہوگا اُسمین سانپ

ایسے ہونگی جیسے بختی یعنی خراسانی اونٹ اور بچھو ایسے ہونگے جیسے خچر جب دوزخی لوگ تخفیف کی درخواست
کرینگے حکم ہوگا دریا کے کنارہ پر چلے جاؤ جب وہ آئینگے تو وہ زہریلے جانور ادہر ادہر سے انکو چمٹ جائینگے
اور جہان جہان اللہ تعالے چاہیگا چمٹینگے اور اُسکی کہال اتار کر کہا جائینگے پہر یہہ دوزخی دہانسی لوٹ کر بہاگینگے
اور وہ یہان آگ کے ڈہیر مین آپڑینگے اور اُن کے اوپر خارش کا اسدرجہ غلبہ ہوگا کہ کوئی شخص کہجائے
کہجاتے کہال کو چہیل ڈالیگا یہانتک کہ ہڈی نظر آنے لگیگی۔ اُس سے کوئی کہیگا اے فلان شخص تجھکو اس سے
تکلیف ہوتی ہے دوزخی کہیگا ہان وہ پوچھنے والا پہر اُس سے کہیگا یہہ اُسکا نتیجہ ہے کہ تو مومنین کو ایذا پہنچاتا
تہا اور ابن المبارک اور بیہقی نے عمر بن میمون سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ کافر کی جلد اور
گوشت مین کیڑون کا شور ایسے معلوم ہوگا جیسے جنگلو مین درندون کا شور معلوم ہوتا ہے اور ابو یعلے
نے بسند جید حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کی مکہیان دوزخ مین ہونگی بجز شہد کی مکھی کے۔

باب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر موذی دوزخ مین ہوگا قرطبی نے اس
حدیث کی تاویل دو طرح پر کی ہے ایک یہہ کہ جو شخص دنیا مین لوگون کو ایذا پہونچائیگا وہ بروز قیامت
دوزخ کے عذاب مین ہوگا دوسری یہہ کہ جتنے درندے اور کیڑے مکوڑے ہوتے ہین دوزخیون کے
عذاب دینے کیلئے سب دوزخ مین موجود ہونگے۔

باب اثبات کے بیان مین کہ سورج اور چاند بھی دوزخ مین جائینگے

طیالسی اور ابو یعلے اور ابو الشیخ نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول
اللہ صلعم نے کہ سورج اور چاند دو مرکہنی بیل ہو کر دوزخ مین ہونگے اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رض سے
اور انھون نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے کہ شمس اور قمر دو بیل ہونگے قیامت کے روز دوزخ مین
ڈال کر انکا نور سلب کر دیا جائیگا حسن رض نے فرمایا انکا گناہ کیا ہے انھون نے فرمایا کہ مین رسول اللہ صلعم
سے یہہ حدیث نقل کرتا ہون یہہ سن کر وہ خاموش ہو گئے اور ابو الشیخ نے ابن عمر رض سے روایت کی
ہے وہ کہتے ہین کہ اللہ تبارک و تعالی نے سورج اور چاند کو جب پیدا فرمایا تو اُن کو خبر دیدی وہ دونون
دوزخ مین ہونگے اُسوقت سے وہ برابر چکر مین ہین پریشانی کے سبب سے کہین قرار نہین پکڑتے اور
ابن وہب نے عطا بن یسار سے روایت کی ہے کہ انہون نے اس آیت کو پڑہکر وجمع الشمس والقمر
یہہ کہا کہ قیامت کے روز ان دونون کو اکٹہا کر کے دوزخ مین پھینکدیا جاویگا اور کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے

کی ہے وہ کہتے ہین کہ سورج اور چاند کو دو مرکھنے بیلون کیصورت مین حاضر کیا جاویگا پھر اُن دونون کو
دوزخ مین پھینکدیا جاویگا بعض علماء کہتے ہین اُن کو دوزخ مین ڈالے جانے کی یہہ وجہ ہی کہ اُن کی
لوگون نے خدا کو چھوڑکر پرستش کی ہی اُن کا دوزخ مین ڈالنا کافرون کی سرزنش کے لئے ہوگا اور خود
اُن دونون کو کچھ تکلیف نہوگی اسواسطے کہ یہ بیجان چیزین ہین۔ قرطبی نے بیان کیا ہی حضرت ابن عباس سے
کعب الاحبار کے قول کی تکذیب منقول ہی وہ کہتے ہین یہہ یہودیت کی بات ہی جسکو وہ اسلام مین داخل
کرنا چاہتے ہین اور اسقدر بات سچ ہے کہ ان دونونکو عذاب نہ ہی باوجودیکہ اُسکی طاعت مین لگے ہوئے
ہین پھر شیخ صالح سے روایت کی ہی کہ وہ دونون اُسی چیز کیطرف عود کرینگے کہ جس سے وہ پیدا کیے گئے
ہین یعنی نور عرش مین ملجاوینگے۔

باب جہنم کے طبقون کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یعنے منافق لوگ دوزخ کے نیچے
کے طبقہ مین ہونگے اور فرماتا ہی ولکل درجات مما عملوا یعنے سب لوگون کیلئے اپنے اپنے اعمال کیموافق
درجہ ہونگے۔ اور درکات کہتے ہین طبقات و منزلون کے ہین اور اوپر کی منزل کو جسطرح درجہ
کہتے ہین نیچے کی منزل کو درک کہتے ہین۔ ابن مبارک نے ابن مسعود سے ان المنافقین فی الدرک
الاسفل من النار کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ اُن کو لوہے کے صندوقون مین بند کر دیا جاویگا
کہ جو دوزخ کے نیچے رکھے ہوئے ہین اور ابن وہب نے کعب الاحبار سے روایت کی ہی وہ کہتے
ہین کہ دوزخ مین ایک کنوان ہے اُسکے دروازہ نہین کھولے گئے اب تک بند ہے جب سے وہ کنوان
پیدا ہوا ہے کوئی روز جہنم پر ایسا نہین ہوتا کہ وہ جہنم اُس کنوئین کے شر سے خدا کی پناہ نہ مانگتی ہو
اور دوزخ کا درک اسفل وہی ہے۔

باب کافر کے جسم کے بڑا ہوجانے اور اُسکی جلد کے موٹا ہوجانے کا بیان

شیخین نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ کافر کے کندہون کے مابین تیز سوار کیلئے
تین دن کی مسافت ہوگی اور مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول
اللہ صلعم نے کافر کی داڑھ دوزخ مین احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اُسکی اسقدر موٹی ہوگی کہ جسقدر
تین دن کی مسافت۔ اور ترمذی اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت

سے کافر کی داڑھ دوزخ مین احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اُسکی ران کوہ بیضا کے برابر ہوگی اور جہنم مین
اُسکے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنی کہ اور مدینہ کے مابین ہے اور اُسکی کہال کا مُٹاپا خدا جبار کے گز سے
بیالیس گز ہوگا۔ اور ترمذی اور بیہقی اور ہناد نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے کہ کافر دو فرسنگ تک قیامت کے روز اپنی زبان کو گھسیٹیگا اور لوگ اُسکو اپنے پیرون سے
پامال کرتے ہونگے۔ اور ترمذی نے الفرسخ والفرسخین روایت کی ہے اور حاکم نے صحیح بیان کر کے
ابو سعیدؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے دوزخ مین کافرون کے بیٹھنے کی جگہ
تین دن کی راہ ہوگی۔ اور ہر داڑھ احد پہاڑ کے برابر اور اُسکی ران ورقان کے برابر اور اُسکی جلد سوا
گوشت اور ہڈی کے چالیس گز۔ اور احمد اور حاکم اور بیہقی نے مجاہدؒ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین
مجھسے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ دوزخیون کے جسم کو کسقدر بڑا کر دیا جاویگا مین نے
کہا نہین انہون نے فرمایا اُسکے کان کی لو سے گردن تک چالیس برس کا راہ ہوگا اور اسمین خون اور
پیپ کے نالے بہتے ہونگے۔ تو دیکھیے تو کیسے نہرین ہین پہر فرمایا نہین بلکہ نالے ہے اور احمد اور ہناد نے
زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ دوزخی دوزخ مین اسقدر بڑا ہو جائیگا کہ دوزخ کا ایک پہلو معلوم ہوگا
اور ہناد نے سعید مقبریؒ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین ایک شخص حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس آیا اُسنے
کہا یہہ تو بتلائیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ومن یغلل یأت بما غل اور جو شخص فریب کریگا وہ روز قیامت
اپنے فریب کو لیکر آئیگا پہر کوئی شخص ہزار درہم فریب سے چراتا ہے کوئی دو ہزار درہم وہ تو روز
قیامت لیکر آئیگا اگر کسی شخص نے سو اونٹ یا دو سو اونٹ فریب سے لیلیے وہ کسطرح سے اُن کو اٹھا
کر لائیگا انہون نے فرمایا یہہ بتلا کہ جسکی داڑھ مثل احد کے اور ران مثل ورقان کے اور پنڈلی
مثل بیضا کے اور اُسکی نشستگاہ اتنی جیسے کہ مدینے سے زبدا ہوگی تو کیا وہ نہ اٹھا سکیگا۔
اور طبرانی نے بسند صحیح حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ دوزخی کو خزانہ سے اسطرح داغ نہ
دیا جائیگا کہ درہم درہم پر اور دینار دینار پر حائل ہو جائے بلکہ جلد کے فراخ ہونے کیوجہ ہر دینار اور درہم
کو علیحدہ رکہا جائیگا اور طبرانی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے
رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا فلان شخص کی ران جہنم مین مثل احد کے اور داڑھ مثل بیضا
کے ہوجائیگی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کسوجہ سے ایسا ہوگا آپ نے فرمایا وہ اپنے مان باپ کی

باب اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے التی تطلع علی الافئدہ یعنے وہ آگ جو دلون تک
اطلاع پاتی ہے ابن المبارک نے خالد بن عمران سے اپنی بسند کیساتھ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتی ہے

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ آگ دوزخیوں کو کھاتی کھاتی جب اُن کے دل تک پہونچیگی تو وہاں کہ جائیگی اور پھر لوٹ کر کھانا شروع کریگی اور پھر اسیطرح دل تک پہونچکر اطلاع پائیگی اور ہمیشہ یہی حال رہیگا اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ یعنے وہ خدا کی آگ روشن کی ہوئی ہے کہ جو دلونکی خبر رکھتی ہے ۔

باب اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلوداً غیرھا لیذوقوا العذاب یعنے جب اُن کی کھالیں پکجائینگی تو ہم اُن کو دوسری کھالوں سے بدل دینگے تاکہ عذاب کو چکھیں اور فرماتا ہے ویاتیہ الموت من کل مکان وما ھو بمیت یعنے اُن کو ہر طرف سے موت آئیگی مگر وہ مر نے سکینگے ہیں طبرانی اور ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے یہہ آیت پڑھی کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلوداً غیرھا معاذؓ نے کہا مجھکو اسکی تفسیر معلوم ہے ایک گھڑی میں سو مرتبہ کھال بدلی جائیگی ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم سے اسی کی مثل سنا ہے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمرؓ سے اس آیت میں روایت کی ہے جب اُن کی کھالیں جلائی جائینگی تو پھر سفید مانند کاغذ کے بدل دی جائینگی اور بیہقی نے حسنؓ سے اس آیت میں نقل کی ہے کہ ہر روز ستر ہزار مرتبہ آگ اُن کی کھالوں کو کھائیگی اور ہر مرتبہ کھانے کے بعد کہا جائیگا جیسی تھی ویسی ہی ہوجا اور وہ ویسی ہی ہوجائیگی ۔ اور ابن ابی الدنیا نے حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ جہنم میں آگ کے درندے اور آگ کے کتے اور آگ کی آری اور آگ کی تلواریں اور فرشتے بھیجے جائینگے جو دوزخیوں کے تالو میں اُن آنکڑوں کو ڈال کر روکینگے اور اُن تلواروں سے ایک ایک عضو جدا کر کے اُن درندوں اور کتوں کے سامنے ڈالینگے اور جب اُن کے ایک عضو کو کاٹینگے اُسکی جگہ دوسرا عضو از سر نو پیدا ہوجائیگا اور ابو نعیم نے ابراہیم تیمی سے ویاتیہ الموت من کل مکان ۔۔ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ہر بال کی جگہ سے بھی ان کو موت آئیگی

باب اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون یعنے موہنوں کو آگ جھلس دیگی اور وہ اسمیں منہہ بگڑے ہوئے ہونگے بیان کیا ہے دوزخی کے موہنہ کو آگ بھونڈالیگی اور اُسکا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے اوپر اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف تک آجائیگا اور ہناد نے ابن مسعودؓ سے وھم فیھا کالحون کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ تم نے بھنی طرح کی ہوئی سری ہوتی ہے اسیطرح انکا حال ہوجائیگا یعنے دانت انکے نظر آئینگے

اور ہونٹ کبھی ہونگے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابونعیم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دوزخیون کو دوزخ کے پاس ہانکر لیجاینگے تو
بڑی سختی کے ساتھ دوزخ اُن کو لیگی دوزخ کے ایک ہی لپٹ مین اُن کی ہڈیون پر گوشت
باقی نہ رہیگا سب اُترکر ٹخنون کے اوپر آجایگا اور اُن کے گوشت ایڑیون پر آپڑینگے اور ہناد
نے ابورزین سے نواحۃ للبشر کی تفسیر مین بیان کیا ہے کہ اُن کے رنگ بدلکر سیاہ ہوجاینگے

باب دوزخیون کے رونے اور چیخنے اور چلانے اور صورت کے بگڑجانے

اور خرابی اور ہائے کو پکارنے اور اُسکے بعد گونگا اور بہرہ ہوجانے اور اُن کے مونہہ کے
کباب ہوجانے اور اہل جنت اور دوزخ کے داروغاؤن اور مالک اور خدا سے فریاد کرنیکا بیان
خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا یعنے چاہیے کم ہنسین اور زیادہ روئین
اور فرماتا ہے لہم فیہا زفیر وشہیق یعنے دوزخ مین دوزخیون کی چیخ پکار ہوگی اور فرماتا ہے
لہم فیہا زفیر وہم لا یسمعون یعنے اُن کے لئے وہان چلانا ہوگا اور وہ اسمین نہ
سنینگے اور فرماتا ہے واذا القوا منہا مکانا ضیقا مقرنین دعوا ھنالک ثبورا لاتدعوا الیوم
ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا یعنے جب وہ دوزخ مین جکڑے ہوئے ایک تنگ
جگہ مین ڈالدیے جاینگے تو وہان ہلاکیکو پکارینگے آج ایک ہلاکی کو مت پکارو بہت سی ہلاکیون
کو پکارو اور فرماتا ہے ونادی اصحاب النار اصحاب الجنۃ ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم اللہ
یعنے اور پکارینگے اہل دوزخ اہل جنت کو کہ ڈالو ہم پر پانی یا جو کچھ خدا نے تمکو دیا ہے اور فرماتا ہے
وقال الذین فی النار لخزنۃ جہنم الآیۃ یعنے دوزخی لوگ جہنم کے داروغون سے کہینگے اور
فرماتا ہے ونادوا یا مالک الخ اور فرماتا ہے قالوا ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین
یعنے کہینگے اے ہمارے پروردگار ہماری شقاوت ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ ابن ابی
حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے فلیضحکوا قلیلا کی تفسیر مین روایت کی ہے کہ دنیا قلیل ہے
اسمین جسقدر چاہین ہنس لین پھر جب دنیا ختم ہوجائیگی اور خدا کیطرف لوگونکی بازگشت ہوگی۔
تو ایسا رونا شروع کرینگے جو کبھی ختم نہوگا اور ابن ماجہ اور ابویعلے اور بیہقی اور ہناد نے حضرت انسؓ
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل دوزخ کے رونے
کو غالب کیا جاویگا وہ اسدرجہ روئینگے کہ روتے روتے آنسو ختم ہوجاینگے اور اُن کی بجائے خون

آنکھون سے نکلیگا حتی کہ ان کے چہرون پر خندقون کی شکل بنجاویگی اور اگر اُن مین کشتیون کو
ڈالا جاوے تو کشتیان بہ جائین اور احمد نے زید بن سالم بن عبداللہ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین الہی مجھکو ایسی آنکھین عطا فرما جو روتی رہا کرین اور اُن سے آنسوؤن کی جھڑیان بہتی
جایا کرین اور تیرے خوف سے اُن کو شفا ہو قبل اس کے آنسو خون کے ہوجائین اور ڈاڑہی چنگاریان
اور ابن ابی الدنیا اور ضیاء نے دوزخ کی صفت مین یزید بن ابان سے حدیث مرفوع روایت کی ہے
کہ اہل دوزخ جب دوزخ مین داخل ہونگے تو ایک عرصہ تک آنسوؤن سے روینگے پھر ایک
زمانہ تک پیپ کے آنسوؤن سے روینگے آنسو ختم ہونے سے جہنم کے داروغہ کہینگے اسے بدبخت لوگو
تم دنیا مین ہمدردی سے آج کون اس ماہی کہ تمہارا فریاد کو سنے - وہ چلا چلا کر آواز دینگے اے
اہل جنت اسے گروہ آبا اور ماؤن اور اولاد کے ہم قبرون سے پیاسے نکلے اور دراز میدان حشر مین
پیاسے رہے اور آج بھی پیاسے ہین تم ہمپر پانی بہا دو یا جو کچھ خدا نے دیا ہو - چالیس برس تک
یہہ پکار پکار کر کہینگے وہ لوگ ان کو کچھ جواب نہ دینگے چالیس برس کے بعد یہہ جواب دینگے کہ تم
ہمیشہ یہین رہوگے تب وہ ہر خیر سے ناامید ہو جائینگے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت
ابن عباس سے ونادی اصحب النار کی تفسیر مین فرمایا ہے - انسان اپنے بہائی کو پکاریگا کہ اے
میرے بہائی میری فریاد کو سن کہ مین جل گیا وہ کہیگا خداتعالی نے ان دونون کو کافرون پر
حرام کر دیا ہے اور بیہقی نے محمد بن کعب قرظی سے اس آیت مین روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جب
دوزخی تمام جہنم مین ڈالے جائینگے تو دوزخ زفرات الغیظ سے پکاریگی اور زفیر چلانیکو اور شہیق رونے کی چیخ کو
کہتے ہین - اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جب دوزخ مین وہ
دوزخی کہ جو ہمیشہ کے رہنے والے ہونگے رہ جائینگے تو اُن کو لوہے کی صندوقون مین کہ جو آگ ہو رہا
ہوگا بند کرکے اور آگ کا قفل لگا کر جہنم کے نیچے پھینکدیا جائیگا پھر کوئی یہہ نہ دیکہیگا کہ دوسرے کو بھی
عذاب ہوتا ہے پھر ابن مسعود نے یہہ آیت پڑہی لهم فيها زفير وهم فيها لا يسمعون
اور ابو نعیم اور بیہقی نے سوید بن غفلہ سے روایت کی ہے جب خداتعالی اہل دوزخ کے بھولنے
کا قصد فرمائیگا تو ہر ایک کو آگ کا ایک صندوق مین بند کر دیا جائیگا اور اُن کے اندر آگ روشن
کر دی جائیگی پھر اُن مین سے کوئی یہہ نہ دیکھیگا کہ کوئی دوسرا بھی دوزخ مین ہے لهم من
فوقهم ظلل من النار ومن تحتهم ظلل - کا یہی مطلب ہے یعنے اُن کے اوپر بھی آگ
کے سایہ ہونگے اور نیچے بھی لهم من جهنم مهاد ومن فوقهم غواش سے بھی یہی مراد ہے یعنے اُن کے لئے

جہنم کا بچھونا اور اُوپر سے اوڑھنا ہوگا - اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے اگر اس مسجد میں ایک لاکھہ یا زیادہ آدمی ہوں اور اُن میں ایک دوزخی بیٹھا ہوا ہو
اگر وہ سانس لے اور اُسکا سانس اُن کو لگ جاوے تو ساری مسجد اور سارے آدمی جل جاوین اور ابن
ابی الدنیا نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں اگر ایک شخص دوزخیوں میں سے دنیا کیطرف نکال
دیا جاوے تو تمام دنیا والے اُس کی بدصورتی اور بدبو سے مر جاوین اور ابن ابی حاتم نے یحییٰ بن اسید سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم سے کسی نے واذا القوا منہا مکانا ضیقا کی نسبت
دریافت کیا آپنے ارشاد فرمایا قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے دوزخی دوزخ
مین اسطرح پہنسے ہوئے ہونگے جسطرح میخ دیوار مین پہنس جاتی ہے - اور بیہقی نے اور عبداللہ بن احمد
نے زوائد الزہد مین حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ دوزخی مالک داروغہ دوزخ کو پکار کر
کہینگے - اے مالک تیرا رب ہمکو موت دیدے مالک داروغہ دوزخ اُن کو چالیس برس تک کچھہ جواب نہ دیگا -
چالیس برس کے بعد جواب دیگا کہ تم یہین ہوگے پھر اپنے پروردگار سے پکار کر کہینگے اے ہمارے پروردگار
تو ہمکو یہان سے نکال اگر پھر ہم ایسا کرین تو ہم ظالم ہونگے خدا تعالی اتنے عرصہ تک اُن کو جواب نہ
دیگا کہ جتنی دنیا کی مدت ہوگی اس کے بعد ارشاد فرمائیگا خواری کے ساتھہ دوزخ مین پڑے رہو
مجھسے کلام مت کرو - ابن عمرؓ کہتے ہین ایسی ناامیدی اس کلمہ کو سنکر ہوگی اور بجز چیخنے اور چلاّنے کے
کچھہ بن نہ پڑیگا - اور سعید بن منصور اور بیہقی نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ دوزخی
پانچ چیزون کی بابت پکارینگے جنمین سے خدا تعالی چار کا اُن کو جواب دیگا اور پانچوین کے بعد کبھی
کسی کو نہ پکارینگے ایک تو اُن کی یہہ پکار ہوگی کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمکو دو مرتبہ مارا اور دو مرتبہ
زندہ کیا اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہین پس ہمارے نکلنے کی اب کوئی راہ ہے خدا تعالی
اُن کو جواب دیگا اس کی وجہ یہہ ہے کہ جب تنہا خدا کو لوگ پکارتے تھے تو تم اُس سے انکار کرتے تھے
اور جب لوگ خدا کے ساتھہ شرک کرتے تھے تو تم یقین کرتے تھے پس حکم اللہ ہی کیلئے ہے کہ جو برتر اور
بزرگ ہے - اسکے بعد کہینگے اے ہمارے پروردگار ہم نے دیکھہ لیا اور سن لیا اب ہمکو واپس کر دے اچھے
اچھے کام کرین ہمکو یقین ہوگیا - خدا تعالی ارشاد فرمائیگا تم جو اُس دن کے لئے سے غافل تھے اسلئے
تم مزہ چکھو ہم تمکو بھول گئے اور ہمیشگی کا عذاب چکھو بسبب اُن اعمال کے جو تم کرتے تھے اسکے بعد پکارینگے
اے ہمارے پروردگار تو ہمکو تھوڑے سے عرصہ کی مہلت دے کہ ہم تیری فرمانبرداری کرین اور رسولوں
کا اتباع کرین خدا تعالی اُن کو جواب دیگا کیا تم نے اس بات کی قسم نہ کھائی تھی کہ تم کو زوال نہوگا

پہر وہ پکارینگے اے ہمارے پروردگار ہمکو نکالدے ہم اچہے کام کرینگے غیر ان اعمال کے جو ہم کرتے تہے خداتعالی
اونکو جواب دیگا ایسا ہم نے تم کو اس قدر عمر نہی دی تہی کہ نصیحت پکڑنیوالا اس مین نصیحت پکڑ سکے اور کیا ہمارے
پاس ڈرانیوالا نہین آیا تہا اب تم مزہ چکہو کہ ظالمون کیلئے کوئی مددگار نہین ہے پہر وہ کہینگے اے ہمارے پروردگار
ہمارے اوپر ہماری بدبختی غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تہے اے ہمارے پروردگار ہم کو یہان سے نکالدے اگر پہر ایسا
کرین تو ظالم ہونگے خداتعالے انکو جواب دیگا اس مین خوار پڑے رہو اور مجہہ سے کلام مت کرو پہر اسکے بعد
کبہی کلام نہ کرینگے اور ابوالدنیا نے حذیفہ سے روایت بیان کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
جب خداتعالی دوزخیون سے کہیگا اخسئوا فیہا ولا تکلمون یعنے خواری سے کے ساتہہ اس مین پڑے رہو
اور مجہہ سے کلام مت کرو تو اونکے چہرے گوشت کے لوتہڑے ہوجاینگے نہ اونکے اندر منہ ہونگے نہ ناک کے
سوراخ اونکے پیٹ مین سے سانس کی آمدورفت ہوگی اور اونکے اوپر آگ کے سانپ اور بچہو گرینگے اور ایسے
ایسے سانپ ہونگے کہ اگر ایک سانپ مشرق مین پہنکار مارے تو مغرب والے اس سے جل جاوین اور ان مین ایک
بچہو اگر دنیا والون کے ڈنک مار دے تو سب کے سب جل جاوین ایسے ایسے سانپ اور بچہو اونکے اوپر برسینگے
اور اونکے گوشت اور کہالون مین گہس جاینگے اور جسطرح درندون کا جنگل مین شور ہوتا ہے اسیطرح اونکے
گوشت پوست کے اندر اون سانپ بچہون کا شور معلوم ہوگا

باب عدی اور حبان نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین
فرمایا رسولخدا صلعم نے اس امت مین سب سے پہلے کوڑہ مارنے والے لوگ دوزخ مین داخل ہونگے۔

باب بیہقی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین حضرت آدمؑ کے بیٹے کو جس نے
اپنے بہائی کو قتل کیا ہے سب دوزخیون کے ٹہیک ٹہیک دو چند عذاب ہوگا۔

باب مسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ انہون نے عرض
کیا یا رسول اللہ آپ طالب کو کچہہ نفع پہونچائینگے کہ وہ آپکی حفاظت کرتے تہے اور آپکی خاطر لوگون
پر غصہ کرتے تہے آپنے فرمایا ہان وہ دوزخ کے پایاب مین ہونگے اور اگر مین نہوتا تو وہ جہنم کے نیچے
طبقہ مین ہوتے اور مسلم نے اس طرح سے روایت کیا ہے کہ مین ابوطالب کو دوزخ کے گڑہون مین
دیکہا مین اوسکو اوپر کیطرف نکال لایا اور مسلم نے نعمان بن بشیرؓ سے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہین
کہ مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا سب سے زیادہ آسان اہل دوزخ مین ایسکے لئے عذاب
ہوگا کہ وہ آگ کی جوتیان اور تسمے پہنے ہوئے ہوگا اون جوتیون سے اسکا بہیجا اسطرح جوش ماریگا جس
طرح ہانڈی جوش مارتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ کسیکو عذاب نہوگا حالانکہ اس شخص کو

سب دوزخیون کی نسبت کم عذاب ہوگا۔

باب اُن لوگون کا بیان کہ جو باوجود موحد ہونے کے دوزخ مین پہونچکر مرجائینگے

ابو سعیدؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل دوزخ جو دوزخ مین رہنے ہونگے انکے لئے نہ موت ہوگی نہ حیات لیکن کچھ لوگ سبب اپنے گناہون کے دوزخ مین پہونچ جائینگے اور وہان پہونچکر مرجائینگے یہانتک کہ جب جلکر کوئلا ہوجائینگے تو اونکے لئے شفاعت کا حکم ہوگا پھر اون سوختہ اجزا کو جنت کی نہرونپر بکھیر کر حکم دیا جائیگا اے اہل جنت اُن کے اوپر پانی ڈالو اس پانی کے پڑنے سے اس طرح جسم نکلینگے جسطرح کے پانی کے راستہ مین دانہ جم نکلتا ہے قرطبی نے بیان کیا ہے ان گنہگارون کے لئے درحقیقت موت ہوگی اور یہہ موت بوجہ انکی شرف اور عزت کی ہوگی تاکہ عذاب کے تکلیف انکو نہ محسوس ہووے اگر کوئی کہے جب وہ عذاب کو محسوس ہی نہ کرینگے تو اونکو دوزخ مین ڈالنے سے کیا فائدہ ہے تو اس کا جواب یہہ ہے کہ یہہ داخل کرنا بطور تادیب کے ہوسکتا اگرچہ عذاب کا مزہ نہ چکھین علاوہ برین بہشت کی نعمتون کا دوزخ مین رہنے تک ان سے جدا رکھنا یہ ہے ان کے لئے باعث تکلیف کا ہوگا جس طرح قید مین رکھنا عقوبت ہوتا ہے اگرچہ اس کے ساتھہ طوق اور بیڑی وغیرہ نہو حاکم نے بیان کیا ہے یہہ بھی ممکن ہے اولًا اونکو عذاب دیا جائے اور اس کے بعد مرجائین اور عذاب کی مدت مین باعتبار ہر ایک کے جرم اور خطا مین کمی بیشی ہو اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ مرتے وقت انکو تکلیف پہونچی ائی بات ضرور ہے کہ اونکی تکلیف کفار کی تکلیف سے خفیف ہوگی اسواسطے کہ مردونکا عذاب زندون کے عذاب سے خفیف ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے وحاق بآل فرعون سوء العذاب الی قولہ ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب پس خدا تعالے نے بیان فرمادیا کہ جب اُن کو قیامت مین زندہ کیا جاویگا تو انکا وہ عذاب اس عذاب سے بہت زیادہ ہوگا جو مردہ ہونے کی حالت مین دیا جاتا تہا اور بزار نے ایسی سند کے ساتھہ جسکے راوی معتبر ہین ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اہل جنت مین سب سے کمتر نصیبہ اُن لوگون کا ہوگا جنکو خدا تعالے نے دوزخ سے نکالیگا اور اُن کی اسبات سے خوش ہوگا کہ وہ خدا کے ساتھہ کسی کو شریک بتاتے تہے پھر اُن کو ایک میدان مین ڈال دیا جاویگا اور جسطرح جم نکلتا ہے اسطرح وہ جم نکلینگے یہانتک کہ جب اُن کے جسمون مین روح داخل ہوگی تو کہینگے اے ہمارے پروردگار جس نے ہمکو دوزخ سے نکالا اور دوبارہ ہمارے جسمون مین روح کو ڈالدیا

پس ہمارے موہنون کو دوزخ کیطرف سے پہیر دے خدا تعالیٰ اُن کے موہنون کو دوزخ سے پہیر دیگا

باب دوزخیون کیلئے عذاب کی متفاوت ہونیکا بیان

مسلم اور حاکم نے سمرہ بن جندب سے روایت بیان کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے بعض دوزخیون کو آگ ٹخنون تک پکڑیگی اور بعض کو گہٹنون تک اور بعض کو گردن کی ہنسلی تک اور طبرانی نے اوسط مین حضرت ابوبکر صدیق رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میری امت کیلئے جہنم کی گرمی حمام کی گرمی کے برابر ہوگی اور بزار نے بہ سند صحیح ابوسعید رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سب سے ہلکا عذاب دوزخیون مین اس شخص کو ہوگا کہ آگ کی جوتیان اسکو پہنا دی جاوینگی اُبلنے اُن کا دماغ ابلتا ہوگا اور کوئی شخص آگ مین سینہ تک اور کوئی گردن کی ہنسلی تک اور کوئی ڈوبا ہوا ہوگا۔ اور مسلم نے جابر رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے میری امت مین سے ایک گروہ ایسا جائیگا کہ آگ اونکی تمام جسم کو جلا دیگی مگر چہرہ کو نہ جلائیگی پہر وہ لوگ اس سے نکال لئے جائینگے

باب اسباب کا بیان کہ زیادہ تر دوزخ مین کون لوگ جائینگے

شیخین نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ عورتون کے صدقہ کرو کیونکہ مین نے زیادہ تر تمہین کو دوزخ مین دیکہا ہے ایک عورت نے ان مین سے یہہ سنکر عرض کیا ہم مین کیا بات ہے جو دوزخ مین زیادہ تر ہین آپ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور خاوند کی نافرمانی کرتی ہو اور احمد نے بہ سند صحیح عبد الرحمن بن شبل سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فساق دوزخ مین جائین گے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ فساق کون لوگ ہین آپ نے فرمایا عورتین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ ہماری مائین اور بہنین اور بیبیان نہین ہین آپ نے فرمایا کیون نہین لیکن اگر انکو کوئی چیز دیجاوے تو شکر نہین کرتین اور اگر کوئی مصیبت پڑے تو صبر نہین کرتین اور احمد نے عمرو بن العاص سے روایت کی وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ایک پہاڑ کے کوچہ مین بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا دیکھو تم کچھ دیکھتے ہو ہم نے عرض کیا ہم کوّے دیکھتے ہین انمین ایک کوا بہت اچھا سرخ چونچ اور سرخ پنجون کا ہے آپنے فرمایا عورتون مین سے جنت مین وہ ہی جائیگی جو ایسی عمدہ ہوگی جیسے کہ کوّا ان سب کوّون مین اچہا ہے

اور ابن عمرو سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے دوزخی ہر مغرور اور متکبر مال کو جمع کرنیوالا اور منت کرنیوالا ہوگا اور اہل جنت ضعفا اور مغلوب ہونگے۔

باب اُن گنہگار مسلمانون کا بیان جو دوزخ مین جائینگے

شیخین نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ایک شخص کو قیامت کے روز لاکر دوزخ مین ڈالا جائیگا اُس کی آنتین دوزخ مین نکل پڑینگی اور اسطرح چکر کریگا جسطرح گدہا چکی کو چلاتا ہے دوزخی وہان اکٹھے ہوجا وینگے اور اُس سے کہینگے اے فلان شخص تیرا کیا حال ہے کیا تو ہم کو اچھی باتین نہین بتلاتا تہا اور بُری باتون سے روکتا تہا وہ کہیگا مین تم کو اچھی باتین بتلاتا تہا خود نہین کرتا تہا اور بُری بات سے تم کو منع کرتا تہا لیکن خود کرتا تہا اور خطیب نے کتاب العلم والعمل مین جابر رض سے اور اُنہون نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ کچھ جنتی لوگون نے دوزخیون کے ایک گروہ کو جہانک کر دیکھا اور اُنسے کہا تم دوزخ مین کیون داخل ہوگئے ہم تو تمہاری سکھلانے سے جنت مین داخل ہوئے اُنہون نے جواب دیا ہم تمکو بتلاتے تہے خود نہین کرتے تہے۔ اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قیامت کے روز سب لوگون سے زیادہ حسرت اُس شخص کو ہوگی جس کو دنیا مین علم کے حاصل کرنے کی قدرت تہی مگر اُسنے حاصل نہین کیا اور وہ عالم کہ جسنے علم سیکہا اور اُسکے علم سے سننے والون نے نفع اُٹہایا خود اُسنے نہ اُٹہایا۔ اور طبرانی نے اوسط مین روایت بیان کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے روز اُس عالم کو ہوگا جسکو اُسکے علم نے نفع ندیا ہوگا۔ ابو نعیم نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ زبانیہ فرشتے اسقدر بت پرستون کے پکڑنے مین شتابی نکرینگے جسقدر فاسق قرا کیطرف شتابی کرینگے وہ قرا کہینگے بت پرستون سے پہلے ہم کو پکڑا جاتا ہے حکم ہوگا جاننے والا اور نہ جاننے والا برابر نہین ہے اور ترمذی نے حسن بیان کرکے حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا سب سے پیشتر روز قیامت تین شخصون کا فیصلہ کیا جاویگا۔ ایک وہ شخص کہ جو شہید ہوکر مرا ہوگا اُسکو حاضر کیا جاویگا اور خدا تعالی اُسکو اپنی نعمتین جتلائیگا وہ اُن نعمتون کو یاد کریگا خدا تعالی فرمائیگا تو نے اُنمین کیا عمل کیا وہ کہیگا مین تیری راہ مین لڑا یہانتک کہ شہید ہوگیا حکم ہوگا تو جھوٹا ہے تو اسواسطے لڑا تہا کہ لوگ تجہے بہادر بتلائین سو لوگون نے

تجھکو بہادر کہدیا پھر اُسکے لئے حکم دیا جاویگا فرشتے اُسکو مونہہ کے بل گھیسٹتے ہوئے دوزخ مین ڈالینگے ایک وہ شخص ہوگا کہ اُسنے علم سیکہا ہوگا اور قرآن پڑہا ہوگا اُسکو حاضر کیا جاویگا اور خداتعالے اپنی نعمتین اُسکو یاد دلایا جاویگا وہ اُن کو یاد کریگا پھر فرمائیگا تونے اُن نعمتون مین کیا کام کیا وہ کہیگا کہ مین نے علم سیکہا اور قرآن پڑہا اور تیرے لئے لوگونکو علم پڑہایا حکم ہوگا کہ تو جھوٹا ہے تیرا مقصود یہہ تہا کہ لوگ تجھکو عالم اور قاری کہین سو لوگون نے تجھکو عالم اور قاری کہدیا پھر حکم ہوگا فرشتے اُسکو مونہہ کے بل گھیسٹتے ہوئے دوزخ مین پہنچا دینگے اور ایک وہ شخص ہوگا کہ خداتعالے نے اُسکو طرح طرح کا مال دیا ہوگا اُسکو حاضر کیا جاویگا اور خداتعالی اپنی نعمتین اُسکو جتلائیگا وہ اُن کو یاد کریگا حکم ہوگا تونے اُن نعمتون مین کیا کیا وہ کہیگا کوئی موقعہ خرچ کرنیکا جہان تیری خوشی ہو بغیر خرچ کئے نہین چھوڑا خداتعالی فرمائیگا تو جھوٹ بولتا ہے تیرا مقصود یہہ تہا کہ لوگ کہین فلان شخص بڑا سخی ہے سو لوگون نے تجھکو سخی مشہور کردیا پس اس کے لئے حکم دیا جائیگا اور فرشتے مونہہ کے بل گھیسٹتے ہوئے دوزخ مین داخل کردینگے۔ دارمی نے اپنی مسند مین عبیداللہ بن ابی جعفر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم مین سے جو شخص فتویٰ دینے کے اوپر زیادہ جرأت کرتا ہے وہ آگ کے اوپر زیادہ جرأت رکہتا ہے اور ابن مبارک نے باب زہد مین عتبہ بن مسلم سے اور اُنہون نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت ابن عمرؓ سے کسی نے کچھہ مسئلہ دریافت کیا اُنہون نے کہا مین نہین جانتا پھر اُس شخص نے دوسرا مسئلہ دریافت کیا اُنہون نے کہا کیا تم یہہ چاہتے ہو کہ ہماری پشتون کو جہنم کے پل بناؤ اور یہہ کہو کہ ابن عمرؓ نے ہم کو یہہ فتویٰ دیا تہا۔ اور طبرانی نے ابوالدرداءؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص قرآن شریف کی تعلیم کے عوض مین گہوڑا لیویگا تو خداتعالی اُسکے عوض دوزخ مین بروز قیامت ایک آگ کا گہوڑا اُسکے باندہیگا اور ابوداؤد نے بسند صحیح حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین جو شخص احباب کو پسند کرے کہ اپنی گریبان مین آگ کا گلہ لگاوے تو اُسکو چاہیے کہ سونیکا گلہ لگاوے اور جو شخص یہہ پسند کرے کہ اُسکی گردن مین سونیکا ہار ڈالا جاسے تو اُسکو چاہیے کہ اپنی گردن مین سونے کا ہار ڈالے اور جو شخص احباب کو پسند کرے کہ اپنے گریبان مین آگ کے کنگن ڈالے تو اُسکو چاہیے کہ اپنے گریبان مین سونے کے کنگن ڈالے ورنہ اُسکو چاندی کے پہننے کا اختیار ہے۔ منذری نے بیان کیا ہے یہہ حدیث یا اُن احادیث سے منسوخ ہین جن کے اندر سونے کا جواز عورتون کے لئے بیان کیا گیا ہے یا اسی صورت پر محمول ہین کہ اُن کی زکوٰۃ نہ ادا کرین اور اُس حدیث سے بہی اُسکی تائید ہوتی ہے جسکو

احمد نے اسماء بنت یزید سے روایت کیا ہے وہ کہتی ہیں میں اور میری خالہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ہم دونوں سونے کے کنگن پہنے ہوئے تہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو ہم نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتی ہو کہ خدا تعالی تم کو آگ کے کنگن پہنا دے اور بزار اور طبرانی نے بسند جید حضرت معاذ بن جبل سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ دیکھا اس میں سونے کے حلقے لگے ہوئے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اس کے لئے قیامت کے روز آگ کے حلقے ہونگے اور ابو یعلی نے بسند جید حبیب بن منفل سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کہڑا ہوا اور اس نے اپنے تہبند کو گہسیٹا دیکھکر انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اسکو اترا کر پیروں کے نیچے رگڑیگا دوزخ میں بہی اسکو رگڑیگا اور شیخین نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں جو شخص بغیر دیکھے ہوئے خواب بیان کریگا قیامت کے روز اس کو حکم آجائیگا کہ دو جو کے اندر گرہ لگا دے اور وہ گرہ نہ لگا سکیگا اور جو شخص لوگوں کی باتیں سننے کے لئے کان لگا دے اور ان لوگوں کو اس کا سننا ناگوار ہو اس کے کانوں میں قیامت کے روز تانبا ڈالا جائیگا اور جو شخص کسی جانور کی تصویر بنائیگا قیامت کے روز اسکو حکم آجائیگا کہ اس میں روح ڈالے اور وہ روح نہ ڈال سکیگا اور ابوداؤد نے ابن عمر اور ابوہریرہ سے روایت کی ہے وہ دونوں کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی شخص سے علم کی بات دریافت کیجائے پھر وہ اسبات کو چھپا دے خدا تعالی اس کے بروز قیامت آگ کی لگام دیگا اور اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جس شخص کی دو زبانیں ہونگی تو قیامت کے روز اس کی بہت سی آگ کی زبانیں ہونگی اور طبرانی نے واثلہ سے اور ابن مسعود سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں خلال کرو پانچوں انگلیوں کو ایسا نہو کہ خدا تعالی ان کے اندر آگ بہرے اور شیخین نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سونے چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے بس وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بہرتا ہے اور شیخین نے ثابت بن ضحاک سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی چیز کو اپنی جان کا خون کردے تو اسی چیز سے بروز قیامت اس کو عذاب دیا جائیگا اور مسلم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص اہل مدینہ کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کریگا مگر خدا تعالی اس شخص کو قیامت کے روز اسطرح پگلا دیگا جس طرح آگ میں سیسہ یا پانی میں

نمک پگلتا ہی اور طبرانی اور ابو نعیم نے شفی بن ماتع اصبحی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار شخص ایسے ہون گے کہ انکی وجہ سے ان کے پاس کے دوزخیون کو تکلیف پہونچیگی وہ شخص آگ اور اُس کہولتے ہوئے پانی کے اندر بہاگتے پہرینگے اور خرابی اور ہلاکی پکارتے پہرینگے اور بعض جہنمی بعض سے کہینگے یہ کون لوگ ہین ایک تو ایسی ایسی سختیون مین ہین دوسری یہ ہمکو تکلیف پہونچاتے ہین ایک شخص تو انمین سے انگارون کے صندوق مین بند ہوگا اور ایک شخص اپنی آنتون کو گہسیٹتا ہوگا اور ایک شخص کے مونہہ سے پیپ اور خون بہتا ہوگا اور ایک شخص اپنے گوشت کو کہاتا ہوگا اس صندوق والے کو کہا جائیگا اس پرلے طرف والے آدمی کا کیا حال ہے کہ اول تو ہم اس مصیبت مین گرفتار ہین دوسری یہ ہم کو مصیبت مین ڈالے دیتا ہے تو وہ کہیگا کہ یہہ پرلی طرف کا آدمی جب مرا ہے تو اس کی گردنپر لوگونکی مال تہی انکو ادا نہ کر سکا پہر آنتون کے کہینچنے والے سے کہا جائیگا پرلی طرف کے آدمی کا کیا حال ہے کہ ایک تو ہم مصیبت مین گرفتار ہین دوسرا اس نے ہم کو ایذا دے رکہی ہے وہ کہیگا پرلی طرف کے آدمی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تہا تو اس کا خیال نرکہتا تہا اور اسکو دہوتا نہین تہا پہر اس سے کہا جائیگا کہ جس کے مونہہ سے پیپ اور خون جاری ہوگا پرلی طرف کا آدمی بُری بُری باتین سنا کرتا تہا اور جس طرح جماع کرنے مین اسکو لذت آتی تہی اسیطرح ناپاک باتون مین لذت آتی تہی پہر گوشت کہانیوالے سے کہا جائیگا پرلی طرف کا آدمی کیسا ہے کہ ایک تو ہم مصیبت مین گرفتار ہین اس نے اور مصیبت مین ڈالرکہا ہے وہ کہیگا پرلی طرف والا لوگون کا گوشت غیبت کر کے کہاتا تہا اور چغلی کیا کرتا تہا ابو نعیم نے بیان کیا ہے یہ روایت صرف اسمعیل بن عباس نے بیان کی ہے اور شفی کی صحابی ہونے مین اختلاف ہے اور بیہقی نے زہد مین منصور بن زادان سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ بعض دوزخی دوزخ مین ایسے ڈالے جائینگے کہ اور دوزخیون کو انکی بدبو سے ایذا پہونچیگی کوئی ان سے کہیگا تو ہلاک ہو دنیا مین تو کیسے کام کرتا تہا جس مصیبت مین ہم گرفتار ہین کیا یہہ ہمارے لئے کافی نہین ہے کہ جو تو نے ہم کو اپنی ذات اور اپنی بدبو کے ساتہہ مبتلا کیا ہے وہ کہیگا کہ مین عالم تہا کہ اپنے علم سے نفع نہین اُٹہایا اور بزار بریدہ سے اور انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ زناکارونکی فرجونکی بدبو سے دوزخیون کو ایذا پہونچیگی اور شیخین نے جابر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالی نے اپنے اوپر عہد کر لیا ہے کہ جو شخص نشہ پیئیگا وہ اس کو طینۃ الخبال پلائیگا کسینے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے آپنے فرمایا دوزخیون کا نچوڑ ہے اور طبرانی نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میری ہجرت کی جگہہ اور زمین مین میرے لیٹنے کی جگہہ ہے

میری اُمت پر لازم ہے کہ میرے بڑے بوڑھون کی عزت کرین جبتک کہ وہ کبیرہ گناہون سے اجتناب کرین
اور جو اُن مین سے ایسا کریگا خدا تعالیٰ اُس کو طینۃ الخبال پلائیگا کسی نے عرض کیا کہ طینۃ الخبال
کیا چیز ہے آپ نے فرمایا دوزخیون کا نچوڑ ہے اور ابوداود نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص کسی مومن کے حق مین
وہ بات کہے کہ جو اُسمین نہو تو خدا تعالیٰ اُسکو ردغۃ الخبال مین جگہ دیگا جبتک کہ اپنے قول سے
خارج ہو اور وہ خارج نہو سکیگا اور طبرانی نے اوسط مین ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے نوحہ کرنیوالی عورتون کی قیامت کے روز جہنم مین دو صفین بنادی جاوینگی۔
ایک صف دوزخیون کے داہنی طرف اور ایک صف بائین طرف اور وہ دوزخیون کے اوپر ایسی
بہونکینگی جیسے کتے بہونکتے ہین اور ابونعیم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول
خدا صلعم نے کوتوالون کے پیادے اور سپاہی اور ظالمون کے مددگار دوزخ کے کتے ہونگے۔

باب اُن لوگون کے بیان مین جن پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا

شیخین نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا
سب لوگون سے زیادہ عذاب قیامت کے روز مصورونکو ہوگا اور ابونعیم نے حضرت ابن عباسؓ
سے روایت کی ہے کہ سب سے زیادہ عذاب قیامت کے روز ان لوگون کو ہوگا کہ جنہون نے اغیار
کو بُرا کہا ہے پھر اُن لوگون کو کہ جنہون نے عامہ مسلمانون کو بُرا کہا ہے اور ابونعیم نے حضرت ابن
مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اُس شخص کو ہوگا کہ
جسنے نبی کو قتل کیا یا نبی نے اُسکو قتل کیا اور امام ظالم کو اور اُن مصورون کو۔ اور بخاری نے
اپنی تاریخ مین اور طیالسی نے خالد بن ولید سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے قیامت
کے روز سب سے زیادہ عذاب اُن لوگون کو ہوگا کہ جو دنیا مین لوگون کو بہت ستاتے ہونگے۔

باب طبرانی اور ابونعیم نے عدی بن حاتمؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز کچھہ لوگونکو جنت کا حکم دیا جائیگا یہانتک کہ جب جنت کے قریب
پہونچینگے اور اُس کی خوشبو سونگہین گے تو ندا دیجاویگی کہ ان کو یہانسے پہیر لیجاؤ انمین ان کا حصہ
نہین ہے پس یہہ لوگ اس حسرت کے ساتھہ لوٹینگے کہ پہلے لوگ اس حسرت کے ساتھہ نہ لوٹے ہونگے۔
یہہ لوگ کہین گے اے ہمارے پروردگار جو کچھہ تونے ہمکو دکہایا اگر اسکے دکہانے سے پہلے ہمکو دوزخ مین داخل کرتا

تو ہمارے لئے بہت آسانی ہوتی - خدا تعالیٰ فرمائیگا نہین سنتے تھے ہمارا تمہارا ساتھہ نہہ کیا ہے تم لوگ
غیب مین جب ہوتے تھے تو بڑے بڑے گناہ کرتے تھے چھپے ڈرتے تھے اور جب لوگون سے ملتے تھے تو خشوع
اور خضوع کے ساتھہ ملتے تھے اور لوگون کو اس کے خلاف دکھلاتے تھے جو اپنے دلون مین میری
عظمت رکہتے تھے - تم نے لوگون کا خوف کیا اور میرا خوف نکیا لوگون کی عزت کی اور میری عزت
نہ کی اور لوگون کی خاطر سے گناہ چھوڑ دئے اور میری خاطر سے نہ چھوڑے لہذا مین آج تمکو درد ناک
عذاب چکہاتا ہون اور ثواب سے مین تمکو محروم ہی کر چکا اور بیہقی نے حسن رضی سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جو لوگ آدمیون سے ٹھٹھا کرتے ہین ان مین سے ایک
آدمی کے لئے آخرت مین ایک جنت کا دروازہ کہولا جاویگا اور حکم ہوگا کہ آجا وہ اپنی مصیبت اور
غم کے ساتھہ آویگا جب وہان آجائیگا تو دروازہ بند کر دیا جاویگا اور برابر یہی ہوتا رہیگا یہانتک
کہ پھر کسی کے لئے جنت کا دروازہ کہولا جاویگا اور اس سے کہا جائیگا چلا آ تو ناامیدی کیوجہ سے نہ آئیگا

باب صابونی نے مایین مین بلال بن سعد رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین
کہ قیامت کے روز دوزخ کو چار آوازین دیجاوینگی - اے آگ جلا اے آگ بہون - اے آگ چہبا
کر اے آگ کہا اور قتل مت کر اور ابونعیم اور ضیاء نے کعب رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین
کہ خدای تبارک وتعالیٰ ربانیہ فرشتون سے فرمائیگا امت محمد صلعم مین سے جو لوگ کبیرہ گناہون
کے جمع ہونگے ان کو دوزخ مین لیجاؤ - اور کوئی بندہ جو دوزخ کیطرف ہانکا جائیگا بجز اس امت کے
ایسا ہوگا جسکا موہنہ کالا کیا جائے اور اسکے پیرون مین بیڑیان اور اس کی گردن مین طوق نہ ڈالے
جائین اور اس امت کے لوگ اپنے اصلی رنگ کے ساتھہ دوزخ کیطرف چلائے جاوینگے جب مالک دوزخ
کے پاس پہونچین گے مالک ان سے کہیگا تم کس کی امت کے ہو تم سے زیادہ خوبصورت میرے
پاس کوئی نہین آیا - وہ کہین گے ہم قرآن کی امت کے لوگ ہین - خدا تعالیٰ ندا فرمائیگا ای
مالک ان کے موہنہ کو کالا مت کر کیونکہ دنیا مین سجدہ کیا کرتے تھے اے مالک ان کے
طوق مت ڈال کیونکہ جنابت کیوقت غسل کیا کرتے تھے - اے مالک ان کے پیرون مین
بیڑیان مت ڈال کیونکہ انہون نے میری بیت الحرام کا طواف کیا ہے اے مالک ان کو گندک
کے کپڑے مت پہنا کیونکہ انہون نے احرام کیوقت اپنے کپڑے اتارے تھے اے مالک دوزخ
سے کہدے کہ بقدر ان کے اعمال کے ان کو پکڑے پس آگ بقدر ان کے استحقاق کے ان کو
پکڑیگی اور ان کے حق مین اسقدر نرمی کریگی جسقدر ماں اپنی اولاد کے حق مین پس کسیکو ٹخنون تک

کسیکو ناف تک کسیکو سینوں تک پکڑیگی۔

باب اُن اعمال کا بیان جنکی وجہ سے دوزخ مین گہر بنجاتا ہے۔

بخاری اور مسلم نے حضرت علی اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے قصدًا میرے اوپر جہوٹ بولا وہ اپنی نشستگاہ جہنم مین بنا وے
اور شیخین نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ناحق کسی پر دعوی
کرے وہ ہم مین سے نہین ہے اور وہ اپنی نشستگاہ دوزخ مین بنا وے اور احمد نے ابو ہریرہؓ سے
روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان پر ناحق
گواہی دے تو اپنا ٹہکانا دوزخ مین بناوے اور ابو داؤد اور ترمذی نے بسند صحیح معاویہ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ
اسکے سامنے برابر کہڑے رہا کرین تو وہ دوزخ مین اپنا ٹہکا بناوے اور حاکم اور ابن حبان نے حارث
سے روایت کی ہے کہ مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص جہوٹی قسم کہاکر
اپنے بہائی کا مال لیلے وہ اپنا ٹہکانا دوزخ مین بناوے اور ابن حبان نے بیتًا کے لفظ سے روایت
بیان کی ہے یعنے اپنا گہر دوزخ مین بناوے۔

باب اس بات کا بیان کہ کافر ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور مومن ہمیشہ جنت مین اور موت ذبح کیجائیگی

شیخین نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخی دوزخ مین
اور جنتی جنت مین داخل ہوجائینگے تو ایک آواز دینے والا کہڑا ہوکر آواز دیگا کہ اے اہل دوزخ اب
مرنا نہین ہے اور اے اہل جنت مرنا نہین ہے جو جسمین ہے وہ ہمیشہ اس مین ہے رہیگا اور شیخین نے ابن
عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جنتی جنت مین اور دوزخی
دوزخ مین پہونچ جائینگے تو موت کو لاکر جنت اور دوزخ کے بیچمین کہڑا کیا جاے گا پہر اوسکو ذبح کردیا
جائیگا اور ندا کی جاویگی اے اہل جنت مرنا نہین ہے اور اہل دوزخ مرنا نہین ہے اس آواز کے سننے
سے اہل جنت کو خوشی پر خوشی اور اہل دوزخ کو رنج پر رنج زیادہ ہوجائیگا اور شیخین نے ابو سعید سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے روز موت کو لاکر ایک بہوری
بہیڑ کی صورت مین جنت اور دوزخ کے مابین کہڑا کیا جائیگا پہر کہا جائیگا کہ اے اہل جنت تم اسکو
پہچانتے ہو وہ گردن اوٹہاکر دیکہینگے اور کہینگے کہ ہان یہ موت ہے پہر دوزخیون سے کہا جائیگا تم اسکو پہچانتے ہو

وہ گردن اوٹھا کر دیکھینگے اور پہچان لینگے کہ ہان یہہ موت ہے پہر حکم ہوگا اور وہ ذبح کر دیجائیگی پہر ندا دیجائیگی
ای اہل جنت ہمیشہ رہنا ہے اور مرنا نہین ہے اور اہل دوزخ ہمیشگی ہے مرنا نہین ہے پہر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی وانذرھم یوم الحسرۃ اذ قضی الامر اور ہناد نے ابوہریرہ سے
لبثین فیہا احقابا کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ ایک حقب اسی برس کا ہوگا اور ہر برس تین سو ساٹھ
دن کا اور ہر دن ہزار برس کا اور حاکم نے معاذ بن جبل سے حدیث صحیح بیان کی ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن کیطرف بھیجا جب وہ یمن مین پہونچے تو لوگون سے کہا اے لوگو مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بہیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہون وہ تم کو خبر دیتے ہین کہ خدا تعالی
کیطرف لوگون کو لوٹنا ہے خواہ جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف اور ہمیشہ رہنا ہے مرنا نہین ہے
اور ایسے جسمون مین بغیر انتقال کرنیکے رہنا ہے جنکو موت نہوگی اور طبرانی اور ابونعیم اور ابن مردویہ
نے حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر دوزخیون
سے کہا جاوے تم بقدر سنگریزون کے شمار کے دوزخ مین رہوگے تو انکو اسبات کے سننے سے خوشی ہو
اور اگر اہل جنت سے کہا جاے کہ تم بقدر سنگریزونکی شمار کے جنت مین ہوگے تو اونکو اس سے رنج
پیدا ہوجاے بلکہ خدا تعالی نے اون دونون فریق کے لئے ہمیشگی مقرر کردی ہے اور مسلم نے مستورد
بن شداد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم بہ نسبت
آخرت کے دنیا اس سے زیادہ نہین ہے کہ کوئی شخص اپنی انگلی کو دریا مین ڈالکر نکالے اور دیکھے کہ اس مین
کسقدر پانی آتا ہے اور ابونعیم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ دنیا ایک جمعہ
یعنے ہفتہ ہے آخرت کی جمعہ مین سے اور ہناد نے ضحاک سے انہا علیہم موصدۃ کی تفسیر مین روایت
کی ہے کہ وہ آگ چارون طرف سے دیوار بنکر اونکو گہیری ہوئی ہوگی اور اس مین کوئی دروازہ نہوگا
اور ضیاء نے ابوالاحوص سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا ابن مسعودؓ نے کہ دوزخیون کو سب
مین زیادہ عذاب کسکو ہوگا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ منافقین کو ہوگا انہون نے فرمایا سچ کہتا ہے
مگر یہہ بہی جانتے ہو کہ اونکو کس طرح عذاب ہوگا اوس نے عرض کیا نہین حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا
انکو لوہے کے صندوقون مین بند کر دیا جائیگا پہر دوزخ کے نیچے کے طبقہ مین تنورون کے اندر
ڈالدیا جاے گا وہ تنور نیزہ کے لوہے سے زیادہ تنگ ہونگے اور اسیکو جب الحزن کہتے ہین
پس ابدالآباد تک اعمال کیوجہ سے اون لوگون کے اوپر ڈہک دیا جائیگا۔

تنبیہ کسینے اعتراض کیا ہے کہ موت ایک معنی اور عرض ہے اور اعراض جسم نہین بن سکتی پس وہ

دنبہ کی شکل مین آکر کیونکر ذبح ہوسکتی ہے حکیم ترمذی نے نقل کیا ہی کہ سلف کا مذہب اس حدیث مین یہہ ہے
کہ اُسکے معنے مین غور نکرنا چاہیئے اور اُسکے علم کو خدا کے سپرد کرکے یقین کرنا چاہیئے اور ایک جماعت
کا مذہب یہہ ہی کہ موت عرض نہین ہے بلکہ ایک جسم ہے اور اُسکو دُنبے کیصورت مین اور زندگی کو گھوڑی
کیصورت مین پیدا کیا گیا ہے خدا تعالی فرماتا ہے الذی خلق الموت والحیات یہہ جواب میری نزدیک
پسندیدہ ہے اُسی کی مثل کیطرف شروع کتاب مین اعمال کے حشر ہونیکی نسبت اور صور کی حدیث طویل
مین ہم نے ذکر کیا ہے اور اسمعیل بن ابی زیاد شامی کے نزدیک اُسکی تفسیر مین ہے کہ حضرت جبرئیل ع
موت کو ذبح کرینگے۔

باب خدا تعالی دونون فریق کی نسبت فرماتا ہے خالدین فیہا ما دامت
السموات والارض الا ما شاء ربک یعنے جب تک آسمان اور زمین ہے وہ دونون برابر اسمین رہینگے مگر جسقدر
تیرا پروردگار چاہے۔ جاننا چاہیئے کہ اس استثنا مین علماء کے چند قول ہین زیادہ تر اشبہ بالصواب
یہہ قول ہے کہ یہہ استثنا نہین ہے بلکہ الّا بمعنے سوا کے ہین جسطرح کہا کرتے ہین میری اوپر
تیرے ہزار درہم ہین مگر دو ہزار جو میرے تیرے واسطے ہین مطلب یہہ ہی کہ اُن کے سوا ایک ہزار اور ہین
علی ہذا القیاس یہان بہی یہہ معنی ہین کہ ہمیشہ اسمین رہینگے اور اسکی کوئی حد نہوگی اور خلود کے معنے
یہی ہین اور پیشتر زمین و آسمان کے ذکر کرنے مین یہہ نکتہ ہے تاکہ اُسکی مدت کے معلوم ہونے کی وجہ سے
ذہن مین اُسکا کسیقدر احاطہ ہوجاوے پہر اُسکے بعد وہ چیز ذکر کی کہ جسکا احاطہ ذہن نہین کرسکتا اور
نیز یہہ کلام عرب کی عادت کے موافق ہے جب وہ کسی چیز کی دوام اور ہمیشگی سے خبر دینا چاہتے ہین
تو اسی قسم کا کلام بولتے ہین مثلاً کہتے ہین کہ جب تک آسمان اور زمین ہین مین تیرے پاس نہ آونگا
نسفی نے بحر الکلام مین بیان کیا ہے کہ کچھہ لوگون نے اسپر یہہ ہی سوال کیا کہ خدا تعالی اہل
جنت اور دوزخ کی سانسون کی شمار جانتا ہے یا نہین اگر یہہ کہتے ہو کہ نہین جانتا تو تم نے خدا تعالی کو
جہل کے ساتھہ متصف کردیا۔ اور اگر کہتے ہو کہ ہان جانتا ہے تو اُن کے لئے فنا ضروری ہوگئی اُسکا
جواب یہہ ہی کہ اللہ تبارک وتعالی اسبات کو جانتا ہے کہ اہل جنت اور نار کے سانس بیشمار ہین
اور ان کے انقطاع نہین ہے پہر نسفی نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی کہے جب تم اسبات کے قائل
ہوئے کہ اہل جنت اور اہل دوزخ کو فنا نہوگی۔ تو تم نے اُن کو خدا کے برابر کردیا تو اُسکا جواب یہہ ہی
کہ نہین اسواسطے کہ خدا تعالی ایسا قدیم ہے کہ اُسکے لئے نہ ابتدا ہے نہ انتہا اور اہل جنت بہر حال
حادث ہین اور آگے کو اُنکا بقا خدا تعالی کے باقی رکھنے سے ہوگا اور خدا تعالی خود باقی ہے کسی کے

باقی رکھنے سے باقی نہین ہے پس خالق اور مخلوق کا یکسان ہونا لازم نہین آتا -

باب جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ مین نجاویگا -

شیخین نے عتبان بن مالک انصاری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس نے ابتغاء لوجہ اللہ لا الہ الا اللہ کہا خدا تعالی اُسکے اوپر دوزخ حرام کردیگا - او شیخین نے ابو ذر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا ہوگا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اُسی کے اوپر مرگیا مگر جنت مین داخل ہوگا میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے آپنے فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرے - تین دفعہ مین نے پوچھا پھر آپنے غصہ ہوکر فرمایا اگرچہ ابو ذر کی ناک خاک مین ملجاوے اور معاذ بن جبل رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے اُن سے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہین ہے کہ اِسبات کی گواہی دے کہ خدا کے سوائ کوئی معبود نہین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور اُسکے رسول ہین - مگر خدا تعالی اسکے اوپر دوزخ کو حرام کردیگا - انہون نے عرض کی کیا مین لوگون کو اسکی خبر نہ پونچادون - تاکہ وہ خوش ہوجامین آپنے فرمایا معلوم کرلینگے تو اسی پر سہارا کر بیٹھینگے - پس جب حضرت معاذ کا انتقال ہونے لگا تو انہون نے اُسوقت یہہ حدیث بیان کردی اس خوف سے کہ اُسکے پوشیدہ کہنے سے گنہگار نہ ہوجاؤن اور مسلم نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے جس کے دل مین رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا اور جس کے دل مین رائی کے دانہ کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت مین نہ داخل ہوگا - اور ابن مسعود رض نے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے جس شخص نے مرتے دم تک خدا تعالی کے ساتھہ کسی کو شریک کیا جنت مین داخل ہوگا اور جابر نے روایت کی ہے وہ کہتے ہین رسولخدا صلعم کی خدمت مین ایک شخص حاضر ہوا اور اُسنے عرض کی یا رسول اللہ صلعم موجبات کیا چیزین ہین یعنے جن کی وجہ سے جنت یا دوزخ واجب ہوجاوے آپنے فرمایا جو شخص بغیر شرک کیے ہوئے مرجائیگا جنت مین داخل ہوا اور جو شخص شرک کرتا ہوا مرجائیگا دوزخ مین داخل ہوگا اور شیخین نے عثمان بن عفان رض سے اور انہون نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسبات کو جانتا ہوگا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین ہے اور اسی حالت پر مرجائیگا جنت میں داخل ہوگا - اور اسباب مین بہت احادیث وارد ہوئی ہین جو تواتر کی حد سے بہی زیادہ ہین کہ ہم نے چالیس سے زیادہ صحابیون سے اُسکی روایت کی ہے اور اپنی کتاب الازہار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ مین اُن کی روایت بیان

کی ہے اور ابن حبان نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور انہون نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا
رسولخدا صلعم نے جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو اُسکے لئے تمام زمانہ مین ایک روز یہہ کام آئیگا اور اس سے
قبل جو کچھہ مصیبت پہونچتی ہوگی - پہونچ جائیگی - اور صغیر مین حضرت انسؓ سے روایت کی ہے فرمایا رسولخدا صلعم
نے کہ خدا تعالی فرمائیگا جس کے دل مین جو کے دانہ کے برابر ایمان ہو اُسکو دوزخ سے نکال لو پھر فرمائیگا
جس کے دل مین رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اُسکو دوزخ سے نکال لو - پھر فرمائیگا قسم اپنی عزت کی جو
جو دن بہر مین ایک گھڑی کے لئے بھی میری اوپر ایمان لایا ہوگا اُسکو مین اس شخص کے برابر نہ رکھونگا جو میرے اوپر
ایمان نہین لایا - اور احمد اور ابو یعلے او بیہقی نے حضرت ابن مسعودؓ سے سند جید کے ساتھہ روایت کی ہے
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ایک گروہ دوزخ مین جب تک خدا تعالی چاہیگا رہیگا پھر خدا تعالے ان پر رحم
فرمائیگا اور وہ اُس سے نکلینگے اور نکلکر جنت کے قریب آئینگے وہان ایک نہر مین جسکا نام نہر حیوان
ہوگا غسل کرینگے اور اہل جنت اُن کو جہنمی کہا کرینگے اُن مین سے اگر ایک شخص تمام اہل دنیا کی مہمان داری
کرے اور اُنمین سب کے لئے بستر اور کہانا اور پینا اور ہر ایک کے لئے بیوی عطا کرے تو اُسکے ہان کچھہ کمی نہو اور ختلی نے
دیباج مین حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جب خدا تعالے
اپنی تمام مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہو جاویگا عرش کے نیچے سے ایک نوشتہ نکالیگا اسمین یہہ لکھا ہوا ہوگا
رحمتی سبقت علے غضبی وانا ارحم الراحمین یعنے میری رحمت میرے غضب پر سبقت لیگئی اور مین
ارحم الراحمین ہون پس تمام اہل جنت کی شمار کے مثل دوزخ مین سے نکال لیگا یا دو مثل فرمایا اُن
سب کی آنکھون مین (عتقاء اللہ) لکھا ہوا ہوگا یعنے یہہ خدا کے آزاد کئے ہوئے ہین اور بزار نے
حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ دوزخ کے اوپر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اس کی دراز دن
مین سے ہوائین اڑتی ہونگی - اور اُس مین کوئی نہو گا -

باب

خدا تعالی فرماتا ہے ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنے کافر لوگ
کبہی بسبات کو دوست رکہینگے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ابن جریر اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ
سے ربما یود الذین الخ کے متعلق روایت کی ہے کہ یہہ اس مقام پر ہوگا کہ خدا تعالی گنہگارون کو خواہ
مسلمان ہون یا مشرک دوزخ مین جمع کریگا - پس مشرک کہینگے تم جو عبادت کرتے تھے اُس عبادت نے
تم کو کچھہ فائدہ ندیا پس خدا تعالی کو مسلمانون کیطرف سے مشرکون پر غصہ آئیگا اور اپنی رحمت سے مسلمانون
کو نکال لیگا اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ خدا تعالی برابر شفاعت کو
قبول فرماتا رہیگا اور جنت مین داخل کرتا رہیگا اور اس قدر شفاعت قبول فرمائیگا اور رحم کریگا کہ آدم کا حکم فرمائیگا

کہ جو شخص مسلمان ہو جنت مین داخل ہو جاوے اور یہہ وہی وقت ہوگا کہ جس کے نسبت خدا تعالی فرماتا ہے
ربما یود الذین کفروا۔ الخ۔ اور ابو نعیم نے حضرت انس رض سے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ کچہہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے والے بسبب اپنے گناہون کے دوزخ مین داخل ہونگے اسوقت لات و
عزی کے پوجنے والے اُن سے کہینگے۔ لا الہ الا اللہ کے پڑہنے نے تم کو کچہہ نفع نہ دیا اور تم دوزخ مین ہمارے
ساتہہ موجود ہو۔ پس خدا تعالی کو مشرکون کے اوپر مسلمانون کیطرف سے غصہ آئیگا اور اُن کو دوزخ سے نکالکر
نہر حیات مین ڈالدیگا اور اُن کے جلے ہوے بدن اسطرح اچہے ہوجائینگے جسطرح چاند گرہن سے نکلکر صاف
ہوجاتا ہے پہر وہ جنت مین داخل ہونگے اور لوگ اُن کو جنت مین جہنمی کہا کرینگے۔ اور طبرانی نے ابو سعید
خدری رض سے حدیث بیان کی ہے کہ اُن سے کسی شخص نے دریافت کیا تم نے ربما یود الذین کفروا
لو کانوا مسلمین کی نسبت رسول خدا صلعم کو کچہہ فرماتے ہوے سنا ہے اُنہون نے کہا ہان مین نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ خدا تعالی جسقدر چاہیگا انتقام لینے کے بعد مومنین کو دوزخ میں سے
نکالیگا اور جب مشرکین کے ساتہہ اُن کو دوزخ مین داخل فرمائیگا تو مشرک اُن سے کہینگے تم تو دنیا مین
دعوی کرتے تہے کہ تم خدا کے دوست ہو پہر اب تمہارا کیا حال ہے کہ ہمارے ساتہہ دوزخ مین پڑے ہوے ہو
پس جب خدا تعالی اُن کی یہہ بات سنیگا تو مسلمانون کے حق مین شفاعت کا اذن دیگا پس فرشتے
اور انبیا اور مومنین اُن کے لئے شفاعت کرینگے یہان تک کہ خدا کے حکم سے وہ دوزخ سے خارج ہوجائینگے
جب مشرک یہہ حال دیکہینگے تو کہینگے اے کاش ہم بہی ایسے ہی ہوتے اور ہماری بہی شفاعت ہوتی اور
اُن کے ساتہہ نکال لئے جاتے اور یہہ لوگ کہ جو دوزخ سے نکالے جائینگے تو اُن کے چہرے پر سیاہی
کا نشان باقی ہوگا اسوجہ سے اُن کو اہل جنت جہنمی کہا کرینگے۔ وہ کہینگے اے ہمارے پروردگار یہہ نام ہم سے
دور کردے پس وہ خدا کے حکم سے جنت کی نہر سے نہائینگے اور وہ نام اُن سے دور ہو جائیگا۔ اور ابن جریر نے
حضرت ابن مسعود رض سے اس آیت کے متعلق ذکر کیا ہے کہ یہہ جب ہوگا کہ جب کافر لوگ مسلمانون کو دوزخ سے
نکلتا ہوا دیکہینگے۔ اور ہنادہ نے سعید بن جبیر رض سے واللہ ربنا ما کنا مشرکین کے متعلق حدیث بیان کی ہے
کہ جب اہل توحید کو جو دوزخ مین داخل ہوگئے تہے نکالنے کا حکم دیا جائیگا تو مشرک لوگ جو دوزخ مین
پہنچے ہونگے اسوقت کہینگے آؤ ہم بہی لا الہ الا اللہ کہین شاید اُن کے ساتہہ ہم بہی نکالے جاوین چنانچہ وہ
لا الہ الا اللہ کہینگے مگر جب اُن کی کوئی تصدیق نہ کریگا تو حلف کے ساتہہ کہینگے۔ واللہ ربنا ما کنا مشرکین

باب - اِس بات کا بیان کہ موحد لوگ کتنی مدت تک دوزخ میں رہینگے

ابن شاہین نے سنت مین علی بن ابیطالبؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے تمام اُمتون کے موحد جو بڑے بڑے گناہ کرتے ہیں اور اسی حالت پر بغیر توبہ کے مر گئے تو اُن مین جو لوگ جہنم
مین داخل ہونگے اُن کی آنکھین نیلگون اور منہ کالے نہ کئے جاینگے اور نہ شیاطین کے ساتھ اُن کو نزدیک
کیا جاویگا اور نہ اُن کے زنجیرین ڈالی جاینگی اور نہ مار جہنم پینگے اور نہ گندھک کے کپڑے اُن کو پہنائے
جاینگے خدا تعالی نے اُن کے جسمون پر یہہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ مین دوزخیون کے ساتھ
رہین اور اُن کی صورتون کو سجدہ کیوجہ سے آگ پر حرام کر دیا ہے پس کسی کے قدم تک آگ پہنچیگی اور کسی کے
ٹخنون تک اور کسی کے زانو تک کسی کی کمر تک اور کسی کی گردن تک بقدر اپنے اپنے گناہون اور
اعمال کے اور کوئی ایک مہینہ تک دوزخ مین رہکر نکال لیا جائیگا اور کوئی سال بھر تک رہکر نکال لیا
جاویگا اور زیادہ سے زیادہ بقدر دنیا کی عمر کے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اور جب تک فنا ہوگی باقی رہیگا
پھر جب خدا تعالی دوزخ سے اُن کو نکالنے کا قصد فرمائیگا تو یہود اور نصاری اور باقی ملتون کے دوزخی
اور بت پرست اُن اہل توحید سے جو دوزخ مین پڑے ہونگے یہہ بات کہینگے کہ تم خدا پر اور اُسکی کتابون پر اور اُسکے
رسولون پر ایمان لائے تھے اور اب ہم اور تم دونون برابر ہین پس مسلمانون کیطرف سے اُن کے اوپر خدا تعالی کو
ایسا غصہ آئیگا کہ اُس سے قبل کسی چیز پر ایسا غصہ نہ آیا ہوگا پھر خدا تعالی دوزخ سے اُن مسلمانون کو نکال کر ایک
چشمہ مین پہونچائیگا کہ جو جنت اور پلصراط کے مابین ہوگا وہان پہنچکر یہہ دوزخی طراثیث گھاس کیطرح جم
نکلینگے جسطرح سیلاب کے راستہ مین گھاس جم نکلتی ہے پھر جنت مین داخل ہونگے - اور اُن کی پیشانیون پر
لکھا ہوگا یہہ جہنمی خدا کے آزاد کئے ہوئے ہین پس جب تک خدا تعالی کو منظور ہوگا جنت مین توقف کرنے کے
بعد خدا تعالی سے سوال کرینگے کہ یہہ نام اُن سے مٹا دے پس خدا تعالی ایک فرشتہ کو بھیجیگا وہ فرشتہ اس نام کو
اُن کی پیشانی سے مٹا دیگا پھر خدا تعالی کچھہ فرشتون کو بھیجیگا اور اُن کے پاس آگ کی میخین ہونگی
وہ فرشتہ باقی جہنمیون کے اوپر دوزخ سے ڈہکنے میخون سے ٹھوکدینگے اور خدا تعالی اپنے عرش پر اُن
کو پہونچادیگا اور اہل جنت کو بھی اُن کیطرف توجہ نرہیگی اور اپنی نعمتون اور لذتون مین مشغول ہو جاوینگے
اُسی وقت کی نسبت اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین - اور حکیم نے
نوادر الاصول مین ابوہریرۃؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ شفاعت قیامت کے
روز میری اُمت کے اُن لوگون کے لئے ہوگی کہ جنہون نے کبیرہ گناہ کئے ہونگے اور اسی حالت مین مر گئے

ہو نگے پس وہ لوگ جہنم کے پہلے دروازہ پر ہونگے نہ اُن کے مونہہ کالے کئے جائینگے اور نہ اُن کی آنکھیں
نیلی کیجائینگی اور نہ اُن کے طوق ڈالے جائینگے اور نہ شیاطین کے ساتھہ اُن کو رکھا جائیگا اور نہ اُن کے
گرز مارے جائینگے اور نہ دوزخ کے طبقون مین اُن کو چھوڑا جاویگا۔ بلکہ کوئی ایک ساعت رہکر باہر آجائیگا
اور کوئی ایکدن رہکر باہر آجائیگا اور کوئی مہینہ بھر رہیگا اور کوئی سال بھر رہکر باہر آجائیگا اور زیادہ سے زیادہ
اتنے عرصہ تک رہینگے جتنی تمام دنیا کی عمر ہے جبسے پیدا ہوئی ہے اور جب تک فنا ہوگی۔

باب سب سے آخر مین دوزخ سے کون باہر آئیگا اور سب سے آخر مین جنت کے اندر کون
داخل ہوگا مسلم نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مین جانتا ہون کہ سب کے بعد دوزخیوں مین سے کون دوزخ سے باہر نکلیگا اور سب کے بعد بہشتیون مین سے
بہشت مین کون داخل ہوگا ایک شخص دوزخ سے گرتا ہوا باہر آئیگا خدای تبارک وتعالی اس سے
فرمائیگا جا جنت مین داخل ہو وہ جنت کے پاس آئیگا تو اسکو تمام جنت جنتیون سے بھری ہوئی معلوم
ہوگی یہہ دیکھکر وہ لوٹ جائیگا اور کہیگا اے پروردگار مین نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ خداتعالی پھر فرمائیگا
جا جنت مین داخل ہو کہ تیرے لئے دنیا کی برابر اور اس سے دس حصہ زیادہ عطا کیا وہ کہیگا تو بادشاہ ہوکر
مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ یہہ فرماتے وقت مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ آپ ہنسنے لگے یہانتک کہ آپ کی کوچلیان نمودار ہوگئین پس اس شخص کو اہل جنت مین ادنی
درجہ کا کہا کرینگے اور نیز مسلم نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سب سے اخیر جنت مین ایک شخص داخل ہوگا وہ شخص کبھی چلنے لگیگا اور کبھی اوندھا ہوجاویگا اور کبھی آگ
اسکو چپیٹے گی غرض اسی طرح سے جب دوزخ سے نکل آئیگا تو پھر پیچھے کیطرف سے دوزخ کو دیکھکر کہیگا برکت والا
ہے وہ اللہ جسنے مجھسے مجھکو نجات دی اور مجھکو جو کچھہ دیا اولین و آخرین مین سے کسی کو اُسنے نہین دیا
پھر اُسکے لئے ایک درخت کھڑا کردیا جائیگا۔ وہ کہیگا اے پروردگار مجھکو اس درخت کے قریب کردے
کہ مین اُسکے سایہ مین ہوجاؤن اور اُسکا پانی پی لون خداتعالی فرمائیگا اے ابن آدم اگر مین نے تجھکو یہہ
درخت دیدیا تو شاید تو مجھسے اور کچھہ بھی مانگیگا۔ وہ کہیگا نہین اے میرے پروردگار۔ خداتعالی سے عہد
کریگا کہ مین اُسکے سوائے اور کچھہ نہ مانگونگا اور خداتعالے اُس درخت کے قریب اُسکو کردیگا اور وہ اُسکے سایہ
مین بیٹھے گا اور اُسکا پانی پیئیگا پھر اُسکے لئے ایک اور درخت کھڑا کردیا جائیگا جو پہلے سے بہت ہی
اچھا ہوگا یہہ شخص اُسکو دیکھکر پھر کہیگا الہی مجھکو اس درخت کے قریب کردے تاکہ مین اُسکا پانی پیؤن اور
اُسکے سایہ مین بیٹھون اور اُسکے سوا مین اور کچھہ نہ مانگونگا خداتعالی فرمائیگا اے ابن آدم کیا تونے مجھسے

عہد نہین کیا تہا کہ اسکے سوا کچہہ نہ مانگونگا - مگر خدا تعالی اُسکو اُس درخت کے قریب کر دیگا پہر جنت کے دروازہ کے پاس ایک درخت ظاہر کر دیا جائیگا جو پہلے دونون درختون سے بہت عمدہ ہوگا وہ کہیگا الہی مجہکو اسکے قریب کر دے کہ مین اسکے سوا تجہسے کچہہ نہ مانگونگا خدا تعالی فرمائیگا کہ تو نے مجہسے عہد نہین کیا تہا کہ اسکے سوا نہ مانگیگا اور اُس درخت کے قریب خدا تعالی اُسکو کر دیگا - وہ پہر اہل جنت کی آوازین سنیگا اور کہیگا الہی تو مجہکو اُن مین داخل کر دے خدا تعالی فرمائیگا تو اس بات سے راضی ہے کہ مین تمام دنیا اور اُس کی مثل تجہکو دیدون وہ کہیگا الہی پروردگار کیا تو رب العالمین ہوکر مجہسے ہنسی کرتا ہے خدا تعالی فرمائیگا مین تجہسے ہنسی نہین کرتا لیکن یہہ بات ہی کہ مین جو چاہتا ہون کر سکتا ہون اور مسلم نے مغیرہ بن شعبہ سے حدیث مرفوع بیان کی ہے کہ حضرت موسیٰ نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اے میری پروردگار کہ تمام اہل جنت مین ادنی درجہ کا کون ہوگا فرمایا وہ ایک شخص ہوگا کہ جو تمام جنتیون کے جنت مین داخل ہوجائینگے بعد آئیگا اُسکے لئے حکم ہوگا کہ جنت مین داخل ہوجا وہ کہیگا اے پروردگار کسطرح داخل ہوجاؤن تمام لوگ اپنے اپنے مرتبہ کو پہونچ گئے اور اپنا اپنا حصہ لے چکے - خدا تعالی اس سے فرمائیگا بہلا تو اس بات سے راضی ہوتا ہے کہ دنیا کے بادشاہون مین سے کسی ملک کے برابر تجہکو دیدیا جائے وہ کہیگا اے میری پروردگار مین راضی ہوا پہر اُس سے پروردگار فرمائیگا تیری لئے اُس قدر دیا اور اُسکے ساتہہ اور اُسکے مثل اور اُسکی مثل اور اُسکی مثل اور اُسکے ساتہہ اُس کی مثل پہر پانچوین دفعہ مین وہ فرمائیگا مین راضی ہوگیا پہر پروردگار فرمائیگا تیرے لئے اسقدر ہے اور اُس سے دس حصہ زیادہ اور جو تیرے دلمین خواہش پیدا ہو اور تیری آنکہون مین اُس سے لذت پیدا ہو وہ سب ہم نے تجہکو دیا وہ کہیگا ای میری پروردگار جو اعلی درجہ کے لوگ ہین اُنکا کیا حال ہوگا پروردگار فرمائیگا وہ لوگ ایسے ہین کہ اُن کی کرامت کو مین نے اپنے ہاتہہ سے بوکر اُسکے اوپر مہر لگادی ہے پس کسی آنکہہ نے اُسکو نہین دیکہا اور کسی کان نے اُسکو نہین سنا اور کسی بشر کے دل پر اُسکا خطرہ نہین ہوا۔ اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت لی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالی مخلوق کے فیصلہ سی فارغ ہوگا تو دو شخص باقی رہجائینگے اُن کے لئے پروردگار دوزخ کا حکم دیگا جب وہ دونون وہان سے دوزخ کی طرف روانہ ہونگے تو اُن مین سے ایک شخص پیچہے پہر کر دیکہیگا پروردگار فرمائیگا اسکو واپس لاؤ جب فرشتے اُسکو واپس لائینگے پہر خدا تعالی فرمائیگا تو نے پیچہے پہر کر کیون دیکہا وہ عرض کریگا مجہکو یہہ امید ہی کہ تو مجہکو جنت مین داخل فرمائیگا پس اُسکے لئے جنت کا حکم ہوجائیگا وہ شخص کہیگا مجہکو خدا تعالی نے اسقدر دیا ہے کہ تمام اہل جنت کو کہلاؤن تو میرے یہان کچہہ کمی نہو - احمد اور ابو یعلی اور بیہقی

سنے بسند صحیح حضرت انس رضی سے اور انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک بندہ
ہزار برس تک دوزخ مین یا حنان یا منان پکارا کریگا پس خدای تبارک وتعالی جبریل سے فرمائیگا جا
میرے اس بندیکو لے آ حضرت جبرائیل جائینگے وہان دوزخیون کو اوندہا پڑا ہوا اور روتا ہوا دیکہکر
خداتعالی کے پاس واپس آئینگے اور وہان کا حال بیان کرینگے خداتعالی فرمائیگا اسکو لیکر آ وہ فلان
جگہ پر ہے پس حضرت جبرائیل اسکو لاکر خداتعالی کے حضور مین کہڑا کرینگے خداتعالی اس بندہ سے ارشاد
فرمائیگا اے میری بندے تو نے اپنی جگہ اور اپنے خوابگاہ کو کیسا پایا وہ عرض کریگا اے میری پروردگار
بری جگہ ہے اور بری خوابگاہ ہی پہر خداتعالی فرمائیگا میری بندے کو وہین واپس لیجاؤ وہ عرض کریگا
اے میری پروردگار جب تو نے مجھکو وہان سے نکال لیا تہا تو مجھکو یہہ امید نہین تہی کہ اب پہر
اس مین داخل فرمائیگا خداتعالی فرمائیگا میرے بندہ کو چہوڑ دو - اور ترمذی اور ابوہریرہ رض سے اور
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ دوزخیون مین سے دو شخصون نے
بہت چیخ پکار کی خداتعالی نے ارشاد فرمایا ان کو نکال لو جب ان کو نکال لیا گیا تو ان سے خداتعالی
نے فرمایا تم اسقدر کیون چلائے انہون نے کہا ہم نے یہہ اسلئے کیا کہ تو ہمارے اوپر رحم کرے خداتعالی
نے فرمایا میرا رحم تمہاری اوپر یہی ہے کہ تم جہان تہے وہین جاکر اپنی جانون کو اسمین ڈالدو وہ دونو
وہان سے چلین گے اور ان مین سے ایک دوزخ کے اندر اپنے آپ کو ڈالدیگا خدای تعالی دوزخ کو
اسکے اوپر ٹہنڈا اور رحمت کردیگا اور دوسرا شخص باہر کہڑا رہیگا وہ دوزخ مین اپنی جان کو نہ ڈالیگا
خداتعالی اس سے فرمائیگا جس طرح تیرے ہمراہی نے اپنی جان کو دوزخ مین ڈالدیا تو نے کیون اپنے
ڈالا وہ عرض کریگا اے پروردگار میری مجھکو یہہ توقع تہی کہ جب تو نے مجھکو دوزخ سے نکال لیا تہا تو پہر
اسکے اندر نہ ڈالیگا خدای تبارک وتعالی اس سے فرمائیگا جو تیری امید تہی وہ ہم نے تجھکو عطا کی وہ
دونون شخص خدا کی رحمت کے ساتہہ جنت مین داخل ہوجائینگے اور احمد نے اور بزار اور طبرانی نے انس
بن مالک رض سے روایت کی ہے مین جانتا ہون کہ سب سے اخیر جنت مین کون شخص داخل ہوگا -
یہہ وہ شخص ہوگا جو یہہ دعا کرتا ہوگا کہ یاالہی مجھکو دوزخ سے نکال یہہ نہ کہتا ہوگا کہ مجھکو جنت مین داخل کر
پس جب جنتی جنت مین اور دوزخی دوزخ مین داخل ہوجاوینگے تو وہ شخص باقی رہجائیگا اور کہیگا
اے میری پروردگار میرے لئے یہان کیا حکم ہے جو کچہہ تو سوال کرتا تہا وہی ہے ای ابن آدم وہ کہیگا
اے پروردگار مجھکو جنت کے قریب کردے خدای تعالی فرمائیگا ای ابن آدم تو مجھسے یہہ سوال نہین
کرتا تہا فرمایا آنجناب صلعم نے پس خدای تعالی اس کے لئے ایک درخت جنت کے دروازہ پر پیدا

کریگا وہ شخص کہیگا اے میری پروردگار مجھکو اس درخت کے قریب کردے کہ مین اسکا پھل کہاؤن اور اسکے
سایہ مین بیٹھون خدای تعالی فرمائیگا تو مجھسے یہہ سوال نہ کیا کرتا تھا کہ مین تجھکو دوزخ سے خارج کردون
پس برابر وہ ایک سے ایک زیادہ چیزین دیکھیگا اور برابر سوال کریگا یہانتک کہ اسکو حکم ہوگا کہ جا جہان
تک تیری قدم پہنچین اور جہان تک تیری نگاہ پڑے وہ سب تجھکو دیدیا پس وہ شخص دوڑیگا اور طرح
طرح کی چیزین دیکھیگا حکم ہوگا یہہ سب تجھکو دیا اور اسکی مثل اور وہ بندہ اس سے راضی ہوجائیگا اور یہہ
خیال کریگا کہ اسکو اتنا دیا ہی کہ کسی جنتی کو نہین دیا۔ اور طبرانی نے ابوامامہؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے اخیر جنت مین ایک شخص جائیگا وہ شخص پلصراط کے اوپر لوٹتا
لوٹتا ہوگا جس طرح کسی بچی کو اسکا باپ مارتا ہے تو اس سے بہاگتا ہی اور اسکو اتنی سمجھہ نہین ہوتی
جو فریاد کرے پس یہہ بندہ کہیگا اے میری پروردگار مجھکو جنت مین پہونچادے اور دوزخ سے نجات
دیدے پس خدا تعالی اس کیطرف وحی کریگا اے میری بندی اگر مین نے تجھکو دوزخ سے نجات دیدی
اور جنت مین داخل کردیا تو اپنے گناہون کا اور اپنی خطاؤن کا میرے سامنے اقرار کریگا بندہ کہیگا
اے میری پروردگار قسم تیری عزت اور تیری بزرگی کی اگر تو نے مجھکو دوزخ سے نجات دیدی تو مین
اپنے گناہون کا اور اپنی خطاؤن کا اقرار کرونگا پس یہہ بندہ پلصراط سے پار ہوجائیگا مگر اپنے دل مین
کہیگا کہ اگر مین نے اپنے گناہون کا اپنی خطاؤن کا اقرار کرلیا تو خدا تعالی مجھکو پہر دوزخ مین بہیجدیگا
پس خدای تعالی اس کیطرف وحی کریگا ای میرے بندے میرے روبرو تو اپنے گناہون کا اور خطاؤن کا
اقرار کر مین ان کو تیرے لئی بخشدونگا اور تمکو جنت مین داخل کرونگا بندہ کہیگا قسم ہے تیری عزت
اور بزرگی کی مین نے کبہی کوئی گناہ نہین کیا اور نہ کوئی خطا کی پس خدا تعالی اسکی طرف وحی کریگا ای
میرے بندہ میری پاس گواہ موجود ہین وہ بندہ اپنے دائین بائین دیکھیگا اور اسکو کوئی شخص معلوم
ہوگا اور کہیگا اے میری پروردگار گواہ کہان ہین پس خدا تعالی اسکی جلد کو گویا کریگا اور جلد اسکی چہوٹے
چہوٹے گناہ بیان کرنے لگیگی جب وہ بندہ یہہ حال دیکھیگا تو کہیگا اے میری پروردگار قسم ہے
تیری عزت کی میرے پاس اور پوشیدہ گناہ بہی ہین پس خدا تعالی اس کیطرف وحی بہیجیگا ای میری
بندہ مین ان گناہون کو بہ نسبت تیری زیادہ جانتا ہون تو ان گناہون کا میرے سامنے اقرار کر مین
ان کو بخشدونگا اور تجھکو جنت مین داخل کرونگا پس وہ بندہ اپنے گناہون کا اقرار کریگا
اور خدا تعالی اسکو جنت مین داخل کریگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہہ شخص تمام
اہل جنت مین ادنی درجہ کا ہوگا اور طبرانی نے ابوسعیدؓ سے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہین

کہ سب جنتیون کے اخیر مین جنت کے اندر ایک شخص جائیگا اُس سے اُسکا پروردگار فرمائیگا کہ ٹہر اسوجہ سے
مین جا یہہ شخص اپنے چہرہ کو اداس کئے ہوئے سامنے آئیگا اور کہیگا کیا میرے لئے بہی کچھہ رکھہ چھوڑا ہے
خدا تعالی فرمائیگا ہان تیرے لئے اسقدر ہے جسقدر کہ تمام دنیا تھی ۔

باب جنت کے بیان مین خدا سے ہماری التجا ہے کہ ہم کو بہی بطفیل اپنے جاہ وجلال کے جنت عطا فرمائے ۔

خدا تعالی فرماتا ہے وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین
یعنے اپنے پروردگار کی مغفرت کے طرف شتابی کرو اور جنت کیطرف جس کی وسعت آسمان اور زمین برابر
متقیون کے لئے اُسکو تیار کیا گیا ہے حاکم نے حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث صحیح بیان کی ہے وہ
کہتے ہین کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا یہہ تو فرمائیے
کہ جنت کی وسعت آسمانون اور زمین کے برابر ہے تو دوزخ کہان ہوگی آپنے فرمایا یہہ تو بتلا
کہ رات ہر چیز کو ڈہک لیتی ہے پس خدا تعالی دن کو کہان سے پیدا کردیتا ہے اُسنے عرض کیا اللہ تعالی
خوب جانتا ہے آپنے فرمایا اسیطرح اللہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے مین نے
اپنے نیک بندون کے لئے وہ چیزین مہیا کر رکہی ہین جنکو کسی آنکہہ نے نہین دیکہا اور نہ کسی
کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اُن کا گذر ہوا ابوہریرہؓ نے کہا اگر تم چاہو تو یہہ آیت پڑہ لو
فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین یعنے کوئی شخص نہین جانتا کہ اُن کے لئے کیا آنکہون
کی ٹہنڈک پوشیدہ کرکے رکہہ چہوڑی ہے اور مسلم نے سہل بن سعدؓ سے حدیث بیان کی ہے
کہ وہ کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلعم کی اُس مجلس مبارک مین حاضر تہا جسمین آپنے جنت کا بیان
فرمایا یہانتک کہ آپنے اُس بیان کو ختم کیا اور آخر بیان مین فرمایا جنت مین وہ چیزین ہین
کہ جنکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا اور نہ کسی کان نے سنا اور کسی بشر کے دل پر اُن کا گذر ہوا پہر اسکے بعد
آپنے یہہ آیت پڑہی فلا تعلم نفس ما اخفی من قرۃ اعین اور ابوداؤد نے اور حاکم اور ترمذیؒ
نے حدیث صحیح بیان کرکے اور نسائی اور ابن حبان اور بیہقیؒ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب خدائے تبارک وتعالے نے جنت کو
پیدا کیا تو حضرت جبریلؑ کو حکم دیا کہ جنت کو دیکہہ حضرت جبریلؑ نے جاکر جنت کو دیکہا اور

وہان سے واپس ہوکر عرض کیا اے میرے پروردگار قسم ہے تیری عزت اور بزرگی کی کوئی شخص
اسکا حال سنکر بغیر داخل ہوئے نہ رہیگا پھر خداوند تعالے نے ناگوار چیزون سے اُس کو گھیردیا اور
پھر حضرت جبرئیل کو حکم دیا اے جبرئیل جاکر جنت کو دیکھو انہون نے جنت کو جاکر دیکھا اور واپس
ہونے کے بعد عرض کیا اے میرے پروردگار قسم ہے تیری عزت کی مجھکو خوف ہے کہ کوئی اُس میں
داخل ہو پھر جب خداے تبارک وتعالی نے دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبرئیل کو حکم دیا کہ اے
جبرئیل دوزخ کو جاکر دیکھو انہون نے جاکر دیکھا اور واپس ہونے کے بعد عرض کیا اے میرے
پروردگار قسم ہے تیری عزت کی کوئی اُسکا حال سنکر اُسکے اندر داخل نہین ہوسکتا پھر خداتعالی نے اُسکو
خواہشون یعنے لذاید سے گھیردیا پھر حضرت جبرئیل کو حکم دیا اے جبرئیل دوزخ کو جاکر دیکھو انہون نے
جاکر دوزخ کو دیکھا اور واپس ہوکر عرض کیا اے میرے پروردگار قسم تیری عزت کی مجھکو خوف ہے
کہ کوئی شخص اسمین بغیر داخل ہوئے نہ رہیگا - اور ابن المبارک نے زیدبن سریفؓ سے روایت بیان
کی ہے کہ وہ کہتے ہین مجھکو معلوم ہوا کہ جب خداے تبارک وتعالی نے جنت کو پیدا فرمایا اور اُسکے
اندر عزت اور نعمت اور خوشی کے سامان پیدا فرماے تو جنت نے عرض کیا اے میری پروردگار
تو نے مجھکو کیون پیدا کیا ہے حکم ہوا کہ مین نے تجھکو اسلیے پیدا کیا ہی کہ اپنی تمام مخلوق مین سے
ایک مخلوق کو تیرے اندر رکھونگا جنت نے عرض کیا کہ اے میری پروردگار ایسے تو مجھکو کوئی نہ چھوڑیگا
ہر شخص مجھمین داخل ہوجائیگا حکم ہوا ہرگز نہین مین عنقریب تیرا راستہ ناگوار باتون مین رکھونگا
یعنے تیرے راستہ پر چلنے مین بہت سی ناگوار باتین پیش آئینگی اور جب جہنم کو پیدا کیا اور اُسکے اندر
ذلت اور عذاب کو بنایا تو جہنم نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو نے مجھکو کیون پیدا کیا ہے
حکم ہوا اسلیے پیدا کیا ہے کہ اپنی تمام خلقت مین سے ایک مخلوق کو تیرے اندر رکھونگا جہنم نے عرض
کیا اے میرے پروردگار ایسی حالت مین کوئی میرے پاس نہ آئیگا حکم ہوا ہرگز نہین مین تیرا راستہ
خواہشون مین بناونگا - اور طبرانی نے بسند جید حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جب خداے تعالی نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اُسمین وہ
چیزین بنائین جنکو کسی آنکھہ نے نہین دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کبھی بشر کے دل پر اُسکا گذر
ہوا پھر فرمایا کہ جنت سی کہا جائیگا کہ کلام کر کہیگی قد افلح المومنون اور دوسری طریق کے ساتھہ حضرت ابن عباسؓ
سے حدیث مرفوع روایت کی ہی کہ جب اللہ تعالی نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اُسکے انار پہل لٹکائے اور اُسکے
نہرین نکالین پھر اُسکی طرف ملاحظہ فرماکر حکم دیا کلام کر اُسنے کہا قد افلح المومنون یعنے ایمان

والے اپنی مراد کو پہونچگئے پہر خدا تعالےٰ نے فرمایا قسم اپنی عزت اور جلال کی تیرے اندر میرے جوار مین
کوئی بخیل نہ رہیگا اور بزار اور طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابو سعیدؓ سے اور انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ نے جنت کو اسطرح پیدا کیا ہے
کہ اُسکی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی اور اُسکا گارا مشک ہے اور اس طرح پیدا فرما
کر اُس سے کہا کلام کر جنت نے کہا قد افلح المومنون یعنے ایمان والے مراد کو پہونچگئے فرشتون نے
اُسکے جواب مین کہا خوشی ہے تیرے لئے کہ تو بادشاہون کے رہنے کی جگہ ہے اور بیہقیؒ نے حضرت
انسؓ سے اور انہون نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپنے خدائے تبارک و تعالیٰ
نے فردوس کو اپنے دست مبارک سے بنایا اور ہر مشرک اور شراب خوار سے اُس کو محفوظ کر دیا اور
ابن ابو الدنیاء نے جنت کے بیان مین حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے جنت عدن کو اللہ پاک نے اپنے دست مبارک سے بنایا ہے اُس کی عمارت اسطرح
ہے کہ ایک اینٹ سفید موتی کی اور ایک اینٹ یاقوت سُرخ کی اور ایک اینٹ زمرد مین سے اور اُس
کا گارا مشک اور اُس کی گہاس زعفران اور اُسکی ٹہیکریان مروارید اور اُسکی مٹی عنبر ہے پہر اُس سے
فرمایا کلام کر جنت بولی قد افلح المومنون۔ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قسم اپنی عزت اور جلال
کی تیرے اندر میرے جوار مین کوئی بخیل نہ رہیگا۔ اور ابو الشیخ نے کتاب العظمت مین حضرت ابن عمرؓ
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ خدائے تبارک و تعالیٰ نے چار چیزین اپنے ہاتھ سے پیدا کین عرش
اور قلم اور جنت عدن اور حضرت آدم پہر ہر ایک سے کہا ہوجا تو ہر ایک موجود ہوگیا اور دینوری نے
مجالست مین حضرت حسنؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین جب خدائے تبارک و تعالےٰ نے
جنت کو پیدا کیا تو اُس نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو نے مجھکو کس لیے پیدا کیا ہے ارشاد ہوا اُس
شخص کے لئے جو مجھسے خوف کرتا ہوا مر گیا اور ابن ماجہؒ اور ابن حبانؒ اور بیہقیؒ اور ابن ابی داؤدؒ
نے بعث کے بیان مین بزارؒ نے اور ابن ابی الدنیاؒ نے جنت کے بیان مین اور ابو الشیخ نے عظمت
کے بیان مین اسامہ بن زید سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے آگاہ ہو جاؤ
تم جنت کے لئے کوشش کرنیوالو کہ جنت مین کچھ خطرہ نہین ہے قسم پروردگار کعبہ کی کہ جنت
ایک نور روشن ہے اور ایک باغ لہراتا ہوا اور موتی کا ایک مضبوط محل اور نہر جاری اور پختہ
پہل اور خوبصورت بیوی اور بہت سے زیور اور ہمیشہ کی بود و باش سلامتی کے گہر مین اور میوہ اور سبزے
اور خاطر داری اور انعام ایک تر و تازہ اور مبارک جگہہ مین صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اُس کیلئے

کوشش کرنے والے ہین آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ تم سب نے کہا انشاء اللہ اور شیخین نے سہل بن
ساعدی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت مین ایک تازیانہ کی
جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور شیخین نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم
نے تمہاری کمان کی جگہ جنت مین اُس سے بہتر ہے جس سے آفتاب کا طلوع اور غروب ہوتا ہے
یعنے تمام دنیا سے اور بیہقی نے حضرت انس رضؓ سے اور انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ اگر جنت کا ایک قطرہ دنیا مین تمہارے پاس ہو تو دنیا کو تمہارے لئے شیرین کر دے
اور اگر دوزخ کا ایک قطرہ دنیا مین تمہارے پاس ہو تو دنیا کو تمہارے لئے گندہ کر دے اور ترمذی نے
سعد بن وقاص رضؓ سے اور انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنجناب صلعم فرماتے
ہین کہ جو کچھ جنت مین ہے اگر ناخون کے برابر اسمین سے ظاہر ہو جائے تو جو کچھ آسمانون
اور زمین کے اطراف کے مابین ہے سب کو زینت ہو جائے اور اگر ایک جنتی نکلکر اپنے کنگن
دکھلاوے تو آفتاب کی روشنی اس طرح ماند ہو جائے جسطرح آفتاب سے ستارون کی روشنی ماند
ہو جاتی ہے اور مسلم نے انس رضؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ
دنیا مین ایک بڑے عیش اور آرام مین رہنے والیکو جسکے لئے دوزخ کا حکم ہوگا حاضر کیا جائیگا
اور آگ مین اُسکو ایک غوطہ دیا جاویگا پھر اُس سے پوچھا جائیگا اے ابن آدم کبھی تونے آرام
دیکھا ہے وہ کہیگا نہین بخدا اے پروردگار اور ایک جنتی کو لایا جائیگا کہ جو دنیا مین غایت
درجہ تکلیف مین رہا ہوگا اُسکو جنت مین ایک ڈوب دیا جاویگا پھر پوچھا جاویگا اے ابن آدم
کبھی تجھپر کوئی مصیبت گذری ہے وہ کہیگا اے پروردگار مجھپر کبھی کوئی تکلیف نہین گذری
اور احمد اور بزار نے ابوہریرہ رضؓ سے اور انہون نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے
رمضان مین خدائے تبارک و تعالیٰ ہر روز اپنی جنت کو آراستہ کرکے اُس سے فرماتا ہے عنقریب ہے کہ
میرے نیک بندون سے مشقت دور کیجائے اور تیری طرف آئین اور ترمذی نے ابوہریرہ رضؓ سے
حدیث حسن بیان کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص خوف کریگا رات سے
چلدیگا اور جو شخص رات سے چلدیگا منزل کو پہنچ جائیگا آگاہ ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کا سودا مہنگا ہے
آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا سودا جنت ہے اور بیہقی اور ابن عساکر رضؓ نے کلثوم ابن عباس رضؓ سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے ہین جنتی پر کوئی گھڑی نہ گذری ہوگی کہ جنت مین اُس کے لئے کچھ نہ کچھ نعمت
زیادہ نہ ہو جسکو وہ پہچانتا ہی نہ ہوگا اور دوزخی پر کوئی ساعت نہ گذریگی مگر اُس کے کوئی نہ کوئی

حتی ہے جیسا ہے زیادہ ہو جس سے وہ ناآشنا رہو اور اصبہانی نے ترغیب کے بیان مین اپنے شیخ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ خدا تعالی نے حضرت عیسی کے پاس وحی بہیجی اے عیسی اگر تیری
آنکہ ان چیزون کو دیکہے جو مین نے اپنے نیک بندون کے لئے مہیا کی ہے تو اسکے اشتیاق مین
تیرا دل پگہل جائے اور تیرا نفس نکل جائے اور حسن سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین جسقدر اس امت کیلئے
جنت کا ذکر کیا گیا ہے کسی امت کے لئے نہین کیا گیا مگر مین کسی مین جنت کا عشق نہین دیکہتا۔

باب خدا تعالی فرماتا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان جو شخص اپنے پروردگار
کے سامنے کہڑا ہونیکا خوف کرے اس کیلئے دو جنتین ہین اور فرماتا ہے ومن دونہما جنتان
یعنے اسکے علاوہ دو جنتین اور ہین اور فرماتا ہے یعنے ہمیشگی کی جنتین ہین ان کے دروازے کہولے
ہوئے ہین اور فرماتا ہے کانت لہم جنت الفردوس نزلا خالدین فیہا یعنے ان کے لئے جنات
فردوس مہمانی ہین وہ ان مین ہمیشہ رہینگے اور فرماتا ہے فروح وریحان وجنت نعیم یعنے پس آرام ہے
اور روزی اور جنت نعمت کی اور فرماتا ہے عندہا جنت الماوی یعنے اسکے پاس جنت الماوی ہے
اور فرماتا ہے لہم فیہا دار الخلد یعنے ان کے لئے وہان ہمیشگی کا گہر ہے اور فرماتا ہے
لہم دار السلام عند ربہم یعنے ان کیلئے سلامتی کا گہر ہے ان کے پروردگار پاس شیخین نے
ابو موسی اشعری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کچہہ جنتین ایسی ہین کہ ان کے برتن
اور جو کچہہ اسمین ہے سب چاندیکا ہے اور کچہہ جنتین ایسی ہین کہ ان کے برتن اور جو کچہہ اسمین ہے
سب سونیکا ہے اور جنات عدن مین لوگون کے اور پروردگار کے مابین بجز کبریائی کے چادر کے
خدا کے منہہ پر کچہہ نہوگا اور احمد نے اور بیہقی نے ابو موسی اشعری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت الفردوس چار ہین دو جنتین سونے کی ہین ان تمام زیور اور برتن اور جو کچہہ
ہے سب سونیکا ہے اور دو جنتین ایسی ہین کہ ان کے زیور اور برتن اور جو کچہہ ہے سب چاندیکا ہے اور ان کے
اور ان کے پروردگار کے مابین بجز منہہ پر کبریائی کی چادر کے جنت عدن مین کوئی چیز حائل نہین ہے

فائدہ بیہقی نے ردا الکبریا کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے کبریا اور عظمت کی صفت مراد
ہے کیونکہ بسبب اسکی کبریائی اور جلال کے کوئی شخص اسکو بلا حکم نہ دیکہہ سکیگا اور اسکی تائید اس سے بہی
ہوتی ہے کہ کبریا کپڑون کی جنس سے نہین ہے کہ جو آنکہون سے نظر آتی ہون اور حاکم اور بیہقی نے ابو موسی
اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ اس آیت مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہتے ہین
کہ دو جنتین سونیکی ہین سابقین کے لئے اور دو جنتین چاندی کی ہین پیچہے والون کے لئے اور

بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ اللہ تبارک وتعالے کا عرش پانی
پر تہا پہر اُسنے اپنے لیے جنت پیدا کی پہر اُسکے بعد دوسری جنت پیدا کی پہر اُسکو ایک موتی سے
ڈہک دیا اُسکے بعد حضرت ابن عباسؓ نے یہہ آیت پڑہی ومن دونہما جنتان اور فرمایا یہہ وہ ہے
کہ جسکا حال خلقت کو معلوم نہین کہ اُسکے اندر کیا کیا ہے اوراسی کی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا
ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین اور بخاری نے حضرت انسؓ نے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین کہ جنگ بدر مین حارثہؓ شہید ہوگئی اُن کی مان نے رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر
ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ کے ساتہہ میرا کیا حال تہا پس اگر وہ جنت مین ہے
تو مین صبر کرون اور اگر جنت مین نہین ہے تو آپ دیکہہ لینگے کہ مین کیا کچہہ کرونگی آپنے فرمایا
جنت ایک نہین ہے بلکہ بہت سی جنتین ہین اور وہ فردوس برین مین ہے قائدہ قرطبی نے
بیان کیا ہے کہ بعض علما کہتے ہین کہ جنتین سات ہین ۔ دار الجلال ۔ دار الاسلام ۔ دار الخلد ۔
جنت عدن ۔ جنت الماویٰ جنت النعیم ۔ فردوس اور بعض کہتے ہین فقط چار ہین جیسا کہ
حضرت ابو موسےٰ اشعریؓ کی حدیث مین واقع ہوا ہے کہ انہون نے سوا چار جنتون کے اورکا
ذکر نہین کیا اور ماویٰ اور خلد اور عدن اور سلام بہی انہین کو کہتے ہین اور حلیمی نے اسی کو
اختیار کیا ہے اور کہا ہے دو جنتین مقربین کے لئے ہین اور اُن کے علاوہ دو جنتین اصحاب الیمین
کے لئے ہین اور ہر جنت مین درجات اور منزلین اور دروازے ہین اور شیخین نے ابو ہریرہؓ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خدا اور اسکے
رسول پر ایمان لایا اور نماز کو قائم کیا اور رمضان کے روزے رکہے تو خدا پر حق ہے کہ اُسکو
جنت مین داخل کریگا خواہ اُسنے خدا کے راستہ مین جہاد کیا ہو یا اپنی جگہ بیٹہا رہا ہو کہ جہان وہ
پیدا ہوا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ لوگون سے یہہ بات کیون نہین بیان فرماتے
آپنے فرمایا جنت مین سو درجہ ہین جنکو خدا تعالے نے اُن لوگون کے لئے مہیا فرمایا ہے ۔
جو اُسکی راہ مین جہاد کرتے ہین اور ہر دو درجون کے مابین اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان
کے مابین پس جب تم خدا تعالے سے مانگا کرو کہ وہ جنت کے وسط مین اور جنت کے اوپر ہی
اور اُسکے اوپر خدا تعالے کا عرش ہے اور جنت کی نہرین اُسی سے نکلتی ہین اور وسط سے
بہتر اور افضل مراد ہے اور ابن حبانؒ نے بیان کیا ہے بلندی مین وہ سب سے اعلیٰ ہے اور
مقابلہ کرنے سے جنت کی سیدہ سی وسط مین واقع ہے اور اسکے ادہر ادہر اور جنتین ہین اور

طبرانی نے ابو امامہ سے اور انہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہی کہ آنجناب صلعم نے فرمایا ہی خدا سے تم فردوس مانگو کہ وہ جنت کی ناف ہی اور اہل جنت عرش کی آواز کو سنتے ہین۔ اور شیخین نے ابوہریرہ رضہ سے اور انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین بندہ خدا کی رضامندی کے متعلق کبھی کوئی ایسی بات کہدیتا ہی کہ وہ اسکا چندان خیال نہین کرتا اور خدا تعالی اس بات کے سبب سے اُس کے درجے بلند کردیتا ہی اور کبھی کوئی بندہ خدا کے غصہ کے متعلق کوئی ایسی بات کہدیتا ہی کہ جسکا وہ خیال نہین کرتا مگر وہ آتش دوزخ مین جا پڑتا ہے اور مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا مین تمکو ایسی چیز نہ بتادون کہ جس سے خدا تعالی گناہون کو مٹا دے اور درجے بلند کرے لوگون نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا ناگواریون کیوقت وضوء کا اچھی طرح کرنا اور مسجدون کیطرف زیادہ آمد و رفت کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا فذلکم الرباط یعنے رابطو کے معنی یہی ہین کہ عبادت مین لگے رہو اور ابو داؤد اور ترمذی نے ابن عمر سے روایت کی ہے صاحب قرآن سے کہا جاوے گا۔ پڑھتا جا اور چڑھتا جا جسطرح دنیا مین صاف صاف پڑھتا تھا تیرا درجہ اخیر آیت پر ہی جسکو تو پڑھیگا۔ اور ابن مبارک نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین قرأت قرآن جنت مین ایک درجہ اور تمہارے گھرون مین ایک چراغ ہی اور طبرانی نے فضالہ بن عبید اور تمیم داری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین جس شخص نے ہر رات کو دس آیتین پڑہین تو اُس کے لئے ایک قنطار رکھا جاویگا اور قنطار تمام دنیا و مافیہا سے زیادہ ہی اور جب قیامت کا روز ہوگا تو تیرا پروردگار فرمائیگا پڑھ اور ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ اوپر کو چڑھ یہانتک کہ آخیر آیت پر پہونچیگا کہ جو اُس کے ساتھ ہوگی اُسوقت خدا تعالے بندون سے فرمائیگا مٹھی باندہ اور بندہ مٹھی باندھ لیگا اور کہیگا اے پروردگار تو خوب جانتا ہی خدا تعالی فرمائیگا اس مٹھی مین خلد ہی اور اس مین نعیم ہے اور بیہقی نے شعب مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جنت کے درجون کی شمار بقدر آیات قرآنی کے ہی اس پر کوئی اور زیادہ نہین ہے قرطبی نے بیان کیا ہی جس نے سب قرآن کو پورا کیا اُس نے جنت کے اخیر درجہ کو پورا کرلیا اور جس نے ایک جزء کو پڑھا تو اُس کی ترقی درجون مین اسی قدر ہوگی اور ابن المبارک نے زہد مین ابو المنکل ناجی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ نے جنت کا ایک درجہ ستر درجہ کے اتنا اونچا ہی جتنا آسمان اور زمین اور بندہ اپنی نگاہ کو اُسکیطرف کریگا

تو اُس کے لئے ایک بجلی چمک جائیگی جس سے اُس کی نگاہ کے جانیکا خوف ہوگا وہ بندہ اُس کے چمکنے سے گھبرا جائیگا اور وہ کہیگا کہ یہہ کیا چیز ہے حکم ہوگا کہ یہ تیرے فلان بہائیکا نور ہے وہ کہیگا کہ میرا فلان بہائی اور مین دونون ساتھ ساتھ عمل کرتے تہے اور اُسکو میرے اوپر ایسی فضیلت ہوگئی حکم ہوگا۔ وہ عمل کے اعتبار سے تیرے اوپر افضل تہا پہر اُس کے دل مین رضامندی ڈالدیجائیگی یہانتک کہ اپنے بہائی کے درجہ سے خوش ہوجائیگا اور ابن المبارک اور ابونعیم نے عوف بن عبداللہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین خدا تعالی نے جنت کے لئے ایک خلقت پیدا کی ہے وہ اُن کو اسقدر دیگا کہ سیر ہوجائین گے اور اُن کے اوپر اور لوگ بلند بلند درجون پر ہونگے جب وہ اُن کی طرف دیکھین گے تو پہچان لینگے اور کہینگے کہ اے پروردگار یہ ہمارے بہائی ہین ہم اُن کے ساتہہ کرتے تھے تو نے اُن کو ہمارے اوپر فضیلت دیدی حکم ہوگا ہیات ہیات جب تم سیر ہوتے تہے یہ بہوکے رہتے تہے جب تم سیراب ہوتے تہے یہ پیاسے رہتے تہے جب تم سوتے تہے یہ عبادت مین رہتے تہے جب تم آرام کرتے تہے یہ تکلیف اُٹہاتے تھے اور ابو الشیخ نے بسند جید حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا خدا کے نزدیک بلند مرتبہ ہوتا ہے اور وہ کسی عمل کیوجہ سے اُس مرتبہ کو نہین پہونچ سکتا تو خدا تعالی برابر اس شخص کو ناگوار باتون مین مبتلا رکہتا ہے یہانتک کہ وہ اُس درجہ کو پہونچ جاتا ہے اور دیلمی نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جنت مین ایک ایسا درجہ ہے کہ بجز اہل غم کے کوئی اُس درجہ کو نہ پونچیگا اور اصبہانی نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جنت مین ایک ایسا درجہ ہے کہ سوائے تین شخصون کے وہ کسی کو نہ ملیگا ایک امام عادل دوسرے اہل قرابت کہ جو صلہ رحمی کرتا ہو تیسرے صاحب اولاد کو کہ جو صبر کرتا ہو اور بزار نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ خدا تعالی مسلمان کی اولاد کا بہی درجہ بلند کر دیگا۔ اگرچہ عمل مین اولاد اُس سے کم ہوتا کہ اُس شخص کی آنکھون مین ٹہنڈک پہونچے اور انہون نے یہ آیت پڑہی والذین امنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم اور ابو نعیم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ اُن سے کسی نے اہل ایمان کی اولاد کے بارہ مین دریافت کیا سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ اپنے ماں باپ مین سے اُس کے تابع ہونگے کہ جو بہتر ہوگا اگر باپ ماں سے بہتر ہے تو باپ کے ساتھ ہونگے اور اگر ماں باپ سے بہتر ہے تو ماں کے ساتھ ہونگے۔ اور حاکم نے سمرہ بن جندب رضہ

سے حدیث صحیح روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ مین حاضر ہوا ور امام کے
قریب بیٹھو سکہ آدمی برابر دور ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ جمعہ مین تاخیر کرنے لگتا ہی اگر داخل ہوتا ہی
اور ابونعیم نے سلمان رض سے اونہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہین
کہ دنیا مین اپنا ایکدرجہ بلند ہونا چاہے اسکا وہ درجہ بلند ہوجائے ۔مگر خدا تعالی آخرت مین اوس سے
بہت بڑا اور بہت دراز درجہ گھٹا دیتا ہی پہر اونہون نے یہہ آیت پڑہی ۔ وللاخرۃ اکبر
درجات واکبر تفضیلا اور احمد نے زہد مین حضرت ابن عمر رض سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہین کہ ایک شخص اور اسکا غلام دونون جنت مین جائینگے اور اسکا درجہ اس سے بلند ہوگا وہ
کہیگا اے میرے پروردگار دنیا مین تو یہہ میرا غلام تھا حکم ہوگا تیری یہہ خدا کو زیادہ یاد کرتا تھا اور
ابونعیم نے ابراہیم تیمی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کوئی بندہ ایک خوراک کہاتا نہین کہاتا
جس سے اسکو خوشی حاصل ہو یا ایک پیاس پانی نہین پیتا جس سے اس کو خوشی حاصل ہو مگر
اس کی وجہ سے آخرت کے حصہ مین اسکے لئے کمی ہوجاتی ہے اور طبرانی نے ابو الدرداء سے
اور انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین تین باتین ایسی ہین کہ جسکے اندر
ہونگی درجات بلند اسکے لئے حاصل نہوسکینگے جس نے کاہن سے کچھہ دریافت کیا یا تیر ڈلوائے
یا بدشگونی کیوجہ سے سفر کرنے سے باز رہا اور اصبہانی نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہین مین نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی بہلائی مین سلطان کے پاس کسی کے
لئے ذریعہ ہوجائیگا یا کسی برائی کے دور کرنے مین تو خدا تعالے اسکے درجات بلند کردیگا اور نسائی
اور ابن حبان نے کعب بن مرہ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین مین نے رسول اللہ صلعم کو
فرماتے ہوئے سنا ۔جو شخص دشمن کے ایک تیر ماریگا خدا تعالے اسکا درجہ بلند کردیگا آگاہ ہوجاؤ
کہ وہ درجہ کوئی قبہ نہین ہے ۔بلکہ مابین دو درجون کے سو برس کی راہ ہے اور حاکم نے
ابی بن کعب سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو یہہ بات پسند
ہو کہ اسکے لئے مکانات بلند اور درجہ بلند کئے جاوین تو اسکو چاہیئے کہ جو اسپر ظلم کرے
وہ اسکو معاف کرے ۔ اور جو اسکو محروم رکہے اسکو عطا کرے اور جو اس سے توڑے اس سے یہہ جوڑے

باب جنت کے دروازون اور اسکے نامونکا بیان

خدا تعالی فرماتا ہی ۔ وسیق الذین اتقوا ربہم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا

یعنے جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہین اُن کو جنت کیطرف گروہ گروہ چلایا جائیگا یہانتک کہ
جب اُسکے قریب آئینگے اُسکے دروازے کہلے ہوئے ہونگے شیخین نے سہل بن سعد سے روایت کی
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین آٹھ دروازے ہین اُن مین سے ایک دروازہ کا
نام ریان ہے سوا روزہ دارون کے اسمین کوئی داخل نہوگا اور حکم ہوگا روزہ دار کہان ہین
پس اس دروازہ مین سے وہ داخل ہونگے جب سب داخل ہو چکین گے دروازہ بند کردیا جائیگا
پہر کوئی داخل نہوگا اور طبرانی نے ابوہریرہؓ کی حدیث سے اسی کی مثل روایت کی ہے اور شیخین
نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس نے اپنے مال سے ایک جوڑہ
خدا کی راہ مین خرچ کیا اُسکو جنت کے دروازونسے پکارا جاویگا۔ اور جنت کے کئی دروازے
ہین پس جس شخص نے نماز کا حق ادا کیا ہوگا باب الصلوٰۃ سے اُسکو پکارا جاویگا اور جس شخص نے
روزہ کا حق ادا کیا ہوگا اُسکو باب الریان سے پکارا جائیگا اور جسنے صدقہ خوب دیا ہوگا اُس کو
باب الصدقہ سے پکارا جائیگا اور جسنے جہاد خوب کیا ہوگا اُسکو باب الجہاد سے پکارا جائیگا
یہ سنکر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی سے دروازہ سے پکارا جاویگا پہر اُسکو کسی
بات کی حاجت نہوگی بہلا کوئی ایسا بہی ہوگا جسکو سب دروازون سے پکارا جائے حضور
پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان مین امید کرتا ہون تو ایسے ہی لوگون مین سے ہوگا۔ اور ابویعلی
اور طبرانی نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم
نے جنت کے آٹھ دروازہ ہین اور اُن مین سے ایک دروازہ توبہ کے لئے کہل رہا ہے جبتک
سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے اور ابویعلے اور طبرانی نے اوسط مین حضرت ابوہریرہؓ سے اور انہون نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جنت مین ایک
دروازہ کا نام باب الضحی ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی آواز دیگا وہ لوگ
کہان ہین کہ جو ہمیشہ چاشت کی نماز پڑہتے تہے یہہ تمہارا دروازہ ہے خدا کی رحمت کے
ساتھ تم اسمین داخل ہوجاؤ اور دیلمی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین
کہ جنت مین ایک دروازہ کا نام باب الفرحہ ہے اسمین وہی لوگ داخل ہونگے کہ جو بچون کو
خوش کرتے تھے اور مسلم نے عمر بن الخطابؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کوئی تم مین سے ایسا نہین ہے جو وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے پھر کہے اشھد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر اُسکے لئے جنت کے آٹھون

دروازے کھولے جاوینگے اُن مین سے جس دروازے مین چاہے داخل ہو۔ اور شیخین نے عبادہ
بن صامتؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے کہا اشہد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وابن
امتہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ وان الجنۃ حق والنار حق تو خدا تعالیٰ اُسکو جنت کے آٹھہ دروازون
جس مین سے وہ چاہے داخل کریگا اور احمد نے عمر بن خطابؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا جو شخص خدا پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا تھا اور
اُسی حال پر مرگیا تو اُسکے لیے حکم ہوگا جنت کے آٹھہ دروازون مین سے جس دروازے سے چاہے
تو چاہے داخل ہوجا۔ اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نے ابوہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی بندہ ایسا نہین کہ پانچون وقت کی نماز پڑھتا ہو
اور رمضان کے روزے رکھتا ہو اور زکوۃ نکالتا ہو اور ساتون کبائر سے بچتا ہو مگر خدا تعالیٰ قیامت
کے روز اُسکے لیے آٹھون دروازے کھولدیگا۔ ابن حبان اور بیہقی نے عتبہ بن عبید سلمی سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مقتول تین شخص ہین ایک مومن جس نے خدا کی راہ مین
اپنی جان و مال سے جہاد کیا یہانتک کہ دشمن سے ملا اور اُن سے قتال کیا پھر مارا گیا شہید ممتحن
تو یہی ہے جو خدا کے عرش کے نیچے ایک خیمہ کے اندر ہوگا اور پیغمبرون کے درجہ کے اُسپر کوئی
کچھہ فضیلت نہوگی۔ اور ایک وہ مومن ہے جسنے اپنی جان پر گناہ اور خطا کے بوجھہ لادے
ہوے ہین اُسنے اپنی جان اور مال سے خدا کی راہ مین جہاد کیا یہانتک کہ دشمن سے ملا
اور اُن سے لڑا۔ پس اُسی شخص کے گناہ اور خطائین محو ہوگئین اور تلوار گناہون کے مٹانیوالی
ہے اور جنت کے دروازون مین سے جسمین چاہیگا اُسمین داخل ہوگا اور جنت کے آٹھہ دروازے
ہین اور جہنم کے سات دروازے ہین اور بعض بعض سے افضل ہین۔ اور ایک شخص منافق ہے
جسنے خدا کی راہ مین اپنی جان و مال سے جہاد کیا یہانتک کہ جب دشمن کو ملا تو اُن سے لڑا
پھر مارا گیا سو یہہ شخص دوزخی ہے اور تلوار نفاق کو نہین دور کرتی۔ منذری نے بیان کیا ہے
ممتحن کے معنے شرح صدر کے ہین۔ اور اس آیت کے اندر یہی معنے مراد ہین اولئک الذین
امتحن اللہ قلوبہم للتقوی احمد اور بیہقی نے عقبہ بن عتبہ سلمی سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کوئی بندہ ایسا نہین ہے کہ جسکے تین
اولادین قبل از بلوغ مرجائین مگر وہ اولاد اُسکو جنت کے آٹھون دروازون سے بلائیگی جسمین اُسکا دل

چاہیگا داخل ہوگا اور طبرانی نے کبیر مین ابو عبیدہ فہری سے اور انہون نے اپنے باپ سے اور انہون نے
اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے پیاسے
کو پیاس بہر پانی پلایا تو اسکے لئے جنت کا دروازہ کہولدیا جائیگا اور کہا جائیگا اسمین داخل ہو
اور جسنے بہوکیکو ایک وقت کہانا کہلایا اور پیاسے کو پیاس بہر پانی پلایا تو اسکے لئے جنت کے
سب دروازے کہولدیے جائینگے اور کہا جائیگا جس دروازہ سے چاہے داخل ہو اور طبرانی نے
اوسط مین ابو ہریرہؓ سے اور انہون نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے کہ جس عورت نے اپنے
پروردگار کا خوف کیا اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور اپنے خاوند کی اطاعت کی اسکے
لئے جنت کے آٹھون دروازے کہولدے جائینگے اور حکم دیا جاویگا جہان سے تیرا جی چاہے
داخل ہو اس حدیث کے اسناد حق ہین اور احمد اور طبرانی نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی
ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو عورت پانچون وقت کی نماز پڑہے اور رمضان کے
روزے رکہے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسکے
لئے حکم دیا جائیگا جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو اس حدیث کی اسناد بہی حسن ہین
اور ابو یعلی اور طبرانی نے اوسط مین جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا
رسول اللہ صلعم نے تین چیزین ایسی ہین کہ جو شخص ان کو ایمان کے ساتھ کریگا جنت کے
دروازون مین سے جس دروازہ مین اسکا دل چاہیگا داخل ہوگا اور جس حور عین سے
چاہیگا نکاح کریگا ایک وہ شخص کہ جو قرضخواہ کا قرض عاجزی کے ساتھ ادا کرے اور اپنے
قاتل کو معاف کرے اور ہر نماز فرض کے بعد قل ہو اللہ احد پڑہے حضرت ابو بکرؓ نے عرض
کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص ایک بات کو عمل مین لاوے تب بہی یہی حکم ہے آپ نے فرمایا
اگر ایک بات کو عمل مین لاوے تب بہی۔ اور طبرانی نے اوسط مین بریدہؓ سے بسند جید اور انہون
نے نبی صلعم سے روایت کی ہے آنجناب نے ارشاد فرمایا ہے جو کسی شخص نے بالکل خدا کے ساتھ
شرک نہ کیا ہو اور کسی کا ناحق کبہی خون نہ کیا ہو اور اسی حال مین مرجاوے تو جنت کے دروازون
مین سے جس دروازہ مین چاہے داخل ہو۔ اور ابو نعیم نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص چالیس حدیثین یاد کرے تاکہ میری امت کا نفع ہو
اور خدا کے لئے یاد کرے تو اسکے لئے حکم دیا جاویگا کہ جنت کے دروازون مین سے جس دروازہ
مین چاہے داخل ہو اور طبرانی نے اوسط مین حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتی

ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص کے دو بیٹیان یا دو بہنین یا دو پہوپہیان یا دو خالے ہون اور اُن کی پرورش کرے تو اُسکے لیے جنت کے آٹھون دروازہ کہولدی جا دینگے۔

باب اُن چیزونکا بیان کہ جو جنت کی کنجیان ہین

بیہقی نے معاذ بن جبلؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُن کو اہل یمن کے پاس بہیجا تو فرمایا کہ جب تو اہل یمن کے پاس پہنچیگا تو وہ تجہسے جنت کی کنجی دریافت کرینگے تو یہہ کہنا کہ وہ کنجی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے اور احمد اور بزار نے معاذؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مجہسے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جنت کی کنجیان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے اور طیالسی اور دارمی نے جابرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور صحیح بخاری مین ہے کہ وہب کو کسی نے کہا جنت کی کنجی لَا اِلٰہَ نہین ہے اُنہون نے فرمایا کیون نہین لیکن کوئی کنجی ایسی نہین کہ جسکے دندانے نہون پس اگر تو دندانون والی کنجی لائیگا تو جنت تیرے لیے کہل جائیگی ورنہ نہ کہلیگی۔ ابن حبانؓ نے ابو الدرداؓ سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نماز جنت کے دروازون کا درمیانی دروازہ ہوگا اور بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس رات مجہے معراج ہوا ہے مین نے جنت کے دروازہ پر یہہ لکہا ہوا دیکہا الصدقۃ بعشرۃ امثالہا والقرض بثمانیۃ عشر یعنے صدقہ کا دس حصہ ثواب ملیگا اور قرض دینے کا اٹہارہ حصہ مین نے حضرت جبرئیلؑ سے کہا کیا وجہ کہ قرض صدقہ سے افضل ہے جبرئیلؑ نے کہا کہ اُس کی یہہ وجہ ہے کہ سائل باوجود اپنے پاس ہونے کے بہی سوال کرتا ہے اور قرض لینے والا بلا ضرورت قرض نہین لیتا۔

باب جنت کے دروازونکی فراخی کا بیان

مسلم نے عقبہ بن غزوانؓ سے روایت کی ہے کہ ہم سے بیان کیا گیا جنت کے دروازون کے ایک بازو سے دوسرے بازو تک چالیس برس کا رستہ ہے اور اُسپر ایک ایسا دن آئیگا کہ کثرت ازدحام کیوجہ سے آدمی پہنس پہنس جاوینگے اور ترمذی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری امت کا دروازہ جسمین سے وہ جنت

مین داخل ہونگے اتنا چوڑا ہے کہ عمدہ گھوڑے کا سوار تین دن مین اُس کی مسافت قطع
کر سکتا ہے پھر اسقدر لوگ اُسمین پہنس کر نکلینگے کہ اُن کے کندہے اکھڑنے کے قریب ہو
جائینگے۔ اور ابو یعلے نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت کے
دو بازون کے مابین چالیس برس کی راہ ہے اور ابن عدی اور بیہقی اور ابو الشیخ نے
کتاب العظمت مین معاویہ بن حیدہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے جنت کے دو بازوؤن مین سات برس کی راہ ہے اور طبرانی نے عبد اللہ بن سلام
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے دو بازوؤن
چالیس برس کی راہ ہے اور اُسپر ایک ایسا دن آئیوالا ہے کہ جس طرح پانچ روز کے پیاسے
اونٹ پانی کے لئے اژدہام کرکے ایکدوسرے مین پہنس کر دوڑتے ہین اور شیخین نے
سہل بن سعدؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت مین سے
ستر ہزار یا فرمایا سات لاکھ (راوی کو ان دونون عددون مین شک ہے) ایکدوسرے کا
ہاتھ پکڑے ہوئے جنت مین داخل ہونگے پہلا اُنمین کا جب داخل ہوگا کہ جب اخیر کا داخل ہو
جائیگا اُن کے موںہہ ایسے ہونگے کہ جیسے چودہوین رات کا چاند اور ابن المبارک نے حسن سے
اور اُنہون نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے کہ جنت کے آٹھہ دروازہ ہین اور اس کے
دروازوںمین سے ہر دروازہ مین چالیس برس کی راہ ہے۔

باب ابن المبارک اور طبرانی نے ابو ایوب انصاری سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈہلتا تہا جب نماز پڑہتے تہے مین نے
آپ سے دریافت کیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ آسمانون کے اور جنت کے دروازہ اسوقت
کہولدئے جاتے ہین اور جب تک ظہر کی نماز نہین پڑہی جاتی وہ دروازہ نہین کہو لے
جاتے پس مین چاہتا ہون کہ اُسوقت میری نیکی آسمان کیطرف چڑہے اور ابن المبارک نے
ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جنت کے سات دروازے ہین اور قیامت
تک برابر وہ کہلتے اور بند ہوتے رہینگے سوا باب توبہ کے کہ وہ بند نہ کیا جائیگا اور یہ سات
دروازہ وہی ہین کہ جو کہلتے اور بند ہوتے رہتے ہین اور باب توبہ آٹھوان دروازہ ہے
اور شیخین نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ جب رمضان آتا ہے تو دوزخ کے دروازہ بند کردئے جاتے ہین۔

باب جنت کی دیوارون زمین اور مٹی اور ٹھیکریون کا بیان

ترمذی اور ابن حبان نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم جنت کا حال بیان فرمائے کہ اُسکی عمارت کیسی ہے آپنے فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور اس کی ٹھیکریان موتی اور یاقوت ہین اور گارا مشک کا اور اُس کی خاک زعفران ہے جو اُسمین جائیگا عیش کریگا اور ناامید نہوگا اور ہمیشہ رہیگا اور نہ مریگا اور نہ کپڑے پرانے ہونگے اور جوانی فنا ہوگی اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے بسند حسن ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم سے جنت کی نسبت دریافت کیا گیا کہ وہ کس قسم کی ہے تو آپنے فرمایا جو شخص جنت مین داخل ہوگا زندہ رہیگا اُسکو موت نہ آئیگی اور ہمیشہ سے رہیگا ناامید نہوگا نہ اُسکے کپڑے پرانے ہونگے۔ اور نہ جوانی فنا ہوگی کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم اُس کی عمارت کس قسم کی ہے آپنے فرمایا ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ہے اور اُسکا گارا مشک ہے اور ٹھیکریان موتی اور یاقوت اور مٹی زعفران ہے اور بزار اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے اور اُنھون نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ جنت کی دیوار ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے پھر اُسمین نہرین نکالی گئی ہین اور درخت بوے گئے ہین جب فرشتون نے اُس کی خوشنمائی اور تازگی کیطرف دیکھا تو کہا خوشی ہو تیرے لئے کہ تو بادشاہون کے رہنے کی جگہ ہے اور مسلم نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ صلعم سے جنت کی مٹی کی نسبت دریافت کیا آپنے فرمایا سفید مشک خالص ہے اور ابن ابی الدنیا نے بسند جید اور ابوالشیخ نے ابوزمیلؓ سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا کہ جنت کی زمین کیا ہے تو اُنھون نے کہا سفید مرمر چاندی کا رنگ ہے جیسے آئینہ پھر مین نے کہا اُس کی روشنی کیا ہے تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا جس وقت آفتاب نکلتا ہو اس وقت کو تو نے دیکھا ہے پس یہی اُسکا نور ہے مگر اُسمین نہ دہوپ ہے اور نہ سردی پھر مین نے کہا اُس کی نہرین کس قسم کی ہین آیا نشیب مین بہتی ہین اُنھون نے کہا نہین بلکہ وہ زمین کے اوپر چلتی ہین نشیب مین نہین چلتین ادہر اودہر کو اُنکا پانی نہین جاسکتا مین نے کہا جنت کے حلے کس قسم کے ہین اُنھون نے کہا جنت مین درخت ہونگے اُن مین انار کی مثل پھل اترینگے پس جب خدا کا دوست لباس پہننے کا قصد کریگا۔ تو اُسکی ڈالیون مین سے وہ پھل اتر آئیگا اور پہٹکر ستر حلے رنگ برنگ نکلینگے پھر وہ

پہل جڑہ لائیگا۔ اور جیسا تھا ویسا ہی ہوکر لوٹ جائیگا اور طبرانی نے ایسی سند کیساتھہ کہ جسکے راوی معتبر ہین اور ابوالشیخ نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت مین مشک کی سیرگاہین ہین جیسے دنیا مین تمہاری جانورون کی چراگاہین ہوتی ہین۔ اور ابونعیم نے سعید بن جبیرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے اور ابن مبارک اور ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جنت کی دیوار مین ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور اُس کی سیڑھیان موتی اور یاقوت کی اور اُس کی کنکریان موتی اور اس کی مٹی زعفران ہے اور ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ جنت کی زمین سفید ہے اسمین کافور کے پتھر پڑے ہوئے ہین۔ اور مشک اُس کے گرد اس طرح پڑا ہوا ہے جیسے ریت کے ٹیلے۔ اور اسمین نہرین جاری ہین اور اسمین تمام اہل جنت اول سے آخر تک جمع ہوکر ایکدوسرے کو پہچانینگے۔ پس خدا تعالیٰ اپنی رحمت کی ایک ہوا بھیجیگا وہ ہوا اُن کے اوپر مشک اڑا کر لیجائیگی جب وہ شخص وہان سے اپنی بیوی کے پاس واپس آئیگا تو اس شخص کا حسن پسندیدہ پہلے سے زیادہ ہوگا وہ بیوی اُسکو دیکھکر کہیگی جب آپ میرے پاس سے گیا تھا تو مجھے تو پسند تھا اور اب میرے نزدیک زیادہ پسند ہے اور ابونعیم اور طبرانی نے سہل بن سعدؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احد ایک ستون ہے ستون جنت سے اور بزار اور طبرانی نے سعید بن جبیرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے احد جنت کے دروازون مین سے ایک دروازہ پر ہے اور عیر پہاڑ دوزخ کے دروازون مین سے ایک دروازہ پر ہے

باب جنت کے بالاخانون اور محلون اور گہرون کا بیان

خدا تعالیٰ فرماتا ہے الذین اتقوا ربہم لہم غرف من فوقہا غرف مبنیۃ تجری من تحتہا الانہار جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرے اُن کے لیئے بالاخانے ہین اور اُن کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوئے جن کے نیچے نہرین چلتی ہین اور فرماتا ہے وہم فی الغرفات آمنون یعنے وہ بالاخانون مین امن پائیوالے ہونگے۔ اور فرماتا ہے اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا یعنے اُنہون نے جو صبر کیا تھا اس کے بدلہ مین اُن کو بالاخانے دئے جائینگے اور فرماتا ہے ومساکن طیبۃ فی جنات عدن یعنے اور مکان پاکیزہ جنات عدن مین اور شیخین نے ابوسعید خدری

سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنتی لوگ اپنے اوپر بالاخانون والون کو اسطرح دیکھینگے جس طرح تم افق سے چلتے ہوئے ستارون کو دیکھتے ہو مشرق مین یا مغرب مین اور اُس کی وجہ یہی ہوگی کہ ایک کو دوسری پر فضیلت ہوگی لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ انبیا کے رتبہ ہونگے کوئی وہان نہ پہنچیگا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیون نہین جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور رسولون کی اُنھون نے تصدیق کی اور سہل بن سعدؓ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنتی لوگ بالاخانون کو اس طرح دیکھینگے جسطرح تم ستارہ کو دیکھتے ہو اور احمد اور حاکم نے صحیح کرکے اور بیہقی نے ابن عمرؓ سے اور اُنھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جنت مین ایسے بالاخانہ ہین کہ اُن کا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور اندر باہر سے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس کے لیے ہین آپنے فرمایا اُس شخص کے لئے ہین کہ جو بات اچھی کہے اور کہانا کہلائے اور جب لوگ سوتے ہون تورات مین اُٹھکر خدا کی عبادت کرے اور ترمذی اور بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے وہ ایسے ہین کہ جنکے ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتے ہین ایک اعرابی نے کہڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ یہہ کس کے لئے ہین آپنے فرمایا اس شخص کے لئے جو پاکیزہ باتین کرے اور سلام کو جاری رکھے اور کہانا کہلا دے اور جب لوگ سوتے ہون رات کو نماز پڑہے اور احمد نے ابو مالک اشعری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جنت مین ایسے بالاخانہ ہین کہ جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے خدا تعالے نے اس شخص کے لئے اُن کو تیار کیا ہے کہ جو کہانا کہلادے اور نرمی کے ساتھہ باتین کرے اور پیاپی روزہ رکہا کرے اور جب لوگ سوتے ہون وہ نماز پڑہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا مین تم سے جنت کے بالاخانون کا حال نہ بیان کرون ہم نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا جنت مین موتی کی قسم کے بالاخانہ ہین جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے اور اُسمین وہ وہ نعمتین اور لذتین اور فرحتکے سامان ہین کہ جنکو نہ کسی آنکھہ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا ہم نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ یہہ کس شخص کے لئے ہین آپنے فرمایا اُس شخص کے لئے ہین کہ جو سلام کی عادت ڈالے اور کہانا کہلادے اور ہمیشہ روزہ

رکہے اور جب لوگ رات کیوقت سوتے ہون وہ اُٹھکر نماز پڑہے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ
اتنی طاقت کس مین ہے آپنے فرمایا میری امت مین اتنی طاقت ہی اور مین اب ہی تمکو اسکا
حال سناتا ہون جو شخص اپنے بہائی سے ملے اور اُس سے سلام علیک کرے اور وہ اُسکا
جواب دے تو یہہ تو سلام کا جاری کرنا ہوا اور جو شخص اپنی بیوی اور بچونکو پیٹ بہر کر کہانا کہلاوے
تو یہی اُسنے کہانا کہلایا اور جس شخص نے رمضان کے روزہ رکہے اور ہر مہینہ مین تین روزہ اور
رکہہ لئے تو اُسنے ہمیشہ روزہ رکہے اور جسنے عشا کی نماز اور فجر کی نماز جماعت سے پڑہی تو ایسا ہی ہوا
کہ لوگون کے سوتے مین اُسنے رات کو نماز پڑہی کہ یہودی اور نصارٰی اور مجوس اُسوقت پڑے
سوتے ہین اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول
اللہ صلعم نے جنت مین بالاخانہ ہین کہ اُسکے اندر رہنے والیکو باہر کا حال پوشیدہ نہو گا
اور باہر والے کو اندر کا حال پوشیدہ نہو گا کسی نے عرض کیا یارسول اللہ یہہ کس کے لئے
ہین آپنے فرمایا اُس شخص کے لئے جو پاکیزہ کلام کرے اور برابر روزہ رکہے اور کہانا کہلاوے
اور سلام کو جاری کرے اور لوگون کے سوتے ہوئے نماز پڑہے کسی نے عرض کیا پاکیزہ کلام کیا
ہے آپنے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو یہہ شخص قیامت کے روز جب
آئیگا تو یہہ کلمات اُس کے لئے مقدمات اور منجیات ہونگے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ روزونکا
برابر رکہنا کیا ہے آپنے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزہ رکہکر پہر دوسرے رمضان کو پایا
اور اُسکے بہی روزہ رکہے یہی برابر رکہنا ہے کسی نے عرض کیا کہانا کہلانا کیا ہے آپنے فرمایا
جو اپنی اولاد کو کہانا کہلاوے - عرض کیا گیا سلام کا جاری رکہنا کیا ہے آپنے فرمایا اپنے بہائی
سے مصافحہ اور سلام کرنا - عرض کیا گیا سوتے وقت لوگون کے نماز پڑہنے سے کیا مراد ہے آپنے
فرمایا عشا کی نماز اور ابو نعیم نے ابو جعفرؓ سے ومساکن طیبۃً فی جنات عدنٍ کے متعلق
فرمایا ہے کہ اس سے دنیا کے اندر محتاجگی پر صبر کرنا مراد ہے اور حکیم ترمذی نے سہل بن سعدؓ سے
اس آیت کے متعلق حدیث مرفوع بیان کی ہے کہ وہ بالاخانہ سرخ یاقوت اور سبز زمرد اور موتی
سفید کا ہوگا - کہین اُسمین شگاف نہو گا - اور بیہقی نے عمران بن حصین اور ابو ہریرہؓ سے روایت
کی ہے وہ دونون کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم سے مساکن طیبات فی جنت عدن کی بابت
دریافت کیا گیا آنجناب نے فرمایا وہ موتی کا ایک محل ہے اس محل مین ستر مکان ہین سرخ
یاقوت کے اور ہر مکان مین زمرد سبز کے ستر کمرہ ہین اور ہر کمرہ مین ایک تخت ہے اور ہر تخت پر

ستر بستر ہین ہر بستر کا رنگ جدا ہی اور ہر بستر پر ایک بیوی حور عین مین سے بیٹھی ہوگی اور ہر
کمرہ مین دستر خوان ہونگے۔ اور ہر دستر خوان پر ستر رنگ کا کہانا اور ہر کمرہ مین ستر باندی
اور غلام ہونگے۔ اور مومن کو ہر روز اتنی قوت دیجائیگی کہ سب کے پاس جاسکیگا اور ابن ابی الدنیا نے
عمر بن خطاب رضؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک محل ہی اسکے چار ہزار ستون ہین
اور ہر دروازہ پر پچیس ہزار حورین ہین اور اُس محل مین بجز نبی یا صدیق یا شہید کے کوئی نہ
جائیگا اور ابن المبارک نے مجاہد سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین جنت مین ایک مکان ہی
کہ بجز پانچ آدمیون کے کوئی اُسمین نہ رہیگا۔ نبی یا صدیق یا شہید یا وہ شخص کہ جسکو قتل اور کفر
مین اختیار دیا جائے۔ اور وہ قتل کو اختیار کرے کفر کو عمل مین نہ لاوے اور ابن ابی الدنیا نے
ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ مومن کا مکان جنت مین ایک موتی کا ہوگا اُس
مکان کے بیچ مین ایک درخت ہوگا کہ جس سے حلے پیدا ہوا کرینگے اور وہ دو انگلیون سے ستر
حلون کو لے سکیگا۔ اور اُن سب مین موتی اور موتی کا کام ہوا ہوگا اور ہناد نے عقبہ بن عمیر سے
روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنتون مین ادنیٰ درجہ والے کا مکان بہی ایک
موتی کا ہوگا اور اسمین بالاخانہ اور دروازہ ہونگے۔ اور احمد نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی
ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو لوگ خدا کے لئے باہم محبت رکہتے ہین جنت مین
اُن کے بالاخانہ ایسے نظر آئینگے جسطرح مشرق یا مغرب کے تارے نکلے ہوئے نظر آتے ہین لوگ اُن کو
دیکہکر کہینگے یہہ کون لوگ ہین ارشاد ہوگا یہہ وہ لوگ ہین کہ جو للہ محبت رکہتے تہے اور طبرانی
نے اوسط مین ابو ہریرہؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہی کہ جنت مین ایسے بالاخانے
ہین کہ جن کے ظاہر باطن سے نظر آتے ہونگے اور باطن ظاہر سے۔ خدا تعالےٰ نے اُن لوگون
کے لئے اُن کو تیار کیا ہے جو خدا کے لئے محبت اور ملاقات کرتے ہین اور اسی کے لئے
صرف کرتے ہین اور طاہر شحامی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے جنت مین کچہہ بالاخانہ ایسے ہین کہ جن کے نہ اوپر کچہہ لٹکنے کی چیز ہے
اور نہ نیچے سے کوئی ستون ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ لوگ اُنمین کسطرح داخل
ہونگے آپ نے فرمایا پرندونکیطرح اڑکر چلے جاینگے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ کن لوگون کے لئے
ہین فرمایا اُن لوگون کے لئے کہ جو بیماریون اور دردا و مصیبتون مین رہے اور ابن عساکر نے
ایسی سند کے ساتھہ کہ جسمین دو راوی مجہول ہین حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث مرفوع نقل کی

ہے کہ خدای تبارک و تعالے کا ایک قبہ ہے اسکو فردوس کہتے ہین اور اسکے وسط مین
ایک مکان ہی اور اسکو دار الکرامت کہتے ہین اور اسکے اندر ایک پہاڑ ہے اسکا نام جبل النعیم
ہے اور اس پہاڑ پر ایک محل ہے اسکا نام قصر الفرحہ ہے اس محل مین بارہ ہزار دروازے ہین
ایک دروازہ سی دوسرے دروازہ تک پانچ سو برس کی راہ ہی اسکا کوئی دروازہ نہ کہلیگا مگر عالم
کی قلم چلانے کی آواز سے یا مجاہد کے طبل کی آواز سے اور قلم کی آواز خدا کے نزدیک غازی
کے طبل سے ستر درجہ افضل ہے ابن عساکر نے کہا ہی کہ یہہ حدیث منکر ہے اور ابو نعیم نے
ابن وہب سی روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک بالاخانہ کا نام سحنا ہے جب خدا تعالے
کا کوئی دوست اسمین آنا چاہیگا تو وہان حضرت جبرائیل آوینگے وہ بالاخانہ اپنی انگلیون کی
پوروں پر کہڑا ہو جائیگا اور اسکے اندر چار ہزار لونڈیان ہونگی جو اسکے پردون اور گیسو انکو اٹہائی ہوئی
انگلیون سے اسکو خوشبو کی دہونی دیتی ہونگی۔ اور ابو الشیخ نے عظمت مین معیث بن
سمی سے روایت کی ہے کہ جنت مین سونے کے کچہہ محل ہین اور کچہہ محل چاندی کے اور
کچہہ محل یاقوت اور کچہہ محل زمرد کے ان کی مٹی مشک اور زعفران ہے۔

باب ان اعمال کا بیان کہ جنکی وجہ سے جنت مین گہر بنایا جاتا ہے

شیخین نے عثمان بن عفانؓ سے اور انہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہی آپنے فرمایا جس شخص
نے خاص لوجہ اللہ مسجد بنائی خدا تعالے جنت مین اسکے لئے گہر بنائیگا اور بیہقی نے سنن
مین ابو ذرؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی چاشت کی بارہ
رکعتین پڑہی خدا تعالے اسکے لئے جنت مین گہر بنائیگا۔ اور طبرانی نے کبیر مین ابو موسیٰؓ
سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے چاشت کی بارہ رکعتین
اور ظہر سے قبل چار رکعتین پڑہین خدا تعالے اسکے لئے جنت مین گہر بنائیگا اور مسلم نے
ام حبیبہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین مین نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا
جو شخص دن اور رات مین بارہ رکعت نماز پڑہے خدا تعالے ان کے باعث سے اس کے
لئے جنت مین گہر بناویگا اور حاکم نے اسناد درست روایت کی ہی کہ چار رکعت قبل از ظہر اور دو رکعت
قبل از عصر اور دو رکعت بعد از مغرب اور دو رکعت قبل از صبح اور طبرانی نے ابو امامہؓ سے روایت
کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص بدہ اور جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکہے خدا تعالی

اُس کے لیے جنت مین گھر بنائیگا اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتے
ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص مغرب اور عشاء کے مابین بیس رکعت نماز پڑہے
خدا تعالے اُس کے لئے جنت مین گھر بنائیگا اور ابن المبارک نے عبدالکریم بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے مغرب و عشاء کے مابین دو
رکعتین پڑہلین خدا تعالے اُسکے لئے جنت مین اُسکے لئے ایک محل بنائیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اس کو سنکر عرض کیا تب تو ہمارے بہت سے محل ہوجائینگے آنجناب صلعم نے فرمایا اللہ
کے پاس کچھہ کمی نہین ہے۔ اور ترمذی نے اور ابن ابی الدنیا نے اور حاکم نے صحیح بیان کرکے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص بازار
مین پہونچکر یہہ پڑہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی
ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر خدا تعالی اُسکے لئے دس لاکھہ
نیکیان لکھیگا اور دس لاکھہ برایان اُس کی دور کریگا اور اُسکے لئے جنت مین ایک گھر
بنائیگا اور ابو یعلے نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا
رسول اللہ صلعم نے جو شخص قبل از عصر ہمیشہ چار رکعتین پڑہ لیا کرے خدا تعالی اُسکے لئے جنت
مین گھر بنائیگا اور طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو شخص سکوت اور خاموشی کے ساتھہ
رمضان کا ایک روزہ رکہے خدا تعالے اُس کے لئے یاقوت سرخ یا زمرد سبز کا ایک
مکان جنت مین بنائیگا۔ بزار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا
رسول اللہ صلعم نے آج تم مین سے کسی نے روزہ رکھا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مین نے
رکہا ہے فرمایا آپ نے تم مین سے کوئی جنازے کے ساتھہ گیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا مین گیا ہون۔ فرمایا آنجناب نے تم مین سے کسی نے مریض کی بہی عیادت
کی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مین نے کی ہے فرمایا تم مین سے کسی نے مسکین کو
بہی کہانا کہلایا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مین نے کہلایا ہے آپنے فرمایا جس مین یہہ
چار باتین ہونگی خدا تعالے اُسکے لئے جنت مین گھر بنائیگا اور اصبہانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسنے حٰم دخان کو جمعہ کی رات کو اور جمعہ کے
دن پڑہا اللہ عز وجل اُسکے لئے جنت مین گھر بنائیگا۔ اور طبرانی نے کتاب اداب النفوس مین حکیم بن
محمد احمسی سے سند بیان کرکے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جنت مین ذکر الہی کیوجہ سے

عمارت بنتی رہتی ہے پس جب لوگ ذکر الہی سے رک جاتے ہین تو فرشتے عمارت کو چھوڑ
دیتے ہین اُن سے پوچھا جاتا ہے تم کیون رُک گئے وہ کہتے ہین جبتک ہمارے پاس خرچ
نہ آئیگا رُکے رہینگے اور ابونعیم نے محمد بن نصر حارثیؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ
کوئی شخص دنیا مین خدا کے لئے کام نہین کرتا مگر فرشتے اُسکے لئے درجات تیار کرتے رہتے
ہین جب یہہ شخص رک جاتا ہے وہ بھی رک جاتے ہین اُنسے پوچھا جاتا ہے تم کیون رک
گئے وہ کہتے ہین کہ ہمارے صاحب کو غفلت ہوگئی اور ترمذی نے ابوموسیٰؓ سے روایت کی
ہے وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب کسی بندہ کا بچہ مرجاتا ہے تو خدا تعالے فرشتون
سے فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے بچہ کی جان نکال لی فرشتے عرض کرتے ہین ہان فرماتا
ہے تم نے اُس کے دل کے پہل کی جان نکال لی عرض کرتے ہین ہان فرماتا ہے میرے بندہ
نے کیا کہا عرض کرتے ہین تیری حمد وثنا کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا خدا تعالی
فرماتا ہے میرے بندہ کے لئے ایک مکان جنت مین بناؤ اور اُسکا نام بیت الحمد رکہو اور دارمی
نے اپنی سند مین سعید بن مسیبؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے
گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہا اللہ تعالے اُسکے لئے جنت مین ایک محل بنائیگا اور جسنے بیس مرتبہ
پڑہا اُسکے لئے خدا تعالے جنت مین دو محل بنائیگا اور جسنے تیس مرتبہ پڑہا اُسکے لئے خدا تعالے
جنت مین تین محل بنائیگا یہہ سنکر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تب تو ہمارے
بہت سے محل ہوجاوینگے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا خدا کا فضل اس سے بھی زیادہ وسیع ہے
اور نسائی نے فضالہ بن عبید سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو
فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص مجھپر ایمان لایا اور مسلمان ہوا اور خدا کی راہ مین اُسنے جہاد کیا
مین اُسکے لئے ایک گہر کا جنت کی اطراف مین اور ایک گہر کا جنت کے وسط مین اور ایک
گہر کا جنت کے بالاخانون کے اُوپر ذمہ دار ہون اور طبرانی نے اوسط مین حضرت عائشہؓ سے
اور اصبہانی نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب نے
جس شخص نے صف کی فرجہ کو بہر دیا خدا تعالے اُسکی وجہ سے جنت مین ایکدرجہ بلند کریگا
اور اُسکے لئے جنت مین ایک گہر بنائیگا اور طبرانی نے اوسط مین اور اصبہانی اور ابو الشیخ نے ثواب
کے بیان مین براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے جس شخص نے نیک قول پڑہا اچھی طرح سے سیکھا
کیا خدا تعالے اُسکو فردوس مین جگہہ دیگا جہان اُسکا دل چاہے اور خرائطی نے مکارم الاخلاق

ہین رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے جس شخص نے جہوٹ کو ترک کردیا خداتعالے اُسکے لئے جنت کی اطراف مین گہر بنائیگا اور جس شخص نے باوجود حق پر ہونے کے جہگڑا کو چہوڑ دیا خداتعالے جنت کی وسط مین اُسکے لئے گہر بنائیگا۔ ابوداؤد اور ترمذی نے حسن کہکر اور ابن ماجہ نے ابوامامہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر ایک شخص کا حق نہین تہا اور اُس شخص نے جہگڑا نہین کیا تو اللہ تعالے اُسکے لئے جنت کے اطراف مین گہر بنائیگا اور جس شخص نے باوجود حقدار ہونے کے جہگڑا چہوڑ دیا اُسکے لئے جنت کے وسط مین گہر بنائیگا اور جسنے اپنی عادت کو درست کیا خداتعالے اُسکے لئے اعلی جنت مین گہر بنائیگا۔ اور طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسنے باوجود حقدار ہونے کے جہگڑے کو چہوڑ دیا تو مین اُسکے لئے جنت کے گہر کا ضامن ہون۔ اور جو شخص مذاق کے وقت بہی جہوٹ نہ بولے اُس کے لئے وسط جنت مین اور جسکی خصلت اچہی ہو اُسکے لئے اعلی جنت مین مکان کا ضامن ہون اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی بندہ مومن ایسا نہین کہ جو رمضان مین نماز پڑہے مگر خدای تعالے ہر سجدہ پر اُسکے لئے ایکہزار پانچسو نیکیان لکہیگا۔ اور اُسکے لئے جنت مین یاقوت سرخ کا ایک مکان بنائیگا اور طبرانی نے جابرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے قبر کہودی خدائی تعالے اُسکے لئے جنت مین گہر بنائیگا

باب جنّت کے سایہ کا بیان اور لباس کا بیان کہ اسمین نہ گرمی ہے نہ سردی اور نہ آفتاب اور نہ چاند

خدائی تعالے فرماتا ہے وندخلہم ظلاظلیلا اور فرماتا ہے وظل ممدود اور فرماتا ہے لایرون فیہا شمسا ولا زمہریرا یعنے ہم اُن کو داخل کرینگے جہان کے سایہ مین اور وہ لوگ سایہ دراز مین ہونگے۔ اور جنت مین نہ دہوپ دیکہین گے اور نہ سردی بیہقی عمرو بن میمونؓ سے وظل ممدود کے اندر روایت کی ہے کہ سایہ کی درازی ستر ہزار برس کی راہ ہوگی اور بیہقی نے شعیب بن حجابؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین اور ابوالعالیہ ریاحی قبل طلوع آفتاب کے گہر سے باہر نکلے اُنہون نے کہا ہمکو خبر دی گئی ہے کہ جنت ایسی ہی ہوگی پہر اُنہون نے یہہ پڑہا وظل ممدود اور ابن المبارک اور عبداللہ بن احمد

زوائد الزہد مین حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جنت کی ہوا معتدل ہی نہ اسمین گرمی ہے اور نہ سردی -

باب جنت کی خوشبو کا بیان

امام بخاریؒ نے ابن عمرؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہی کہ آنجناب نے فرمایا ہی جس شخص نے ذمہ وار ہو جانے کے بعد کسی کو مار ڈالا تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگہیگا اور جنت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور ابوداؤد نے ابوہریرہؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے جس شخص نے کسی ایسے شخص کو قتل کر ڈالا کہ جسکا خدا اور رسول ذمہ وار ہے تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگہیگا اور جنت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور شیخین نے معقل بن یسار سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ ہمین نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کوئی بندہ ایسا نہین کہ جسکو خدا تعالے کسی رعیت کا حاکم کرے اور وہ اُس رعیت کی خیر خواہی نکرے مگر وہ جنت کی خوشبو نہ سونگہیگا - اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب صلعم نے جس شخص نے اپنے باپ کے سوا دوسرے شخص کے باپ ہونیکا دعوی کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگہیگا اور اُسکی خوشبو پانچسو برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور طبرانی نے صغیر مین ابوہریرہؓ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشبو پانچسو برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اُس خوشبو کو وہ شخص نہ سونگہیگا جو اپنے عمل سے دوسرون پر احسان رکہے اور نہ عاق اور نہ شرابی اور مالک نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین بہت سی عورتین کپڑے بہی پہنے ہوئے ہین اور ننگی بہی ہین جھکنے والی ہین اور اورونکو اپنی طرف جہکانے والی اُن کے سر ایسے ہین جیسے خراسانی اونٹون کے کوہان جھکے ہوئے ہوتے ہین یہ عورتین جنت مین نہ داخل ہونگی اور نہ اُسکی خوشبو سونگہین گی اور جنت کی خوشبو پانچسو برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور یہہ حدیث صحیح مسلم مین مرفوعا مروی ہے اور طبرانی نے اوسط مین جابرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور بخدا عاق اُس خوشبو کو نہ سونگہیگا - اور نہ قرابت کا قطع کرنیوالا اور نہ بوڑہا

زناکار اور نہ وہ شخص کہ جو اترا کر اپنے ازار کو گھسیٹتا ہوا چلے اور بیہقی نے ثوبان سے اور انہوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب نے کہ جو عورت خاوند سے بلا کسی وجہ کے طلاق کی درخواست کرے اسپر جنت کی خوشبو حرام ہے اور احمد نے عقبہ بن عامرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص ایسا نہین کہ جس کے دلمین رائی کے دانہ کے برابر تکبر ہو اور وہ اسی حال مین مرجائے تو جنت سے اسکے لئے صرف اسیقدر حلال ہوگا کہ اس کی خوشبو سونگ سکیگا اور جنت کو دیکھہ نہ سکیگا اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اخیر زمانہ مین ایک ایسے لوگ ہونگے کہ جو سیاہ خضاب کیا کرینگے کہ جیسے کبوتر کی پوٹی وہ لوگ جنت کی خوشبو نہ سونگھینگے۔

باب جنت کے درختونکا بیان

خدا تعالے فرماتا ہے۔ لهم وحسن مآب یعنے طوبی ہے واسطے اُن کے اور بہتر انجام اور فرماتا ہے فی سدر مخضود یعنے ایسی بیری ہوگی کہ جسمین کانٹے نہ ہونگے شیخین نے ابوہریرہؓ سے اور انہون نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جنت مین ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اُسکے سایہ مین سو برس تک چلے تو قطع نہ کر سکے اگر چاہو تو یہہ پڑھ دیکھو وظل ممدود اور احمد نے اسی حدیث کو روایت کرکے اتنا اور بیان کیا ہے کہ اُسکے پتے جنت کو ڈھکے ہوئے ہونگے اور ہناد بن سری نے زہد مین اس حدیث کو روایت کرکے اُسکے اخیر مین اتنا اور روایت کیا ہے کہ کعب کو جب یہہ خبر معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا قسم اُس ذات کی کہ جسنے توریت کو موسیٰ پر اور قرآن کو محمد صلعم پر اتارا ہے اگر کوئی شخص جوان اونٹ پر سوار ہو کر اُسکی جڑ کا چکر لگائے تو اُسکو ختم نہ کر سکے یہانتک کہ بوڑھا ہو کر گر جائے خدائے تعالے نے اُس درخت کو اپنے دست مبارک سے بویا ہے اور اُسکے گُچھے جنت کی دیوار سے باہر نکلے ہوئے ہین اور جنت مین کوئی نہر ایسی نہین ہے کہ جو اُس درخت کی جڑ سے نہ نکلی ہو اور ترمذی نے صحیح بیان کرکے اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین مین نے رسول اللہ صلعم کو سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے مین آپ نے فرمایا اُسکے ایک گُچھے کے نیچے سو برس تک سوار چل سکتا ہے یا یہہ فرمایا کہ

سو برس تک اُسکے سایہ مین چلسکتا ہے اور اُسکے نیچے کی زمین سب سونے کی ہو اور اُسکے
پہل ایسے ہین کہ جیسے بڑی بڑی مشکین اور ابن حبان نے ابو سعید خدریؓ سے روایت
کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ طوبیٰ کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک درخت
ہے اُسکے نیچے سو برس کی راہ ہے اہل جنت کے کپڑے اُسی درخت کے گپہوں سے نکلینگے
اور ترمذی نے حسن بیان کرکے اور ابن حبانؒ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنت مین کوئی درخت ایسا نہین ہے جسکا تنا سونیکا نہ ہو اور
ابن المبارک نے اور ہناد بن سری نے زہد مین اور ابن ابی حاتم اور ابن ابی الدنیا اور حاکم
نے صحیح بیان کرکے اور بیہقی اور ابو الشیخ نے عظمت مین حضرت ابن عباسؓ سے
روایت کی ہے جنت کے درخت خرما کے تنے زمرد سبز کے اور اُن کی جڑین سونیکی
اور اُسکے پتے اہل جنت کے لباس ہین اُسی سے اُن کے کپڑے اور حلے ہونگے اور
اُسکے پہل مشکون کیمانند دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین اور مسکہ
سے زیادہ نرم اور اُن کے اندر گٹھلی نہین ہے اور ہناد و بیہقی نے سند حسن کے ساتھ
سلمان سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے ایک چہوٹی سی لکڑی اٹھاکر کہا اگر تو جنت
مین اس لکڑی کے برابر تلاش کرے تو نہ دیکھیگا کسی نے کہا پس درخت اور خرما کے درخت
کہان جائینگے۔ اُنہون نے کہا اُن کی جڑین موتی اور سونے کی ہونگی اور ان پر پہل
لگے ہونگے۔ اور بیہقی نے ابو امامہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین ایک اعرابی نے کہا یا
رسول اللہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف مین ایک موذی درخت کا ذکر کیا ہے اور میری سمجھ
مین نہین آتا کہ جنت مین کوئی ایسا درخت ہو کہ جو اپنے مالک کو ایذا پہونچائے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کونسا درخت ہے اُس نے کہا کہ بیری اُسمین کانٹے ہوتے ہین
پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ عز وجل اس طرح ارشاد فرماتا ہے فی سدر مخضود یعنے اللہ تعالیٰ
اُسکے کانٹون کو دور کرے ہر کانٹے کی جگہہ پہل پیدا کردیگا اور اُسمین سے پہل نکلکر پہٹ
جائیگا اور اُسمین سے بہتر قسم کے کہانے نکلینگے ہر ایک کہانے کا رنگ جدا ہوگا کسی کو
کسی کے ساتھہ مشابہت نہ ہوگی اور طبرانی نے اُسی کے مثل عتبہ بن عبد کی حدیث سے روایت
کی ہے اور بیہقی نے مجاہدؒ سے مخضود کے متعلق روایت کی ہے کہ اُسکے معنے گنجان کے ہین اور
ظل ممدود کے معنی گنجان کے ہین اور سعید بن منصور اور بیہقی نے براء بن عازبؓ سے و ذللت

قطوفہا تذلیلا سے یہ مراد ہے کہ اہل جنت کھڑے ہوکر بیٹھے اور لیٹے جس طرح
چاہینگے جنت کے میوؤں کو کھا سکینگے اور سعید بن منصور نے مجاہد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
جنت کی زمین چاندی کی ہے اور اسکی مٹی مشک ہے اور اسکے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی
کی اور اسکے گچھے موتی اور زبرجد کے اور ان کے درمیان میں پھل لگے ہونگے پس جو شخص
کھڑا ہوکر کھائیگا اسے بھی کچھ تکلیف نہوگی اور جو بیٹھکر کھائیگا تب بھی تکلیف نہوگی اور اگر
لیٹکر کھائیگا جب بھی تکلیف نہوگی وذللت قطوفہا تذلیلا سے یہی معنی ہیں یعنے اسکے
گچھے جھکے ہوئے ہونگے اور ابن المبارک نے سفیان ثوری سے یہ روایت کی ہے کہ جنت کی خرما جڑ سے
لیکر شاخوں تک برابر گچھان ہیں اور ان کے پھل مشکوں کی مثل ہیں جب ایک پھل گر جائیگا
اسکی جگہ دوسرا پھل آ جائیگا اور اسکا گچھا بارہ بارہ گز کا ہے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس
سے مدھامتان کے متعلق روایت کی ہے کہ وہ باغ بہت سبز ہونیکی وجہ سے سیاہ معلوم
ہوتے ہیں اور ابن ابی الدنیا نے ابی سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں
ایک درخت ہے اسکا نام طوبیٰ ہے اللہ تعالیٰ اسکو حکم دیگا کہ میرا بندہ جو کچھ چاہتا ہے تو اسکے لئے
وہی چیز اسمیں سے نکالدے اور اس سے [illegible] جیسا وہ شخص چاہیگا گھوڑا مع لگام اور زین کے
نکلیگا اسی طرح اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جس طرح وہ چاہیگا اور اسی طرح کپڑے اور ابن المبارک
اور ابن جریر نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ طوبیٰ جنت کے اندر ایک درخت ہے جنت
کا ہر درخت اسکی شاخوں سے پیدا ہوا ہے اور جنت کی دیوار سے باہر جھکی ہوئی ہیں اور ہناد
نے ابو واسط سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جنت کے درختوں میں سے تو ایک
درخت کے پاس آکر کہیگا خدا تعالیٰ نے تجھکو حکم دیتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہیں وہی چیز ہمکو پیش کر نکالدے

باب ان اعمال کا بیان جنکی وجہ سے جنت میں درخت بویا جاتا ہے

ترمذی اور حاکم نے صحیح بیان کرکے جابر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے
کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اسکے لئے جنت میں درخت بویا جائیگا اور بزار نے ابن عمر سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے کہا سبحان اللہ وبحمدہ اس کے
لئے جنت میں ایک درخت بویا جائیگا اور حاکم نے صحیح بیان کرکے اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم ان کے پاس ہوکر گذرے اور وہ کچھ درخت بوتے تھے تو آپ نے فرمایا

کہا مین اس سے بہتر درخت تجھکو نہ بتلادون ابوہریرہؓ کہتے ہین مین نے عرض کیا وہ کیا ہے
آپنے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہ تیرے لئے ہر ایک کلمہ کے
عوض ایکدرخت بویا جائیگا۔ اور طبرانی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے مین نے شب معراج حضرت ابرہیم کو دیکھا اُنہون نے کہا اے محمد
میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہکر اُن کو خبر دیدیجئے کہ جنت کی زمین پاکیزہ اور اُسکا پانی شیرین
ہے اور وہ ایک صاف میدان ہے اور اُسکے درخت یہہ کلمات ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا
الہ الا اللہ واللہ اکبر اور طبرانی نے اُسکے ساتھ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم زیادہ کیا ہے اور ابن حبان نے اپنے صحیح مین ابوایوب انصاری سے روایت
کی ہے کہ شب معراج مین جب رسول اللہ صلعم کا گذر حضرت ابرہیم پر ہوا تو اُنہون نے فرمایا کہ
آپ اپنی امت کو حکم دیجئے کہ جنت مین درخت بہت بویا کرین کہ اُس کی مٹی پاکیزہ اور زمین
بہت فراخ ہے رسول اللہ صلعم نے پوچھا جنت کے درخت کیا ہین حضرت ابراہیم نے فرمایا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور طبرانی نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ کہتے
ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت مین صاف میدان ہے پس
تم بہت سے درخت اُسمین بو ڈالو۔ لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ اُسکے درخت کیا ہین
آپنے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور سلمانؓ سے روایت کی
ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے ایکمرتبہ سبحان اللہ
کہا اور ایک مرتبہ الحمد للہ اور ایک مرتبہ اللہ اکبر کہا خدای تعالے اُسکے لئے جنت مین ایک
درخت بوئیگا جس کی جڑ سرخ یاقوت کی ہوگی اور موتی اُسمین جڑے ہونگے اور اسکے پھل
ایسے ہونگے جیسے باکرہ عورتون کے پستان شہد سے زیادہ شیرین اور مسکہ سے زیادہ نرم
اور اوسط مین ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس
شخص نے کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اُسکے لئے ہر
کلمہ کے عوض مین جنت کے اندر ایکدرخت بویا جائیگا اور بیہقی نے شعب الایمان مین
حضرت انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے قرآن کے ختم ہونے
وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے اور ایکدرخت جنت مین بویا جاتا ہے اور طبرانی نے قیس بن

یزید جہنی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے نفل کا
ایک روزہ رکھا اُس کے لئے جنت مین ایکدرخت لگایا جائیگا جسکے پہل انار سے چہوٹے
اور سیب سے بڑے ہونگے۔ اور ایسا شیرین جیسے شہد اللہ تعالے قیامت کے روز روزہ دار کو
اُس سے کہلا دیگا۔ اور بزار نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے جو شخص اپنے قرضدار کے پاس اُسکا قرض لیکر جاتا ہے اسپر زمین کے
جانور اور پانی کی مچہلیان دعا کرتی ہین اور ہر قدم پر اُسکے لئے جنت مین ایکدرخت بویا
جاتا ہے اور اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین۔ اور طبرانی نے معاذ بن جبلؓ سے روایت کی
ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص جنت کے باغون مین چلنا پسند کرے
اُس کو چاہیئے کہ خدا کو خوب یاد کرے۔

باب مصیبت کے فضائل کا بیان

طبرانی نے بہ سند ضعیف حسن بن علیؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے اپنے
دادا رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت مین ایکدرخت ہے اُس کو شجرۃ البلوی کہتے ہین
قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگون کو وہان لایا جائیگا اور ان کیلئے نہ دیوان پیش کیا
جائیگا اور نہ ترازو کہڑے کئے جائینگے اور اُن پر اجر کے دہانے کہولدئے جائینگے اُس کے
بعد آپنے یہہ آیت پڑہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب یعنے صابرون کو اُن
کا اجر بحساب دیا جائیگا۔

باب جنت کے پہلونکا بیان

خدا تعالے فرماتا ہے ولہم فیہا من کل الثمرات یعنے اہل جنت کے لئے جنت مین
ہر قسم کے پہل ہونگے اور فرماتا ہے فیہا فاکہۃ ونخل ورمان یعنے اُن مین میوے
اور چہوارہ اور انار اور فرماتا ہے وفاکہۃ مما یشتہون اور میوے جنکے لئے
اُن کا دل چاہیگا۔ وفاکہۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ یعنے بہت میوے
نہ کٹا ہوا اور نہ رکا ہوا اور فرماتا ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا
من قبل واتوا بہ متشابہا۔ یعنے جب اُن کو جنت مین پہلون سے رزق

دیا جائیگا تو یہہ کہینگے یہہ تو وہی ہے کہ جو پہلے ہمکو دیا گیا تہا اور ہمرنگ پہل اُن کو دئے جاینگے
اور ابن جریر نے ابن مسعودؓ اور چند صحابہؓ سے اس آیت مین روایت کی ہے کہ جنت مین اُن کو پہل
دئے جاینگے تو وہ اُنکو دیکہکر کہینگے یہہ تو وہی ہے کہ جو ہمکو دنیا مین ملے تہا اور ہمرنگ اور ہمشکل
پہل اُن کے سامنے لائے جاینگے مگر مزہ مین ایک کو دوسرے کے ساتہہ مشابہت نہوگی
اور ابن جریر اور بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ دنیا مین جنت
کی چیزونمین سے بجز اُن کے نامون کے اور کچہہ نہین ہے اور ابن ابی حاتم اور ابن منذر نے
اپنی اپنی تفسیرون مین حضرت ابن عباسؓ سے فیھما من کل فاکھۃ زوجان کے متعلق
روایت کی ہے وہ کہتے ہین دنیا مین کوئی درخت شیرین یا کڑوا ایسا نہین ہے کہ جو جنت
کے اندر موجود نہو یہانتک کہ حنظل بہی موجود ہوگا اور بزار نے ثوبانؓ سے روایت کی ہے
کہ اُنہون نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کوئی شخص اہل جنت مین سے جنت کا پہل نہ توڑیگا
مگر اُسکی مثل دوسرا موجود کر دیا جائیگا اور ابن حبان و طبرانی و بیہقی نے عتبہ بن عبد السلمی سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ آیا جنت مین میوہ ہوگا آپنے
فرمایا ہان اسمین ایک طوبیٰ درخت ہوگا جو فردوس کو ڈہکے ہوا ہوگا اُسنے کہا ہماری زمین
کے درختونمین سے وہ کس درخت کے مشابہ ہے آپنے فرمایا تیرے ملک کے درختونمین سے کسی کے
مشابہ نہین ہے لیکن تو ملک شام کو گیا ہے اُسنے کہا نہین آپنے فرمایا وہ درخت ملک شام
کے ایک درخت کے مشابہ ہے جو (جوزہ) یعنے اخروٹ کے نام سے مشہور ہے وہ ایک ہی تنا
ہوتا ہے پہر اوپر جاکر اُسکا تنا پہیل جاتا ہے اُسنے کہا طوبیٰ کی جڑ کسقدر موٹی ہے آپنے فرمایا اگر
تو نوجوان اونٹ پر سوار ہوکر چلے تو اُس کی جڑ کا چکر نہو سکے یہانتک کہ بڑہاپے کے سبب سے
اُس اونٹ کی گردن کی ہنسلیان ٹوٹ جاءین اُسنے کہا بہلا جنت مین انگور بہی ہین آپنے
فرمایا ہان اُسنے کہا ایک گچہا انگور کا کتنا بڑا آپنے فرمایا اُس کوے کیلئے ایک مہینہ کی راہ کہ جو
اُڑتے مین کہین نہ بیٹہے اور نہ تہکے اُس نے کہا اُس انگور کا ایک دانہ کسقدر بڑا ہوگا آپنے فرمایا تیرے
باپ نے اپنی بکریونمین سے کوئی بڑا بکرا بہی ذبح کیا ہے اُسنے کہا ہان آپنے فرمایا تہا پہر اُسنے
بکرے کی کہال نکال کر تیری ماں کو دی تہی اور اُس سے کہا تہا کہ اسکو سکہا کر صاف کر پہر ہمارے
لئے ڈول بنا جس سے ہم اپنے مویشی کو پانی پلایا کرین، اعرابی نے کہا تب تو وہ ایک دانہ میرے لئے اور
میرے سب گہر والون کیلئے پیٹ بہرنیکو کافی ہے آپنے فرمایا ہان بلکہ تیرے سب کنبے کو۔ اور

ابو سعید خدری رضی سے بہ سند حسن روایت کی ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے میرے اور جنت پیش کی گئی تہی اور مین نے ہاتہہ بڑہا کر اُسکے ایک خوشہ کے لینے کا قصد کیا تہا کہ تمکو دکہاتا مگر مجہکو روک دیا گیا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بہلا بتلایئے تو انگور کا دانہ مثل کتنا بڑا ہوگا آپنے فرمایا بڑے سے بڑا ڈول جو کبہی تیری مان نے بنایا ہو اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عباس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین جنت کا ایک پہل بارہ گز لمبا ہوگا کہ جسمین کوئی گٹہلی نہو گی اور نیز ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جنت کا ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ اُسکے گرد بہت سے لوگ جمع ہو جاینگے اور اُس سے کہا ینگے اور کہاتے کہاتے جب کسی شخص کو کوئی اور چیز یاد آئیگی کہ جسکا وہ ارادہ کریگا تو جہان کہا رہا ہوگا وہین اُسکے ہاتہہ کے پاس موجود ہوجائیگی اور ابن ابی حاتم نے ابن ابی سعید خدری سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ آنجناب نے فرمایا ہے کہ مین نے جنت کو دیکہا تو اُسکا ایک انار اتنا بڑا ہے جیسے بہت بڑا اونٹ اور طبرانی نے بہ سند صحیح حضرت ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ وہ انار کا دانہ لیکر اُسکو کہایا کرتے تہے کسی نے اُن سے کہا تم یہہ کیا کرتے ہو اُنہون نے فرمایا کہ مین نے سنا ہے کہ زمین مین کوئی انار نہین ہے مگر اُسکو جنت کے ایک دانہ سے گابہا دیا جاتا ہے پس شاید وہ دانہ یہی ہو - اور بزار نے ابو موسیٰ اشعری سے اور اُنہون نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ جب خدائی تبارک و تعالے نے حضرت آدم کو جنت سے علیحدہ کیا تو جنت سے کچہہ پہل بطور زاد راہ کے اُن کے ساتہہ ساتہہ کر دیے اور اُن کو ہر چیز کی صنعت سکہادی پس تمہارے یہہ پہل جنت کے پہلون سے پیدا ہوئے ہین اتنا فرق ہے کہ ان مین تغیر ہوجاتا ہے اور اُن مین تغیر نہین ہوتا اور ترمذی نے ابو سعید خدری رض سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی مومن کسی مومن کو بہوک مین کہانا کہلاوے خدائی تعالے قیامت کے روز اُسکو جنت کے پہل کہلائیگا اور جو مومن کسی مومن کو پیاس مین پانی پلاوے خدائی تبارک و تعالے اُسکو مہر لگی ہوئی شراب پلائیگا اور جو مومن کسی مومن کو ننگے بدن پر کپڑا پہناوے خدائی تبارک و تعالے اُسکو جنت کا سبز لباس پہنائیگا -

باب خدائی تعالے فرماتا ہے اولئک لہم رزق معلوم فواکہ وہم مکرمون - یعنے اُن کے لیئے رزق معلوم ہے میوہ جات کا اور اُن کی عزت ہے اور

اور فرماتا ہے وامددناھم بفاکھۃ ولحم مما یشتھون یعنے ہم نے اُن کے
لیے میوہ اور گوشت زیادہ کر دیا ہی جسکی طرف اُن کو رغبت ہو اور فرماتا ہی ولھم رزقھم
فیھا بکرۃ وعشیا یعنے اُن کیواسطے جنت مین صبح و شام اُن کی روزی ہے اور نسائی
اور بیہقی نے سند صحیح کے ساتھہ زید بن ارقمؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین اہل کتاب
مین سے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسنے کہا اے ابوالقاسم
آپکا خیال یہہ ہی کہ اہل جنت کہائینگے اور پئینگے ۔ تو آپنے فرمایا قسم اُس ذات کی کہ جسکے ہاتہہ مین
میری جان ہے اُنمین سے ایک ایک مرد کو سو مرد کی قوت کہانے اور پینے اور جماع اور
شہوت مین دیجایگی اُسنے کہا جو شخص کہاتا اور پیتا ہے اُسکو پیشاب اور پائخانہ کیضرورت
نہ ہوگی آپنے فرمایا اُن کیضرورت یہی ہوگی کہ اُن کے بدن سے پسینہ نکلیگا جس کی خوشبو
مشک کیمانند ہوگی جب پسینہ آئیگا پیٹ خالی ہوجائیگا ۔ اور ہناد نے جابرؓ سے روایت کی ہی
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اہل جنت جنت مین کہائینگے اور پئینگے اور پیشاب اور اینٹہا اور
تہوک نہ کرینگے ۔ اُن کے کہانیکا ہضم ایک ڈکار اور پسینہ سے ہوگا جسکی خوشبو مشک
کے مانند ہوگی ۔ اور ابن ابی الدنیا نے ایسی سند کے ساتھہ کہ جسکے راوی معتبر ہین حضرت
انسؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب اہل
جنت سے کمتر درجہ کا وہ شخص ہوگا اُسکے سامنے دس ہزار حور اور غلمان کہڑے ہوئے ہونگے
جنمین سے ہر ایک کے ہاتہہ مین دو دو رکابیاں ہونگی ۔ ایک سونے کی دوسری چاندی
کی اور ہر ایک رکابی مین جدا رنگ کا کہانا ہوگا اور اُن سے اخیر تک ایک ہی رکابی سے
سب کہانا جنتی کہائیگا اور جو لذت اور خوشبو ابتدا مین معلوم ہوگی وہی اخیر مین معلوم ہوگی
پہر اُسکی مشک اذفر کے مانند نکلیگی ۔ وہ لوگ نہ پیشاب پہرینگے اور نہ پائخانہ اور نہ ناک جہاڑینگے ۔
آپسمین بہائی بہائی ہونگے ۔ ایکدوسرے کے سامنے تختون پر بیٹہا رہینگے اور بیہقی نے ابن
مسعودؓ سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ صلعم نے کہ تو جنت کے کسی پرند کیطرف
دیکہے اور اُسکی خواہش کرے تو وہ تیرے سامنے کباب ہوکر گر جائیگا ۔ اور ابن ابی الدنیا نے ابوامامہؓ
سے روایت کی ہے کہ اہل جنت مین سے کوئی شخص جنت کے اندر ہے کسی پرند کی خواہش
کریگا تو وہ خراسانی اونٹ کے برابر گریگا ۔ یہانتک کہ اُسکے خوان پر آپڑیگا نہ اُسکو دہوان لگا ہوگا
نہ آگ نے اُسکو چہوا ہوگا ۔ یہہ جنتی اُس سے پیٹ بہر کر کہالیگا اور پہر وہ جانور اُڑ جائیگا اور سعید بن

منصور اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے ولہم رزقہم فیہا بکرۃ وعشیا
کے متعلق روایت کی ہے کہ جنتیون کے لئے آخرت مین اُن وقتون پر کہانا لایا جائیگا۔
جسقدر دنیا مین ملتا تھا ۔ حکیم ترمذی نے نوادر مین حسن اور ابی قلابہؓ سے روایت کی ہے
وہ کہتے ہین ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ جنت مین رات ہوگی کہ خدای تعالے نے
اپنی کتاب مین فرماتا ہی ولہم رزقہم فیہا بکرۃ وعشیا آپ نے فرمایا وہان
رات نہین ہے وہان نور روشنی اور نور ہے صبح شام پر اور شام صبح پر لوٹائی جائیگی اور
نماز کی اوقات پر جو وقت نماز ادا کیا کرتے تھے خدای تعالے کے پاس عجیب عجیب تحفہ لایا
کرینگے ۔ اور فرشتے اُن کو سلام علیک کرینگے ۔

باب مسلم نے ثوبانؓ سے روایت کی ہے کہ یہود کے ایک بڑے عالم
نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا کہ جب اس زمین کے بدلہ دوسری زمین ہوجائیگی ۔
تو آدمی اُس روز کہان ہونگے ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا پلصراط کے نیچے ایک تاریکی مین
ہونگے اُس نے کہا پس سب سے پہلے کسکو اجازت ہوگی ۔ آپنے فرمایا فقراء مہاجرین کو اُسنے
کہا کہ جب وہ جنت مین داخل ہونگے ۔ تو اُن کا تحفہ کیا ہوگا آپنے فرمایا مچھلی کے جگر کی زیادتی
اُن کا تحفہ ہوگی ۔ اُسنے کہا پھر اُسکے بعد صبح کو اُن کو کیا ملیگا آپنے فرمایا اُن کے لئی جنت کا
بیل ذبح کیا جائیگا جو جنت کے گرد چرا کرتا ہوگا اُسنے کہا پھر اُسکے بعد پینے کو کیا ملیگا
آپنے فرمایا جنت مین ایک چشمہ سے اُن کو پانی دیا جائیگا جسکا نام سلسبیل ہے اُس عالم
نے یہہ باتین سن کر کہا کہ آپ سچ فرماتے ہین ۔ اور طبرانی نے بسند صحیح طارق بن شہاب
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ یہودی لوگ رسول اللہ صلعم کی خدمت مین آئے اور عرض
کیا کہ ہمکو یہہ بتلائیے کہ جب جنتی جنت مین داخل ہونگے تو سب سے پہلے کونسی چیز کہائینگے
تو آپنے فرمایا سب سے پہلے وہ مچھلی کا جگر کہائینگے ۔ اور ابن المبارک نے کعبؓ سے روایت
کی ہے کہ جب جنتی جنت مین داخل ہونگے تو خدای تعالے اُنسے فرمائیگا ہر مہمان کے لئی
قربانیان ہوئی ہین اور مین نے آج تمہارے لئے مچھلی اور بیل کی قربانی کرتا ہون چنانچہ
اہل جنت کیلئے اُن کی قربانی کی جائیگی ....

باب
جنت کی نہروں کا بیان

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے تجری من تحتہا الانہار یعنی بہتی ہیں انکے نیچے نہریں اور فرماتا ہے فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی یعنے اس کے اندر نہریں ہیں پانی کی جو نہیں بگڑتا اور نہریں ہے دودھ کی کہ جسکے مزہ میں فرق نہیں آتا اور نہریں ہیں شراب کی جنہیں پینے والوں کے لئے لذت ہے اور نہریں ہیں صاف شہد کی اور فرماتا ہے عینا فیہا تسمی سلسبیلا یعنے ایک چشمہ ہے کہ جسکا نام سلسبیل ہے اور فرماتا ہے کان مزاجہا کافورا عینا یشرب بہا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا یعنے اسکے ملونی کافور ہونگے اور یہ وہ چشمہ ہے جس سے خدا کے بندے پئینگے اور اس کو چیرینگے اچھی طرح سے اور فرماتا ہے و مزاجہ من تسنیم عینا یشرب بہا المقربون یعنے اس کے ملونی تسنیم ہے وہ ایک چشمہ ہے جس سے مقربین پئینگے اور ابن حبان اور طبرانی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی نہریں ایک مشک کے پہاڑ سے نکلتی ہیں اور ابن ابی الدنیا اور ضیا نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کی نہریں جنت عدن سے نکلکر ایک تالاب میں جمع ہوتی ہیں پھر اس کے بعد نہریں ہو کر نکلتی ہیں اور ابو الشیخ نے مسروق رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنت کی نہریں بغیر خندق کے بہتی ہیں اور ابن مردویہ اور ضیا نے انس رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شاید تم یہ گمان کرتے ہو کہ جنت کی نہریں نشیب میں ہو کر بہتی ہیں نہیں بخدا وہ زمین کی اوپر اوپر چلتی ہیں اور انکے دونوں کنارے موتی کے ہیں اور انکی مٹی مشک اذفر ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اذفر کونسا مشک ہے آپ نے فرمایا وہ کہ جسکے اندر میل نہو یعنی مشک خالص اور ابن ابی الدنیا نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کوثر ایک نہر ہے جنت میں جسکی گہرائی ستر ہزار فرسنگ ہے اور اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اس کے دونوں کنارے موتی اور زمرد اور یاقوت کے ہیں خدائے تعالیٰ نے اسے انبیا سے پیشتر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خاص کیا ہے

اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب جنت کی نہریں ہیں اور طبرانی نے عمرو بن عوف سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی نہروں میں سے چار نہریں یہ ہیں نیل
فرات سیحان اور جیحان اور جنت کے پہاڑوں میں سے چار پہاڑ یہ ہیں احد اور طور اور لبنان اور ورقان
اور بیہقی نے معاویہ بن حیدہ رض سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے
سنا کہ جنت میں پانی شہد دودھ شراب کے دریا ہیں پھر اوس کے بعد اون سے نہریں نکلتی ہیں اور بیہقی
نے کعب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے کہ نہر نیل جنت کے اندر شہد کی نہر ہے اور نہر دجلہ جنت کے اندر
دودھ کی نہر ہے اور نہر فرات جنت کے اندر شراب کی نہر ہے اور نہر سیحون جنت کے اندر پانی کی نہر ہے
اور بزار نے حضرت فاطمہ رض سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بطحا جنت کے
حوضوں میں سے ایک حوض پر ہے اور ابن ابی الدنیا نے ایسی سند کیساتھ کہ جسکے راوی معتبر ہیں حضرت
ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جنت میں ایک نہر ہے اسکو بیدخ کہتے ہیں اوسپر یاقوت کے قبے ہیں
اوس کے نیچے لڑکیاں ہونگی جو اوسکے اوپر اُگتی ہونگی اہل جنت کہینگے ہمکو بیدخ پر لیچلو وہ لوگ
وہاں آئینگے اور اُن لڑکیوں سے مصافحہ کرینگے اور ان میں سے جب کوئی جنتی کسی لڑکی کو پسند کریگا
تو اسکے پونچے کو ہاتھ لگائیگا وہ لڑکی اوسکے پیچھے پیچھے ہو جائیگی تو اسکی جگہ پر دوسری لڑکی
جم نکلیگی اور ضیا نے صحیح بیان کر کے حضرت انس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھکو جنت سے
نکالدیا گیا اور پھر داخل کیا گیا پھر میں نے ایک آواز سنی کہ جس سے جنت گونج اٹھی پس میں نے دیکھا کہ فلاں
فلاں شخص موجود ہیں یہانتک کہ اوس عورت نے بارہ شخصوں کے نام لئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہلے اسی سے ایک لشکر روانہ فرمایا تھا پھر عورت نے بیان کیا کہ پھر اون لوگوں کیلئے اطلس کے کپڑے
آئے اور اون کی رگوں سے خون جاری تھا پھر اون لوگوں کیلئے حکم دیا گیا کہ ان کو نہر بیدخ میں لیجاؤ
انہوں نے اوس نہر میں غوطہ لگایا اور اسمیں سے ایسے نکلے جیسے چودہویں رات کے چاند پھر اون کیلئے سونے کی
ممبر لائے وہ انپر بیٹھے اور سونے کی رکابیاں لائی گئیں اونمیں نیم پختہ چھوارے رکھے ہوئے تھے
اونہوں نے جسقدر چاہا اوس میں سے کھایا اور جسطرف کو وہ منہ پھیرتے تھے جو میوے چاہتے تھے اوسی
سے انکے کیلئے پیدا ہوتے تھے اور ان کو کہاتے تھے اسی عرصہ میں اوسی لشکر کا مرد آیا اسنے آکر
بیان کیا کہ یا رسول اللہ ایسا ایسا واقعہ ہوا اور فلاں فلاں شخص شہید ہوگئے یہانتک کہ اسنے بارہ آدمیوں کو

نام لیتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کو میری سامنے حاضر کرو پھر وہ عورت
حاضر ہوئی آپ نے فرمایا کہ تو اپنی اوس خواب کو بیان کر اوس شخص نے خواب کے سنکر کہا کہ جسطرح اس عورت نے
کیا اسیطرح ہوا ہے اور فلان فلان شخص شہید ہو گئے اور امام قرطبی نے کتاب المدبج میں معتمر بن سلیمان نے
روائت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے اوس سے کنواری لونڈیاں پیدا ہوتی ہیں اور
ابن عساکر رحمہ نے حضرت انس رضہ سے مرفوعاً روائیت کی ہے کہ جنت میں ایک نہر ہے اُس کو ریان کہتے ہیں
اوس کے اوپر مونگے کا ایک شہر ہے اوس کے ستر ہزار سونے اور چاندی کے دروازے ہیں وہ سب کچھ حامل
قرآن کیلئے ہے اور سعید بن منصور اور بیہقی نے مجاہد رحمہ سے عینا فیہا تسمی سلسبیلا کے متعلق
روائیت کیا ہے کہ اسکے معنے زور سے چلنے والی کے ہیں یعنے نہر سلسبیل بہت زور کیساتھ بہتی ہے
اور بیہقی نے عطا سے روائت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں تسنیم اُس چشمہ کا نام ہے کہ جو شراب میں ملایا جائیگا
اور ابن ابی حاتم نے براء بن عازب رضہ سے فیہما عینان تجریان کے متعلق روائت کی ہے
کہ یہ دونوں چشمے اون چشموں سے بہتر ہونگے کہ جنکی صفت نضاختان یعنے ابلتے ہوئے ہونگے
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عینان نضاختان کے متعلق روایت کی ہے کہ ان چشموں میں سے پانی
جاری ہوگا اور ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضہ سے روائت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اون چشموں میں سے
مشک اور عنبر پیدا ہوگا اور طرح طرح کے میوجات نکلینگے اور عبد اللہ ابن احمد نے زوائد الزہد میں
ابن شوذب رحمہ سے یفجرونہا تفجیرا کے متعلق روائیت کی ہے کہ جنتیوں کے پاس سونے کی شاخیں ہونگی
اون سے وہ دریا کو پھاڑتے ہوئے چلینگے اور حکیم نے نوادر میں حسن رضہ سے روائت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں چار چشمے ہیں دو چشمے عرش کے نیچے بہتے ہیں ایک وہ نہر ہے
وہ ہے کہ جسکی نسبت خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے یفجرونہا تفجیرا اور دوسرا زنجبیل ہے اور دو چشمے عرش
کے اوپر سے بہتے ہیں ایک سلسبیل ہے اور دوسرا تسنیم۔

باب

اون چیزونکا بیان کہ جو جنتیوں کو پینے کیلئے دیجاوینگی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے متکئین فیہا یدعون فیہا بفاکھۃ کثیرۃ و شراب تکیہ لگائے ہوئے
جنتوں میں وہاں بہت کچھ میوہ مانگینگے اور پینے کیلئے اور فرمایا ہے وسقاھم ربھم شرابا
طہورا اور پلائے گا اُن کو ان کا پروردگار شراب پاکیزہ اور فرماتا ہے یتنازعون فیہا کاسا

لا لغو فیہا ولا تاثیم یعنی اور نہ تنازع کرینگے وہاں پیالے نہ بیہودہ ہوگا وہاں اور نہ گناہ اور فرماتا ہے باکواب و اباریق و کاس من معین لا یصدعون عنہا ولا ینزفون پیالوں اور ٹہتیوں کیساتھہ اور شراب کے پیالہ کیساتھہ نہ اوس سے سر میں درد ہوگا اور نہ عقل خبط ہوگی اور فرماتا ہے ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا عینا یشرب بہا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا نیک لوگ ایسے پیالوں سے پئینگے جسکی ملونی کافور ہوگی وہ ایک چشمہ ہے کہ بندگان خدا اوس سے پئینگے اور اس کو خوبی کیساتھہ چیرینگے۔

اور فرماتا ہے ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا وہاں ایسے پیالے سے پئینگے جسکی ملونی زنجبیل ہوگا اور فرماتا ہے وکاسا دہاقا اور پیالہ چہلکتا ہوا اور فرماتا ہے ان الابرار لفی نعیم علی الارائک ینظرون تعرف فی وجوہہم نضرۃ النعیم یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب بہا المقربون یعنے نیک لوگ نعمت کے اندر تختوں کے اوپر بیٹھے ہوئے دیکھتے ہونگے تو ان کے چہروں پر جنت کی رونق دیکھیگا اور مہر لگی ہوئی شراب ان کو پلائی جائے گی جسکی مہر مشک ہوگی ایسی چیز کے حاصل کرنیمیں حرص کرنے والوں کو حرص کرنی چاہیے اور اسکی ملونی تسنیم ہوگی وہ ایک چشمہ ہے کہ جس سے مقربین پئینگے بیہقی نے بطریق حضرت ابن عباس سے وکاس من معین کے متعلق روایت کیا ہے کہ معین ایک شراب ہے اور لا فیہا غول کے معنے یہ ہیں کہ اس سے دردسر نہوگا اور لا ینزفون کے معنے ہیں کہ اوس سے عقل نہ جائیگی اور کاسا دہاقا کے معنے لبریز پیالہ کے ہیں اور رحیق مختوم کے معنے یہ ہیں کہ اوسپر مشک کی مہر لگی ہوئی ہوگی اور حاکم اور بیہقی نے بطریق عکرمہ حضرت ابن عباس سے وکاسا دہاقا کے متعلق روایت کیا ہے کہ اسکے معنے لبریز کے ہیں اور طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رحیق شراب کو کہتے ہیں اور مختوم ختامہ مسک کی یہ معنے ہیں کہ اوسکے اخیر میں مشک کا مزہ آئیگا۔ اور بیہقی نے مجاہد سے ختامہ مسک کے متعلق بیان کیا ہے کہ اسکی مٹی مشک ہوگی اور ابن جریر اور بیہقی نے ابو الدرداء سے ختامہ مسک کے متعلق روایت کیا ہے کہ وہ ایک شراب سفید مثل چاندی کی ہے جس سے اپنی شرابوں کو مہر لگا دینگے اور اگر کوئی شخص اہل دنیا سے اسمیں اپنا ہاتھ ڈالکر نکال لے تو کوئی جاندار بغیر خوشبو سونگہے ہوئے نہ باقی رہے اور سعید بن منصور نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ تسنیم اہل جنت کی اعلے درجہ کی شراب کا نام ہے مقربین کو خالص تسنیم پلائی جائیگی

اور اصحاب الیمین کیلئے اور شراب میں ملا کر اوس کو پلایا جائے گا اور سعید بن منصور اور ابن ابی الدنیا
نے حضرت ابن مسعود سے ومزاجہ من تسنیم کے متعلق روایت کی ہے کہ تسنیم ایک چشمہ ہے
جنت میں اصحاب الیمین اور مقربین لوگ خالص اوس کو پئینگے اور فریابی نے اپنی تفسیر میں حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قدروہا تقدیرا کے متعلق روایت کی ہے کہ بقدر ہر ایک کی خواہش کے وہ شراب
پلائی جائے گی اور پینے کے بعد نہ کچھ باقی رہے گی اور نہ پینے والوں کو خواہش باقی رہے گی اور
ابن ابی الدنیا نے بسند جید ابو امامہ رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنتی جب جنت کی شراب
کی خواہش کریگا تو تنہی خود بخود اوترکر اوس کے ہاتھ میں آجائیگی وہ اوس سے پئے گا اور پھر
وہ اپنی جگہ پر چلی جائے گی۔

باب

احمد نے ابو سعید خدری سے حدیث مرفوع نقل کی ہے کہ جو شخص مومن کو پیاس میں پانی پلا دے
خدائے تعالی اوس کو بروز قیامت رحیق مختوم پلائینگے اور شیخین نے حضرت عمر رضی سے روایت کی کہ
وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دنیا میں شراب کو پیا اور اس سے
توبہ نہیں کی وہ آخرت میں شراب سے محروم ہوگا اور احمد نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ شراب کی
گھونٹ نہ پئے گا مگر میں بجائے اسکے جہنم کا مار حمیم پلاؤنگا خواہ اس کو عذاب دیا جائے خواہ بخشا جائے
اور کسی لڑکی کو یا چھوٹے بچے کو نہ پلایا ہوگا مگر میں پلانے والے کو بجائے اسکے جہنم کا مار حمیم پلاؤں گا
خواہ اس کو عذاب دیا جائے خواہ اس کو عذاب نہ دیا جائے اور کوئی بندہ میرے بندوں میں سے
میرے خوف سے اوس کو نہ چھوڑیگا۔ مگر میں اس کو خطیرت القدس کی شراب سے پلاؤں گا اور بزار نے
بسند حسن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
باوجود قدرت کے شراب کو چھوڑ دیا میں اس کو خطیرت القدس شراب پلاؤں گا اور جس شخص نے باوجود قدرت
کے ریشمی لباس کو چھوڑ دیا میں اس کو خطیرت القدس کا حریر پہناؤں گا اور طبرانی نے اوسط میں
اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص کو خوشی ہو کہ خدائے تعالی اس کو آخرت میں شراب پلائے اسکو چاہیئے کہ دنیا میں شراب نہ

اور جسکے خوشی ہو کہ خدائے تعالیٰ اوس کو آخرت میں ریشمی لباس پہناوے اوس کو چاہیئے کہ دنیا میں
کوئی مرد ریشمی لباس نہ پہنے ۔

باب

اہل جنت کے لباس کا بیان

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ولباسہم فیہا حریر یعنے انکی پوشش جنت میں حریر ہوگی اور
فرماتا ہے ویلبسون ثیابا خضرا من سندس واستبرق یعنے پہنینگے سبز کپڑے
سندس کے اور استبرق کے نسائی اور بزار اور بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بسند جید
روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمسے اہل جنت کے کپڑوں کا حال
بیان فرمایئے آیا وہ پیدا ہونیکی چیز ہیں کہ جو پیدا ہونگی یا بننے کی چیز ہیں کہ جو بنی جاوے گی اس بات کو
سنکر بعض لوگ ہنس پڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں ہنستے ہو کیا اسواسطے ہنستے
ہو کہ ایک ناواقف جاننے والوں سے پوچھتا ہے پھر فرمایا بلکہ جنت کا ایک پھل پھٹ جائیگا اسمیں سے
کپڑے نکلینگے اور ابن المبارک نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ مومن کا مکان موتی کا ایک محل
ہوگا اور اسکے اندر چالیس گھر ہونگے اور اسکے درمیان میں ایک درخت ہوگا جس سے کپڑے پیدا ہونگے
جنتی وہاں جاکر اپنی چٹکی میں ستر جوڑے مرصع جواہر اور زمرد اور مونگے سے اوٹھا لائیگا اور شیخین نے
حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی نے سندس کا ایک
جبہ بھیجا اور آپ حریر سے منع فرمایا کرتے تھے لوگوں کو بہت اس سے تعجب ہوا کہ آنجناب نے فرمایا کہ قسم ہے
اس ذات کی کہ جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کی چادر جنت میں اس سے بہت اچھی ہیں
اور شیخین نے حذیفہ رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ حریر کو مت پہنو اور نہ دیبا کو اور سونے اور چاندی کی برتنوں میں مت پیو اور نہ اوس کی کابیوں
میں کھاؤ کہ وہ دنیا میں کافروں کیلئے ہیں اور آخرت میں تمھارے لئے اور شیخین نے عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دنیا میں حریر پہنا
آخرت میں اوس کو نہ پہنیگا اور نسائی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے دنیا میں حریر پہنا آخرت میں اس کو نہ پہنے گا اور جسنے دنیا میں شراب پیا آخرت میں

نہ پئیگا اور جس شخص نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیا آخرت میں اون برتنوں سے نہ پیئے گا
پھر آپ نے فرمایا لباس اھل الجنۃ و شراب اھل الجنۃ و آنیۃ اھل الجنۃ۔ جاننا چاہیئے کہ
قرطبی رہ ظاہر حدیث کے موافق کہتے ہیں کہ ایسا شخص اون چیزوں سے محروم رہیگا اگرچہ جنت میں داخل ہو
بشرطیکہ اوس نے توبہ نہ کی ہو اسواسطے کہ جو چیز خدائے تعالے نے آخرت میں اسکے لئے رکھی تھی
اوس نے شتابی کر کے دنیا میں اوس کو لے لیا اور جو چیز دنیا میں حرام کی تھی اسکا مرتکب ہوا ابن حبان
اور حاکم نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جس شخص نے دنیا میں حریر پہنا آخرت میں اوس کو نہ پہنے گا اور اگر جنت میں داخل ہو جب بھی نہ پہنیگا
پس یہ حدیث نص صحیح ہے بشرطیکہ پوری حدیث مرفوع ہو اور اگر اخیر کا جملہ راوی کا کلام
ہے کہ جو حدیث میں درج ہو گیا ہے تو وہ راوی موثقہ اور مقام میں زیادہ تر واقف و حال سے زیادہ تر آگاہ
ہے اور آپ سے بابت راوی کیطرف سے کہہ بھی نہیں سکتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حدیث موول ہے
اور معنے یہ ہیں جسوقت اوس کو دوزخ میں عذاب دیا جائیگا۔ اوسوقت محروم رکھا جائیگا
اگرچہ جنت میں بعد کو داخل کیا جائے مگر جب شفاعت کی ذریعہ سے یا رحمت عامہ کی وجہ سے
نکال کر جنت میں داخل کیا جائیگا تو کسی چیز سے محروم نہ رکھا جائیگا نہ شراب سے نہ حریر سے
اور نہ کسی اور چیز سے اسواسطے کہ جنت میں رہکر ان چیزوں سے محروم رہنا ایک قسم کا عذاب و مواخذہ
ہے اور جنت کسیطرح سے مواخذہ اور عقوبت کا مقام نہیں ہے قرطبی نے بیان کیا ہے کہ یہ
قول ضعیف ہے اور ابو سعید کی حدیث سے اسکی تردید ہوتی ہے اور اُن کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ
اوس شخص کو اون چیزوں کی خواہش نہ پیدا ہوگی جسطرح اپنے سے برتر لوگوں کے درجہ کی خواہش اوس
کو نہ ہوگی اور جب اوس کو خواہش ہی نہ ہوگی تو اون چیزوں سے محروم رہنا تکلیف کا باعث نہ ہوگا
اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جنت کے کپڑوں میں سے اگر آج دنیا میں
کوئی کپڑا پہنا جائے تو اوس کپڑے کے دیکھنے والے بیہوش ہو جائیں۔ اور اُنکی نگاہ متحمل نہو سکے
اور مسلم نے ابو ہریرہ رضہ سے اور اونہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص
جنت میں داخل ہوگا عیش میں رہے گا اوسکے لئے کچھ خوف نہو گا اور اسکے کپڑے پرانے نہونگے
اور اسکی جوانی کو زوال نہو گا۔

باب

اُن اعمال کا بیان کہ جن کی وجہ سے بندوں کو جنت کا لباس پہنایا جائیگا

حاکم نے صحیح بیان کرکے ابو رافع رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے
جس شخص نے کسی مردہ کو کفن دیا خدائے تعالیٰ اوس کو جنت میں سندس و استبرق پہنائے گا
اور ترمذی نے معاذ بن انس رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس
شخص نے باوجود قدرت کے بطور تواضع کسی لباس کو چھوڑ دیا خدائے تعالیٰ اوس کو بروز قیامت تمام
لوگوں کے سامنے بلائیگا اور اُسکو اختیار دیگا کہ ایمان کے حلوں میں سے جونسا حلہ چاہیئے پہنے اور
طبرانی نے اوسط میں جابر رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی خدائے تعالیٰ اوس کو جنت کے حلوں میں سے دو حلے
پہنائیگا - جن کی کوئی قیمت نہو سکے گی -

باب

اہل جنت کے زیوروں کا بیان

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے یحلون فیہا من اساور من ذہب ولؤلؤا یعنے اُن کو
جنت میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور فرماتا ہے وحلوا اساور من فضۃ
یعنے اُن کو چاندی کے کنگن پہنائے جائینگے قرطبی نے بیان کیا ہے مفسرین کا قول ہے کہ
اہل جنت میں کوئی ایسا نہو گا کہ جسکے ہاتھ میں تین تین کنگن نہوں ایک کنگن سونے کا اور ایک کنگن
چاندی کا وہ کہتے ہیں کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے بادشاہ چونکہ کنگن اور تاج پہنتے ہیں اسواسطے خدائے
تعالیٰ اہل جنت کو بھی چیزیں عطا فرماتے ہیں کیونکہ وہ بھی بادشاہ ہوں گے اور ترمذی نے ابو سعید
خدری رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا جنت عدن
یدخلونہا یحلون فیہا من اساور من ذہب ولؤلؤا ولباسہم فیہا حریر
پھر فرمایا جنتیوں کے اوپر تاج ہونگے ادنی اجن کا ادنی موتی مشرق سے مغرب تک روشنی کر دے
اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضہ سے بسند حسن روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر اہل جنت میں کا ادنی زیور ڈالیگا تو وہ تمام دنیا والوں کے زیور سے مقابلہ کیا جاوے تو

زیور جو خدائے تعالیٰ اہل جنت کو پہنائے گا تمام دنیا والوں کے زیور سے افضل ہوگا۔

باب اہل جنت کے فرش اور تخت اور خیمہ اور قبہ کا بیان

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وفرش مرفوعہ یعنے اور بستر اونچی لگی ہوئی
اور فرماتا ہے متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق یعنے تکیہ لگائے ہوئے اور بستروں کہ
جن کے استر دبیز دیبا کے ہیں گے اور فرماتا ہے متکئین علی الارائک یعنے تختوں پر
تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور فرماتا ہے علی سرر موضونۃ متکئین علیہا متقابلین
یعنے تختوں کے اوپر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے اور فرماتا ہے سرر مرفوعۃ
واکواب موضوعۃ ونمارق مصفوفۃ وزرابی مبثوثۃ یعنے جنت میں تخت بچھے ہوئے
اور پیالے رکھے ہوئے اور تکیہ برابر لگے ہوئے اور غالیچے بچھے ہوئے۔ اور فرماتا ہے حور مقصورات
فی الخیام یعنے حوریں روکی ہوئی خیموں میں۔ احمد اور ترمذی نے ابو سعید خدری رض سے روایت کی
ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وفرش مرفوعۃ کے متعلق کہ بستر وغیرہ
اتنا فصل ہوگا جتنا زمین اور آسمان کے مابین اور ترمذی نے اسطرح پر بیان کیا ہے کہ اون دونوں
کی بلندی میں اسقدر فرق ہوگا جسقدر زمین اور آسمان کے مابین پانسو برس کی راہ ہے۔
ترمذی کا قول ہے بعض اہل علم نے اسکی تفسیر میں کہا ہے کہ یہ بستر اہل جنت کے درجات میں ہوں گے
اور درجات کے مابین اتنا فصل ہوگا جتنا زمین اور آسمان کے مابین ہے۔ طبرانی نے ابو امامہ رض
سے مرفوعاً نقل کیا ہے اگر اون میں سے ایک بستر اوپر سے چھوڑ دیا جائے تو نیچے اوسکا قرار ہے سو برس
میں وس تک پہنچے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بطائنہا
من استبرق کے متعلق بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ تمسے استروں کو حال بیان کیا گیا ہے پھر
ابروں کا کیا حال ہوگا۔ اور ابو نعیم نے سعید بن جبیر رض سے بطائنہا من استبرق کے متعلق بیان
کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اون استروں کی ابرے نور منجمد کے ہونگی اور بیہقی نے ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے
متکئین فیہا علی الارائک کے متعلق روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جبتک تخت سواریکے اندر
نہو اوس کو اریکہ نہیں کہتے اریکہ اسوقت کہتے ہیں کہ جب سواریکے اندر ہوتا ہے اور سعید بن منصور
اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے بطریق مجاہد حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے علے
سرر مرفوعۃ کے یہ معنے بیان کی ہے کہ وہ تخت سونے سے جڑے ہوئے ہوں گے اور بیہقی نے

مجاہد رح سے روائیت کی ہے کہ از انک موتی اور یاقوت کے تخت ہونگے اور بیہقی نے ابن عباس رض سے سرر مرفوعہ کے متعلق روائیت کی ہے کہ وہ تخت برابر بچھے ہوئے ہونگے ہوں گے اور عبقری حسان سے عالیچے مراد ہیں اور نمارق مصفوفہ سے تکیہ اور ہناد اور بیہقی نے سعید بن جبیر رض سے روائیت کی ہے کہ رفرف جنت کے چمن ہیں اور عبقری عمدہ قالیچہ کو کہتے ہیں شیخین اور ترمذی نے ابو موسے اشعری سے روائیت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خیمہ ایک موتی کا ہوگا جو اندر سے خالی ہوگا اور اسکی بلندی ساٹھ میل ہوگی اور اوس کے ہر گوشہ میں مومن کی ایک بیوی ہوگی جسکو کوئی دوسرا نہ دیکھ سکے گا اور وہ مومن سب کے اوپر دورہ کرے گا ابن ابی الدنیا اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور مجاہد نے متقابلین کے متعلق روائیت کی ہے کہ کوئی جنتی دوسرے جنتی کی پشت نہ دیکھیگا۔

باب اہل جنت کی بیویوں کا بیان۔

خدائے تبارک و تعالی فرماتا ہے لھم فیھا ازواج مطہرۃ یعنے اہل جنت کے لئے جنت میں پاک بیویاں ہیں اور فرمایا ہے حور عین کامثال اللؤلؤ المکنون یعنے حوریں ہیں بڑی آنکھوں والیاں جیسے چھپے ہوئے موتی اور فرماتا ہے وعندھم قاصرات الطرف عین کانھن بیض مکنون یعنے ان کے پاس نیچی نگاہ رکہنے والی اور بڑی آنکھوں والی عورتیں ہونگی جیسے انڈے پوشیدہ اور فرماتا ہے انا انشانٰھن انشاء فجعلناھن ابکارا عربا اترابا یعنے ہم نے اون کی اوٹھان اچھی طرح سے اوٹھائی ہے اور اُن کو کنواریاں اور پیار دلانے والیاں ایک عمر والیاں کیا ہے اور فرماتا ہے فیھن خیرات حسان حور مقصورات فی الخیام کانھن الیاقوت والمرجان فیھن قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان یعنے ان میں بہتر عورتیں ہیں حسین حوریں گوری رنگ والیاں خیموں کے اندر کی ہوئیں گویا کہ یاقوت ہیں اور مونگا ان میں نیچی نگاہ رکہنے والیاں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے اپنے پاس سلایا ہے اور نہ کسی جن نے اور فرماتا ہے وعندھم قاصرات الطرف اتراب یعنے انکے پاس شرمیلی عورتیں ہیں ایک عمر کی اور فرماتا ہے کواعب اترابا یعنے نوجوان عورتیں ایک عمر والی حاکم نے ابو سعید خدری سے اور انہوں نے ولھم فیھا ازواج مطہرۃ کے متعلق روائیت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عورتیں حیض اور پاخانہ سے اور پیشاب اور تہوک سے پاک ہیں اور ہناد نے مجاہد سے اس آیت کے متعلق

روایت کی ہے کہ وہ پاک ہیں حیض سے اور پائخانہ سے اور پیشاب سے اور تھوک اور کھنکار اور رینٹھ
اور بچہ اور منی سے اور شیخین نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اول گروہ جو جنت میں داخل ہوگا اون کی شکل چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگی وہ
لوگ نہ جنت میں تھوکینگے اور نہ پائخانہ پھرینگے اور نہ ناک سنکینگے اون کے برتن اور اُن کی کنگھیاں
سونے اور چاندی کی اور انکی انگیٹھیاں اگر کی ہونگی اور اونکا پسینہ مشک چھڑکا جائے گا اور ہر ایک جنتی
کی دو بیویاں ہونگی جنکی پنڈلیوں کا گودا بسبب حسن کے گوشت کے باہر سے نظر آئیگا اور انکو
باہم کچھ اختلاف ہوگا اور نہ رنجش اونکے دل ایک شخص کے دل کی موافق ہونگے صبح وشام
خدا کی تسبیح کریں گی اور ترمذی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اول گروہ جو جنت میں داخل ہوگا اون کے منہ ایسے ہوں گے
جیسے چودھویں رات کے چاند اور دوسرا گروہ ایسا ہوگا جیسے بہت خوشنما روشن آسمان کا تارا
ہوتا ہے اور انمیں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہونگی اور ہر بیوی ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوگی
اور جوڑوں کے باہر سے انکی پنڈلیوں کا مغز نظر آئے گا اور طبرانی اور بیضاوی نے حضرت انس رض
سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح خدا کی راہ میں تمام
دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں اون میں سے ایک کی جگہ بقدر کمان کے چوڑائی
کی تو تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی بیویوں میں سے کوئی عورت زمین
کیطرف جھانکے تو سب زمین کو روشنی اور خوشبو سے بھر دے اور اوس کے سر کی اوڑھنی تمام دنیا
و مافیہا سے بہتر ہے اور احمد اور بیہقی نے ابوسعید خدری سے اور اونہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کانہن الیاقوت والمرجان کے متعلق روایت کی ہے کہ جنتی اوس عورت کے
رخساروں میں اپنے منہ کو آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھینگے۔ اور اوسکے اوپر جو موتی ہونگے
ان میں سے ادنے موتی ایسا ہوگا کہ جو مشرق سے مغرب تک روشن کر دے اور اوس کے اوپر ستر
کپڑے ہونگے مگر جنتی کی نگاہ یہاں تک کہ کپڑوں کے باہر سے اوس کی پنڈلی کو دیکھے گی اور
حضرت انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب
مجھکو معراج ہوئی ہے تو میں جنت میں اوس مقام پر پہونچا کہ جس کو بیدخ کہتے ہیں اوس کے اوپر
موتی اور زمرد سبز اور یاقوت سرخ کے خیمے لگے ہوئے تھے اون خیموں کی عورتوں نے کہا کہ
السلام علیکم یا رسول اللہ میں نے کہا اے جبرئیل یہ کس قسم کی آواز ہے جبرئیل نے کہا یہ وہی مخدرات

ہیں جو خیموں کے اندر کی ہوئی ہیں اونہوں نے اپنے پروردگار سے آپکے اوپر سلام علیکم کرنے کی اجازت لی تھی۔ اور خدائے تعالےٰ نے ان کو اجازت دی ہے پھر اونہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ہم ناراض نہوں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی کوچ نکریںگی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرماکر یہ آئیت پڑھی حور مقصورات فی الخیام اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے بطریق ابن ابی طلحہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روائیت کی ہے کہ لم یطمثھن کے یہ معنے ہیں کہ کوئی جن اور انسان اون کے نزدیک نہیں آیا اور عربًا کے معنے فریفتہ ہونے والیوں کے ہیں اور اتراب کے معنے برابر کے ہیں اور کواعب کے معنے پستان اوبھری ہوئی والیاں کے ہیں اور ابن المبارک اور بیہقی نے حسن رضی اللہ عنہ سے روائیت کی ہے کہ عرب کے معنے خاوندوں پر فریفتہ ہونے والیوں کے اور اتراب کے معنے ہم عمر کے ہیں اور مجاہد سے قاصرات الطرف کے متعلق روائیت کی ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو اپنے خاوندوں پر مقصور رکھینگی بجز اپنے خاوندوں کے اون کو کسی کی تمنا نہوگی اور مقصورات فی الخیام کے یہ معنے ہیں کہ وہ خیموں کے اندر بند ہیں باہر نہیں نکلتیں اور خیمہ موتی اور چاندی کا ہے اور مجاہد رضی اللہ عنہ سے روائیت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ حور جو جنت میں جنتی کے پاس ہوگی اوسکے ساق کا مغز کپڑوں کے باہر سے نمودار ہوگا اور دیکھنے والا حور کی جگر میں اپنے منہ کو اسطرح دیکھیگا جسطرح آئینہ میں بوجہ رقت جلد اور صفائی رنگ کی اور حور عین کے متعلق روائیت کی ہے کہ اونکی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ ہونگی اور آنکھیں بڑی بڑی ہونگی اور ابو صالح اور سدی رض سے کانھن الیاقوت والمرجان کے متعلق روائیت کی ہے کہ اونمیں سفیدی موتی کی اور صفائی یاقوت کی ہوگی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رض سے روائت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ عرب کے معنے خاوند کی خوشامد کرنیوالی کے ہیں اور سعید بن منصور اور بیہقی نے ایت لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان کے متعلق روائیت کی ہے کہ وہ یہی دنیا کی عورتیں ہونگی جن کو خدائے تعالیٰ دوسری پیدائش میں اٹھائیگا چنانچہ فرماتا ہے انا انشأناھن انشاءً فجعلناھن ابکارا عربا اترابا اور جب ان کو دوسری پیدائش میں اٹھایا ہوگا اہل جنت کے سوا پہلے کسی انسان یا جن نے اوس کو ہاتھ نہ لگایا ہوگا اور بیہقی نے حضرت عائشہ رض سے روائیت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے پاس اسوقت ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی آپنے فرمایا یہ کون ہے میں نے عرض کیا کہ یہ میری خالہ ہے آپنے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ جنت میں کوئی بڑھیا داخل ہوگی یہ بات آپکی سنکر

اوس بڑھیا کے دل پر کیا کچھ صدمہ ہوا پھر آپ نے فرمایا انا انشاءناھن خلقا آخر یعنی ہم اونکو دوسری پیدائش میں اوٹھائینگے اور طبرانی نے اوسط میں بطریق اول حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار میں سے ایک بوڑھیا حاضر ہوئی اوسنے عرض کیا یارسول اللہ میرے لئے دعا کیجیے کہ خدائے تعالے مجھکو جنت میں داخل کرے آنجناب نے فرمایا جنت میں کوئی بوڑھیا داخل نہوگی پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے اور نماز پڑھی پھر واپس آئے اوسوقت حضرت عائشہ رضہ نے عرض کیا اوس بڑھیا کو آنحضرت کی بات سے بڑا صدمہ ہوا اور تکلیف پہنچی ہے آپ نے فرمایا وہ بات اوسی طرح ہے خدائے تعالے جب اُن کو جنت میں داخل کرے گا تو اُن کو کنواریاں بنادے گا اور ترمذی اور بیہقی نے حضرت انس رضہ سے اور اونہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے انا انشاءناھن انشاء کے متعلق فرمایا تمہاری بوڑھیاں دنیا میں اندھی دھندی ہوتی ہیں آنکھوں میں چیپڑے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ابن جریرہ و بیہقی نے مسلم بن یزید رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو انا انشاءناھن انشاء کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے دنیا کی کنواریاں اور بیاہیاں مراد ہیں یعنے سب کو خدائے تعالے نئی طرح سے پیدا فرمائیگا اور بیہقی نے حسن رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں کوئی بڑھیا نہ جائے گی اس بات کو سنکر ایک بڑھیا رو پڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو خبر دے دو کہ اس روز وہ بڑھیا نہ ہوگی اسروز جوان ہوگی انا انشاءناھن انشاء اور طبرانی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھکو خدا کے اوس قول کا حال بیان فرمائیے حور عین آپ نے فرمایا وہ عورتیں گوری اور موٹی چمکدار اور فراخ آنکھوں کی ہونگی جیسے کرگس کے بازو ہوتے ہیں مینے عرض کیا یارسول اللہ اچھا خدا کے اوس قول کے کیا معنے ہیں کانھن الیاقوت والمرجان آپ نے فرمایا اون کا رنگ ایسا ہوگا جیسے موتی سیپ کے اندر ہوتے ہیں جن کو ہاتھ نہیں لگا ہوتا پھر مینے عرض کیا یارسول اللہ خدا کے اس قول سے کیا مراد ہے کانھن بیض مکنون آپ نے فرمایا اون کی جلد ایسی رقیق ہوگی جیسے انڈے میں چھلکے کے اندر دوسرا باریک چھلکا لگا ہوا ہوتا ہے مینے عرض کیا یارسول اللہ خدا کے اس قول سے کیا مراد ہے عربا اترابا آپ نے فرمایا یہ وہی عورتیں ہونگی جنکو خدائے تعالے نے دنیا میں بڑھاپے کی حالت میں وفات دی ہوگی اونکی آنکھ درست ہونگی اور میل کچیل بھرا ہوا ہوگا خدائے تعالے اُن کو دوسری پیدائیش میں پیدا فرمائیگا اور اُن کو کنواریاں کر دے گا فرمایا عربا کے یہ معنے ہیں

کو فریفتہ کرنے والیاں ہونگی اور پیار دلانے والیاں لعد اتراباً بلکہ یہ معنے ہیں کہ سب ایک پیدائش
میں ہونگی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دنیا کی عورتیں بہتر ہونگی یا حور عین آنجناب صلی اللہ وسلم نے فرمایا
دنیا کی عورتوں کو حور عین کے اوپر اتنی فضیلت ہوگی جسطرح ابرے کو استر پر فضیلت ہوتی ہے میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وجہ آپ نے فرمایا بسبب اپنی نماز کے اور اپنے روزے کے
انکے چہروں پر اور انکے جسم پر نور پہنایا گیا اور عورتوں کے رنگ گورے اور کپڑے سبز اور زیور سنہری ہونگے
اور انکی انگیٹھیاں موتی کی اور کنگھیاں سونے کی ہونگی اور وہ کہینگی خبردار ہو جاؤ کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں
اور ہم کبھی نہ مرینگی اور قیام کرنے والیاں ہیں کوچ نہیں کرینگی آگاہ ہو جاؤ کہ ہم عیش میں رہنے والیاں ہیں
کبھی تکلیف نہ اوٹھائیں گی اور خبردار ہو جاؤ کہ ہم خوش رہنے والیاں ہیں ہم کبھی ناراض نہ ہونگی خوشی ہو
اوس شخص کیلئے جسکے لئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی عورت دو یا تین
یا چار خاوندوں سے دنیا میں نکاح کرتی ہے سب وہ مر جائیں گے اور جنت میں داخل ہونگے اور وہ خاوند
بھی اوس کے ساتھ جنت میں داخل ہونگے تو انمیں سے اوس کا خاوند کون شخص ہوگا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اوس عورت کو اختیار دیدیا جائے گا وہ ان میں اوس شخص کو اختیار کریگی جسکی عادت اچھی
ہوگی اور کہیگی اے پروردگار دنیا میں سب کی نسبت اسکی عادت اچھی تھی اسی کیساتھ میرا نکاح کر دے
اوس کے بعد آنجناب نے فرمایا اے ام سلمہ دنیا اور دین کی بھلائی سب خوش خلقی میں ہے ابن ابی الدنیا نے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہر مسلمان کیلئے ایک خوبصورت عورت دیجائیگی
اور ہر عورت کیلئے ایک خیمہ ہوگا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے وہ عورت اور ہر روز نیا تحفہ
اور عزت اور ہدیہ اون دروازوں سے آئے گا جو پہلے سے نہ آیا ہوگا اور وہ عورتیں اترانے والی حور عین ہونگی
جیسے انڈے چھپے ہوئے رکھے ہوتے ہیں اور ابن المبارک نے اوزاعی سے روایت کی ہے کہ وہ عورتیں
بیہودہ گو نہ ہونگی اور کسی کو ضرر اور ایذا نہ پہنچائینگی خیرات کے معنے انہوں نے یہی بیان کئے ہیں
اور ابن ابی الدنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اسکی شیرینی سے تمام سمندر شیرین ہو جائے اور
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حور عین میں سے ہر عورت کے بال
گرگس کے بازوؤں سے زیادہ دراز ہوں گے اور احمد اور ابو یعلی نے بسند حسن ابو سعید خدری
سے روایت کی ہے کہ جنت میں ستر برس تک جنتی ایک طرف تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا رہے گا
وہ عورت اسکے پاس آئے گی وہ جنتی اوسکے رخساروں میں اپنے چہرہ کو آئینہ سے صاف دیکھیگا

اور اس عورت کا ادنے موتی ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کردے وہ عورت اگر اس کو
سلام کریگی وہ اسکی سلام کا جواب دیگا اور دریافت کریگا تو کون ہے وہ فرمائینگی میں مزید سے ہوں اور
اوسکے اوپر ستر کپڑے ہونگے مگر جنتی کی نگاہ اونسے پار ہو جائے گی یہانتک کہ اوس کی ساق کا
مغز کپڑوں کے باہر سے دیکھیگا اور اس کے سر پر تاج ہونگے۔ اور انکا ادنی موتی ایسا ہوگا کہ مشرق
مغرب تک روشن کردے۔ اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ اگر حور اپنے ہاتھ کے پہنچے کو زمین آسمان کیطرف نکالدے تو تمام خلق اوسپر فریفتہ ہو جائے۔ اور اگر
اپنی اوڑھنی نکالدے تو آفتاب اوس کے حسن کے سامنے ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے مقابل میں
فتیلہ اور اگر اپنا چہرہ نکالدے تو اوسکا حسن آسمان سے زمین تک روشنی کردے اور نیز ابن عباس رض
سے روایت کی ہے کہ اگر جنت کی کوئی عورت سات سمندروں میں تھوکدے تو یہ سمندر اوس کی
شیرینی سے شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں اور ہناد نے حسان بن ابو جبلہ سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہیں کہ جب دنیا کی عورتیں جنت میں داخل ہونگی تو ان کو بہ سبب اپنے اعمال کے جو انہوں نے دنیا میں کئے
تھے حور عین پر فضیلت ہوگی۔

باب } بیویوں کے شمار کا بیان۔

شیخین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ آپس میں ذکر کرنے لگے کہ مرد زیادہ
ہونگے یا عورتیں تو حضرت ابو ہریرہ رض نے فرمایا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا
کہ جنت میں کوئی شخص ایسا نہوگا جسکی دو بیویاں نہوں اور اون کی ہڈی کا مغز ستر جوڑوں کے باہر سے
نظر آئیگا اور کوئی شخص بغیر بیوی کے نہوگا اور ترمذی نے صحیح بیان کرکے اور بزار نے حضرت
انس رض سے اور انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جنت میں ہر شخص کے ستر نکاح کئے جائینگے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسمیں اتنی طاقت
ہوگی آپنے فرمایا سو آدمی کی طاقت اوس کو دیجائے گی اور ابن عساکر اور ابن السکن نے حاطب
ابن بلتعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
جنکے اندر جنتی ستر بیویوں سے نکاح کرے گا۔ ستر جنت کی ہونگی اور دو دنیا کی اور احمد اور ترمذی نے
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ادنے درجہ

سکے پاس ستر ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہونگی اور اس کے لئے ایک موتی اور یاقوت اور زمرد کا قبہ کھڑا
کردیا جائے گا اتنا بڑا جیسے جابیہ سے صنعا۔ اور ابو الشیخ نے ابن ابی عوفہ سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک جنتی چار ہزار باکرہ اور آٹھ ہزار بیویوں اور سو
حوروں سے نکاح کرے گا اور وہ عورتیں ہر ہفتہ میں جمع ہوکر نہایت عمدہ آوازوں سے کہ خلقت نے انکی
مثل آواز نہ سنی ہوگی کہینگی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی ہم ہلاک نہونگی اور عیش میں رہنے والیاں
ہیں کبھی تکلیف نہ اٹھائیں گی اور ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی ناخوش نہونگی۔ اور ہم قیام کرنیوالیاں
ہیں کبھی کوچ نہ کریں گی خوشی ہے اوس شخص کیلئے کہ جو ہمارے لئے ہے اور ہم اوس کے لئے ہیں
اور طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھسے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جبرائیل نے مجھسے بیان کیا ہے کہ جب کوئی شخص حوروں کے پاس آئیگا
تو حور آگے بڑھکر اوس سے معانقہ اور مصافحہ کریگی پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس وہ
حور کون سے پوروں سے اوس کو ہاتھ لگائے گی اگر اوسکا کوئی پورا ظاہر ہوجائے تو اسکی روشنی
شمس و قمر کی روشنی پر غالب ہوجائے اور اگر اوس کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہوجائے تو مشرق
سے مغرب تک اسکی خوشبو پھیل جائے پس یہ جنتی اپنے تخت پر اوس حور کیساتھ تکیہ لگائے ہوئے
بیٹھا ہوگا کہ یکایک اوپر سے ایک نور چمکیگا وہ جنتی گمان کرے گا کہ شاید خدا نے تعالی نے اپنی
خلق پر تجلی فرمائی ہے پس یکایک حور اوسکو آواز دیگی اے خدا کے دوست کیا ہمارے لئے تجھ میں
حصہ نہیں ہے وہ جنتی کہیگا تو کون ہے وہ کہیگی میں ان چیزوں میں سے ہوں کہ جنکی نسبت خدای تعالے
نے فرمایا ہے ولدینا مزید پس وہ جنتی اسکی طرف پھر کر بیٹھ جائے گا۔ اور انمیں وہ جمال و
کمال ہوگا کہ جو پہلی حور میں نہوگا پھر اسی حال میں کہ وہ اپنے تخت پر اوس حور کیساتھ تکیہ لگائے ہوئے
بیٹھا ہوگا کہ ناگاہ اوپر سے نور چمکیگا اور پھر اسیطرح اوس کو دوسری حور آواز دیگی اے ولی اللہ کیا
تجھ میں ہمارا حصہ نہیں ہے وہ کہیگا تو کون ہے وہ کہیگی کہ میں اون چیزوں میں سے ہوں کہ جنکی نسبت
خدا تعالی نے فرمایا ہے۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين پس وہ شخص
ہر ایک بیوی سے دوسری بیوی کے پاس منتقل ہوتا رہے گا۔ اور ابونعیم نے کثیر بن مرہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مزید کی حقیقت یہ ہے کہ بہشتیوں پر ایک بادل گزریگا وہ کہیگا تم کیا چیز
چاہتے ہو جو میں برساؤں پس وہ کسی چیز کی تمنا نہ کرینگے مگر وہ انپر برسے گی کثیر کہتے ہیں اگر خدا تعالی
نے مجھے یہ موقع نصیب کیا تو میں بادل سے کہوں گا تو لڑکیاں اگی ہوئی یعنی نبات کی برسا۔

باب } اون اعمال کا بیان کہ جنسے جنتیوں کو بیویاں ملینگی

ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے معاذ بن انس رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم
نے جو شخص اپنے غصہ کو ضبط کرے اور اوس کو اسباب پر قدرت ہو کہ اس کو نکال سکے تو خدا تعالی
بروز قیامت سب لوگوں کے سامنے اوس کو بلائے گا اور اختیار دیگا کہ جس حور کو چاہے پسند کر لے
اور اصبہانی نے ترغیب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان تین میں سے ایک ہو گی خدائے تعالے
حور عین کیساتھ اس کا نکاح کرے گا۔ ایک یہ کہ کسی شخص کے پاس کوئی مرغوب چیز پوشیدہ طور پر امانت
رکھی گئی اور اوس نے خدا کا خوف کر کے اوس کو ادا کر دیا اور ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے قاتل کو معاف کر دے
اور ایک یہ کہ کوئی شخص ہر نماز کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھا کرے اور انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں جھاڑو دینا حور عین کا مہر ہے
اور ابو یعلی اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابتدائے سال سے اخیر سال تک ماہ
رمضان کیلئے جنت آراستہ ہوتی ہے اور اس ابتدائے سال سے اخیر سال تک حوریں آراستہ
ہوتی ہیں پس جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کہتی ہے الٰہی اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے میرے رہنے والے
بندے بنا اور حوریں کہتی ہیں اے اللہ ہمارے لئے اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے خاوند بنا جنسے
ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اور جنکی آنکھوں کو ہماری وجہ سے ٹھنڈک ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے رمضان کے مہینہ میں اپنے نفس کو روکا اور کوئی نشہ کی چیز نہ پی اور کسی
مومن کو بہتان نہ لگایا اور کوئی گناہ نہیں کیا تو خدائے تعالی اوس کو ہر رات میں سو حوروں کیساتھ
نکاح کرے گا اور جنت میں اوس کے لئے موتی اور یاقوت اور زمرد کا محل بنائے گا اگر تمام دنیا اس
محل میں جمع کر دیجائے تو اوس کے اندر وہ ایسی سما جائے جیسے دنیا میں بکری کے باندھنے کی جگہ
اور ابن ابی الدنیا اور ابن ابی عاصم نے عثمان بن عفان رضہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے لہ مقالید السموات والارض کی تفسیر پوچھی آپ نے فرمایا وہ یہ چیزیں
ہیں لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ولا
حول ولا قوۃ الا باللہ الاول والآخر والظاہر والباطن بیدہ الخیر یحیی ویمیت

وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر پس جس شخص نے صبح کو دس مرتبہ اس کو پڑھا وہ ابلیس اور اوسکے لشکر سے محفوظ کیا جائے گا اور اس کو بہت ثواب دیا جائیگا اور جنت میں اوسکا ایکدرجہ بلند کیا جائیگا۔ اور حور عین کیساتھ اوسکا نکاح کیا جائیگا۔ اور اگر اس روز مر گیا تو شہیدوں کی موت سے پر لگائی جاسکی اور ابو ہریرہ رضی اللہ سے روائت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے اوس کو عینا کہتے ہیں جب وہ چلتی ہے تو اوس کے ساتھ ساتھ ستر ہزار چھوکریاں داہنی طرف اور اسیقدر بائیں طرف چلتی ہیں اور وہ حور کہتی ہے کہاں ہیں وہ لوگ جو اچھی باتیں بتلاتے تھے اور بری باتوں سے منع کرتے تھے۔

باب

ترمذی نے اور ابن ماجہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں ایذا نہیں دیتی مگر اوس کی بیوی کہ جو حور عین میں سے ہوتی ہے یہ بات کہتی ہے کہ خدا تجھکو قتل کرے اوس کو ایذامت پہونچا یہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا اور ابن وہب ؒ نے روائت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمسے ابن زید نے بیان کیا کہ جنت کی عورت سے کہ جو آسمان میں ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ اگر تیری خوشی ہو تو تجھ کو تیرا خاوند دکھادیں کہ جو دنیا پر ہے وہ کہتی ہے کہ ہاں اور اسکے لیئے پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں اور اوسکے اور اسکے مابین جسقدر دروازے ہوتے ہیں کہولدیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ عورت اسکو دیکھ لیتی ہے اور پہچان لیتی ہے اور برابر نگاہ باندھکر دیکھتی رہتی ہے یہانتک کہ اوس کو تمنا ہوتی ہے کہ جلد میرے پاس آجاتا اور دنیا میں اوسکا رہنا اوس کو بار گذرتا ہے اور جسطرح پر کوئی عورت اپنے پردیسی خاوند کی مشتاق ہوتی ہے اوسیطرح وہ بھی مشتاق رہتی ہے اور پہر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوس شخص کے اور اس کی بیوی کے مابین کچھ رنج پیدا ہو جاتا ہے کہ جیسے خاوند بیویوں میں ہوتا رہتا ہے اور اسکی بیوی اس کو ناخوش کردیتی ہے تو جنت کی عورت پر اسکی ناخوشی شاق گذرتی ہے اور وہ اسکی بیوہ کیطرف خطاب کرکے کہتی ہے تو ہلاک ہو اوس کو چھوڑدے میری شریک تیرے پاس یہ صرف تھوڑی سی راتوں کیلیئے ہے اور طبرانی نے صغیر میں حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روائت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ روزہ دار ہوکر صبح نہیں کرتا مگر اوس کے لیئے آسمان کے دروازے کہولدیئے جاتے ہیں اور اوسکے اعضا تسبیح کرتے ہیں اور آسمان والے اوسکے لیئے استغفار کرتے ہیں

پس اگر وہ ایک رکعت یا دو رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو آسمانوں میں اسکی روشنی پھیل جاتی ہے اور اسکی
بیویاں حور عین میں سے کہتی ہیں الٰہی اس کو وفات دیکر ہمارے پاس بلالے کہ ہم کو اوسکے دیکھنے
کا اشتیاق ہے اور ابن ابی الدنیا نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حور عین کی شمار تمسے بہت زیادہ ہے وہ اپنے خاوندوں کے لئے دعا
کرتی ہیں کہ یا الٰہی اسکو اپنے دین پر اعانت دے اور اس کے دل کو اپنی بندگی میں لگا اور اپنے
قرب سے ہمارے پاس اس کو پہنچا یا ارحم الراحمین۔ اور بیہقی نے شعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کو ایک سال سے دوسرے
سال تک ماہ رمضان آنے کے لئے آراستہ کیا جاتا ہے جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے
تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اور اوس ہوا کو مثیر کہتے ہیں اوسکی وجہ سے اشجار جنت کے
پتے بجتے ہیں اور جنت کے دروازوں کی کنڈیاں بجتی ہیں اور اس سے ایک ایسی گونج پیدا ہوتی
ہے کہ سننے والوں نے اس سے بہتر کبھی آواز نہ سنی ہوگی اوس آواز کو سنکر حور عین باہر آجاتی
ہیں یہانتک کہ جنت کے صحن میں جمع ہوجاتی ہیں اور ندا کرتی ہیں کہ کوئی شخص خدا سے منگنی کروانیوالا ہے
کہ خدا اوسکا نکاح کردے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اے رضوان جنت کے دروازوں کو کھولدے
اور اے مالک دوزخ کا دروازہ بند کردے ترمذی نے کہا ہے اس کے اسناد میں وہ شخص نہیں ہیں کہ جن کے
ضعف پر سب کا اتفاق ہے اور سعید بن منصور نے اپنے سنن میں یزید بن ابی مریم سلولی سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں مجھکو معلوم ہوا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی پکارنیوالا
خدا کو پکارتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں اور اسکے پکارنیکا جواب دیا جاتا ہے
اور حور عین آراستہ کیجاتی ہیں اور طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلام پھیرنیوالا نماز سے سلام پھیرتا ہے اور سلام پھیرنے کے
بعد یہ نہیں کہتا۔ اللھم اجرنی من النار وادخلنی الجنۃ وزوجنی من الحور العین تو فرشتے کہتے ہیں
افسوس اس شخص سے اتنا نہیں ہوسکتا کہ جہنم سے خدا کی پناہ مانگے اور جنت کہتی ہے افسوس ہے
اوس سے اتنا نہیں ہوسکتا کہ خدا سے جنت مانگے اور حور کہتی ہے اس سے اتنا نہ ہوسکا کہ خدا سے
درخواست کرتا کہ وہ حور عین سے اوسکا نکاح کرادے اور طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے
اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب نے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا
ہوتا ہے اور اسکے لئے جنتیں کھولدیجاتی ہیں اور اوسکے اور خدائے تعالےٰ کے مابین کو حجاب

اوٹہا دیئے جاتے ہیں اور حوریں استقبال کرتی ہیں جب تک کہ نہ تہوکے اور نہ ناک سنکے اور طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص رات کو تھوڑا سا کہانا کہا کر نماز میں گذارے تو برابر اوس حور عین کیساتھ جوار رہتا ہے جبتک کہ صبح کرے

باب } ابن وہب نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ جب مرد عورت کیساتھ صبح کرتا ہے تو آخرت میں اوس عورت کا نکاح اوس کے ساتھہ کیا جائے گا اور ابن سعد نے اپنے طبقات میں حضرت عکرمہ سے روایت کی ہے کہ اسما بنت ابی بکر زبیر بن عوام کی نکاح میں تہیں اور زبیر ان کے ساتھہ سختی سے پیش آتے تہے اونہوں نے اپنے باپ کے پاس آکر زبیر کی شکایت کی اونہوں نے فرمایا اے میری بیٹی صبر کر اسواسطے کہ جب عورت کا خاوند نیکبخت ہوتا ہے اور پھر وہ مرجاتا ہے اور وہ عورت اوس کے بعد نکاح نہیں کرتی تو خدائے تعالی جنت میں اون کو جمع کرے گا اور طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ام حبیبہ نے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ کسی عورت کے دنیا میں دو خاوند ہوتے ہیں اور وہ عورت مرجاتی ہے اور خاوند بھی مرجاتے ہیں پس جب وہ سب جنت میں جمع ہونگے تو عورت دونوں میں سے کس کے لئے ہوگی آپ نے فرمایا اوس کے لئے ہوگی جو ان دونوں میں سے اوس عورت کیساتھ خوش خلاقی سے پیش آیا تھا پھر آنجناب نے فرمایا خوش خلقی سے دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کی بھی۔

باب } عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں سمیط رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں رحم کرے خدائے تعالی اوس شخص پر کہ جو کسی عورت کیساتھ مبتلا کیا گیا اگرچہ وہ عورت بدصورت ہو اگر اوس شخص کو جنت کی عورتوں کا یقین ہو۔

باب } اہل جنت کے جماع کا بیان

خدائے تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِهُوْنَ یعنے جنتی لوگ اسروز ایک مشغلہ میں خوش ہونگے اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فی

شغل فاکھون کے متعلق روایت کی ہے کہ شغل سے ازالہ بکارت مراد ہے اور طبرانی اور بیہقی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اہل جنت جماع بھی کرینگے آپ نے فرمایا بہت جماع کرینگے اور منی نہ مرد کی نکلیگی اور نہ عورت کی اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو جنت میں سو آدمیوں کی قوت دیجائے گی ابو یعلی اور بیہقی نے بسند حسن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم جنت میں بھی اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے جسطرح دنیا میں بیویوں کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا قسم اوس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے صبح ہی صبح میں آدمی سو کنواریوں کے پاس جائے گا اور طبرانی نے بطریق حضرت امامہ رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آیا اہل جنت جماع کرینگے آپ نے فرمایا ہاں ایسے ذکر کیساتھ جماع کرینگے کہ جس کو سستی نہو گی اور ایسی شہوت کیساتھ کہ جس کو انقطاع نہو گا اور متواتر جماع کرینگے اور حارث بن ابی امامہ اور ابن ابی حاتم نے ہیثم طائی اور سلیم بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جنت میں جماع کرنے کی نسبت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا ایسی شرمگاہ کے ساتھ جماع کرینگے جو شہوت مند ہو گی اور آدمی ایک نشست سے چالیس برس کے قدر تک تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا رہے گا اس عرصہ میں اُسکی آنکھ کو بھی حرکت نہو گی اور وہ نشست اوس کے اوپر بار نہو گی اور جو کچھ اوسکا دل چاہے گا اور جس چیز سے اوسکی آنکھ ٹھنڈی ہو گی وہ اسکے لئے وہاں آجائے گی یہ حدیث مرسل ہے اور اسکے راوی معتبر ہیں اور بیہقی اور ابن عساکر نے جابر رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جنگ تبوک میں ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ آیا جنتی لوگ جماع کریں گے آپ نے فرمایا ایک ایک دن میں ایک ایک جنتی کو تم میں کے ستر آدمیوں سے بھی زیادہ قوت دیجائے گی۔ اور طبرانی نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کی پیشاب اور جنابت ایک پسینہ ہو گا پسینوں سے ان کے قدموں پر بہیگا جیسے مشک ہوتا ہے ابو احمد نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں نہ مردوں کی منی ہو گی اور نہ عورتوں کی اور ہناد نے ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جماع حسب لخواہ کرینگے

اور اولاد نہوگی اور نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اوراونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم جنت میں جماع کرینگے آپ نے فرمایا ہاں قسم ہے اُسذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بہت قوت کیساتھ جماع کرینگے اور جب وہ شخص عورت کے پاس سے اُٹھ جاوے گا تو پھر پاک اور پاکیزہ ہوجائیگی اور پھر عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں ابوعمر رحمہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن جب اپنی بیوی کا قصد کرے گا تو اوسے کنواری پائے گا۔

باب

ترمذی نے حسن بیان کرکے اور بیہقی اور ابوشیخ نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو حمل پیدائش اور دانتوں کا برآمد ہونا حسب دلخواہ ایک گھڑی میں ہوجائے گا ترمذی نے بیان کیا ہے کہ اہل علم کا اسبات میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں جنت میں جماع ہوگا اور اولاد نہوگی اوسیطرح طاوس اور مجاہد اور نخعی رحمہ سے مروی ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے اس حدیث میں کہا ہے کہ اگر خواہش کرے گا تو اولاد ہوگی مگر اولاد کی خواہش ہی نکرے گا اور اسیطرح لقیط کی حدیث میں مروی ہے کہ اہل جنت کی اولاد پیدا نہوگی اور ایک جماعت کا قول ہے کہ اگر انسان خواہش کرے گا تو جنت میں اولاد بھی ہوگی اور اوستاد ابوسہل نے سعلوکی نے اسی حدیث کو ترجیح دی ہے میں کہتا ہوں اسکی تائید اس سے ہوتی ہے کہ ابوسعید رحمہ کی اول حدیث زہد کے بیان میں اوستاد کے پاس یہ ہے کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ اولاد سے آنکھوں میں ٹھنڈک ہوتی ہے اور سرور کا تتمہ ہے پس آیا اہل جنت کی بھی اولاد ہوگی آپنے فرمایا جب خواہش کرے گا الی آخر الحدیث اور اصبہانی نے ترغیب میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اہل جنت میں سے جب کوئی شخص خواہش کرے گا تو اوسکا حمل اور دودھ اور دودھ کا چھوڑنا اور اسکی جوانی سب ایک ساعت میں ہوجائے گی اور بیہقی نے مرفوعاً اس طرح سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی شخص جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا۔ اسکے اولاد ہوجائے گی۔ میں کہتا ہوں یہ بات لقیط کی حدیث سابق کے موافق نہیں ہے اسکے اندر جو یہ لفظ ہے کہ تو الد نہوگا اور اسمیں جماع کے مرتب ہونیکی نفی ہے جیسے دنیا میں دستور ہے اور یہاں اسبات کو ثابت کیا گیا ہے کہ جب جنتی خواہش کرے گا اوس کے اولاد ہوگی اور اسیطرح

جنت میں کھیتی بھی ہر وقت نہوگی جب خواہش کرے گا اوسوقت ہوگی اور پیشتر گذر چکا ہے
کہ جنت میں ایک مخلوق ایسی پیدا کرے گا کہ جسکو باقیماندہ جنت میں جگہہ دیگا پس اس سے کون
چیز مانع ہے کہ خدا تعالیٰ اہل جنت کیلئے اولاد بھی پیدا کرے۔

باب اہل جنت کے سماع اور غنا کا بیان

خدائے تعالے فرماتا ہے فی روضة یحبرون یعنی وہ
باغ میں اون کی خاطر داری کیجائے گی اور بیہقی نے یحیی بن ابی کثیر سے یحبرون کی تفسیر
میں بیان کیا ہے کہ اوس سے جنت کی سماع مراد ہے اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جسکی درازی جنت کے برابر اوس کے
کنارے کنواری عورتیں ہیں جو برابر کھڑی ہوئی ہیں وہ بہت خوشصورت آواز سے گائیں گی
جس کو خلقت سنکر خیال کرے گی کہ جنت میں اوس کے برابر کوئی لذت نہیں ہے کسی نے
عرض کیا اے ابوہریرہ یہ کیا گائیں گی اونہوں نے کہا تقدیس و تسبیح اور تحمید اور پروردگار کی
ثنا بیہقی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روائت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جو جنت میں داخل ہو مگر اوس کے سر اور اوس کے پاؤں
کے پاس حور عین بیٹھی ہوئی ہونگی کہ جو اوس کے پاس بہت عمدہ آواز سے جو کسی انسان یا جن نے
نہ سنی ہوگی گائیں گی اور وہ شیطانی راگ نہوگا بلکہ خدائے تعالیٰ کی تحمید و تقدیس بیان
کرینگی۔ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روائت کی ہے کہ اون سے
کسی نے دریافت کیا کہ آیا جنت میں غنا ہوگا اونہوں نے فرمایا کہ مشک کے ٹیلوں پر خدائے تعالیٰ
کی بزرگی جنتی لوگ ایسے آواز سے بیان کریں گے کہ کانوں نے ایسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی
اور ابن ابی الدنیا نے بسند جید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روائت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں حوریں یہ گائیں گی کہ ہم خوبصورت حوریں ہیں
بزرگ خاوندوں کو ہم کو ہدیہ دیا گیا ہے اور احمد نے زہد کے بیان میں مالک بن دینار سے روائت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام کو عرش کے پایہ کے پاس کھڑا کیا جائے گا اور خدا تعالے
فرمائے گا کہ اے داؤد اوس خوش الحان کیساتھ جس سے دنیا میں تو میری بزرگی بیان کرتا تھا

یہاں تک میری بزرگی بیان کرو حضرت داؤد علیہ السلام عرض کرینگے اے میرے پروردگار
کس طرح سے بیان کروں کہ تو نے میری خوش الحانی کو سلب کر لیا تھا خدائے تعالی فرمائیگا میں
آج پھر تمکو وہ خوش الحانی عطا کرتا ہوں پس حضرت داؤد علیہ السلام ایسی آواز نکالینگے جس سے
اہل جنت کو جنت کی نعمتوں سے بے رغبتی ہو جائیگی اصبہانی نے ترغیب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آیا جنت میں سماع ہوگا کیونکہ مجھکو
سماع پسند ہے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے خدا تعالے جنت
کے درخت کو حکم دیگا کہ میرے بندوں کو راگ سنا جنہوں نے اپنی جانوں کو گانے بجانے سے
روک کر میری یاد میں مشغول کیا تھا پس وہ درخت ایسے ایسے آوازوں سے گائیگا کہ مخلوق نے کبھی
ایسی آواز نہیں سنی ہوگی اور وہ گانا تسبیح اور تقدیس ہوگا اصبہانی نے محمد بن مسکور سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی آواز دیگا کہاں ہیں وہ
لوگ جو اپنی جانوں کو راگ سے اور شیطانی باجوں سے بچاتے تھے اور انکو مشک کے باغیچوں میں جگہ دو
پھر فرشتوں سے ارشاد ہوگا کہ انکو میری حمد اور ثنا سناؤ اور انکو آگاہ کردو کہ انکے لئے نہ خوف ہے
اور نہ انکو غم ہوگا حکیم نے نوادر الاصول میں ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ
کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے راگ کی آواز کیطرف کان لگایا
جنت میں روحانیوں کے گانا سننے کی اس کو اجازت نہ دیجائیگی لوگوں نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ روحانی کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا اہل جنت کے فرشتے ہیں اور دیلمی نے جابر بن عبد اللہ
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قیامت کا
روز ہوگا تو خدائے تعالی فرمائیگا کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں کو شیطانی باجوں سے محفوظ
رکھتے تھے انکو جدا کر دو پس انکو مشک کے ٹیلوں پر جدا کر کے جمع کر دیا جائیگا پھر فرشتوں کو حکم
ہوگا کہ انکو میری تسبیح و تحمید اور تہلیل سناؤ فرمایا آنحضرت نے پس فرشتے ایسی آوازوں سے
تسبیح بیان کرینگے کہ جنت والوں نے ایسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی

باب | سونے کے برتنوں کا بیان

خدائے تعالے فرماتا ہے ویطاف علیہم بآنیة من فضة
واکواب کانت قواریرا قواریر من فضة قدروها تقدیرا یعنی اونکو اوپر چاندی کے

برتن پھیرے جائیں گے اور پیالے جو شیشے کے ہونگے اور وہ شیشہ چاندی کی قسم کے جن کو
ایک اندازہ کیساتھ بنایا ہے اور فرماتا ہے یطاف علیہم بصحاف من ذہب و اکواب یعنے انکے
اوپر سونے کی رکابیاں اور پیالے پھیرے جائینگے۔ ابن جریر اور بیہقی نے عوفی کے طریق کے
ساتھ حضرت ابن عباس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ برتن چاندی کے ہونگے اور انمیں
صفائی شیشہ کی ہوگی اور اندازہ کیساتھ انکا بنانا یہ ہوگا کہ ہاتھ میں اچھی طرح سے آسکینگے اور
بیہقی نے بطریق عکرمہ حضرت ابن عباس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تو دنیا کی
چاندی لیکے کر پیٹ کے جیسی مکھی کے پر کے برابر باریک کرے تو اسکے باہر سے پانی نہیں
نظر آسکتا مگر جنت کے شیشوں میں دونوں باتیں موجود ہونگی سفیدی چاندی کی سی اور صفائی
شیشے کی سی اور ابن ابی حاتم نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں
کوئی چیز ایسی نہیں ہے مگر دنیا میں اسکی شکل تمکو دیگئی ہے بجز ان شیشوں کے کہ جو چاندی کے ہونگے
اور بیہقی نے ابن عمر سے یطاف علیہم بصحاف من ذہب کے متعلق روایت کیا ہے کہ
جنتی کے پاس ستر رکابیاں لائی جائینگی ہر رکابی میں جدا قسم کا کھانا ہوگا جو دوسری میں
نہوگا اور ہناد نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنیہ بڑے بڑے پیالے اور اکواب
چھوٹے چھوٹے پیالے اور انکی تقدیر کے یہ معنے ہیں کہ نہ اسقدر بھرے ہونگے کہ ان میں سے
پانی گرتا جائے اور نہ خالی ہونگے اور مجاہد نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اکواب وہ پیالے ہیں
کہ جنکے پکڑنے کے دستے نہ بنے ہوئے ہوں۔

باب | جنت کی خوشبوؤں کا بیان

ابن مبارک نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں مہندی اعلےٰ درجہ کی جنت کی خوشبو
ہوگی اور جنت میں عمدہ عمدہ گھوڑے اور عمدہ اونٹ ہونگے جنپر جنتی سوار ہونگے۔

باب | خدائے تعالی فرماتا ہے والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنے ہر دروازہ سے

ان کے فرشتے یہ کہتے ہوئے آوینگے کہ تم پر رحمت ہو کہ تم نے صبر کیا تمہارے پس آخرت کا گھر بہت اچھا ہے

اور فرماتا ہے لا یسمعون فیہا لغوا ولا تاثیما الا قیلا سلاما سلاما یعنے جنت
میں بیہودہ بات نہ سنینگے اور نہ گناہ کی بات وہاں کی بات یہی ہوگی کہ رحمت ہو رحمت
اور فرماتا ہے لا تسمع فیہا لاغیۃ یعنے تو جنت میں بیہودگی نہ سنے گا اور فرماتا ہے
ونزعنا ما فی صدورہم من غل یعنے نکالے ان کے دلوں کے کینہ کو نکال لیا بیہقی نے حضرت
ابن عباس سے لا یسمعون فیہا لغوا ولا تاثیما کو روایت کیا ہے کہ لغو سے باطل مراد ہے
اور تاثیم سے جھوٹ اور بیہقی نے مجاہد سے لا یسمعون فیہا لغوا کے متعلق روایت کی
ہے کہ وہ گالیاں نہ بکینگے۔ اور لا تسمع فیہا لاغیۃ کے یہ معنے ہیں کہ اسمیں گالیاں نہ ہونگی
اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں عبد الکریم بن رشید سے روایت کی ہے کہ جب جنتی
جنت کے دروازہ پر پہونچینگے تو اونٹ کی طرح ایک دوسرے سے ملینگے اور جب جنت میں پہنچ جاوینگے
تو خدائے تعالے ان کے دلوں کے کینہ کو دور کر دے گا۔ پھر وہ بھائی بھائی ہو جاوینگے۔

باب اہل جنت کے خادموں اور لڑکوں کا بیان۔

خدائے تعالے فرماتا ہے ویطوف علیہم غلمان لہم کانہم لؤلؤ مکنون
یعنے ان کے غلام ان پر پھرینگے جیسے چھپے ہوئے موتی ہوتے ہیں اور فرماتا ہے
ویطوف علیہم ولدان مخلدون اذا رایتہم حسبتہم لؤلؤا منثورا۔
یعنے ان پر ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھرینگے جب تو ان کو دیکھے تو بکھرے ہوئے موتی خیال کرے
بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ادنے درجہ کا جنتی ایسا ہوگا کہ ہزار غلام
اوس کی خدمت میں دوڑیں گے اور ہر خادم کی جدی جدی خدمت متعلق ہوگی اور پھر اونہوں
نے یہ آیت پڑھی اذا رایتہم حسبتہم لؤلؤا منثورا اور ابن ابی الدنیا نے حضرت انس رض
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنتیوں میں کمتر درجے
کا جو شخص ہوگا اسکے سر پر دس ہزار خادم کھڑے رہینگے اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو ہریرہ رض
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ادنے درجہ کے جنتی کیلئے اور انمیں سے کوئی درحقیقت
ادنیٰ نہیں ہے) وہ شخص ہوگا کہ صبح وشام پانچ ہزار خادم اسکے لئے کھڑے رہینگے اور ہر خادم کیلئے
جدا خدمت ہوگی۔

باب جنت کے گھوڑوں اور پرندوں اور وحشی جانوروں کا بیان

ترمذی اور بیہقی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے
کہا یا رسول اللہ بھلا جنت میں گھوڑا ہوگا آپ نے فرمایا اگر اللہ نے تجھکو جنت میں داخل کر دیا تو یاقوت
سرخ کی گھوڑی پر سوار ہو کر اڑاتا جانا چاہے گا مگر تو سوار ہو جائے گا پھر ایک شخص نے عرض کیا یا
رسول اللہ بھلا جنت میں اونٹ ہوگا تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو ایسا نہیں فرمایا کہ
اوسکے صاحب سے فرمایا تھا مگر یہ فرمایا کہ اگر خدا تجھکو جنت میں داخل کریگا تو جس چیز کو تیرا
دل چاہے گا اور تیری آنکھوں میں لذت دے گی وہی چیز تیرے لئے موجود ہوگی اور ترمذی نے
حضرت ابو ایوب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو
گھوڑوں کا شوق ہے بھلا جنت میں گھوڑے بھی ہونگے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر تو جنت میں داخل ہوگا تو تیرے لئے یاقوت کا گھوڑا لایا جائے گا جسکے دو بازو ہونگے
تو اسپر سوار ہو جائے گا اور جہاں تو چاہے گا وہ گھوڑا تجھکو اوڑائے پھریگا اور ابن المبارک نے
حسن بن مالک سے روایت کی ہے کہ منجملہ بہشت کی نعمتوں کے ایک یہ ہوگی کہ وہ سوار ہونگے اور
نجیبی اونٹوں پر سوار ہو کر ایک دوسرے کی ملاقات کیلئے آوینگے اور جمعہ کے دن انکے پاس زین
کسے ہوئے اور لگام دئیے ہوئے گھوڑے آوینگے وہ نہ لید کرینگے اور نہ پیشاب جنتی ان پر سوار ہو کر
جہاں پہنچنا چاہینگے پہنچینگے اور ابن ابو الدنیا اور ابو الشیخ اور اصبہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
روایت کی ہے وسکے اوپر سے جوڑے پیدا ہوتے ہیں اور نیچے سے ابلق گھوڑے سونے کے
جنکی زین اور لگام موتی اور یاقوت کی ہوتی ہیں اور وہ گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں اور جہاں تک
کی نگاہ پہنچتی ہے وہیں انکا قدم پہنچتا ہے نہ وہ لید کرتے ہیں اور نہ پیشاب اولیاء اللہ ان پر
سوار ہونگے اور جہاں چاہینگے اون کو اوڑا لیجاوینگے اور ان کو دیکھکر ان کے نیچے والے کہینگے
اے پروردگار ہمارے انہوں نے ہمارے نور کو مٹا دیا یہ کون لوگ ہیں حکم ہوگا یہ خرچ کیا کرتے
تھے اور تم بخل کیا کرتے تھے اور یہ قتال کرتے تھے اور تم نامردی کرتے تھے اور ابن مبارک نے
اور ہناد نے حضرت حسن سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ جنت میں ایسے پرند ہیں کہ جیسے خراسانی اونٹ وہ آدمی کے پاس آوینگے وہ ان میں سے کھائیگا
پھر وہ جانور ایسے چلے جاوینگے کہ گویا ان سے کچھ کم نہیں ہوا اور ابن ابی الدنیا نے بسند حسن

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک پرندہ ہے اوس کے ستر پر ہیں وہ جانور آکر آدمی کی رکابی میں گر پڑیگا وہ اپنے بازو جہاڑیگا اور اوسکے ہر پر سے ایک قسم کا کہانا گر پڑیگا وہ کہانا برف سے زیادہ سفید اور مسکہ سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں اور نہیں کوئی کہانا دوسرے کے مشابہ ہوگا پہر وہ جانور اڑ جائیگا اور ہناد نے مغیث بن سمی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ طوبے جنت میں ایک درخت ہے جنت کے اندر کوئی ایسا گہر نہیں ہے مگر اوسد رخت کی شاخوں میں سے کوئی شاخ اس گہر کو سایہ کرتی ہے اسمیں طرح طرح کے پہل ہیں اور اُسکے اوپر خراسانی اونٹوں کے برابر پرند بیٹھے رہتے ہیں پس جب کوئی شخص کسی جانور کی خواہش کرے گا تو اس کو کہا جائیگا وہ جانور اپنے دستر خوان پر گر پڑے گا. اور وہ شخص اوسکی ایکطرف سے گوشت بریاں کہائے گا اور دوسری طرف سے پکا ہوا پہر وہ جانور بدستور سابق ہو کر اڑ جائے گا. ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے اور احمد نے بسند صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

باب جنت کے بازاروں کا بیان

مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک بازار ہے اسمیں مشک کے ٹیلے ہیں جنتی لوگ ہر جمعہ کے روز وہاں آئینگے اور شمالی ہوا وہاں چلیگی اور اوس مشک کو اون کے چہروں میں اور کپڑوں میں اوڑا اور ڈالدیگی اور اسوجہ سے اونکا حسن وجمال زیادہ ہوجائے گا تو ان سے اُن کے گہر والے کہینگے۔ خدا کی قسم تمہارا حسن وجمال یہاں سے جانیکے بعد اور بہی زیادہ ہوگیا ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشبو سو برس کی راہ سے معلوم ہوگی اور اسکی خوشبو کو عاق اور قطع کرنیوالا اور بوڑہا زناکار اور وہ شخص جو اپنے تہبند کو اوتار کر گہسیٹتا ہو نہ پہنچیگا اور جنت میں ایک بازار ہے اوسمیں کسی قسم کی خرید وفروخت نہوگی مگر وہاں مردوں کی اور عورتوں کی صورتیں ہونگی اور دنیا کے دنوں کے اعتبار سے بقدر ایک ایک دن کو وہاں جمع ہونگے

انہیں جنتی لوگ ان صورتوں کے پاس جمع ہونگے پس جو شخص جس صورت میں ہونا چاہے گا وہ اس
صورت میں ہو جاوے گا اور ترمذی نے حضرت علی رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک بازار ہے اسمیں خرید و فروخت کچھ نہوگی
مگر وہاں مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہونگی جب کوئی جنتی کسی صورتمیں ہونے کا ارادہ کریگا
اس صورت میں آجاوے گا۔ اور اس بازار میں حوروں کے اجتماع ہونگے اور بلند آوازوں سے گاوینگی
مثل مخلوق نے نہ سنی ہوگی یہ گاوینگی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہم کبھی ہلاک نہونگی اور ہم ہمیشہ
خوش رہنے والیاں ہیں ہم کبھی تکلیف نہونگی اور ہم ہمیشہ خوش رہنے والیاں ہیں ہم کبھی ناراض
نہونگی اور خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو ہمارے لئے ہوگا اور ہم اوس کے لئے اور ابو یعلی نے
حضرت ابا بکر صدیق رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اہل جنت آپس میں خرید و فروخت
نکرینگے اور اگر خرید و فروخت کرتے تو کپڑے کی کرتے اور طبرانی نے صغیر میں حضرت ابن عمر رضی
سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر خدائے تعالے
اہل جنت کیلئے اگر تجارت کی اجازت دیتا تو بزازی اور عطر فروشی کی اجازت دیتا

باب اہل جنت کی کھیتی کا بیان

بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ایک شخص اہل جنت میں سے اپنے پروردگار سے کھیتی کی اجازت چاہیگا خدائے تعالے
فرمائیگا کہ تیرے پاس تیرے حسب منشا چیزیں موجود نہیں ہیں وہ کہیگا ہاں ہیں لیکن مجھکو کھیتی کرنے کا
شوق پیدا ہوا ہے آنجناب صلعم نے فرمایا پس وہ کھیتی کریگا اور بیج ڈالیگا پس وہ اوگیگی اور
جمکر اور بڑھکر کٹ جاوے گی اور پہاڑ کے برابر ڈھیر لگ جاوینگے پس خدائے تعالے
فرماوے گا اے ابن آدم تجھکو کسی چیز سے سیری نہیں ہوتی اور ابو نعیم نے حلیہ میں عکرمہ سے
روایت کی ہے کہ کوئی شخص جنت میں اپنی جگہ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا ہوگا اور اپنے دل میں بغیر
ہونٹوں کے ہلائے یہ بات کہیگا کہ اگر خدائے تعالے نے مجھکو اجازت دیتا تو کھیتی کرتا
اور اسکو علم نہوگا کہ فرشتے جنتوں کے دروازے پکڑے ہوئے کھڑے ہونگے اور کہینگے
سلام علیکم یہ شخص سیدھا ہو کر بیٹھ جاوے گا وہ کہینگے کہ تیرا رب

کہ تو نے اپنے دلمیں کچھ آرزو کی تھی اور مجھکو اسکا علم ہو گیا اور خدا ئے تعالے نے یہ حکم بھیجا ہی بعد فرمایا کہ اس حکم کو پھیر وہ شخص جو داہنے اور بائیں اور آگے اور پیچھے پھیرے گا اور جس چیز کی ہوسے ذرا سی کمی ہوگی اوس چیز کے ڈھیر پہاڑ کے برابر ہو جائینگے پس خدا ئے تعالے عرش کے اوپر سے اسے فرمائے گا اے ابن آدم اسے کہا ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتا ہے۔

باب وسیلہ کا بیان

مسلم نے حضرت ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جب تم موذن کو آذان دیتے سنو تو جو کچھ وہ کہے تم بھی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو پھر خدا سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو کہ وہ جنت میں ایک درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں سے بجز ایک بندے کے کسی کو زیبا نہ ہوگا اور مجھکو امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کریگا اوسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگی ۔

باب

طبرانی نے ابو الدردا سے روایت کی ہے فرمایا رسول خدا نے جنت عدن میں بجز انبیا اور شہدا اور صدیقین کے اور کوئی نہیں ہے اور اسمیں وہ چیزیں ہیں کہ کسی نے انکو نہیں دیکھا اور نہ کسی بشر کے قلب پر اوسکا خطرہ گذرا اور نیز حضرت فاطمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ہماری ماں حضرت خدیجہ کہاں ہیں آپ نے فرمایا کہ بانسوں کے ایک مکان میں ہیں جسمیں بیہودگی ہے اور نہ مشقت اور مریم اور آسیہ کے بیچ میں ہیں حضرت فاطمہ نے عرض کیا آیا انہیں بانسوں کا مکان ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ایسے موتی اور جواہرات اور یاقوت پرو ئے ہوئے ہیں ۔

باب

خدا ئے تعالے فرماتا ہے۔ اذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا یعنے جب تو وہاں دیکھیگا تو دیکھیگا نعمت اور بڑی بادشاہت ۔ ابو سلیمان صاحب رح نے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے کہ ملک کبیر یہ ہوگا کہ رب العزت کا قاصد جنتی کے پاس تحفہ جات اور پاکیزہ چیزیں لیکر آئیگا اور جب تک وہ اجازت نہ لیگا اسکے پاس نہ پہنچ سکیگا۔

اور یہ قاصد چوبدار سے کہیگا میرے لئے شہنشاہ کے نزدیک سے اجازت مانگ کہیں اوسکے پاس
تک نہیں پہونچ سکتا پس یہ چوبدار دوسرے چوبدار سے کہیگا اور اسیطرح ایک چوبدار دوسرے
چوبدار سے کہتا چلا جائے گا یہانتک کہ وہ جنتی اس قاصد کو اجازت دیگا اور اوسکے مکان
سے دارالسلام کیطرف ایک دروازہ ہوگا جب جنتی چاہیگا اوس دروازہ سے بلا اجازت چلا
جائیگا پس ملک کبیر یہی ہے کہ رب العزت کا قاصد اوس جنتی کے پاس بلا اجازت نہ آسکیگا
اور یہ جنتی اپنے پروردگار کے پاس بلا اجازت چلا جائے گا اور ابن وہب نے حضرت حسن بصری
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنی درجے کا جنتی
ایسا ہوگا کہ دس ہزار خادموں کیساتھ سوار ہوگا اور وہ خادم ہمیشہ رہنے والے ہونگے اور اسکی سواریاں
یاقوت سرخ کا گہوڑا ہوگا اوس کے سونیکے پر ہونگے جب تو وہاں دیکھیگا تو نعمت اور
بڑا ملک نظر آئے گا۔

باب

خدائے تعالے فرماتا ہے ورضوان من اللہ اکبر یعنے خدا کی رضامندی بہت بڑی چیز ہے شیخین نے
ابو سعید خدری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے تعالےٰ اہل بہشت سے فرمائیگا اے اہل جنت
وہ کہینگے اے ہمارے پروردگار لبیک وسعدیک یعنے حاضر ہیں اور اطاعت کیلئے تیار ہیں
خدائے تعالے فرمائے گا آیا تم راضی ہوگئے سو وہ عرض کرینگے کیا وجہ کہ ہم راضی نہوں باوجودیکہ
تونے ہمکو وہ چیز عطا فرمائی ہے کہ جو تمام مخلوق میں کسی کو عطا نفرمائی خدائے تعالی فرمائیگا
کیا میں تمکو اس سے افضل چیز عطا فرماؤں عرض کرینگے اس سے افضل کیا ہوگا خدائے
تعالی فرمائے گا اپنی رضامندی میں تمہارے اوپر اوتارتا ہوں بس میں تم سے کبھی ناراض
نہونگا اور طبرانی نے جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع بیان کی ہے کہ جب اہل جنت بہشت
میں داخل ہونگے خدائے تعالے فرمائیگا اے میرے بندو کیا تم کچھ مجھ سے مانگتے ہو کہ میں تم کو
اور عطا کروں وہ عرض کرینگے کہ اے ہمارے پروردگار جو کچھ تونے ہم کو دیا ہے اس
سے بہتر اور کیا ہوگا خدائے تعالے فرمائے گا رضوان اکبر یعنے میری رضامندی
بہت بڑی چیز ہے۔

باب

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا یعنے چلا جائے گا ان لوگوں کو جو اپنے پروردگار سے ڈرے جنت کیطرف گروہ گروہ۔ ابن ابی الدنیا نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا کی نسبت سوال کیا کہ وفد سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا وہ لوگ سوار اوٹھائے جائینگے پھر فرمایا قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب وہ قبروں سے اوٹھینگے تو ان کے لئے سفید اونٹنیاں پروں والی جائینگی اور ان کے اوپر سونیکے کجاوے ہونگے اور ان کی جوتیوں کے تسمے چمکدار نور کے ہونگے اور ہر قدم حد نظر کے برابر ہوگا یعنے جہانتک کہ نگاہ پہونچے اسطرح پر سوار ہوکر جنت کے دروازوں پر پہونچینگے اور جاکر دیکھینگے کہ سونے کے پتروں پر یاقوت سرخ کا کنڈہ لگا ہوا ہے اور جنت کے دروازے پر ایک درخت دیکھینگے اوسکی جڑہ سے دو چشمے بہتے ہیں جب ایک چشمہ کا پانی پئینگے تو انکے چہروں پر نعمت کی تازگی پھیل جائے گی اور جب دوسرے چشمے سے وضو کرینگے تو ان کے بال کبھی گرد آلودہ نہونگے پس وہ اس کڑی کو سونے کے پتروں پر مارینگے پس اے علی تو اس کڑی کے بجنے کی آواز سنتا اسوقت ہر حور کو معلوم ہوجائے گا کہ اوسکا خاوند آگیا اور جلدی کے مارے زمین پر اوسکا پیر نہ ٹھہر سکیگا اور اپنے خیمے سے نکلکر جنتی کے گلے لگ جائے گی کہ تو میرا خاوند ہے اور میں تجھے پیاری ہوں اور میں آئی ہوں کبھی ناخوش نہوں گی اور کرم سے رہنے والی ہوں کبھی تکلیف نہ اٹھاؤں گی اور ہمیشہ رہنے والی ہوں کبھی کوچ نہ کروں گی پس وہ جنتی ایسے مکان میں داخل ہوگا کہ اوسکی بنیاد کی بلندی چھت تک ایک لاکھ گز ہوگی اور موتی اور یاقوت کی پتھر پر اسکی نیو قائم ہوگی اور سرخ سبز زرد رنگ کی دھاریاں اسمیں بنی ہونگی کوئی دھاری کسی کی مشابہ نہوگی وہ شخص اپنی نشستگاہ پر آئے گا تو دیکھیگا تخت پر تخت رکھا ہوا ہوگا اور اسپر ستر فرش بچھے ہوئے ہونگے اور ان فرشوں پر ستر بیویاں ہونگی ہر بیوی ستر جوڑے پہنے ہوئے جنکے ساق کا مغز جوڑوں کے اندر نظر آئے گا اور ایک رات کی مدت میں وہ ان کے جماع سے فارغ ہوگا۔ جنتیوں کے نیچے نہریں جاری ہونگی نہر کا پانی کبھی متغیر نہوگا اور وہ پانی صاف ہوگا اسمیں کدورت نہوگی اور وہ شہد صاف کی نہریں ہونگی کہ جو مکھی کے پیٹ سے نہ نکلا ہوگا اور شراب کی نہریں ہونگی جنمیں پینے والوں کو لذت آئیگی

ولا یمسنا فیھا لغوب یعنے شکر ہے اوس خدا کا جسنے ہمارا غم دور کیا بلاشبہ ہمارا پروردگار بڑا
بخشنے والا قدر کرنیوالا ہے جسنے ہم کو ہمیشگی کے گہر میں اوتارا اپنے فضل سے جسنے ہم کو نہ رنج دیا
اور نہ تکلیف اور فرماتا ہے والملئکۃ یدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنے اور ہر دروازے سے اُن کے پاس فرشتے داخل ہونگے
اور کہینگے سلام ہے اوپر رحمت کہ تم نے صبر کیا تہا پس آخرت کا مکان خوب ہے ؛

ابن حبان نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
کہ تمام مخلوق الٰہی میں سے پہلے جنت میں فقراء مہاجرین داخل ہونگے جنسے قلعے بند کئے
جاتے ہیں اور جنسے صدمات روکے جاتے ہیں اور انہیں سے کوئی مرجاتا ہے اور اپنی حاجت
دل میں لیجاتا ہے اور اس کو پورا نہیں کرسکتا ہے خدا تعالیٰ جس فرشتے کو چاہے گا اپنے فرشتوں
میں سے حکم دیگا تم اوس کے پاس جاکر آداب بجا لاؤ اور فرشتے کہینگے اے ہمارے پروردگار
ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری تمام مخلوق میں تیرے برگزیدہ ہیں کیا تو ہمکو
یہ حکم دیتا ہے کہ ہم ان کے پاس جاکر انکو سلام علیک کریں خدا تعالیٰ فرمائے گا یہ ایسے
بندے تھے کہ مجھکو پوجتے تھے اور کسیکو میرا شریک نہیں گردانتے تھے اور انسے قلعے روکے
جاتے تھے اور مصیبتیں رفع ہوتی تہیں اور انہیں سے کوئی مرتا تہا تو اسکی حاجت اوس کے دلمیں
رہجاتی اسے پورا نہیں کرسکتا تھا فرمایا آنجناب نے پس فرشتے اسوقت اسکے پاس آوینگے
اور ہر دروازہ سے یہ کہتے ہوئے داخل ہونگے - سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار
اور بخاری نے اسطرح سے روایت کی ہے کہ کوئی دوزخی دوزخ میں نہ داخل ہوگا مگر جنت میں اپنا
مقام دیکھیگا اگر اچھا کام کرتا تو وہ اسکو ملتا اور یہ اسلئے اسکو دکھلایا جائے گا کہ حسد پیدا ہو
اور کوئی جنتی جنت میں نہ داخل ہوگا مگر دوزخ میں اپنا مقام دیکھے گا کہ اگر برا کام کرتا تو اسمیں
رہتا ہوتا اور اس دکھانیسے یہ مقصود ہوگا کہ اور زیادہ شکر کرے اور مسلم نے ابو سعید خدریؓ
اور ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ
فرمایا آنجناب نے کہ ایک منادی آواز دیگا کہ تم صحیح اور سالم رہوگے اور کبھی بیمار نہوگے اور تم زندہ
رہوگے کبھی نہ مروگے اور جوان رہوگے کبھی بوڑھے نہوگے اور عیش میں رہوگے کبھی
تکلیف نہ اوٹھاوگے اسی کی نسبت جناب باریتعالیٰ فرماتے ہیں ونودوا ان تلکم الجنۃ
اورثتموھا بما کنتم تعملون ؛

باب

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اولٰئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس یعنی وہی لوگ وارث ہونیوالے ہیں کہ جو فردوس کے وارث ہونگے ابن ماجہ اور بیہقی نے بسند صحیح ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جسکے دو گھر نہوں ایک گھر دوزخ میں اور ایک گھر جنت میں پس جب انسان مر جاتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے تو اہل جنت اسکے گھر کے وارث ہوتے ہیں اسی کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے اولٰئک ھم الوارثون اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص اپنے وارث کو میراث دینے سے گریز کرے خدا تعالیٰ جنت میں اسکی میراث کو قطع کریگا ؎

باب

اہل جنت کے صفات اور انکی عمر اور رنگ اور طول و عرض اور انکی بیویوں کا بیان

شیخین نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اول گروہ کہ جو جنت میں داخل ہوگا اوسکی صورت مثل چودہویں رات کے چاند کی ہوگی اور اونکے بعد جو لوگ داخل ہونگے اونکی صورت نہایت روشن ستارے کے برابر ہوگی اور وہ لوگ نہ پیشاب کرینگے اور نہ پاخانہ اور نہ تھوک اور نہ رینٹھ اور انکی کنگھیاں سونے کی ہونگی اور انکا پسینہ مشک جیسا ہوگا اور انگوٹھیاں اگر کی اور بیویاں حور عین اور سب کی عادتیں ایک شخص کی عادت پر یعنے یکساں اور انکی قد و قامت آسمان میں یعنے طول میں انکے باپ آدم کے قد کے برابر ساٹھ ہاتھ اور شیخین نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جو شخص جنت میں داخل ہوگا حضرت آدم کے قد کے مانند اوسکا طول ساٹھ ہاتھ کا ہوگا اور ابن ابی الدنیا نے بسند حسن حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہونگے تو انکی ڈاڑھی وغیرہ کے بال نہونگے بے ریشے ہونگے گورے اور سر کے بال گھونگروالے ہونگے سب تینتیس تینتیس برس کے اور سب کا قد حضرت آدم کے قد پر ہوگا ساٹھ ہاتھ لمبا اور سات ہاتھ چوڑا اور طبرانی نے اوسط میں بسند جید حضرت انس رضی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہونگے تو حضرت آدم کے طول کے موافق انکا طول ساٹھ گز کا ہوگا با شاہ گز و لسنی اور حسن یوسف علیہ السلام کا سا اور پیدائش حضرت عیسیٰ کی سی ہوگی یعنی تینتیس تینتیس ۳۳ ۳۳ برس کی ہونگی اور زبان محمد کی سی ہوگی اور بالو لسنی انکا بدن صاف ہوگا اور بے ریشے اور سرمگین

ازہری نے بیان کیا ہے کہ ابلہ وہ شخص ہے کہ جسکی طبیعت میں بھلائی ہو اور شرارت کرنی نہ جانتا ہو اور ذہبی نے بیان کیا ہے کہ ابلہ وہ لوگ ہیں کہ جنکا دل لوگوں کیطرف سے صاف ہے اور لوگوں کیساتھہ انکو حسن ظن رہتا ہے اور مسلم نے ابو ہریرہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جن لوگوں کے دل پرندوں کے دل کی مانند ہیں وہ جنت میں داخل ہونگے قرطبی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ خوف اور ہیبت میں اونکے دل پرندوں کی مانند ہیں اور سب جانوروں کی نسبت پرندوں میں خوف اور حذر زیادہ ہوتا ہے دوسرے یہ کہ ضعف اور رقت میں اونکی مثل ہونگے جیسے اہل یمن کی صفت میں آیا ہے کہ انکے دل رقیق ہیں اور جی کے کمزور ہیں اور تیسرے معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ وہ صفات میں انکی مثل ہیں کہ سب بڑے بڑے گناہوں سے انکے دل خالی ہیں اور ہر عیب سے سالم ہیں دنیا کے کاموں کی انکو خبر نہیں ہیں جسطرح سابق کی احادیث میں ابلہ لوگوں کے متعلق وارد ہوا ہے اسکی قریب یہی ہے اور مسلم نے حارثہ بن وہب سے روایت کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا میں تمکو نہ بتلادوں کہ جنتی کون لوگ ہیں ہر ضعیف شخص جسکو لوگ ضعیف جانتے ہوں اگر وہ خدا پر قسم کہا بیٹھے تو پوری کرے اور تمکو نہ بتلادوں کہ دوزخی کون لوگ ہیں ہر عتل جواظ اور متکبر قرطبی نے بیان کیا کہ ضعیف سے دنیا کے کاموں میں ضعیف اور دین کے کاموں میں قوی مراد ہیں اور عتل کے معنے ستم پیشہ اور جھگڑالو کے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسکے معنے بسیار خوار و بسیار نوش اور ستمگار کے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ بدمزاج سخت طبیعت والے کے معنے ہیں جو نیکی کیطرف اطاعت نکرے اور جواظ کے معنے مال کو جمع کرنیوالے اور منع کرنیوالے کے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اسکے معنے متکبر کے ہیں جسکا دل بے رحم ہو اور بعض کہتے ہیں کہ اسکے معنے فربہ اور پر غرور کے ہیں۔

باب اہل جنت کے یاد الٰہی کرنے اور پڑہنے کا بیان

مسلم نے جابر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جنتی لوگ جنت میں کہائینگے اور پئینگے اور نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ پیشاب اور نہ رینٹھ اور نہ تھوک اور ان کا کہانا بعد ڈکار لینے سے ہضم ہوجائیگا اور انکا پسینہ مشک ہوجائیگا اور جسطرح انسان بلاقصد سانس لیتا ہے وہ اسی طرح تسبیح اور تحمید کرینگے۔

باب علما کی جنت میں قوت دیکھی اور لوگونکی انکی محتاج ہونیکا بیان

ابن عساکر نے سلیمان بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ جس طرح دنیا میں لوگوں کو علما کی طرف حاجت پڑتی ہے اسی طرح جنت میں بھی پڑیگی اور لوگوں کے پاس خدا تعالی کے قاصد آکر کہینگے اپنے پروردگار سے سوال کرو وہ کہینگے ہم نہیں جانتے کس چیز کا سوال کریں پھر آپس میں کہینگے علما کے پاس چلو جب ہم کو دنیا میں کوئی مشکل پیش آتی تھی تو انہیں کے پاس جایا کرتے تھے پس علما کے پاس آکر کہینگے کہ ہمارے پاس ہمارے پروردگار کے قاصد آئے ہیں اور ہمسے کہتے ہیں کہ تم سوال کرو اور ہم نہیں جانتے کہ ہم کیا سوال کریں پس حق تعالی علما کے سینہ میں کشادگی پیدا کر دے گا اور وہ کہینگے کہ فلاں فلاں چیز کا سوال کرو اہل جنت اون چیزوں کا سوال کرینگے اور وہ ان کو دیجائینگی۔

باب اہل جنت کے افسوس کرنیکا جو دنیا میں یاد الہی بغیر انکے ہوگا

طبرانی اور بیہقی نے بسند جید معاذ بن جبل سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اہل جنت کو کسی چیز کا افسوس نہوگا مگر اس گھڑی کا کہ دنیا میں بغیر یاد الہی گذر گئی ترمذی اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ کوئی قوم بغیر یاد الہی اور نبی صلعم پر درود بھیجے ہو وہ کوئی جلسہ نہیں کرتی مگر وہ جلسہ قیامت کے روز انپر باعث حسرت ہوگا اگرچہ ثواب حاصل کر کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

باب اسبات کا بیان کہ اہل جنت کو نیند نہ آئیگی

بیہقی نے سند ضعیف سے جابر بن ابی سرح سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ نیند ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا میں ہماری آنکھوں کو آرام پہونچتا ہے بھلا جنت میں نیند بھی ہوگی آپ نے فرمایا نہیں ہے اسواسطے کہ نیند موت کی شریک ہے اور جنت میں موت نہوگی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لا یمسنا فیھا نصب و لا یمسنا فیھا لغوب یعنے جنت میں نہ ہم کو مشقت لاحق ہوگی اور نہ ہمکو سستی بکار التحقیق ہوگی

باب اہل جنت کی باہم ملاقات اور دنیا کی قصوں کی ذکر کرنیکا بیان

ابو الشیخ نے حضرت حسن البصری رحمہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جنت میں اپنے برادر دینی کا مشتاق ہوگا تو اسکا تخت اسکے تخت کے پاس برابر ہو جائے گا

اور دونوں باہم گفتگو کرینگے یہ بھی تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور وہ بھی دونوں آپس میں دنیا کی باتوں کا تذکرہ کرینگے ایک اپنے ساتھی سے کہیگا اے فلانے تو جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حسبرو ہماری لیے مغفرت فرمائی تھی فلاں دن تہا فلاں جگہ تھی اور ہم نے وہاں دعا کی تھی اور خدا نے ہماری مغفرت فرمائی تھی اور بزار نے حضرت انس سے اور طبرانی نے حارثہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے اے حارثہ تو نے کسطرح سے صبح کی اونہوں نے عرض کیا مینے اسحالمیں صبح کی کہ میرے دلمیں ایمان ہے آپنے فرمایا ہر حق کیلیے حقیقت ہے پس تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے اونہوں نے عرض کیا کہ میں نے اپنے نفس کو دنیا کیطرف سے پھیر دیا ہے اور گویا میں اپنے پروردگار کے عرش کو ظاہر دیکھتا ہوں اور اہل جنت کو جنت میں باہم ملاقات کرتے ہوئے اور اہل دوزخ کو دوزخمیں باہم بھونکتے ہوئے دیکھتا ہوں آنجناب صلعم نے فرمایا مومن ہے خدا تعالیٰ نے اسکے دلکو روشن کردیا

باب } اہل جنت کے اہل دوزخ کو دیکھنے اور انسے گفتگو کرنیکا بیان

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم یعنے پس جہانکا بعد اوس کو دیکھا دوزخکے درمیان میں ہناد ابن مسعود نے سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے وہ اسکو جہانک کر اپنے اصحاب کیطرف مخاطب ہو کر کہیگا لقد رایت جماجم القوم تغلی یعنے میں لوگوں کے سروں کو اوبلتا ہوا دیکھتا ہوں۔

باب } اہل جنت کی انبیائے اور بڑے درجے کے لوگوں سے ملاقات کرنیکا بیان

طبرانی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلعم کیخدمتمیں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ مجھکو میری جان اور اہل عیال سے زیادہ محبوب ہیں اور میں جب اپنے گہر جاتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو مجھکو بغیر دیکھے چین نہیں آتا یہانتک کہ خدمتمیں حاضر ہو کر آنکھوں سے دیکھ لیتا ہوں پھر جب میں اپنی موت کا اور آپکے انتقال کا خیال کرتا ہوں تو مجھے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آپ جب جنت میں داخل ہونگے تو آپ انبیاء کے بلند درجات میں ہونگے تو میں اگر جنت میں داخل ہوا تو مجھکو یہ خوف ہے کہ آپکو نہ دیکھوں گا پس رسولخدا صلعم نے کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ حضرت جبرائیل یہ آیت لے کر آئے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم

من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا یعنے
جو شخص خدا اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ اُن لوگوں کیساتھ ہونگے جنپر اللہ نے انعام
کیا یعنے انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں ۔

باب اہل جنت کے اپنے پروردگار کو دیکھنے اور اسکی خوشنودی حاصل کرنیکا بیان

اللّٰہم صل علیٰ سیدنا بتفضیل
نبیک وحبیبک محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ یعنے بہت منہ اوس روز تر وتازہ ہونگے اپنے پروردگار
کو دیکھتے ہونگے اور فرمایا ہے للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ یعنے نیکوں کیلئے نیکی ہے اور اسپر
زیادہ ہو فرماتا ہے ولدینا مزید یعنے ہمارے پاس زیادہ ہے مسلم اور ابن ماجہ نے صہیب سے
رسول اللّٰہ صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہونگے تو خدا تعالیٰ
ان سے فرمائیگا کہ تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے اور کچھ دوں وہ عرض کرینگے کیا تو نے ہمارے
منہ گورے نہیں کئے اور کیا ہمکو جنت میں داخل نہیں فرمایا اور کیا ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی فرمایا آپ نے
پس پردہ اٹھایا جائیگا پس کوئی چیز ان کو اس سے زیادہ پسند نہ ملی ہوگی کہ وہ اپنے پروردگار
کو دیکھینگے اور یہ کہکر آپ نے یہ آیت پڑھی للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ ذہبی نے
کہا ہے پردہ اوٹھائے جانے سے یہ مراد ہے کہ اون کی آنکھوں پر سے وہ پردے اٹھا دیئے جائینگے جنکی
وجہ سے نہیں دیکھ سکتے تھے یہانتک کہ وہ جناب باری تعالیٰ کو ویسا ہی دیکھینگے جیسا کہ
اسکی عظمت اور جلال کا معاینہ کرینگے پس حجاب کا ذکر خلق کے اعتبار سے ہے نہ خالق کے اعتبار
سے ابن جریر اور ابن مردویہ نے ابو موسیٰ اشعری سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے خدائے تعالیٰ بروز قیامت ایک منادی کو پیدا کریگا وہ ایسی آواز
سے کہ محشر کے اگلے اور پچھلے اوسکو سنینگے یہ ندا کریگا کہ اے اہل جنت خدا نے تم سے بھلائی اور زیادتی
کا وعدہ کیا ہے حسنیٰ یعنے بھلائی سے جنت مراد ہوگی اور زیادتی سے اپنے پروردگار کے دیدار سے
شرف اندوز ہونا ۔ ابن جریر نے ابی بن کعب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم
سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا الذین احسنوا الحسنیٰ آپ نے فرمایا حسنیٰ سے جنت اور
زیادتی سے نظر الی وجہ الرحمٰن مراد ہے ابن مردویہ اور ابو الشیخ اور لالکائی نے حضرت انس رض

سے روائت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم سے کسینے اس آیت کے معنے دریافت کئے آپنے فرمایا حسنے سے
جنت مراد ہے اور زیادت سے دیدار خداوندی ابن جریر اور ابن مردویہ اور ابن منذر اور ابو شیخ نے
اپنی اپنی تفسیر میں اور لالکائی اور آجری نے کتاب الرویہ میں ابو بکر صدیقؓ سے اس آیت کے متعلق
روائت کی ہے کہ فرمایا اونہوں نے حسنے سے جنت مراد ہے اور زیادت سے دیدار خداوندی لو
قتر کا لفظ جو آیت میں وارد ہوا ہے اسکے معنے سیاہی کے ہیں اور لالکائی نے اپنی تفاسیر میں
بروائت سعید بن مسیب اور حسن بصری اور عبد الرحمن بن ابو لیلے اور عامر بن سعید علی اور ابن اسحاق
شعبی اور عبد الرحمان بن سابط اور عکرمہ اور مجاہد اور قتادہ کی سندوں کیساتھ روائت بیان کی ہے
بیہقی نے کتاب الرویۃ میں بیان کیا ہے کہ وہ تعبیر ہے کہ تمام صحابہ اور تابعین میں مشہور ہے اور
اسطرح کی تعبیر توقیف کے قبیلہ سے ہے عقل کو اسمیں دخل نہیں ہے اور اجری اور بیہقی نے کتاب الرویۃ
میں اور لالکائی نے سنت کے بیان میں حضرت ابن عباس سے وجوہ یومئذ ناضرۃ کی متعلق
روائت کی ہے وہ کہتے ہیں دیدار خداوندی سے مشرف ہونیکی وجہ سے منہ ایسے خوش و خرم
ہو جاینگے اور تینوں نے حسن سے روائت کی ہے وہ کہتے ہیں نضرۃ کے معنے خوبصورتی کے ہیں
الی ربہا ناظرۃ سے یہ مراد ہے کہ اپنے نور کی وجہ سے وہ شخص خدائے تعالی کو دیکھیگا اور اجری
نے محمد بن کعب قرظی سے اس آیت کے متعلق روائت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ خدائے تعالے
اونکے چہروں کو اسواسطے تر و تازہ و خوش و خرم کر دیگا کہ وہ اسکے دیدار سے بہرہ ور ہوں اور
ابن ابو حاتم نے حضرت انس بن مالک سے ولدینا مزید کی تفسیر میں روائت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ
خدائے تعالی قیامت کے روز اونکے لئے تجلی فرمائیگا اور بیہقی نے اسکے متعلق بیان کیا ہے کہ ہر جمعہ
کے روز خدائے تعالی انکے لئے تجلی فرمائیگا اور ابن ابو حاتم نے حضرت حسن سے کلا انہم عن
ربہم یومئذ لمحجوبون کے متعلق روائت کی ہے کہ فرمایا اونہوں نے قیامت کے روز جب خدائے تعالی ظاہر ہوگا
تو تمام خلقت دیکھیگی بجز کفار کے کہ وہ اسکے دیدار سے روکے جائینگے اور محروم رہینگے وہ اسکو نہ
دیکھ سکینگے اور لالکائی نے ابراہیم صائغ سے روائت کی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی کلا
انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ثم انہم لصالوا الجحیم ثم یقال ھذا الذی کنتم
بہ تکذبون اونہوں نے فرمایا کہ تکذبون کے یہ معنے ہیں کہ وہاں دیدار الٰہی سے نہ دیکھے
اور لالکائی نے اشہب سے روائت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالکؒ سے دریافت
کیا آیا اہل ایمان قیامت کے روز اپنے پروردگار کو دیکھینگے تو امام مالکؒ نے فرمایا اگر قیامت کے

آکر اُن ممبروں پر بیٹھیں گے کچھ اہل جنت انکی نیچی جگہوں پر بیٹھیں گے پس انکا پروردگار
اُن کے لیئے تجلی فرماے گا یہاں تک کہ وہ اسکے جمال کو دیکھینگے اور خدا تعالیٰ فرمائیگا
کہ میں وہ ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ اپنا وعدہ پورا کیا اور تم کو اپنی نعمت عطا فرمائی اور یہ میری
عزت کی جگہ ہے پس مجھ سے سوال کرو پس وہ سب جناب باری سے رضامندی کا سوال کرینگے
پس خدا تعالیٰ فرمائیگا میری رضامندی نے ہی تم کو میرے گھر اوتارا ہے اور میری کرامت
تم کو دلائی ہے پس مجھ سے اور کچھ سوال کرو پس وہ اور سوال کرینگے یہانتک کہ انکی رغبت پوری
ہو جاے گی پھر اسوقت انکے لیئے ایسی چیزیں کھولی جائیں گی جنکو آنکھوں نے نہ دیکھا ہوگا اور کانوں
نے نہ سنا ہوگا اور نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گذرا ہوگا جبتک لوگ وہاں سے روانہ ہونگے
پھر خدا تعالیٰ اپنی کرسی پر صعود فرمائیگا اور اسکے ساتھ صدیقین اور شہدا صعود کرینگے اور بالاخانہ
والے اپنے بالاخانوں میں لوٹ جائینگے اسکے بالاخانے ایک موتی سفید کے ہیں اوسمیں
کہیں جوڑ نہیں ہے یا یاقوت سرخ کے یا زمرد سبز کے تمام بالاخانے اور انکے دروازے اسی کے
ہیں اور اسمیں نہریں جاری ہیں اور پھل لٹکے ہوئے اور بیبیاں اور خادم موجود ہیں پس اُن کو
یوم جمعہ سے زیادہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے تاکہ انکی کرامت زیادہ ہو اور خداوند تبارک وتعالیٰ
کے جمال سے شرفیاب ہوں اسواسطے اسکو یوم المزید کہتے ہیں اور طبرانی نے اوسط میں
انس بن مالک سے اور اونہوں نے آنحضرت صلعم سے روایت کی ہے آپ نے جبرئیل ع سے اور انہوں نے
اپنے پروردگار سے روایت کی ہے کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے اے جبرئیل اس شخص کی جزا کیا ہے جسکی کریمتین
یعنے آنکھوں کو میں سلب کروں حضرت جبرئیل نے عرض کیا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
باریتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اوسکی جزا میرے گھر میں دائمی ہونا ہے اور مجھکو دیکھنا اور ابن المبارک نے
اور آجری نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب جنتی لوگ جنت میں داخل
ہونگے اور انکی بزرگی لیجائیگی تو انکے لیئے یاقوت سرخ کے گھوڑے آئینگے وہ گھوڑے نہ پیشاب کرینگے
اور نہ لید اور اُن گھوڑوں کے پر ہونگے وہ لوگ اُن گھوڑوں کے اوپر بیٹھ جائینگے اور جناب باری
کے حضور میں حاضر ہونگے جب وہ اونکے لیئے تجلی فرمائے گا تو اوسکے سجدہ میں گر پڑینگے تو خدا
ارشاد فرمائیگا اے اہل جنت اپنے سروں کو اوٹھالو یہ دار العمل نہیں ہے یہ تو دار المقام اور دار النعیم ہے وہ اپنے
سروں کو اوٹھا لینگے اوسکے بعد خدا تعالیٰ انکے اوپر خوشبو برسائیگا اسکے بعد وہ لوگ اپنے گھروں کو واپس
آئینگے اور وہ اور انکے گھوڑے مشک میں رنگے ہوئے ہونگے اور آجری نے دوسری مرتبہ اسکو اسطرح

مو پھر سونے کی کرسیاں اوسکے گرد ڈالی جائیں گی اور صدیقین اور شہدا اون کے اوپر آکے بیٹھینگے ۔

سے روایت کیا ہے کہ اونکے گہروں سے مشک میں گرد آلودہ ہونگے اور ابن ابی داود اور دارقطنی اور آجری
سنے جابر رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اس اثنا میں کہ اہل جنت اپنی لذت کے
عالم میں ہونگے اون کے اوپر ایک نور روشن ہوگا وہ لوگ اپنے سروں کو اوٹہا لینگے تو خدا تعالیٰ نے
اونکے لیے تجلی فرمائی ہوگی اور خدائے تعالیٰ فرمائیگا السلام علیکم یا اہل الجنۃ یعنی اے اہل جنت تم پر
رحمت ہو سلام قولا من رب رحیم کے اندر اسیکا بیان ہے پس خدا تعالیٰ انکو دیکھیگا اور
وہ اسکی رویت جمال سے مشرف اندوز ہونگے پس جبتک یہ حالت رہیگی وہ کسی نعمت اخروی کی
طرف التفات نکرینگے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ ان کی آنکھوں سے پوشیدہ ہوجائیگا اور اوسکا نور اور
اسکی برکت اون کے گہروں میں باقی رہجائیگی اور خدائے تعالیٰ کا اونکے سامنے آنا اور دکھنا مکان
اور حلول سے منزہ ہے شیخین نے اور دارقطنی نے جریر بجلی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
کہ ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودہویں رات کے چاندکو دیکھا اور فرمایا کہ خبردار
ہوجاؤ عنقریب تم اپنے پروردگار کو اسطرح دیکھوگے جسطرح اس چاندکو چودہویں رات میں دیکھتے
ہو اور اسکے دیکھنے میں تم کو کسی قسم کا شبہ نہیں ہے اگر تم سے ہوسکے کہ قبل طلوع آفتاب کے
اور قبل غروب آفتاب کے نماز پر مغلوب نہ کئے جاؤ تو کرو پہر آنحضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی وسبح
بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا اور اس سے عصر اور فجر کی نماز مراد ہے۔
بیہقی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث میں جو کاف تشبیہ آیا ہے یعنی کما ترون ہذا القمر تو اس میں صرف
رویت کی تشبیہ ہے جو دیکھنے والے کا فعل ہے نہ [illegible] تشبیہ دینا مراد ہو
اور مراد یہ ہے کہ تم اپنے پروردگار کو اسطرح دیکھوگے اور تمہیں شک نہیں رہیگا جسطرح چاند کے
دیکھنے میں شک نہیں رہتا۔ لالکائی نے حذیفہ بن یمان رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
کہ ہم چودہویں رات کو رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے آسمان کیطرف سر
اوٹہاکر فرمایا تم عنقریب اپنے پروردگار کو دیکھوگے جسطرح کہ اس کو دیکھتے ہو اور اسکے دیکھنے
میں کچھ شک نہیں کرتے اور بزار نے اور اصبہانی نے ترغیب میں حذیفہ بن یمان سے روایت کی
ہے کہ حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور انکے ہاتھ مثل آئینہ کے تھا اور اسکے درمیان
میں ایک سیاہ نشان تھا میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے اونہوں نے کہا یہ دنیا کی صفائی اور
خوشنمائی ہے میں نے کہا یہ نشان کیسا ہے اونہوں نے کہا یہ یوم جمعہ ہے میں نے کہا یوم جمعہ کیا ہوتا ہے
آپ نے کہا آپکے پروردگار کے نزدیک جمعہ ایک بڑا دن ہے اور انہوں نے اسکی بزرگی اور

اور فضیلت اور نام لیا کہ جو آخرت میں اسکا نام ہوگا کہ جب خدائے تعالیٰ اہل جنت کو جنت کیطرف
اور اہل نار کو نار کیطرف بھیجیگا اور وہاں نزلات ہوگی اور نہ حل ہوگا خدائے تعالیٰ کو ان بخششوں
کا اندازہ معلوم ہوگا پس جب جمعہ کا دن ہوگا اور وہ وقت آئیگا جسوقت اہل جمعہ مسجد سے پھرا
کرتے تھے تو ایک منادی ندا دیگا کہ اے اہل جنت دار مزید کیطرف چلو پس وہ لوگ مشک کے
ٹیلوں کیطرف نکلینگے حذیفہ نے کہا قسم ہے خدا کی وہ ٹیلے اس آٹے سے زیادہ سفید ہونگے پس
انبیا کے غلمان ان کیلئے منبر نکالینگے اور مومنین کی غلمان یاقوت کی کرسیاں نکالینگے پھر
جب وہ بیٹھ جاینگے اور مجلس قائم ہوجائیگی تو خدائے تعالیٰ ان کے اوپر ایک ہوا بھیجیگا
اوس ہوا کا نام مثیرہ ہوگا اور وہ ہوا اوسکے اوپر مشک سفید اور اگر ڈالے گی اور مشک کو انکے
کپڑوں کی اندر ڈالے گی اور انکے گریبانوں میں ڈالیگی پھر خدائے تعالیٰ فرمائیگا کہاں ہیں وہ میرے
وہ بندے جنہوں نے بغیر دیکھے میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کو حق جانا پس
یہ یوم المزید ہے وہ سب یکزبان ہوکر کہینگے ہم راضی ہوگئے پس تو ہمسے راضی ہوجا پھر
خدائے تعالیٰ اُن سے مکرر فرمائیگا اے اہل جنت کیا میں تم سے راضی نہیں ہوا اور تمکو اپنی
اپنے جنت میں جگہ نہیں دی پس یہ یوم المزید ہے تم مجھسے سوال کرو وہ سب یکزبان ہوکر کہینگے
ہم کو چہرہ دکھا دے کہ ہم اوس کو دیکھیں پس خدائے تعالیٰ پردہ اٹھا دیگا اور انکے لئے تجلی
فرمائیگا اور ان کے نور سے ڈھپ لیگا اور اگر خدائے تعالیٰ کا یہ حکم نہوتا کہ وہ لوگ نہ مرینگے تو وہ جل جاتے
پھر حکم ہوگا اپنے اپنے مکانوں کو چلے جاؤ وہ لوگ وہاں سے مراجعت کرینگے اور اس نور کی
ہیبت سے جو اُن کے اوپر پھیلا ہوا ہوگا وہ اپنی بیبیوں کی پہچان میں اچھی طور پر نہ آینگے اور بیبیاں
اچھے طور پر انکی پہچان میں نہ آئینگی پس نور انکے اوپر برابر رہیگا یہانتک کہ جب وہ لوٹ کر اپنے گھروں
کو آینگے اور ان سے انکی بیبیاں کہینگی جب تم ہمارے پاس سے نکلے تھے تو تمہاری اور صورتیں
تھیں اور جب تم ایسی ... اور صورتیں ہیں وہ کہینگے ہمارے پروردگار نے تجلی فرمائی تھی
پس ہم نے اسکے چہرہ کو دیکھا اوسکی وجہ سے تمکو ہم اچھی طرح سے نہیں پہچان سکتیں فرمایا آنجناب صلعم
نے پس وہ لوگ ہر جمعہ میں جنت کی مشک اور اسکی نعمتوں سے سرفراز ہوتے رہیں گے اور
لالکائی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم
انی اسئلك برد العیش بعد الموت ولذة النظر الی وجهك وشوق الی لقائك
فی غیر ضراء مضرة ... ابو نعیم نے عبادہ بن صامت سے اور انہوں نے نبی صلعم سے

لوگ جنت میں داخل ہونگے تو اپنے اعمال کی بزرگی اور اعتبار سے اوسمیں اترینگے پھر انکو ایام
دنیا کے اعتبار سے جمعہ کے دن کی اجازت دیجائیگی پس وہ اپنے پروردگار کی زیارت کرینگے
اور خداتعالیٰ اپنے عرش سے ظہور فرمائیگا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں اور ان لوگوں کیلئے نور کے
منبر اور موتی کے منبر اور یاقوت کے منبر اور زمرد کے منبر اور سونے کے منبر اور چاندی کے منبر لگائے جائینگے
اور ان سے ادنی ادنی لوگ اور اونمیں درحقیقت کوئی حقیر نہوگا مشک اور کافور کے ٹیلوں پر
بیٹھینگے اور وہ یہ نہ سمجھینگے کہ کرسی نشینوں کے لوگ اس جلسہ میں شامل افضل ہیں ہمنے عرض کیا
یارسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھینگے آپنے فرمایا ہاں کیا تم آفتاب کے دیکھنے میں
یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو ہمنے عرض کیا نہیں آپنے فرمایا پس اسی
طرح تم اپنے پروردگار کے دیکھنے میں شک نکروگے اور اس مجلس میں کوئی شخص ایسا یعنی جنتی
باقی نرہیگا جسکو خداتعالیٰ حاضر نکریگا یہانتک کہ خداتعالیٰ اون میں سے ایک شخص سے فرمائیگا اے
فلان بن فلان بھلا تم کو یاد ہو کہ جس روز تمنے میرے ساتھ ایسا اور ایسا کیا تھا پس وہ شخص اپنی بعض
عذرات جو دنیا میں پیش آئے تھے عرض کریگا پھر کہیگا اے میرے پروردگار کیا تونے مجھکو
بخشش نہیں دیا خداتعالیٰ فرمائیگا کیوں نہیں میری مغفرت ہی کی وسعت کی وجہ سے تو اس درجہ کو پہونچا
[illegible] ہونگے [illegible] یکایک بادل چھا جائیگا اور ان کے اوپر ایسی خوشبو
[illegible] پروردگار فرمائیگا تمہارے لئے جو ہم نے
[illegible]
[illegible]
[illegible] وہ چیزیں لے
[illegible]
[illegible] اعلیٰ مرتبہ والا ادنیٰ مرتبہ والے [illegible] کو کوئی حقیر
نہیں سمجھیگا [illegible] اور اسکے دلمیں اسکی ہیبت گذریگی [illegible]
پوری تکرنے کا [illegible] کی طرح ہو جائیگا اور اس [illegible] مجلس
میں کسی کو رنج نہوگا [illegible] اپنے گھروں کو واپس آئینگے اور ہم سے ہماری
بیبیاں ملیں گی اور کہینگی مبارکباد ہے تمکو اپنے گھروں کو آئے اور اسوقت تمہارے اوپر اتنا حسن
کہ تم جب ہم سے جدا ہوکر گئے تھے وہ جنتی کہینگے کہ ہم اپنے پروردگار جبار کے پاس بیٹھے تھے

یعنی مبارکبادی تیرے بندونکو جنہونے میری وصیت کو محفوظ رکھا اور تیرے عہد کی رعایت کی اور تیری کچھ نہ
خوف کیا اور مجھ سے ڈرتے رہے بندے عرض کرینگے قسم ہے تیری عزت کی ہمنے کما حقہ تیری عزت نہیں کی اور نہ تیرا
حق ادا کیا پس ہمارے لئے سجدہ کا حکم عطا فرما خدا تعالیٰ فرمائیگا میں نے تم سے عبادت کی مشقت دور کر دی اور تمہارے بدنوں کو
راحت دیدی مدتوں تم نے اپنے بدنوں کو محنت میں رکھا اور اپنے چہروں کو میرے لئے خاک آلود رکھا اب تم میری راحت اور رحمت اور
کرامت میں آ گئے پس تم جو چاہو مجھ سے سوال کرو اور مجھ سے آرزو میں کرو میں تمہاری آرزوئیں پوری کرونگا پس میں تمکو آج
بقدر تمہارے اعمال کے جزا نہ دونگا بلکہ اپنی رحمت کے موافق جزا دونگا پس وہ لوگ ہمیشہ آرزوؤں اور انعامات اور بخششوں
میں رہینگے حتی کہ انمیں سے کمتر آرزو کرنیوالا تمام دنیا کے برابر آرزو کریگا جیسے خدا تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا ہے اور جبتک اسکو فنا
کریگا اور خدا تعالیٰ فرمائیگا تم نے اپنی آرزوؤں میں کوتاہی کی ہے پس میں نے تمہارے لئے وہ چیز واجب کر دی جسکا تمنے سوال کیا
پس خدا کے اس عطیہ کی طرف نظر کرو جو اسنے تمکو عطا فرمائی ہے پس وہ ناگاہ دیکھینگے کہ قبے علیین میں ہیں اور در
مرجان کے بالاخانے بنے ہونگے اور انکے دروازے سونیکے ہونگے اور تخت یاقوت کے اور فرش باریک دیباکے اور ان کے دروازے سے
شعاع آفتاب کی مانند نور چمکیگا اور اعلیٰ علیین میں یاقوت کے محل دیکھینگے اور ان محلوں کا نور چمکیگا پس اگر
نہ ان کے لئے مسخر کیا ہوتا تو انکی آنکھیں جاتی رہتیں پس جو ان محلوں میں سے جو محل یاقوت سفید کے ہونگے انمیں حریر
فرش بچھا ہوا ہوگا اور جو یاقوت سرخ کے ہونگے انمیں سرخ عبقری کا فرش ہوگا اور جو یاقوت سبز کے ہونگے انمیں
دیبا سبز کا فرش ہوگا اور جو یاقوت زرد کے ہونگے انمیں ارجوان زرد کا فرش ہوگا اور انمیں زمرد سبز اور زر سرخ اور
سیم سفید کا کام ہوگا اور اسکے قواعد اور ستون یاقوت کے اور کنگرے موتی کی کشتوں کے اور برج سونیکے بالاخانوں کے ہونگے
پس جب وہ ان نعمتوں کی طرف رجوع کرینگے جو خدا نے انکو دی ہونگی اور انکے پاس یاقوت سرخ کے گھوڑے لائے جائینگے جنمیں
روح ڈالی گئی ہوگی ادھر ادھر ہمیشہ کھیلنے والی لڑکیاں ہونگی اور نیز ہر ایک کے ہاتھ میں گھوڑی ہوگی
اور انکی باگیں سیم سفید کی مروارید اور یاقوت سے بھری ہوئی ہونگی زین صاف اور چکنی ہوگی اور انکے اوپر باریک
اور موٹا دیبا ہوگا وہ گھوڑے انکو لیکر چلینگے تیز رفتار کیا ہے جنت میں انکو سیر کرائینگے جنکی وہ انہوں نے آرزو کی ہوگی
بلکہ زیادہ کیا ہے اور محلوں میں ہر محل کے دروازہ پر چار باغ ہونگے جنکی صفت ذواتا افنان ہے یعنی بہت
سی شاخیں انکی ہونگی اور دو ایسے جنکی صفت مدھامتان یعنی نہایت سبزی کی وجہ سے سیاہ ہونگے
جب وہ لوگ اپنے مکانوں میں پہونچ جائینگے اور قرار پکڑینگے اور انکا پروردگار فرمائیگا جس چیز کا تمہارے
پروردگار نے وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسکو ٹھیک ٹھیک پا لیا وہ کہینگے ہاں ہم راضی ہو گئے ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا
خدا تعالیٰ فرمائیگا میں تم سے راضی ہوں اسیواسطے تم میرے مکان میں داخل ہوئے اور تم نے میرے منہ کو دیکھا ہے اور میرے
فرشتوں سے مصافحہ کیا پس مبارکبادی ہو اور اس عطا کیلئے انقطاع نہیں ہے اور نہ قلت اسوقت کہینگے

الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصب ولا یمسنا فیہا لغوب اور ابن ابی حاتم اور لالکائی نے سنت کے بیان میں
حسن رضہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پروردگار آوراجری نے کعب بن حنانہ سے اور یحیی ابن سلام
ذ بکر بن عبد الرزاق سے روایت کی ہے کہ اہل جنت بقدر دنیا کی ہر عید کے دنکو اپنے پروردگار کو دیکھینگے گویا آپ کا
مقصود یہ کہنا تہا کہ ہر ہفتہ میں ایکمرتبہ زیارت کرینگے اور سبز جگہہ میں رب العزت کیخدمت میں حاضر ہونگے انکے چہرے روشن
ہونگے اور سونیکے کنگن پہنے ہوئے آئینگے اور انمیں موتی اور زمرد کا کام ہوگا اور انکے سروں پر سونیکے تاج ہونگے اور اونٹوں
پر سوار ہونگے اور پروردگار سے حاجات مانگینگے وہ عزت کیساتھ انکو حکم دیگا اور ابن ابی الدنیا نے صفی یمانی سے روایت
کی ہے کہ عبد العزیز بن مروان نے ان سے اہل جنت کے مہمانی کی نسبت دریافت کیا اونہوں نے کہا وہ جمعرات کو خدا تعالی کے
پاس سوار ہوکر جائینگے اور انکے لئے تخت رکھے جائینگے اور ہر شخص اپنے تخت کو اس سے زیادہ پہچانیگا کہ جسطرح تو اپنے
تخت کو پہچانیگا جب وہ تخت پر بیٹھینگے تو خدا تعالی فرمائیگا میرے بندوں کو اور میرے بیدا کئے ہوؤنکو اور میرے جوار میں رہنے
والوں اور میرے مہمانوں کو کہانا پس وہ کہانا کہائینگے پھر فرمائیگا انکو پلاؤ پس مختلف اقسام کی چیزیں برتنوں
میں لیکر فرشتے آئینگے اور انکو جہر لگی ہوگی وہ انکو پئینگے پھر خدائی تعالی فرمائے گا انکو میوجات کہلاؤ پس
درختوں کی پہل لٹکتے ہوئے انکے پاس آئینگے اور حسب دلخواہ اون سے کہائینگے پھر حکم ہوگا انکو کپڑے پہناؤ۔
پھر درخت سبز اور سرخ اور زرد وہاں آئینگے اور ہر رنگ کے کپڑے اون درختوں سے پیدا ہونگے وہ درخت انکے اوپر
چلے اور ڈالینگے پھر خدا تعالی فرماویگا انکو خوشبو لگاؤ پس مشک اور کافور انکے اوپر برسے گا پھر
فرمائے میرے بندوں نے کہایا اور پیا اور میوجات کہائے اور کپڑے پہنے اور خوشبوی لگائی بس انکے لئے
تجلی کرونگا تاکہ وہ مجھکو دیکھیں پس جب خدائے تعالی تجلی فرمائے گا اور وہ اسکو دیکھینگے پس انکے
چہرہ ہوجائینگے پھر فرمائے گا تم اپنے اپنے مقامات کو واپس چلے جاؤ پس انکی بیبیاں
انسے کہیں گی جب تم ہمارے پاس سے گئے تہے تو تمہاری صورت اور تہی تو جب تم آئے ہو تو تمہاری
صورت اور ہے وہ کہینگے خدا تعالی نے تجلی فرمائی پس ہم نے اوسکو دیکھا اسواسطے ہمارے چہرے روشن
ہوگئے ہیں اور ابو نعیم نے عبد اللہ مبارک سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اون سے فمن کان
یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا کی نسبت
دریافت کیا گیا اونہوں نے کہا کہ جسکو اپنے خالق کا منہ دیکھنا ہو تو اچھے کام کرے اور کسی کو اسکا
شریک کرے۔

باب فرشتوں کے دیدار الٰہی سے بہرہ ور ہونیکے بیان میں

بیہقی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی ہے وہ کہتے خدا تعالیٰ فی اپنی عبادت کیلئے اقسام اقسام فرشتے پیدا کئے ہیں بعض فرشتے ایسے بھی ہیں کہ جب سے پیدا ہوئے ہیں صف بستہ کھڑے ہیں اور قیامت تک کھڑے رہینگے پس جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ تجلے فرماے گا وہ اسکے چہرہ مبارک کو دیکھینگے اور کہینگے سبحانك ماعبدناك حق عبادتك اور عدی بن ارطاط سے اور انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خدا تعالیٰ کو بعض فرشتے ایسے بھی ہیں کہ وہ کھڑے ہوئے ہیں جنکے سینہ کا گوشت خوف خدا سے کانپتا رہتا ہے اونمیں سے کوئی فرشتہ ایسا نہیں ہے کہ جسکی آنکھ سے آنسو کا قطرہ نکلے مگر اوس سے فرشتہ پیدا ہو جاتا ہے جو خدا کی تسبیح کرتا ہے اور کچھ فرشتے ایسے ہیں کہ جنے خدا تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور وہ سجدہ میں پڑے ہیں اونہوں نے اپنے سر کو نہیں اوٹھایا اور نہ قیامت تک اوٹھائینگے اور بعض صف بستہ کھڑے ہیں اپنی صفوں سے نہیں ہٹتے اور نہ قیامت تک ہٹینگے پس جب قیامت کا روز ہوگا تو خدائے تعالیٰ اون کے لیے تجلے فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھینگے اور کہینگے سبحانك ماعبدناك حق عبادتك كما ينبغي لك

باب

طبرانی نے ابوداؤد سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ کہتے کہ جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ سے ایسی چیز نکالی ہے کہ جس سے انکو ایذا ہو خدا تعالیٰ اوسکے لئے نیکی لکھیگا اور جسکی وجہ سے اوسکو جنت میں داخل کریگا اور بخاری نے ادب کے بیان میں ابن لیبار کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ سے ایذا کی چیز ہٹائی اسکی نیکی لکھی جائے گی جو قبول ہوگی اور جسکی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا مؤلف کہتا ہے دل نیکی قبول کرے قد ختمنا هذا الحديث كتابنا رجاء ان يجعل الله سبحانه

لنا عنده حسنة يدخلنا بها الجنة بمنه انه رءوف الرحيم وصل اللهم على محمد صاحب الجمال الزاهر والجلال القاهر والكمال الفاخر واسطة عقد النبوة وزخار الكرم والفتوة وعلى آله واصحابه وسلم افضل الصلوة عدد المعلومات وعدد الكلمات وعدد السكون والحركات صلوة تملأ الارضين والسموات وملأ الميزان منتهى العلم ومبلغ الرضى وزنة الكرسي والعرش وعدد الحجب والسرادقات والاسماء الحسنى والصفات ربنا تقبل منا انك يا مجيب الدعوات وياولي الحسنات ديار ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم آمين يا رب العالمين

تمت بالخير

صحیح مسلم کامل ترجمہ اردو جو نہایت سلیس و خوشخط طبع ہوئی ہے اور علم حدیث میں نہایت مستند اور معتبر کتاب ہے۔ قیمت ......

مشکوۃ شریف - ترجمہ اردو بین السطور - یہ بھی علم حدیث کی نہایت مفید اور جامع کتاب ہے - قیمت

ریاض الصالحین - ترجمہ بین السطور - ترغیب و ترہیب کی طرز پر تصنیف ہوئی ہے - ہر ایک باب کو ... سے شروع کیا گیا ہے - اسکے بعد مناسب احادیث درج ہیں - تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے -

بلوغ المرام - اردو ترجمہ بین السطور - احکام رب العالمین و سنن سید المرسلین کو علیحدہ علیحدہ احادیث صحیح درج کیا گیا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزمرہ کے واقعات اور ان کا نہایت شرح و بسط سے دکھایا گیا ہے - قیمت

بناء اسلام - اردو - ایمان اور اسکے لوازمات - نماز اور اسکے احکام - روزہ اور اسکی ... زکوۃ اور اسکی تشریح - تمام مسایل قرآن کریم اور احادیث شریف سے اخذ کرکے نہایت ... درج کئے گئے ہیں - یہ کتاب نہایت مفید اور کارآمد ہے - آجتک اس قسم کی مختصر اور جامع کتاب ... نہ ہوئی - قیمت ۳ر

المشتہر شیخ عبد الرحمن مالک کتبخانہ اسلامیہ امرتسر